

SR. 2279

رام कृष्ण मन्त्र

जन्म



लिकमक

नीयाल गोरमन्त से कृष्ण वाचिपति की पदोमी प्रपत
किरन कलाहरी-काविये कला ज्योतिष-हरी कृष्ण वारु-कौयि रत्न

श्री गुरुदेव

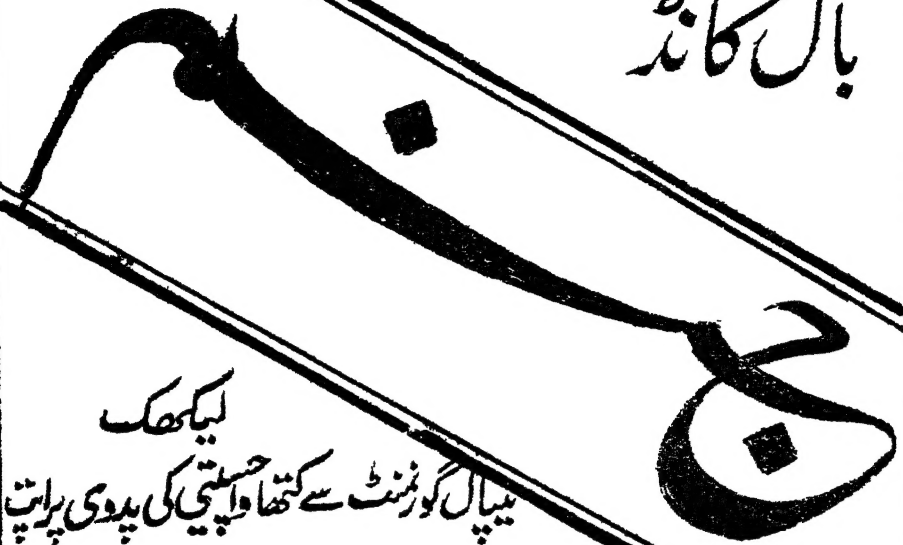
प्रकाशक

श्री राधे श्याम प्रेस कालि-ब्रिटी

جملہ حقوق بحق پرکاشک محفوظ ہیں

شری رام کتھا نمبر (۱)

بال کانڈ



لیکھک
بیپال گورنمنٹ سے کتھا واپستی کی پدوی پراپت

یہ رتن کلاندھی کاویہ کلا بھوشن کوی رتن

پنڈت رادھ شyam کتھا واپک بریلی

اردو میں دسویں بار ۵۰۰ ۱۹۶۱ء قیمت ۳۲ نئے پیشے

پرکاشک سری رادھ شyam پستکالیہ - بریلی

پر نظر پنڈت رام نراین پاٹھک

سری رادھ شyam پرنس بریلی

پرار تھنا

جے گن پت۔ جے گجائن۔ جے گن راج گنیش
جے گوری پت۔ جگت پت منگل مول مہیش
جے جگیشور۔ دیانندھی۔ ستیا پت اودھیش
جے گرودیلو کرپاتین۔ اسٹ دیو ہرودیش

منگلا چرن

شری رام رس کے رسک جو شری رام داس نبجائیں گے
تو کر کرپانج داس پر سب گپت پرکٹ سمجھائیں گے
شر و صیہ تلسی داس کے پد۔ مارگ سوگم دکھائیں گے
انوداد اپنا آپ رادھے شیا م وہ ہی کرائیں گے



جگ جننی کا ہوا جو جگ پت سے ست سنگ
 کرتے ہیں پرار سمجھ ہم پہلے دہی پر سنگ
 بھارت میں دکھیات ہے سندر گریلا س
 مگر جا پت گر جا بہت کرتے جہاں نو اس
 بس وہیں ایک بٹ کے نیچے
 بھگوان تر لوچن بیٹھے تھے
 دامنگ میں بھوئے بابا کے
 ماتوں دائیں تھے آدی پرش
 کھلی ج بھی یوگیش کی - وہ سما دھی نشکام
 مکھ سے یہ پرے دھن ہوئی بے مایا پت رام
 گری گر شاچرن میں - تبھی جوڑ کر ہا کھتہ
 بول اٹھی ہے ناتھ
 یہ مایا پت میں رام کون
 کیا وہ میں؟ جو لپیلا دھاری
 اب نہیں سستی کی دیہہ رہی
 پھر پورو جنم کی انجمن کوا
 ہو کر کے بھگیرتھ پر پر سن
 تم کہو گے اس نے تو برسوں
 رجم سے ہیں جو بٹھو کے من میں
 کھیلے دسترچہ کے آنگن میں
 اب تو گر جا کے ناتے ہیں
 کیوں نہیں آپ سلجھاتے ہیں
 تم نے اس کو گنگا دی تھی
 اتیت پشچر یا کی تھی!

تو میں نے بھی کی دیکھ بھسم
 بشری رام کتھا روپنی گنگا
 وہ گنگا کل مل ناشک ہے
 ساکار ہے وہ۔ یہ نراکار
 وہ گروں بنوں سے ٹکرا کر
 یہ کام کرو وہ کا کر سنہار
 آپمن ماتر ہی سے جیسے
 یہ شرورن ماتر ہی سے تیسے
 وہ دھارو پالہ سے چل کر
 یہ دھار سگن سے اٹھ کر بس
 یہ کتھس آپ ہی کا تو ہے
 وہ پرکٹ جٹاؤں سے کی تھی

میرے اس تپ پر دھیان کرو
 اب میرے لئے پروان کرو
 یہ جن من مکترو ناشک ہے
 وہ مود۔ یہ بودھ وکاسک ہے
 ہستار بڑھاتی جاتی ہے
 اگیان مٹاتی جاتی ہے
 آند وہ انہد دیتی ہے
 نروان پریم پید دیتی ہے
 ساگر میں کٹے ہو جاتی ہے
 نرگن میں لے ہو جاتی ہے
 اس لئے آج مت کپٹ کرو
 یہ بانی دوار پرکٹ کرو

بھاؤ بھڑے شر دھا بھڑے مئے اماں کے بین
 ہو پین تر پرار نے۔ کھولے اپنے تیں
 بولے "گر جا دھنیہ تم۔ دھنیہ تمہارا چاؤ
 اب مجھ کو تم سے نہیں ہے کچھ کپٹ دُراؤ
 کتنا ہی گورھ تنو ہو پر!
 جس سے پاتر اور ادھکاری
 یہ وشے ہے ان سے گیشیہ
 آرادھیہ دیو کی گاتھا ہے
 ہو کر انیک ہے ایک وری
 جل اور اولے کی طرح پرے
 یہ ہی تو اکھٹ گھٹنا ہے
 بن جاتا ہے وہ سویم چتر

اُس سے نہ سنت چھپاتے ہیں
 اپنی اچھا کا پاتے ہیں
 جن میں شر دھا وشو اس نہیں
 کچھ گلب اور اتھاس نہیں
 پھر وہ ہی ایک انیک ہی ہے
 نرگن اور سگن ایک ہی ہے
 آ شجر پورن و گیاں ہی
 ہے چتر کار کی شان ہی

ساکار ہے پا ہے نرا کار
تب بول اُٹھے چو بھوں بھون
چھر بھی یہ کل مل تو دیکھو
وہ اُسے ڈھونڈتے پھرتے ہیں
جب راہ نہ پائی اس گھر کی
لیلا اپار ہے جگدھر کی
جاتی ہے اگر اور مگر نہیں
جن کو ہے اپنی خبر نہیں

ہاں ہے سب میں سے وہی سب میں رہا ہے
جیوں مہندی کے پات میں۔ لالی لکھی نہ جائے

پردے میں ہے تو اتنا ہے
بے پردہ ہے تو ایسا ہے
رہتا آنکھوں کے شکمہ ہے
اتنا سمیپ ہے درشت کے وہ
میتوں کے دھیان میں آتا نہیں
پریمیوں میں بت بن جاتا ہے
جب جب بھگتوں پر بھیر پڑی
پھر شنکا نہیں کبھی میں ہوں
ہر دم گھونگھٹ ہے چہرے پر
روشن ہے ذرے ذرے پر
پر آنکھوں کو ہے گیان نہیں
ہوتا ہے درشت کو بھان نہیں
اس قدر شوخ میں مستی ہے
گر ہے تو اتنی ہستی ہے
تب بندھے واری بندھن میں
یا ہوں دشرکت کے آگن میں

آتے ہیں پرت کلپ ہری ہرنے کو بھو بھار

یہی ہیئت ہے اسی پر ہوا رام اوتار !

بے وجہ شاپ سے بھر گومنی کے
تو پرکٹ ہوئے وہ تریتا میں
ان دونوں میں راون تھا بڑا
جس کے بھونڈوں کے بل سے
یم۔ آگن۔ پون۔ جل۔ سورج چپڑ
دکیاں۔ سریش۔ کو دیر۔ ورن
جگ اکی چھاتی پر سوئے گی لکائیں
ہری نام لینے کسی کو دے
جس سے بن گئے رجنی چہر
راون اور کیمجہ کرن بن کر
دکھیات ملی اتیا چاری
تھراتی تھی پر تھوہی ساری
سب کے سب اس سے ڈرتے تھے
اس کی سیوا میں رہتے تھے
نشیہر رستا بھسا
خود ایشور بنکر رہتا تھا

دُورِ شا اُس سے جگ کی تھی سرو تر پاپ ہی رہتا تھا
شالائیں جہاں لگی کی تھیں رشی رکت وہاں پر رہتا تھا

اُس دن بوجھ بڑھ گیا زیادہ اثبا چار
موا سروں میں اس سے دائر ہا کار

جس سے پاک شالائیں ہیں نرناش پکائے جاتے تھے
جس سے پتہ اور گروؤں کے مشک ٹھکرائے جاتے تھے
جس سے شاستر اور دھرم رتہ ایندھن کے بدے جلتے تھے
جس سے دیو پتہ تاروں پر لوہے کے ہتھوڑے جلتے تھے
اتاروں بہوں تک کو جب راکس پر کر لے جاتے تھے
گیو پویت جب دیروں کے پاؤں سے سچے جاتے تھے
جس سے زبردستی تھیں سنتوں کے درا جاتی تھی
شوچالے میں گنگا جل تھا گنگا میں دُشا جاتی تھی

وہی سے تھا ہو گیا۔ دائر ہا کار !

برہما جی کے یہاں تب جڑا ایک دربار

سُرگرو کے سہت کو دیہ ورن سب سرتھے اور شیش بھی تھا
کیلا کا روپ بنائے ہوئے پر کھوی تھی۔ یہ بھوتیش بھی تھا
اُس سے کہا برہما جی نے ہے اپنا کام رو دن کرنا
اب پر تھری ناتھ کے ہاتھوں؟ پر کھوی کا بھار ہرن کرنا
ہر ہی ہر سکتے ہیں پسٹرا اپنے سادھن وہ ہی تو ہیں
نر بل کے بل۔ نر گن سے گن نر دھن کے دھن وہ ہی تو ہیں
یہ سسٹر سبھی لیکار اٹھے اس سے انہیں ہم پائیں کہاں؟
وہ ایک قدر رہتے ہی نہیں اس نے بھونڈے جائیں کہاں؟
گولوک چمیں؟ بیکٹہ چمیں یا کشر بندھو پر جائیں ہم؟
کیا جائیں کہاں دیانند ہیں کس جگہ پاپا رہنا ہیں ہم؟

جب ٹرمنڈلی ادھیر ہوئی اور بچنے لگی دھسائی یہ
 اُس سے سُن رہی ہو گرجے میں نے آواز لگائی یہ
 ”پر کھوڑ یا پک سر نہ ہیں۔ ہیں سر نہ سماں
 پریم سے ہوئے ہیں پر کت کرنا نہ تھی بھگوان
 اپنی تو بھی دھارنا ہے ہم پر سے ہیں اکثر ایک بھی
 نارائن اپنے پریم میں ہیں یہاں پکشیات کی بات نہیں
 چندن میں جیسے انگن رہے تیسے ہری پریم میں رہتے ہیں
 رہنے دو اور آپاں اب بڑھو پاس کو کے دیکھو
 کرونا سر بدن کر کے دیکھو اٹھکر اُن کا گُن گناں کر دو
 بھگوان پر کت ہو جائیں گے بھگوان پہلے آہواں کر دو“
 بس یہ ہی آواز تھی۔ کی سب نے سوچا کہ
 ”ل کر میرے ساتھ سب کرنے لگے پکار

گانا

”دیاندھ اب تو نواؤ تا۔
 پر بل ہوا ہے اُشروں کا دل۔ کروٹیکھ سنگھار
 پر تھوڑی ناگھدا۔ تمہاری پر تھوڑی پر ہے ہار
 دھنیو پر۔ شرمینی نہر۔ کٹر سب کو ہے پکار
 دینا ناتھ سور ہے ہو تم۔ کثیر سمندر منجھار
 جاگو آنکھ کھول کر دیکھو۔ ہے کیا اتیا چار

جب جب دھرم گلاب ہوتی ہے، ہر تہا ہوں بھوچار
پورا کرو آنکر جلدی۔ اپنا یہ رستہ
راوے شیاہ ہٹا انتریت دشمن دو کرنا
دیکھیں تو کیسے ہوتے ہو۔ نہ اکارا ساکار
بجا پریم پوروں سنئے۔ جب پکار کا ساز
کانوں میں آئی تبھی۔ یہ پیاری آواز

”بھگتو تم سب نشینت رہو
دھرتی اب اکھنئے تھل ہوگی
سن سکتے نہیں کاں میرے
بتلاؤں گا اب دستوں کو
ہر ناکش کا ودھ کرنے کو
وہ ہی اب راون کے کارن
گج کی پکار کو سنتے ہی
بھگتو تم سب کی رکشا کو
پر تھوی میری پیاری پر تھوی
دشترتہ کے یہاں رام بنکر
گر جا۔ یہ آواز تھی۔ یا بھٹا ا بھٹے پر ساد

ہم سب گدگد ہو گئے سن ایسا سموا
برہما نے کہا۔ بدھائی ہے
مڑ بڑے۔ اُن کی سیوا کو
ہے ااں بتاؤں کیسے میں
میں نے بھی کہنا دئے سے
وہ سے یاد آ جاتے ہی
رہنے دو یہ سموا یہ ہیں
بھگوان اودھ میں آتے ہیں
ہم بانہ بن کر جاتے ہیں
اپنی اُس پریم اوستھا کو
چل تو بھی آج ایو دھیا کو
سارا شریہ لکھتا ہے
اب آگے کہا نہ جاتا ہے

بس مطلب ہے تو اتنا ہے اس ہیئت رام اوتار ہوا
 اب سمجھ گئیں تم؟ نرا کار کینے اور کیوں سکار ہوا؟
 پارہتی پُلکیت ہوئیں سُکر یہ سمواد
 بولیں "اب جاتا رہا۔ سب سندھیہ و شاد
 اس لئے پرارتھنا ہے اب یہ بھگون اس کو سوچا کر کریں
 اچھلا شا اب ہے یہی میری اتنا مجھ پر اُپکار کریں
 اتھ سے لیکر اتی تک سبھی ورنہ سری رام کتھا کرے
 میں ان چرنوں کی داسی ہوں داسی پر ناتھ دیا کرے
 مہا دیو کہنے لگے "یستو پرے دھردھیان
 رام اکتھ۔ لیل اکتھ۔ اکتھنیہ یہ کیان
 پھر بھی کہتا ہوں کتھا ہے۔ گر راج کمار
 یہ کہہ رکھو پت دھیان میں یگن بھئے ترپڑار
 دُنڈ ایک تب دھیان دھرمین بولے ششی بھال
 "مردھا بھگت سمیت اب سو پرے سب حال"

اختتام تمہید

کتھا پر آمبھ

جے گنپت - جے گرو - گرا گوری گرجا دیش
 رام کتھا کے رسک درجیت کولش کپیش!
 او دھ پوری دکھیات ہے - سروٹش شبھ دیش
 تھے نر پال دشرکتھ جہاں رکھو کل کمل ونیش

دھن دھانیہ پورن تھاپر جادریک	دیا پار کر شک جیون بھی تھیا
جاڑوں میں بھرا اگن بھی تھیا	ورشامیں ہراساں بھی تھیا
دھروانساں تھے چترورن	ایکٹا نیاے بندھن بھی تھیا
آپس میں میل جول بھی تھیا	برکت تھی نیک چلن بھی تھیا
ست سنگ شانی اور سدا چار	ہر بھجن اتم چنن بھی تھیا
ویار آدسی پھن پاشن بھی تھیا	منیوں کا پر یہ درشن بھی تھیا
سب تھیا راجہ کے پتر نہ تھیا	گودی بھی کوئی لیا نہ تھیا
تقدیر نے بٹیا دیا نہ تھیا	گھر تھیا پر گھر کا دیا نہ تھیا

پتر کا منا میں ہوئے جب نرپ ادھک اداس
 نتیجہ کرم کر ایک دن - گئے گرو کے پاس

شری وششٹ جی تھے مہا مہنی	برہم بشی تھو ورشی - کیا
اُن کے ہی پگ برا رکھ روپ	پہنچا اُن آنکھوں کا پان
نرپ بولے "تین وواہ کئے"	پر آشالٹا ہری نہ نہ مہنی
ہے چو تھاپن آنے والا	اب تک وہ سرن کھڑی نہ مہنی
کیا جا میں کیسا ہے بھوشیہ	جواب تک گرو اندھیرا ہے
میں نہ مل ہوتا جاتا ہوں	اس پر بل دکھ نے گھیرا ہے

وہ ورکش نہ رہتھک ہے جگ میں
شو بھا پاتا وہ میگھ نہیں
ہے ناکھ وہی اب یتنہ کرو
ان آنکھوں میں بھی ہو پرکاش
کم سے کم ہو ایک ہی پتر
اس راج کا بھی ادھیکاری ہو

سُکر راجہ کی دیتھا بولے گرو تترکال

”چنتا اس کی ویرتھ ہے کرو نہ ادھک خیال

چنتا ہے بڑی چتا سے بھی
مردے کو چتا جلاتی ہے
ہو جائے پتر پتر کہیں!
راجندر و چار ویرتھ ہے یہ
اب تک سب مہا نو بھاؤں نے
کیا دھرو پہ بلا داکوں کا
یہ سنتے ہی ہو گئے۔ دشرتھ ڈاؤاڈول

لیکن گرو کے سامنے۔ سکے نہ زیادہ بول

”جو اگیا ہو“ بس یہی کہا
ماتو اپنے سارے و چار
گرو ورنے تب یہ شدہ ہے
اس گھبراہٹ اس چنتا کا
ایسا ہی ہے تو اُکھ بیٹھو
وہ بیڑا پار لگائیں گے
پہلے جا کر یہ کام کرو
پھر نام جگیت کا لے کے

اور پکڑے رہے چرن گرو کے
کردے ترت اپن گرو کے
اچھا یہ دُکھ دمن کرو
یتنوں سے پرورتن کرو
ستان ہیتو شجہ یاگ کرو
ان ہر ہی سے انراگ کرو
شرنگی رشی کو مہواؤ تم
پتریشٹی یگیہ رچاؤ تم

سُن کر بچن و ششٹھ کے اُٹھے اودھ مہال
 فتری گن کو یگیہ کی۔ اگیا دی تیت کال
 گرو کی سمت الو سار ترت
 کھو دیوؤں میں رشی مینوں میں
 ساری وستوتیں منگا کر پھر
 شُبھ دن شُبھ سَمے شُبھ گھڑی میں
 گھر میں۔ پُر میں۔ جگ میں بھ میں
 مانوں آشاکا اُدھے ہوا
 ویدوں کی دھن گنجا ر اُٹھی
 آخر جب یگیہ سماپت ہوا
 اگنی دیو پر کٹے تبھی بولے "سپھل آپائے"

ہوئی یہ اپنی رانیوں میں بانٹو نہ رائے
 یہ کہہ کر اگنی آدرشیر ہوئے
 اُتساہ ہر دے میں دو گن ہوا
 کیکئی۔ سمیترا۔ کو ثلیا
 ستو نئی تھیں۔ یثو نئی تھیں
 ہوی کے جب بھاگ ملے اُن کو
 بانو بلہار۔ جنیوں پر
 ماتاؤں میں بل تیج پڑھا
 جس دن سراج محل میں لیں
 اسی طرح آئند میں بیت گئے تو ماس
 اُس مہان اوتار کا۔ سے آگیا پاس

گرہ وار لوگ۔ تھگ گن سبھی
 باغوں میں کلی نام والے
 ان کو ل ہوئے سُکھ مول ہوئے
 سب پھول پھول کر پھول ہوئے

شیتل اور مند سگندھی بھری
 اٹھوا جگ پت کے موالت کو
 ورکشوں میں پات نویں کھلے
 نبھ منڈل بھراو مانوں سے
 بلہار اودھ پر تھاکاش
 نیوچھاو روپوں کمر رہا تھا
 وہ چیتر شکل کی تومی تھتھ
 بھکتوں کے پرت کو اسی روز
 سے سہانا ہو گیا۔ ادھک نہ شیت نہ گھام
 کوشلیا کے محل میں۔ پر کئے شو بجا دھام

گانا

اودھ میں ہے آند چھایا
 دیکھ انوپ روپ بالک کا
 سماچار سرو تر سنانے
 سندیشا نرپ کو پہنچایا
 بجیں جمانجھ وندھی بھیریاں
 دشر گھ کو آند آج ہے
 نظر نے نور نظر پایا
 دھج پتاک تورن
 مانگدھ سوت بندگن گاویں
 خزانہ ررپ نے کھلوا یا
 پتر کوشلیا نے جایا
 چکت ہوا رن واس
 دھائے داسی واس
 پتر کوشلیا نے جایا
 چھپے مانگک گان
 برہمانند سمان
 پتر کوشلیا نے جایا
 کلشادک سوہیں بدن بار
 بھٹیر بھوپ کے دوار
 پتر کوشلیا نے جایا

سُمن دُشٹی کرتے تھے سُرن۔ کہہ ہے جگدا دھار
نر اکار نر گن جو برہم تھا۔ ہوا سگن ساکار
جہاں میں شاہجہاں آیا۔ پتر کو شلیا نے جایا
سکل نار نروان دے رہے تھے سپریم سائنسد
گھر گھر مانو پتر ہوا ہے۔ ایسا ہے آئینہ
بدھا دارا دے شیا م گایا۔ پتر کو شلیا۔ لے جایا



ہوا کیکی کے یہاں۔ ایک پتر تنگانی
پر ملک سمتر کے ہوئے پھر دپیائے لانی
یوں ہوتا دیکھ پریتھ سچل
تھا مورت مان آند جگت
ایسا گھر نظر نہیں آیا
سنا رہیں ایسا کوئی نہیں
یوں سور یہ ولس کا تیج دیکھ
ہو گیا مہینے بھر کا دن
تینوں لوگوں کا گپتہ تیج
درشن کرنے کو سُروں بھی
برہما آند دیکھنے کو
شکر بھی بوڑھے بابا بن
دیکھا تھا بہت وراث روپ
ابھلا شا آج سُروں میں تھی

راجا کو پرما شند ہوا
ایسا اپار آند ہوا
جس جگہ منگلا چار نہ تھا
جس کے اس دن نیویارہ تھا
بھگوان سور یہ بھی چلت ہوئے
اس بھانت دوا کر بُرت ہوئے
جب چھایا اودھ پوری میں تھا
تب آیا اودھ پوری میں تھا
اُس سے بھاٹ تھے بنے ہوئے
نرپ کے دوارے تھے کھڑے ہوئے
اور پرہم کال روپ پر بھوکا
نر کھیں گے بال روپ پر بھوکا

کیا نر پت نے جس سے۔ جات کرم سندکار
ویدوں نے تب بھاٹ بن۔ کی یوں جے کار

گانا

ہمارے راج راجیشور
 بدھائی ہے بدھائی ہے
 بدھائی ہے بدھائی ہے
 مبارک کے ترانے ہیں
 بدھائی ہے بدھائی ہے
 رہیں جو چند یہ چاروں
 بدھائی ہے بدھائی ہے
 اودھ باسی نظر لائے
 بدھائی ہے بدھائی ہے
 خوشی میں آج رادھے شام بانی کر نئی کھا کام
 ریت مکھ کی ایو دھیا پر - بدھائی ہے بدھائی ہے

گنج رتھ - بھوم ترنگ - پٹ - دھن - بھوشن گودان
 دئے شیگھوں کے لئے - نہ پ نے کر سنان

دن پر دن نان بڑھانے کو
 تب و تہہ دورا ایک دوس
 گرہ کمال یوگ تھہ جہنم لگن
 ہیں ان کے نام انت راؤ
 جو نت سکھ ایک سکھ راشی
 بس اُس کو شنیانندن کا
 کی کئی نت سے وشو بھرن
 جگ کو ایک مارگ دھائے گا

جب دن کر کا دستار ہوا
 یوں نام کرن سنکار ہوا
 سب میں نے بات دھاری ہیں
 یہ ست تیرے اوتاری ہیں
 سکھ ساگر سکھ پر سکھ کر ہے
 مری رام نام ہی سند ہے
 رکھتا ہوں بھرت نام اُس کا
 اتم آدرش کام اُس کا

”ست ہیں مات سمترا کے
 شبنم لکشن دھمام دوسرا ہے
 آشیرواد کی دھن گونجی
 یوں نام کرن سنکار جمی
 سرگن نے پر بھو کو دیکھ دیکھ
 شو نے بھی دیکھ بھال چھب وہ
 اس سے شار واماں تک بھی
 جس سے رچائیں نار می بن

شتر ہن نام ایک پائے گا
 لکشن جو سدا کہائے گا
 و پروں نے جے جے کا کیا
 سری گرو نے بھلے پرکار کیا
 وکت نچ نچ من کمل کیا
 جیون کو اپنے سچل کیا
 سکھ سے پھولی نہ سکتی تھیں
 پر بھو کو پالنا چھلاتی تھیں

گانا

راجہ کے گھر آئیں ناریاں

گاویں بدھائیاں پیاریاں رانی لون داریاں نشاریاں
 ڈالیں رنگیں - ریشیں - ڈوریاں - ساری پلنا جھلا دیں گوریاں
 بیٹھی بیٹھی لوریاں ہلوریاں - دراجہ کے گھر ...
 دھیمی دھیمی چال سے دھیرے دھیرے لاڑ سے ڈلار سے
 لونی کریں بل بل را دھے شام ساریاں دراجہ کے گھر...

✽

نیتہ نیا تبو ہار سٹھا
 اس پرکار آند میں
 بالک پن سے ہی پریم ہوا
 بڑھتا ہی گیا بھرت جی سے
 چاروں ہی بالک سندر تھے
 لیکن وہ کوشلیا سندن

نیتہ نئی گئل ریت
 گئے ماس کچھ بیت
 سری راجندر سے لچھن کا
 سچا انو راگ شتروہن کا
 چاروں ہی روپ منوہر تھے
 چاروں میں سب سے بڑھ کر تھے

گودی میں کبھی پالنے میں
بچکار دُلا رستگار کریں
جب چلتے ہیں گھٹنوں کے بل
لاہ سنبھا کو سوتے ہیں
جب انگلی کے بل کھڑے ہوئے
ٹپک سے چلتے ہیں ٹھیک ٹھیک
چند اکو کبھی مانتے ہیں
جس بات کی جب ہٹ پڑے

ماتائیں لاڑ لڑاتی ہیں
کاجر کی کور لگاتی ہیں
ماتا بلہاری جاتی ہیں!
تو نظر اتاری جاتی ہیں
تو ہنستے ہیں کلول کر کے
نکھ سے تو تیلے بول کر کے
پر چھائیں کبھی پکڑتے ہیں
پھر نہیں منائے ملتے ہیں

گانا

کھیلے ہیں لال ٹھٹھک آنکھیں میں
ٹھٹھک آنکھیں میں رنگ جھنک محلوں میں
کبھی میں پالنے میں اور کبھی ماں کی کنیاں
کھلا رہی ہیں کبھی۔ گودیوں میں کامیاں
کبھی رسائیں کسی بات پر اگر رنیاں
تو بولے ”ہم نہیں پہنیں تمہاری پیچنیاں“
دو دو دش منہ من مردل بچن بولے ہیں

دن پر ت دن بڑھنے لگے جاروں راہکار
پر نارمی شو بھا فرکہ - ہوتی تھیں بلہار
کہتی تھیں سب ناریاں ”دیکھو تو یہ روپ
نکھ شکھ سندرتا بھرے ہیں ات سنگھڑا توپ

تلوے۔ انگلی۔ ایرمی۔ ریکھا!
تارے سے اجیارے پیارے

بلہاری پنجوں یوروں کے
نکھ دیکھو نزل کشوروں کے

نیلے کینہ کمل سے بھی
 جن کی گت دیکھ دیکھ سبھی
 پھر دیکھو تو ان پیروں میں
 بانو شوبھا کے رشک بن
 اُرد اور ناچہ پر من مالا
 مانو یہ کشمی پوجا میں
 بہنا۔ اُس اور تربیتی پر
 پر ششختل ہے ایسا سڈول
 لونڈھتا۔ کو ملتا۔ شجستہ
 اس جگہ پر کیت سے سے
 آجا نو۔ یا ہو کند سے دستاں
 پھر وہیں دیکھ لو بہنا
 جن سکھ منو ہر چار چوک
 لالی لکھ لال لجاتے ہیں
 کرنے کو دسوں دشا بس میں
 وارم۔ ہیرا گن۔ تارا گن
 رسا رینہ رچے راجے
 بانی سے ورغن ہونہ سکے
 انمول گول سندھ کپول
 چھب کس پہ ورنی جائے سکھی
 لاجنیں مرگ کھنجن میں کمل
 لجا لالی لا ونسب لے لے
 بڑ بھاگی بھال وشال سکھی
 چندن۔ جگبند۔ نندن کا

کو مل پد سکھ شہا تے ہیں
 کیہری مرال لجاتے ہیں
 کیا مرڈل پاتوئے باج رہے
 دو دوار پال ہیں گاج رہے
 کنڈلی مار چو کور ہوئی
 دیپاول چاروں اُرد ہوئی
 وکشتھل اتیشے پیارے ہیں
 مانو کچھپ اوتارے ہیں
 سندر تاپورں ہاتھ دیکھو
 پانچ تتووں کو ایک ساتھ دیکھو
 گنہیہ گنہے گنہے والا
 کیا ڈال ہے ڈورا کالا
 اردنارے ادھر سہا تے ہیں
 کس پر پھر پان چبائے ہیں
 درشن یہ دشن دکھاتے ہیں
 جن کی چھب دیکھ لجاتے ہیں
 رچ رہی ریلی رسکوں کی
 بدھورائی وہ ہے بچوں کی
 نیکی ناسکا کما روں کی
 کنڈلوں اور ان کانوں کی
 ممدون ہا رمدن کے ہیں
 لونے لوچن لالین کے ہیں
 بھوپت کا چنہہ بتاتا ہے
 مریدا د وھرم دکھاتا ہے

کالے متوالے گھونگرالے
جن سے رجنی اور شام گھٹا
ہاتھوں میں پھٹش بان سوہیں
سرلو کے تیرنتیہ درشن
بڑ بھاگن وہ مائیں ہیں
اپنے بھی جنم دھنیہ ہی ہیں
ہیں اودھ پوری کے دھنیہ بھاگ
راجا نے چاروں پھل پائے

اسی طرح سب بھکت گن ہوتے تھے بلہار
مالو رنگوں کے لئے ۔ پلا رتن بھٹ ڈار
اس بھانت بھی کو مسکھ دیکر
تب گرد و شیشہ دوارا سب کے
اب نیم پدروک ننتیہ کرم
ودیا لہ گھر و شیشہ کھا تھا
پڑھ لکھ کر کچھ ہی سے بعد
رن شکشا۔ راجنیت میں بھی
تب لگے سکھانے گرو انہیں
اس اونچے پد پر پہونچا یا

اس پر کار جب ہو چکا بشکن اور سدھار
راج کا ج کرتے لگے۔ تب چاروں مسکار
گھوڑوں پہ چڑھ چڑھ کے کمار
اس سے جھنڈ کے جھنڈ لوگ
اس طرف ایو دھیا کے واسی
اس طرف دمالوں پر بیٹھے
باہر جس سے نکلتے تھے
درشن کے لئے اڑتے تھے
وہ سند روپ نہا رہے
مگر اس طرح پکار رہے

گانا

ایو دھسا میں پرکٹے ہیں رام
بھکت جنوں کے پورن ہوئے اب تو سارے کام
گھوڑا روپ جگت یہ سارا۔ شاسن روپ لگام
تھکا دھرم روپی سوار تب پر بھلے خود لی تھام
نیاے اور انیاے مدھیہ جب چھڑا گھور سنگرام
آپ نیاے کاری آیا ہے کرنے اُسے تمام
پاپ روپ رجنی کا جب ہو چکا تیسرا یام
سوریہ ونش میں سوریہ کی طرح اُنے سے سکھ دھام
بند ہو گئے تھے کملوں کے ٹکڑے جب دیکھی شام
پراسکال ہوتے ہی وہ پھر کھلے ہیں برادھے شام



تمام شد

نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رمان اور ہمارے نائٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ و روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پیرکاشت کر دی ہیں۔ نقلی کتابوں کی کئی برس کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں بکسیلر کوٹ میں دیجاتی ہیں جنہیں بکسیلر انریا ۲۲ یا ۲۴ میں بیکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کارگر ایک کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ گراہک جب ایسی کتابوں کو گھر لیجاتا ہے تو پچھتا تا ہے۔ گراہک کو اس کو اس دھوکہ بازی سے بچانے کے لئے اب ہم ہر کتاب کے اوپر پنڈت رادے شیانم جی کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں اب آئندہ آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر رادے شیانم و ششٹھ یا طرز رادے شیانم چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں ہمارے یہاں کی کتابوں پر پنڈت جی کے یہ دستخط بھی رہتے ہیں انہیں پہچان لیجئے۔

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

نیک کش

منیجر رادے شیانم پستکالیہ۔ بریلی

نشد وادھکا

رام کتھا بٹ



مصنف
نیپال گورنمنٹ سے کتھا وادھکا کا خطاب پائے ہوئے
کیترن کلانندھی کاویہ کلا بھوشن کویرین

श्री गुरुदेव नमः

پرکاشک

نشری رادھ شیا م پستکالیہ بریلی

شری
رام کتھا

(جمہد حقوق بحق پرکاشک محفوظ ہیں)

(بال کانڈ)

پیشپ وانکا

لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے

کتھا واپستی کی پدوی پر اپت

کیرتن کلاندھی کاویہ کلا بھوشن

شری ہری کتھا وشارد کوی رتن

پندرت رادھے شام کتھا و اچک پیل

شری رادھے شام پستکالیہ بریلی

شری رادھے شام پریس بریلی

پرنٹرز: پنڈت رام نرائن پانٹھک

قیمت ۳۲ نئے پیسے

۱۹۹۱ء

گیارھویں مرتبہ ۵۰۰

پرارتھنا

رگھو و پرپراگ یہ جیون نثار ہوتا
 تو اس منشی تن پر کچھ مجھ کو پیار ہوتا
 سنسار کو ابھی تک میں نے اسار مانا
 یہ ناکھ اس میں ملتے تو مجھے یہ سار ہوتا
 ہے بھاگیہ تو نے مجھ کو نہیں پُشپ بھی بنایا
 جو چرن پہ چڑھتے میں گلے کا ہار ہوتا
 بیکار لوگ مجھ کو یہ کہہ کے پھیرتے ہیں
 تجھے ناکھ مل ہی جاتے یہ سنسکار ہوتا
 کہاں رادھے شام دل میں انراگ اُس پر بھوکا
 گر سچا پیار ہوتا وہ آشکار ہوتا





برگٹے جب سے اودھ میں۔ رام سچا مند
تنب سے اودھ پر دیش میں بیاب رہا آند
اب آگے جیا ہوا سنے وہی چہتر
دشتر کے گھر ایک دن آئے بشوا متر

بولے "راجہ! دھیان دے سن میرا احوال
آج تیرے دربار میں ہے یہ میرا سوال

میں گیہ جس سے کرتا ہوں	دکھ مجھ کو شہر دیتے ہیں
پوجا ساگر ی گیہ بھوم	کھل نشٹ بھرشٹ کر دیتے ہیں
اسروں کے اتیا چاروں سے	بھٹے پایا گھبرایا ہوں میں
رکشا سہا ئتا دو چیزیں	تجھ سے لینے آیا ہوں میں
تو اپنے رام لکشن کو دیدے	مجھ کو کچھ دن کے لیے
اس میں تجھ کو سندرش ہے	کلیان کیرتی ہے ان کے لیے

سننے ہی دسرتھ ہوئے بیباکل اور ملین

ہاتھ جوڑ کر رشی سے بولے ہوکر دین

"شری ہمارا ج دونوں بالک	بھولے بھالے نادان سے ہیں
دن و دیا کو وہ کیا جانیں؟	لڑنے میں ابھی اجان سے ہیں
نورا ج تاج دولت لشکر	اس میں مجھ کو ٹکرا نہیں
آگیا ہو تو میں چلا چلوں	اس میں بھی کچھ انکار نہیں

ہے سواری سبھی سُرپن ہیں جو کچھ بھی پھول چمن کے ہیں
 پر پر بھو بچار کے بچن کہو ست چاروں پونٹھ پن کے ہیں
 ویسے تو چاروں ہی میری بوڑھی آنکھوں کے تارے ہیں
 لیکن یہ رام لکھن دونوں پرانوں سے زیادہ پیارے ہیں
 پھر رام تو ہے آرام میرا کب مجھ کو رمدہ گوارا ہو؟
 جب یہ ہی میرا خزانہ ہو اور یہ ہی میرا سہارا ہو

لبشوا مترجی نے فرمایا۔

”ٹال ٹوں اچھی نہیں جانا مجھے شتاب

یا تو میرے ساتھ کرایا دے صاف جواب

دشترتھ تجھ جیسے گیانی کو ایسا بچار نہیں سوتا ہے
 سب سر کے بال سفید ہوئے اب بھی مایا میں موتا ہے
 ایکارنت کا کرنے میں اتنی دیر سی اتنی اچھن
 کچھ دنوں کو اُن کے زینے میں اتنی باتیں اتنی اڑچن
 یاد آج کشنو سے کست میں جلدیتے چھوڑ گڑ واہن
 رشت سے فریاد اگر کرتا ہلجنا اُن کا بھی آسن
 مانگا جو تجھ سے میں نے بچن اس لیے مجھے ستاپ ہوا
 دل میرا اور تیرا بھی دکھا اس پنہ کا دل میں باپ ہوا

بششٹھ نے دکھا جی ریش کو ہے ستاپ

زب کو سمجھانے لگے ”راجن چھوڑ پر لاں

یہ یوگی راتج کہاتے ہیں تو ہر گزان سے تال نہ کر
 یہ برٹے بحار سیل من ہیں تو کسی بات کا خیال نہ کر
 یہ تیرے اُن سکماروں کو دیا اور دھرم سکھا دیں گے
 فرزند ترے ہو کر دوسرے آئندہ نہت کھڑا دیں گے

دشترتھ بولے "اب مجھے نہیں ہے کچھ اڑکار
 دونوں پتروں کے ہوئے مٹی آپ مٹتا
 لو ہاتھ میں ان کا ماتھ ہاتھ یہ دونوں بھولے بھالے ہیں
 یہ فقرہ یاد رہے سوامی گائٹن میرے ناموں کے پالے ہیں

بیٹا جادو رشی کے ساتھ سیوا میں رت ہیورے
 آگیا پان کچھ ہو نہ انھیں سنتا پ
 آج تک تو ہم رہے اب ہیں یہ ماں باپ
 کرو دھ کر جاتیں تو سیورے بیٹا جادو رشی کے ساتھ
 بیٹا ان سے سیکھنا دیش جاتی کا پریم
 وڈیا شکشا یوگیتا کہم دھرم اور نیم
 ویرتا بدھی بڑھو رے بیٹا جادو رشی کے ساتھ

گائٹن

دونوں بھائی رام اور لکشمن رنگ مٹی کے جاتے ہیں
 بان ہاتھ میں دھن کندھوں پر کٹ تونیر سہاتے ہیں
 شیا م گور سندھ روپ لکھ اندواننگ بجاتے ہیں
 دائیں رام لکشمن بائیں بدھی میں مٹی درساتے ہیں
 مارگ میں ہی ملی تاڑکا مٹی انھیں بتلاتے ہیں
 ایک بان ہی میں رکھندے سودگ دھام نیچا لے ہیں
 دیکھ بدھی بیتا رام کی مٹی میں لپٹے ہیں
 وڈیا ندھ اور وڈیا دھ کو وڈیا سب سکھاتے ہیں
 راج کنور تچ راج محل کو رشی کی کٹی میں آتے ہیں
 رادھ شیا م جیو یہ جوڑی یہ ہم دعا مناتے ہیں

پر ات کال من راج سے بولے راجکار
"آپ یگیہ نہ بھئے کریں ہم ہیں پر سے دار"

پرار مہیگیہ کا ہوتے ہی
شعبہ کام میں بگھن ڈالنے کو
رگھو ہنشی راجکاروں نے
ہاتھوں میں لیکر دھنشن بان
دھرم استھا پنا کریں گے یہ
جب دونوں بھی سنگھوں کا
بھوننا اس دھنٹ سببا ہو کو
مارتھج منج کو اڑا دیا
ہو گیا وہ بن گاشن کی طرح
"ہے راجکار دسکھی رہو"
وہ خاص مبارک موقع تھا
یہ جھکے ہوئے تھے بیچے کو

اسروں کا منڈال آہنچا
بد معاشوں کا دل آہنچا
آگے بڑھ سب کو للکارا
پل بھر میں کھل دل سنگھارا
ایسا بشواس نہ کیونکر ہو؟
اوسر پہلا اوسر ہو
آگ انگی بان چلا کر کے
سو یوجن پار سمندر کے
خاروں سے خالی چین ہوا
یہ رشی کے مکھ سے بچن ہوا
وہ بھاؤ بچتر پر بھو کا تھا
اوسر پر ہاتھ گرو کا تھا

انکے دن من کو ملا یہ سندر سندیش

دھنشن یگیہ کے واسطے بلار ہے متھلش

سا چار سن کر لگے چلنے جب من ناٹھ

پریم دوشن چلتے تھے لیا انھیں بھی ساتھ

چلتے چلتے وہ جگہ ملی

جس طرف نگاہ اٹھاتے تھے

اک شلا پڑی ہے رستہ میں

مسکرا کے پوچھا رگھو نے

رگھنندن کی بات سن دھنٹے بشواسنٹہ

لگے سنانے شلا کا سب برمانت بچتر

بولے ”یہ گوتم پتتی تھی پر اب تو شلا شاپ کی ہے
 سب سے اُپر ام ہوئی ہے یہ اب آشا کیول آپ کی ہے
 اس شاپ پر پیرت پھری کو چہ لون کی رچ کا چورن دو
 یہ تپتا ہے پاؤں پد دو جیون مرت کو سنجیون دو
 مسکا کر دیکھو ماتھ نے ۔ دیا چرن کو دھار
 پگ رچ لگتے ہی ہوئی ۔ پاؤں گوتم نار

گانا (الہیہ)

پر چھوٹکٹ سے مجھ کو چھڑایا جے ہو جے ہو جے ہو
 میں بڑھان پاؤں درشن رشی کو شاپ بھیو سمپورن
 دھنیہ ہو دھنیہ ہو مجھے اپنا درس دکھلایا



بار بار چرن پڑی پر مدت گوتم نار
 من چیتا بر مانگ کے گئی پت لوک سدھار
 آگے چل سب نے کیا گنگا میں اشنان
 راجکماروں نے دیا وہاں بہت کچھ دان

کچھ دن یوں ہی چلتے چلتے وہ متھلا دیش نظر آیا
 رجب دھانی اس کی جنک نگر جلد ہی ان سب کو نیر آیا
 تب بڑھ کر دیکھا نگر درشیہ رمینک بچتر سہا ماتھا
 من جہاں جہاں بھی جاتا تھا خوش ہو ہو وہیں بھاتا تھا
 تھا اتفاق اخلاق وہاں ہمدردی وہاں پستی تھی
 کنکالی جہاں نہ بستی تھی وہ ایسی جنک کی بستی تھی
 پیرت اکال سے پر جا دیکھ راجا ہو گیا کسان جہاں
 اُس راج کا ورژن کون کھے پر کئی شو بھا کی کھان جہاں؟

جنگ راج پائی خبر سن نہیں مود سمائے
 بھوسر منتری ساتھ لے ملن چلے سر کھائے
 یہ جنگ یہاں کے راجہ تھے وگیاں گیاں کی راشی تھے
 تھے ظاہر میں تو یہ گہست پر واکسو میں سنیاسی تھے
 بکھیات ہے یہ سدر مٹی بن ان کے اپنے بیوہاروں میں
 استری کے انگ پر ایک ہاتھ اور ایک ہاتھ انگاروں میں
 آنند میں برہانند کے یہ ایسے تن مٹے بھر پور ہوئے
 جب لگے بھولنے دیہ کی سُدھ تب سے بدیہ مشہور ہوئے
 ایسے بدیہ سے بل کر کے آنند تا بشوا منتر ہوئے
 اور ادھر رام کو دیکھ کے وہ رہ گئے ایک حک چتر ہوئے

بولے میرے بھوم کے دھنیہ بھاگ ہیں آج

میں کرتا رتھ درشن ملے آئے شری من راج

میں آپ کر پاندھ و دیاندھ دھرم گئیہ۔ دھرم سچا لک ہیں
 پے ساندول گور مروب جو ہیں سوکس کے سندر بالک ہیں؟
 کچھ ان میں دیوی شکتی ہے یہ مجھے دکھائی پڑتا ہے
 ان کا درشن کر مہا راج من میرا برہم سے ہوتا ہے
 ٹکٹکی بندھی ہی جاتی ہے کچھ ایسا ادبیت تیکھ ہوا
 بکھیات ہے نام بدیہ میرا پر پورا آج بدیہ ہوا

مُن بولے و اتتم نے کہا جو کچھ سب ہے ٹھیک

یہ کشور دو بھراتر برہین ات سندرنیک

دونوں ہیں پتر اودھ نرپ کے ہے نام رام لکشن ان کا
 یہ گنا گار اتسا ہی ہیں کس طرح کروں ورنن انکا
 نرگجن کرایا یگیہ میرا تاڑ کا شبا مومار کرنے کے
 گوتم کی نار اہیہ کو بھیجا پت نوس تا کر کے

سو دھنش مہو تسو دیکھنے کو یہ دونوں بھائی آئے ہیں
 راجن تیرے آئندہ بیت ہم انھیں ساتھ میں لائے ہیں
 دنیا درشن کا میلہ ہے جو کچھ ہو جائے اچھا ہے
 آگے تو وہ ہی ہووے گا بدھنا نے جو لکھ رکھا ہے

سندر متھلش نے کیا پورن سنان
 دیا ٹھہرنے کے لیے سندر سکھارستان
 اچھا بھی کچھ بھرمن ہو سیر بھی کچھ ہو جائے
 آگیا نیلہ گرو سے چلے لکھن رکھو رائے
 نگر دیکھنے کے لیے آئے راجکار
 پیر باسن پائی خبر دھائے نہ اور نار

گلیوں میں جھنڈ کے جھنڈ چلے ہو گئی بھیڑ بازاروں میں
 سچ گتیں دوکانیں دم بھر میں رونق تھی دواروں دواروں میں
 منو ہار کہیں شربت کی مٹھی تھا لالچی اور پان کہیں
 کتنے ہی لیے تھے ہار پھول ہو رہا شہر ملا گان کہیں
 چھتوں پر اور جھروکوں پر کھڑکیوں پر بارے دواروں پر
 گج گامنی بھامنی دامن سی دہائیں چھائیں چو باروں پر
 درشن کر راجکاروں کے رہ گئیں ایک ٹک سی ساری
 اپنی اپنی ٹولیوں میں سب اس طرح لکیں کہنے نارای

بھینا دیکھو تو سہی ان دونوں کے روپ

کوٹار کام چھو جیت کے پرگٹہ یگل انوب
 سراسر ناگ نہ اور کتر کس میں ایسی سندر تالی؟
 سندر تاجن پر موہت ہو ایسے سندر دونوں بھائی
 جس آنکھ نے دیکھا ایک بار ان شام گور سکاروں کو
 وہ آنکھ نہیں اب دیکھے گی سندر تا ادھر نگراروں کو

جس مکھ نے اُن کا گان کیا
جس من سے ان کی جھانکی ہو
یہ سنا ہے ہم نے کانوں سے
لائے ہیں لبثو امتر انھیں
ماٹر کا سپاہ سنگھارے ہیں
پھر بڑے تہت پاؤں ہیں یہ
اور دوسری اور کی بول اُنھیں کچھ نار
”ہے سیتا کے یوگیہ برسا نول راجک۔“

رچنا رچ جائے بدھا تکی
ایسے من موہن سوہن کی
سمندھ یہاں کے ہونے سے
پھر تو ہم سب کے دھنیہ بھاگیہ
نار منادیں دیو کونائے نائے
اُدھر جھنڈ بالکوں کے لگے رام کے ساتھ

کوشل کشور سکماروں نے
بازار راستے چوراہے
وڈیا شیانہ ان ستر
والٹکا باغ بابلی تڑاگ
پھر سیا سوکمبر کا منڈپ
پھر منند منکاتے ہوئے

یوں ہی دیکھتے دیکھتے اُنھیں ہو گئی شام
گر ڈر ڈرتے شیکھ ہی لوٹے لکشمین رام
ساتھ نہ چھانڈت بالکے لگے سنگ میں دھائے
پریم بچن کہہ رام نے پھرے شپتھ والے

پر مدت سب جنک نگر دیکھا
پُر دھام دیو مندر دیکھا
ہے شمالا راج بھون دیکھا
بھون بھانٹ منورجن دیکھا
بالک گن انھیں دکھانے لگے
لکشمین کو بھی سمجھانے لگے

پاس گرو کے پنچک کے سب سا چار
 نیتہ نیم کرنے لگے دونوں راجکمار
 اتناں کتھا کچھ سنتے رہے کچھ ودیا کا ادھین کیا
 جب رات پر بھر بیت چلی تب گرو نے اٹھ کر شین کیا
 پگ لگے دا بنے رام لکھن شریان گرو کے شرم کھئے
 جب کہا گرو نے بار بار تب راجچندر حاکر سوئے
 اب چرن کل رگھندن کے دا بنے لگے لکشمین بھراتا
 تب کہا رام نے بار بار سو جاؤ سو جاؤ مہاتا
 نج ہر دے دھار رگھو بیر چرن لیٹے جا کر لکشمین بھائی
 سب سے پہلے اُس سے اٹھے جب ارن شکھا کی دھن چھائی
 مریدا پر شوتم رگھو کر چکے ضروری کام یہ سب جاگ اٹھے گرو جی سے آگے
 اے دنیا کے لائق سچو دیکھو تب بسوا متر مٹی جاگے
 سیوا ورتی اور شیشیہ دھم کا ادھیا آچرن ہے یہ
 رات کال کا درشہ تھا گرو اتنا سن پائے سچا ادا ضرور ہے یہ
 پشپوں کو لینے چلے رام لکھن ہر کھائے
 شری گرو دیو کی پوجا میں پشپوں کی آدشیکت تھی
 اور رات کال کچھ بھرمس بھی ہو یہ مٹی راج کی آگیا تھی
 متھلنیش راج کا باغ وہاں تھا بھرا ہوا پھل پھولوں میں
 مایوں سے پوچھ لگے جن نے پھولوں کو دونوں دونوں میں
 وہ باغ پُر فضا پُر رونق جس کی ہر بار بار ماسی
 مٹیاں روشن کیا ریاں گھاس آرائش زیبائش خامی
 تھا پھل طرف عجائب گھر تحفے دنیا کے تہا رہے
 چڑیا خانہ دیکھئے تو وہاں لاکھوں پرند چھپا رہے

بھجنا نندیوں کے نہانے کو
اور دائیں ایک گرجا مندر

باغ باغ تھی باغ میں ہر سو باغ بہار
پھول پھول لکڑ پھول بھی دکھلا رہے نکھار

گیتندا۔ گلاب۔ موٹیا۔ جوی
واڈوی۔ دوپہریا۔ مروا

مالتی۔ مادھوی۔ جوا جھلی
کلخہ۔ پنپیتا۔ مولسری

پچرنگا۔ جمپا۔ سوربہ مٹی
جپاندنی۔ گند۔ دونا۔ لالہ

گل پیاری۔ گل شبو۔ گروہل
سیمورا۔ نواری۔ مدن مان

نیلے۔ پیلے۔ سُرخ و سفید
میں نام گناؤں گا کیا کیا

کیا ریوں میں پودے مہک رہے
ڈالپوں میں لچھے چمک رہے

ادھر پھول چھنے لگے رام لکھن ہر کھائے
ادھر بات جو کچھ رہی سنئے دھیان لگائے

دارن اکال سے جبک نگر
تب اپنے ہاتھوں راجہ نے

اُس کے گھرے کے اندر سے
جگ کو شکشا دینے کے لیے

یار شیوں کے زوہروں سے
یا بھکتوں کی پوجا کے لیے

جس سے پر پیرت ہوتا تھا
کھیتی کے لیے ہل جوتا تھا

ہل کے بیچے کنپا نکلی
پر تھوی میں سے کھلا نکلی

بن کھل سنگھارن دگا نکلی
جگد مہا جگت جیا نکلی

جانبکی جنگ نے نام دھرا
پھرناروجی نے آکر کے
پتری سے زیادہ پیار کیا
سیتا یہ نام پر چار کیا

کچھ ہی بڑی جگہ ہوئیں شری سیتا سکھدائے
کھیل کود میں ایک دن شب دھن لیا اٹھائے
تب کری پرتگیہ راجہ نے
دور وہ ہی یوگیہ کہا کر کے
اس دن سے نانا دیشوں کے
شکر کا دھنش اٹھائے نہیں
ان دنوں وہ دھنش ہو سوتا تھا
اور اُسی سوئمبر کے کارن
جس کے باغ میں یہ دونوں
راجہ کے پرن سیتا کے پرئے
اس دھنوا کو جو توڑے گا
سیتا سے کانٹھیں جوڑے گا
لودھا اور راجہ آتے تھے
بلوانی بل دکھلاتے تھے
نرب دور دور سے دھاتے تھے
یہ رام لکھن بھی آئے تھے
بھولوں کو دھرتے جاتے تھے
کی چسپا کرتے جاتے تھے

اب سنئے جس باغ میں تھے یہ دونوں بجائے

اسی کے اُس باغ میں سیتا پنچیس آئے

جس طرح چندرما ہوتا ہے
بس اسی طرح جگمگا رہیں
نولا چیلہ سکھی سکھدا
نرملہ نکو ملا جگمگات جیا
نیچی درشتی سے مند مند
جیسے بسنت رت آتی ہو
روٹی چانول کر پور دھوپ
تا مبول عطر میوہ معری
شو بھانمان تا راگن میر
وہ راجکمار ہی سکھیں میں
وڈلوت بملاکمل تھی وہ
روچھٹا تھی وہ شش کلا تھی وہ
سج رہی بجیلی سکھیوں میں
باغوں کی کوئل کلیوں میں
نیوید یہ کلا واٹھلیوں میں
ناریل پھول پھل ڈلیوں میں

یہ جھنڈ باغ میں جب آیا
درشن کر راجکماری کا
برونق سی آئی برکشوں میں
آگنی گندھی پیشپوں میں
گاسن

رت چھوہاری جنک دُلا ری راجکماری آتی ہیں
سنگ سہیلی نئی نویلی گیت سُناتی جاتی ہیں
نوبر سب کے چرنوں میں ہیں کہیں سب کے تھاں
سنگ سکھی اوڑھے ہیں امبر سرے بستی لال
سب رنگ راتی سب مد ماتی چلتیں چال مرال
گوری پوجن کو آئی ہیں بل بل ساری پال
رت گت تھا کی دیکھ یہ جہان کی اگت چھٹا جاتی ہیں
پاپ شپوں میں جان ڈالنے بہو بستی رت آتی ہیں
آئے ہی گوری کے مندر پہ پہنچیں سب جاسے
کری یٹھا بدھ پوجا سب نے ہاتھ جوڑ شرنائے
سب سے پیچھے سیتا جی نے آرٹ کی ہر شائے
بتی کر کے شیش نوا کے باہر نکلیں آئے
بھر بھر ڈلیاں چُن چُن کلیاں سکھیاں ہار پہنائی ہیں
رادھے شیا مٹے نیکو برہمہ اشیش سُناتی ہیں

پھر سب سکھیاں باغ میں لگیں بننے پھول
کرتی تھیں اکھیلیاں سیر میں تھیں مشغول
ایک سکھی بڑی سیداتی تھی
اُس کے ذمے کچھ کام نہ تھا
جس طرف کھڑے تھے رام لکھن
جب دیکھا اُن کو آنکھوں سے
چھیل چالاک من چلی تھی
وہ فقط سیر میں باؤنی تھی
ناگاہ تنکل وہ گئی ادھر
بجلی سی ٹڑپ گئی دل پر

بے دل بیکل ہو کر بھاگی
پاس آئی راجکمار کی کے
ہوش و حواس کو کھو کر کے
راجکمار کی نے کہا "ہیں! یہ کیا حال؟
بے سدھ سی کیسی کھڑی ہو اٹھے کیا خیال؟

کچھ صدمہ ہے؟ یاد رہے کچھ؟
کچھ نشہ پیا؟ یا بھوکی ہے؟
یا کسی بات کی ماری ہے؟
یا تجھے کوئی بیماری ہے؟
چھوٹوں میں پھول رہی تھے تو؟
جو آپا بھول رہی ہے تو؟
کس نے تیری مت ماری ہے؟
جس نے یہ زنگ چڑھایا ہے؟
متوالی کیوں متوالی ہے؟
وہ کون باغ کا مالی ہے؟

وہ بولی "میں کیا کہوں اپنے جی کا حال
شاید سچ ہو جائے گا میرا خام خیال
مجھ کو نہ درد اور صدمہ ہے
ان دنوں جسے میں ڈھونڈتی تھی
اس کے ملنے کی باری ہے
ہم نے جو سپنچی ڈالی ہے
وہ اس ڈالی کا مالی ہے
من کی مراد بر آئی ہے
اس کے سکھی کنگالوں نے
گھر بیٹھے دولت پائی ہے"

ستیاجی کہنے لگیں چتون ذرا مروڑ
"نظر کر دے اصل اب دیباچہ کو چھوڑ
سن سنگم تیری باتوں کو
اس کے پردہ میں چھپی ہوئی
حیرت سی مجھ کو آتی ہے
کچھ ہوتی مجھے دکھاتی ہے

میں واری! تجھ کو میری قسم
میں بے سیدھ ہوتی جاتی ہوں
اب سچی بات بتا دے تو
وہ کیا ہے مجھے دکھا دے تو
سکھی نہیں کہنے لگی "ہیں ہیں یہ کیا حال؟"
ذرا ہر دے کو تھام کر سنئے تو احوال
لیجئے صاف اب کہتی ہوں
ذرا نن کس طرح کروں اُن کا
جن تینوں نے دیکھا اُن کو
جو زبان بولنے والی ہے
جس سانچے نے ڈھالا ان کو
میں نے تجھ سے دیکھا ہے
بیشک یہ نئے شکن کا ہے
لو آؤ میرے ساتھ چلو

گائیں

میں۔ واریاں چالو جی چالو انھیں نہاریاں
راجکار چلے نہ جائیں نہ دیکھنے پائیں کساریاں
پھولی جہاں پر کیاریاں۔ دیکھیں وہاں سے پیاریاں
آئی درشن میں دیری نہ کرنا بدھ بدھ اپنی باریاں
محلن کے چالیں گی باریاں میں واریاں

سیا چلی آویں ادھر۔ سکھی سہیلی ساتھ

ادھر لکشمین بھرات سے بول اُٹھے رگھوناتھ
"بے بھائی بڑا اچھا ہے یہ سب مقام جھٹکارا اٹھا
ہو گئی ہمارا تر و تازہ سارا گلشن انجھارا اٹھا"

ان سندر شبدوں کو سنکر
دُند بھی بجا کر کام دیو
بھائی میں اپنی حالت کو
لیکن اس سمے میرے دل کو
جس دل نے اب تک پرستری
اُس دل کی ایسی حالت کیوں؟
جن کانوں نے اپدیش سنے
جو نین چیلے رہے سدا

اسی طرح کر رہے تھے راجپار و چار
اتنے ہی میں سیا سے آنکھ ہوئیں دوچار
رگھنندن کے گمبھیر نین
وہ چند راجا دن ٹکھ لکھ کر
مانو تر بھون سے کھچ کر کے
اتھو استیا ہی کو دے دی
سندر تاستیا کی نہار
لاکشمی سے بولے راجندر

”جنگ کماری ہے یہی روپ اس چھو دھام
چیت سو میر کا یہی سیا اسی کا نام
یہ سیا سو میر دھنشن پچھ
جو کچھ ہے یہاں پر چتکار
دایاں انگ میر اچھڑک رہا
ہے چھپا ہوا جو کچھ کارن
اپنا تو یہ کر تو یہ نہیں
ہے لکھن یہاں سے شیکھر چلو

مجھ کو تو یہ دکھلاتا ہے
دُند پر چڑھتا آتا ہے
ہستیا آج سنبھال رہا
سینہ سے کوئی تر نکال رہا
ماں بہن برابر بھی ہے
یہ ہی مجھ کو حیرت سی ہے
اب اُن کے ڈھنگ نزلے ہیں
وہ کسے دیکھنے والے ہیں؟

جس سمے سیا کی اور ہوئے
اک ٹاک رہ گئے چکو ہوئے
یہاں باس کر لیا رچنا نے
سب سندر تائی بدھنا نے
اور دیکھ کے اپنی حالت کو
قائم کر دل کی طاقت کو

اسی کا ہی ہما ہو گیا ہے
وہ سب اس کا ہی بیھو ہے
کچھ اس میں بھی دکھاتا ہے
اُس کا برہما ہی گیا ہوا ہے
جو تکیں پرانی کتیا کو
ہو رہی دیر گر پوچھا کو

ادھر یہ باتیں کر رہے دونوں راج کشور
 ادھر سیاجی کے مین لگے رام کی اور
 مانو سورج بنسی کو لکھ وہ مینا سورج بکھی ہوئے
 یا سیاجی کے کمل نہیں لکھ رام سورج کو سکھی ہوئے
 شہجہا سندرتا دیکھ دیکھ متعلیش نندنی تھکت ہوئیں
 رچنا بدھنا کی لکھی نہیں اس لیے جانتی چکت ہوئیں
 نکھ کا پرکاش اور تیج دیکھ سہجہ سری راج دلاری کی
 کچھ بڑا بچہ پر بھاؤ پڑا اکھیاں مندگیں کماری کی
 جیتے سکھی کہنے لگی ہے! ہے! یہ کیا حال!
 اجی تمھیں تو ویجھ کا رہا نہ ذرا خیال
 کیا پریم پاٹھ شالا کا آج یہ مشرعی گنیش پر امبھ ہوا؟
 کیا اسی لیے تم مون ہوئیں کیا اسی سے تم کو دھبھ ہوا؟
 ہنستی بھی نہیں ہلتی بھی نہیں نہ دیکھتی ہو نہ بولتی ہو
 کیا پیچ کے دونوں مینوں کو تم پریم کا پنتھ ٹٹولتی ہو؟
 اٹھوا اپنا دل دیا انھیں اس سے اسی کی چنتا ہے؟
 یا پریش پرایا لکھنے میں کچھ تم کو بھاری لجتا ہے؟
 واری جاؤں کھولو تو سہی رتن اردوں کو جباروں کو
 پھر کر لینا گر جا سمرن اب دیکھو راجکاروں کو
 سیتانے سچائے کر کھولے دونوں نہیں
 لٹا اوٹتے راجی سیا ہوئیں نہ چین

گائٹن

چرائے چت کت گئے راج کشور؟ اتنی ویاکل بے ممتی مور
 ان کیارن میں ان پشین میں ان جھاڑن میں لگے نہ ہوں

اور اُدھر گھوڑی ساڑی بھی مادھوی لتا میں اچھی ہے
 ہیں تم سب بھاگی جاتی ہو کیا مجھے باؤلی سمجھی ہے؟
 دھڑ دھڑیں سکھیاں بھی آپتچیں ہر کھائے
 چتر شگھی کہنے لگی مند مند مسکائے
 یہ بھول بھولیاں پریم کی ہیں آنا ہے تو سیدی آؤ
 مادھوی لتا یہ کہتی ہے بھاری اور ٹھہر جاؤ
 سکھیوں کو خیل چلاتی ہو وہ کہو حیاں جو سن میں ہو
 پیاری ساڑی کا تاج نہ لو اس سے تمہیں اُچھن میں ہو
 گر جب پوجن کے ساتھ ساتھ سیدی عینا پریم کا پوجن ہے
 مادھوی لتا میں ساڑی ہے اور پریم لتا میں جیون ہے

گائیں

دھیرے دھیرے چلونا؟ سیا پیاری جی
 سکھی اتی کال کر دنا آتے بھو بارہ سکھو نہ
 سنو سکھاری جی دھیرے دھیرے چلونا؟
 رادھے شیاں یادی سے کال نہ لکھ ہیں آئے
 اس کہ مسکائی سکھی سیا چلیں سکھائے
 ہنیں سب ناری جی۔ دھیرے دھیرے چلونا؟

گئیں بھوانی کے سبھن شری جانکی بھو
 بند چرن ٹھاری رہیں۔ بولیں کر کو جو
 جے جیت بھوانی جگ جیتی گج بدن۔ کھڑان کی ماسا
 شکر مکھ چندر چکور گور گر راج کشوری بر داتا

تم شب کی اردھا نگنی سدا گھٹ گھٹ کی ہو جان ہاری
میں من اچھا کس طرح کموں؟ کنے میں ہے لبت بھاری

گائیں

جے گوری ماتا . شری جے گوری ماتا
جٹنی دشنو بموہن . تر بھون بکھی ماتا

شری جے جے پاربتی
وید بکھانی تم رو درانی . مانی مسارانی
شب نیم چندر چکوری گر باگن کسان

شری جے جے پاربتی
جوت اکھنڈ جھلا جھل جھلکے چھتر شیش راجے
نست گج بدن کھڑا نن انویم چھو چھا جے

شری جے جے پاربتی
امت پر بھاؤ تمہارا گورا تم جگ کی امبا
ات پت پالک ناشک دیوی جگد مبا

شری جے جے پاربتی
اردھا نگنی سدا شب کی ہو دامن دت گاتا
رادھے شیا م کر پا کر بردو من بھاتا

شری جے جے پاربتی

ہے ماتا بس بھینٹ ہے یہ کر مالا آج
اور آپ کے ہاتھ ہے بر مالا کی لاج
من رگھندن کی طرف تن کی نہیں سنھال
جیون تیون پھانے لگیں تھی گر پڑی مال

وردت انھیں ایسا ہوا رہی موت مسکائے
 کانوں پر آکر کوئی کہتا ہے سمجھائے
 ”ہے سیتا کچھ سندھیہ نہیں سچا
 نارو کا بچن سچا سچا
 وہ بھی تم کو ہیست تاجے تم بھی اُس کو اپناتی ہے
 اب اس میں دیر نہیں سیتا سن چیتا برتم پاتی ہو
 اس پر کار آشیش سن چلیں سیارنئے
 راجساروں کی کتھا سنئے اب جت لائے
 سیتا جی کی چہر چا کرتے دونوں اپنے آشرم آئے
 رگھنندن نے سچے من سے سب حال گرو کو بتلائے
 جب اُٹھے گرو پوجا کر کے تب کہا منور خط پورا ہے
 ہے راجسار دسکھی رہو سب سچل تماری اچھا ہے

اسی طرح آند میں ہونے آئی شام
 تب سندھیا کرنے چلے لکھن سمیت شری رام
 پورب میں نکلا چندر دیو سکھد ایک شہیتائی سے
 اُس سے یاد آگئی سیتا بولے رگھنندن بھائی سے
 ”بھائی ہو چکا دیو پوجن اب ذرا پریم کا پوجن ہو
 سندھیو پاسن سے نہٹ گئے اب تھوڑا پریمو پاسن ہو

وہ دیکھو وہ چندر ماکیسا پر یہ ورسائے
 کنت سیا کے سامنے وہ بھی لبت کھائے
 سیتا کو چندر مکھی کہتے اپا چوٹی ہو جاتی ہے
 اس میں کلنک ہے لگا ہوا وہ نشکلنک ورساتی ہے

دن میں ملین یہ ہوتا ہے وہ آٹھو یام پرکاشت ہے
یہ کملوں کو دکھ دیتا ہے وہ سب کو شکھائی نیت ہے
اس کو راہو گرس لیتا ہے وہ کبھی تر اس نہیں پہنتی ہے
یہ دن دن گھستا بڑھتا ہے وہ سدا ایک رس رہتی ہے
یہ زیادہ پیار اشتہ میں ہے وہ سدا دشمنش پیاری ہے
اس میں کچھ کالا دھبہ ہے اس کی زریل بجیاری ہے
یہ ننگا ہے زنجوشن ہے اس کے کھمبے شکھ تک زیور ہے
اس سینا کے زید ہی کے ہرگز یہ نہیں برابر ہے
اس میں بہترے اوگن ہیں اس کو سب گئی کھان کھو
سیتا کو سمجھو مول رقم اور اس کو بیاج سان کھو

انھیں بیچاروں میں اجھسی ہوئی فراسی یاد
آئے دشواستر ڈھنگ دونوں راجک

نشین سے جب ہو گیا جائے کیا بشدم

پرات کال کشمن سے پھر بوسے شریام

”مے بھائی سورج نکلا ہے روشنی جہاں پر چھائی ہے
چکوا چکوی آئند ہوئے کملوں کو بھی شکھائی ہے
سب سونے والے جاگ اٹھے چھاگئی اداسی ماروں پر
باغوں کی کیاں چٹک اٹھیں کوئلیاں کوکس ڈاروں پر“

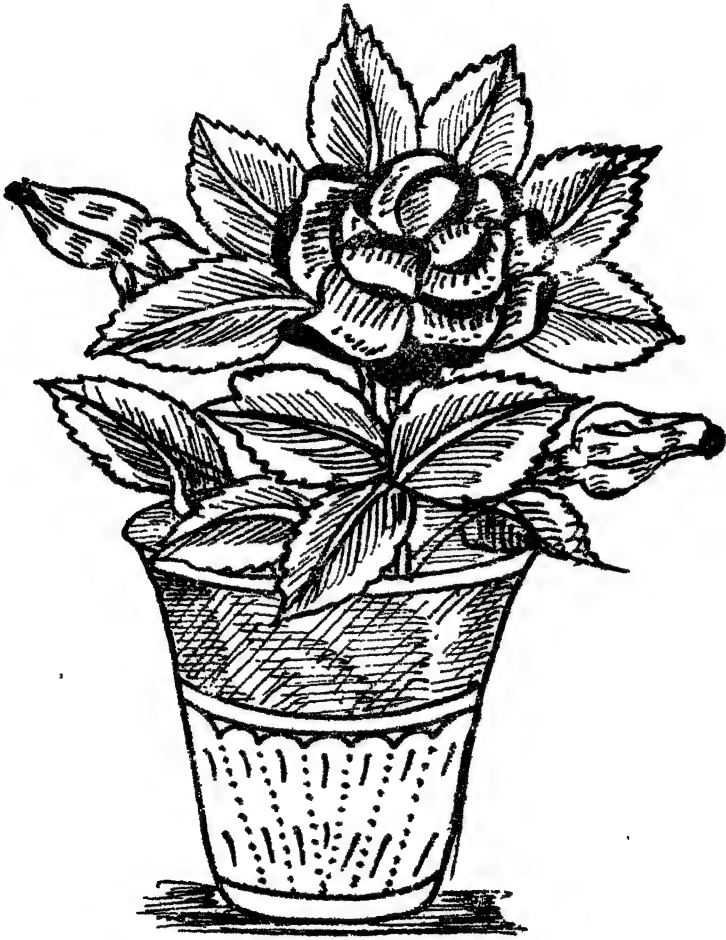
لکھن لال بوسے تبھی شام کا سنو جواب

نہ تم سے بڑھ کر نہیں آفتاب کی تاب

یہ شکھ دکھ دونوں دیتا ہے تم شکھ ہی شکھ کے دایک ہو
یہ دن بھر کار کھوا لا ہے تم دن اور بین سہایک ہو
اس کو راہو گرس لیتا ہے تم ناش کھلوں کا کرتے ہو
اس میں گرمی ہی گرمی ہے اور تم نرمی بھی رکھتے ہو

سور ٹیو دے جیسے ہونے سے تارے اس سے ملیں ہوئے
 بیتوں ناتھ آپ کے آنے سے سارے راجہ بل ہیں ہوئے
 جگمگوں کا ہر دے کل سا ہے تم مجھے سور یہ دوا کر ہو
 بدسیا چندر سے زیادہ ہے تو تم سورج سے بڑھ کر ہو

جب ہو چکا بنود - یہ خاصہ رادھے شام
 نقتیہ نیم کر گرد ڈھنگ آئے کشن رام



نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رمانیں اور ہمارے ناولوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور
روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر برکاشت کر دی ہیں۔ نقلیوں کی کمی برس
کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے یہ نقلی کتابیں
میں بکیر کو دیکھاتا ہیں جنہیں بکیر یا یا میں بیکر فائدہ اٹھاتے
ہیں۔ اور اس پر کارگر ایک کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ گراہک جب ایسی کتاب کو گھر
لے کر جاتا ہے تو چھپتا ہے۔ گراہک کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی
ہر ایک کتاب کے اور اپنی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ
رہے ہیں۔ اب آپ آئندہ سے دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان ہے

جن کتابوں پر ادھے شام، یا ادھے شام و شمشک، یا طرز ادھے شام چھپا
رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر ہمارے یہ
دستخط رہتے ہیں انہیں پہچان لیجئے۔

ادھے شام و شمشک

نیا رکش

منیجر شری ادھے شام پتکلیہ بریلی

دھنیش گپہ رام کتھا سنکھیا ۳



نیپال گورنمنٹ سے کتھا واپسی کی پدمی پاپت کیرتن کلانندی کاویہ کلا بھوشن
شرمی ہری کتھا وشاردہ کومی رتن

پرکاشک نمبری راوے شیاہم پستکالیہ بریلی

سروادھکار پر کاشک کے آدھین ہیں

سری
رام کتھا
(بال کانڈ)



طش
لیکھ

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واپس پتی کی پدوی پر اپت
کیترن کلا دھی - کاویہ کلا بھوشن - شری ہری کتھا وشارد - کوی رتی -
پنڈت راوھے شیانم کتھا و اچک -

ساتویں بار ۱۰۰۰
پر کاشک ۱۹۶۱ء
قیمت ۴۴ نئے پیسے

شری راوھے شیانم پتکالیہ بریلی

پہرہ رخصت

خبر کر دو رگھونندن کو کھڑے ہم درپردہ درشن کو
 لکھ چہ را سی سوانگ و سنانا کشت اٹھاتے
 جنم من سے ہو دکھی۔ گرے چرن میں آئے
 جھکائے ہوئے ہیں گردن کو کھڑے ہم درپردہ درشن کو
 ید پ آپ ہی نے دیا نام روپ گن بھار
 کینتو ایک بھکتی بنایہ سب سے بیکار
 کریں کیا نے کر اس دھن کو کھڑے ہم درپردہ درشن کو
 کھیل تماشوں میں سدا دوڑ دوڑ من جائے
 بھجن بھینکے سا لگے بدھ بھرتھ ہے ہائے
 کہاں تک رو دیں کر من کو۔ کھڑے ہم درپردہ درشن کو
 نوکا پاپوں سے بھری ڈوب رہی منجھار
 ڈوبی کچھ ڈوبن چہے ایک تم ہی آدھار
 آیا ورا دھے شیا م جن کو کھڑے ہم درپردہ درشن کو

کتاب ہار مہجہ

سندیشہ نرپ کا کما شتاند نے آئے
 ”دھنش یگیہ کے واسطے راجہ رہے بلائے“
 سماچار سنگر اٹھے لچھمن اور رھوناٹھ
 سیا سو مہر دیکھنے چلے گرو کے ساتھ
 رنگ بھومی آئے جیھی سندھ راج کشور
 نر اور نارن کے نمین لگے انہیں کے اور

سب تھکت ہوئے جیتا ہوئے
 جس کی جیسی بھاونا رہی
 پرتیکش دیہ رس کو دیکھا
 ساکشات جیہا کا رس دیکھا
 پرپورن پرودہ رس بھلی بھنا
 شرنگار رس بھی جی حبس کر
 وی بھتس لکھا وی بھتس نے
 ساکشات شانت رس کو دیکھا
 بھکتوں نے او بھت رس پایا
 جب لکھا ہا سہ رس سکھوں نے
 لکھن اور رھوناٹھ نے زنا بھیم میں آئے

دیکھا چاروں اور کو پتوں ذرا گھلے
 نیچے اونچے اور درمیانی
 اپنے اپنے پد کے لائق
 ان گنتی راجاؤں کا دل
 پیچھے زنواس زمانہ تھا
 سب درجوں میں تھی سکھائی
 لاکھوں بھر رہے تماشائی
 شو بھانسان تھا پنچوں پر
 کچھ اونچے اونچے محلوں پر

نیچے درباری منتری گن
بس وہیں برابر میں خالی
رگھو بنی راجکماروں نے
پھر ہمارے دھنوا یہ
دیکھنے لگے راجاؤں کو
شری سیتاجی کو ڈھونڈ رہے ہیں
اور جنگ راج کا آسن تھا
ایک رتن جٹ سنگھاسن تھا
یہ سبھی جگہ دیکھی بھالی
جلدی سرسری نظر ڈالی
مرماتے لوچن کچھن کے
گلیکھن نین رگھونندن کے
گاما

آئے رنگ بھوم منجھار دشرتھ کے کنوار سہاؤ نے
برسوں سوین سواگت کریں سراندہ شوچیترا نے
بھیری سرزنگ سو جھانجھ دندبھ آولا گے باجنے
جے جے کریں ماگدھ دووٹک سوت بندی چار نے
جیتھے دومان سوتیش گاویں امر سنگل کار نے
پر نار بیٹھیں دھول دھان شوچ سوت گیت اوچار نے
کوئی چتر کار انیک راجت چتر چرت نہار نے
مہپال منڈل چکت چتوت کٹل ہر دے جاوے
نکھ منگلار تھ گرد و جاوگ دیولاگ مناوے
شری رام وجے سوہیت "رادھ شام" بیے لبھاوے
آئے دشنوا متری جی رام لکھن کے ساتھ
اگوانی کرے آئے جنگ راج نہ نا تھ

شری دشنوا متری اگاڑی تھے
درمیان میں تھانجھان
راجہ نے سب کا سواگت کر
پھر ساتھ ساتھ سب کے جا کر
دونوں رگھو بنی راجکمار
سب کوئی وہاں چکت ہو کر
پچھے سوہتھل مینوں کا
وہ جوڑا راجکماروں کا
سب کتھا دھنش کی سمجھائی
سب رنگ بھوم بھی دکھلائی
جا جا کے جہاں نہ رکھتے ہیں
نکھٹکی باندھ کر تکتے ہیں

مانوں دھوئوڑ جہاں دوگرہ موہنی ڈالنے آئے ہیں
 یا بلوانی مہیا لوں کا سب بل نکالنے آئے ہیں
 سب دیکھ بھال کر رہی ہوئے "اتینت سگھر جینا سو ہے"
 اوتار میں کھنے لگے جنک "سب کر پا آپ ہی تھی تو ہے"
 بھلی بھانت پانہوں کو رنگ بھونی دھلائے
 ایک وٹاں سو بیچ پر بیٹھا لالہ شائے
 بس اسی کے رنوا سوں میں ات مہر منوہر گان ہوا
 سندھ باجوں کے شہدوں سے وہ جلسہ شو بھادان ہوا
 راجہ نے سمجھتے دیکھ بھوایا راج کساری کو
 سب کھی سیلی بل بل کر لے آئیں سیتا پیاری کو

گانا

سنگ سکھیاں ساری بدھاری رنگ بھوم سیا پیاری
 موہے نرا درنا ہی اکھ میں جے مال لیے
 پیاری دلاری سر پہ ہے ساری سنواری سو منزند
 چلتی انوکھی چال سردھوں گن فوشیں مومن کیا
 بہار چھائی من بھائی جی آئی رنگ بھوم سیا پیاری

~*~*~*~

رنگ بھوم آئیں سیا سندھتا کی کھان
 اویچا متی ہی نہیں کوئی کم کرے کھان
 آدھونک ناریلوں پر گمہ کر جھوٹی گردیں سب ادھائیں
 اب شری سیتا جگد مہا کو کس کی تپائی ہم بہتلاہیں
 پھر من مانی باتیں گڑھ کر اپنے سر کیوں بدنامی لیں
 جگ کی جتنی جگد مہا کو جگ کی اپائیں نیکیں دیں

سورگیہ دیویوں کو لائیں تو
 رت کے سماں کیسے کہہ دیں
 و اچال ہے دیوی سرسوتی
 کچھمی کی اوپا کیسے دیں
 اس لیے لوک پر لوگوں میں
 اوتار میں سچئی شکست کا
 کوئی اچھا یا بُرا کہو
 ہم کو تو اپنی ماما کا
 زمیں پہ رونق آگئی چمک اٹھا آکاش
 رنگ بھوم میں اس سے ادبیت ہوا پرکاش

کومل کملوں سے ہاتھوں میں
 چل رہیں سیا کبھیہ چال
 سرسری میں دیکھا ایک بار
 پھر جلدی سے دوڑی نگاہ
 اُس سے مدھیہ میں مینوں کے
 تھک گئیں تھاہ ملتے ہی نہیں
 پھر پوشیدہ نظروں ہی میں
 لچا بندھا کی آنکھوں سے
 گہری کبھیہ درشت ڈالی ، ،
 شودھنش دیکھتی ہوئی چلیں

بندی جن آئے تیجی لے شاہی فرمان
 مدھیہ بھاگ میں کھڑے ہو شروع کیا اعلان
 ساودھان پودھا گنوں سن لوکان لگائے
 پر ہم راجہ کا کہیں اپنی بھیا اٹھائے

یہ مہامو تسو سماروہ
اوسر ہے آریہ پریشکا کا
جس مہادیو کے دھنوا کو
دس شیش سہسرا دہوتا گئی
اُس پر پرین کر کے پتھلیشو
پر تعوی دیروں سے شویہ نہیں
راجہ کی سب سوگند شیتھ
جو ویر دھنش کو توڑے گا

وہ دیکھو درمیان میں پڑا ہے دھنش و شمال
اُدھر دیکھ لو جانکی کھڑی لیے جے مال
چھتریوں میں کتنی قوت ہے
قومی جرات قومی طاقت
دیکھیں وہ کون دلاور ہے
شہزور کون شہزادہ ہے
شیروں کے آگے وجے پائیں
ہل بل کر جان لڑاؤ

یہ آج بانگی دیکھنا ہے
قومی مردانگی دیکھنا ہے
جس سے دامادی کی جائے
جس کو شہزادی دی جائے
یہ تاب کہاں سیاروں کی ہے
سب جانکی جانداروں کی ہے

گانا

ہے ویر دے شور دے راجاؤ۔ یو دھھاؤ۔ آو دھنش کو اٹھاؤ
سب درجہ بدرجہ کیلجے کی
سب بہت جرات طاقت قوت
تو پیاری دلاری دویہ کامی
اب اٹھو فیلتن مردانے پُرن
بلوانی دیر گن۔ دیکھیں دلیرین
ہاں بل دکھاؤ۔ جان لڑاؤ۔ جیت جاؤ۔ فست پاؤ۔ آؤ۔ آزماؤ

بندی جن کی جب سنی جوشیلی تقدیر
 دھنشن اٹھانے کو اٹھے بڑے بڑے بلویر
 جب راجاؤں کا دل کا دل شور دھنشن اٹھانے اٹھنے لگا
 تب رنگ بھوئی میں ایک طرف جوشیلا باجہ بجنے لگا
 بلوان سجان گمان بھرے مدمت اٹھیلے گرو دیے
 سلسلہ وار کر رہے زور سب شاندار افسر جوشیلے
 اکلائے گئیں پیش مسکین کوٹن ادا پائے کر آزمادیں
 آجائیں پسینے سینے تک تھک جائیں گریں چکر کھاویں
 کھلیل سماج میں شروع ہوئی پر حقوی کا بنی یو دھاؤں سے
 پر مہادیو کا مہا دھنشن تیل بھرنے پٹاراجاؤں سے
 جو بھٹ ہر شانا آتا ہے وہ بھرنے پٹا جاتا ہے
 مالو بل ہر کرد و پروں کا دھنوا کر داتا جاتا ہے
 جیسے پابیوں کی باتیں سن من ستونئی کا ڈر گئے نہیں
 دیئے ہی ان راجاؤں سے شکہ کلا دھنوا دیئے نہیں
 درتیک ورندوں میں سنی تھی رنواسوں میں بھی ٹوٹا تھا
 وہ رنگ بھوم والا باجہ اب بھی دیئے ہی بجاتا تھا
 راجاؤں کو دیکھ کر جنک اٹھے اکلائے
 ہاتھ زمین پر مار کر بولے بچن رسالے
 ہے دیپ دیپ کیمے راجا گن ہم کے کیس بل شالی ہے
 ہم کو تو یہ دشواس ہوا پر حقوی دیر سے خالی ہے
 یہ یہ وچار پہلے ہوتا تو یہ ڈر گئی نہیں ہوتی
 ہم ایسا پر ن کرتے ہی نہیں تو ایسی ہنسی نہیں ہوتی
 اب جو اپنا پر ن توڑیں ہم تو دھرم جائے اور جاتا ہے
 پتری کو کنواری رہنا ہے کیا کریں ہمارا بس کیا ہے

آسرا چھوڑ پڑتھان کرو ہم سبھا جوڑ کر چھتاتے
 ستیا سکھاری کا رباہ لکھتا ہی نہیں دودھا تاتے
 افسوس جنک کا سن سنکر شرمندہ راجا سمجھی ہوئے
 ستیا کی جانب دیکھ دیکھ نرناری سارے دکھی ہوئے

ویر بھوم پر چھا گئی کرو نارس کی اوس

بابے میں بجنے لگا جوش بھر افسوس

لکھن لال پر اس کے چہ اشیش پر عباب

اس رگھو بنشی شیر کو کہاں تھی اتنی تاب

چنگی میں بھر کٹی کٹل ہوئی بازو اور ہونٹ پھڑکتے تھے

رسیا نے نینا لال ہوئے وہ بچن بان سے لگتے تھے

سن سنکر پشچا تاپوں کو سورج بنشی رسیا اٹھا

اپان جات کا دیکھ دیکھ وہ جات بھکت اٹھائے اٹھا

ہے ادب گرو کا بھراتا کا اور ادھر شریر بھنا جاتا

دھیرے دھیرے بھالی سے کہا مجھ سے اب نہیں سنا جاتا

یہ کہہ کر شیش نوا کر کے گرو کے چرنوں میں کھڑا ہوا

سارے سماج کو تکتا تھا کیسری کرودھ میں بھرا ہوا

وہ راج کمار برہم چاری اس رنگ منچ پر مٹا ہے

مانو ہٹاڑ سے لال لال یہ صبح کا سورج نکلا ہے

رام چرن مشینائے کر بولے لکھن پکار

”سنیں سبھاتی سبھا سراجہ اور سردار“

تجے پودھا ہے چھتری اپان نہیں سہرکتے ہیں

جن کو سننے کی تاب نہیں وہ چپ کیے رہ سکتے ہیں

رگھو بنشی ویروں کے پوتے ایسی کوئی بھی کہے نہیں

جیسی الٹی سیدھی بائیں متھلیش راج نے آج کہیں

رگھو ویر رام جی کے ہوتے انوخت بانی کہ ڈالی ہے
یہ شب دیر دے میں چھتے ہیں پر تھوئی دیروں سے خالی ہے
میرا چارہ تو ایسا ہے ان ہونی کبھی نہیں ہوگی
جس دن بلوان نہیں ہونگے اس دن پر تھوئی ہی نہیں ہوگی
سنو رام رگھو بنش من رگھو بنش من رگھو ویر

ان ایسا نوں نے کیا مجھ کو آج اٹھیں توہین نہ مجھے گوارا ہے
میرا سو بھاؤ ہی ایسا ہے بل اور پر تپا پتھارا ہے
ہے کر پا کرو گے چہ نوں کی گر حکم آپ کا پاؤں میں
ابھان نیاگ کر کہتا ہوں سارا برہانڈا اٹھاؤں میں
یہ سڑا دھنشن تو چیز ہے کیا دم بھر میں پھوڑ پھاڑ ڈالوں
پھر کچے گھرے سمان اُسے چسکی میں توڑتا ڈالوں
یا برساتی گھوری کی طرح لے آؤں اتار ستاروں کو
جل کو تھل۔ تھل کو جل کر دوں پر تھوئی کو اور پھاڑوں کو
سرمہ کی طرح پس ڈالوں ناچیز یہ کس گنتی میں ہے
پھر دھنشن پڑانا سڑا گلا اتنا تو بل انگلی میں ہے
سیکڑوں کو تنہا لے کر ڈالوں

گانا

جل میں تھل میں کھل بل کر دوں ۔ بل کے دل کے دھنوا دھروں
بڑھ کر میں توڑوں پھوڑں دم بھر میں چکر میں چر چر کر دوں مہر میں
تار تار دوں بنائے دھسائے دھبہ میں بنائے

جو نہیں ایساں میں کروں میں پر تھوئی پر سو گندھ کھائے کہوں میں
پھر نہیں دھنوا کو کہ میں لوں میں کہتا ہوں آپ کے بل سے رگھو د میں
لکھن لال بولے جیہی جن سکوپ کراں
پر تھوئی تھر تھر ہو گئی دہلائے دگپال

چھا گیا سبھا پر ستا سا را
نہج مسڈل کانپ اٹھا
تھکے چھوٹے بلوائیوں کے
راجاؤں کا دل کانپ اٹھا
سیتا جی کو آئندہ ہو
متکلیش راج سکیائے گئے
سری راگھو بندہ زیوں میت
سر شائے سے پکائے گئے

دیکھ اٹھا رام کا لکھن ہو ناوش

رنگ بھوم میں پھر جبا وہ باسپا پر جوش

بولے بشوا مترتب "رام کیجئے کاج

جنک بشاد ملنے چاپ توڑ کر آج

مردوں گروہ راج کے سن
رگھو نندن شیش ٹوٹے اٹھ

من میں کچھ ہر ش بشاد نہیں
سادھارن سرل بجائے اٹھ

وہ رنگ بھوم سندر سر ہے
رگھو راج کسل سے پھلتے ہیں

بھکتوں کے نیناں بھونرے ہیں
رس پی پی بورے بنتے ہیں

اٹھکر مینوں سے آیس لی
پھر گر وچرن شرنائے چلے

دھیرے دھیرے اور مند مند
آئندہ کند مسکائے چلے

دیکھ دیکھ کر رام کو چکلت ہوا رنواس

رانی جی کہنے لگیں ہو کر ذرا ادا اس

"ہے سکھی اس سے راجہ کو
اٹھ کے نہ کوئی سمجھاتا ہے

یہ بالک اس ہٹ یوگیہ کہاں
جو دھنش اٹھانے جاتا ہے

راون بانا سر سے یودھا
بارے جب دھنش اٹھانے میں

پھر سے نشٹ کیوں کرتے ہیں
چوٹ کے کھیل کھلانے میں

اب تک بدنامی ہوئی بہت
اب پھر کیوں ہنسی کراتے ہیں

یودھا تو منھے رگڑ چکے
اب بچے دھنش اٹھاتے ہیں

اس سے تو یہ ہی بہتر ہے
جلہ اب ختم کر ادیویں

یا پرن کو توڑ یوگیہ در سے
سیتا کا بیاہ رچا دیویں

گانا

برج کیوں نہ دیورے۔ عمر لڑکیاں۔ برج کیوں نہ
 پودھا ہوتے تو توڑتے کمناں۔ ایش مت لیورے۔ عمر....
 کھیوا ہوتے کھیتے نو یا نہ ہٹ کر کھیورے۔ عمر....
 چتر اہوتے دکھوتے چتر یا۔ کت مت سیورے۔ عمر....
 یہی سوچ کرنے لگیں۔ جب سیتا کی مات
 چتر سکھی بولی تھی "سینے میری بات

یہ بالک بڑے بانکرے میں پھر بڑھی ہوئی ہمت بھی ہے
 چھوٹے اور بڑے میں کیا کھسا طاقت تو چیز اور ہی ہے
 ستوالے خونی ہاتھی کو چھوٹا سا آنکھش بٹش کر لے
 کتنا ہی روگ بھیں کر ہو چھوٹی سی اور بڑھ بٹش کر لے
 معمولی چھوٹا سا چراغ سارے گھر کو روشن کر دے
 چھوٹا سا ننھا سا منتر مارن اور بشکیں کر دے
 ایسے چھوٹے گھبراہٹ بشواس ہر دے میں کریتے گا
 رگھو بیرہ دھنش کو نوڑیں۔ ہمارا نی دھیرج دھرے گا

گانا

رانی ہارے نیے نا۔ دھیرج چھانڑیے نا۔ انساواں جل ڈارے نا
 ناری ساری ہیں دکھاری ہاری ہاری دیکھ تھیں
 رنگ بھوم کے کھلاڑی ویر بھاری رام ہی ہیں
 ہیں کمار ہونہار بل اپار۔ نین سے نہا رہے نا
 سوچ نہ کرے چھوٹے بڑے کا مانے ہے مری ہمارا نی
 توڑ دھنش یہ بیا ہیں سیا کو چھانڑیے کا تر دانی
 ادھر سیا کی مات کا دور ہوا سند یہ
 ادھر رام کو دیکھ کر بڑھا سیا کا نہرہ

سیتا کی پریم بھسری جیون
 تب تب اُکھلا کر ہٹ ہٹ کر
 پرین کھن پتا کا دیکھ دیکھ
 نیچا سر کر کے بار بار
 ہے گنیت آج پھل کر دو
 ہے مہادیو ہو کر پرست
 ہے پاربتی ہے دیادتی
 میں آج تمھیں پر زہر ہوں
 کا منا کے پھولوں سے گو نختی
 اب آج تمھیں کو لجا ہے
 یہ دھنشن تمھارے پیار کا ہے
 ترن کے سمان توڑیں رکھو بر
 ہے ودھنا کیسے دھیر دھوڑ
 ہے ہر دے کہاں ایسا ہو
 ہے مہادیو کے مہادیو دھنشن
 اب ساری لاج بھی پر ہے
 بھاری پن سب پر ڈال ڈال
 رکھو رائی کا کر لگتے ہی
 جن میں ہے پچھلا سنسکار
 جس کا جس سے ہے ستیہ پریم
 ہے مہرے من کی راگھویندر
 کب لگی لگن چھٹ سکتی ہے
 مجھ چاتکنی کے تمھیں ہو بس سوات سمان
 مجھ چکوری کے تمھیں ایک چندر بھگوان

جب جب رکھو یہ پھٹتی ہے
 دھنوا میں جا کر گڑتی ہے
 من ہی من میں اُکھلائے رہیں
 دیوی دیوتا منائے رہیں
 سب دن کی سچی سیو کا پتی
 ہرے دھنوا کی گردانی
 دیوں کی ماتا تمھیں تو ہو
 میری وردا ماتا تمھیں تو ہو
 وہ بھینٹ تمھیں کر مالا کی
 جے مالا کی در مالا کی
 تم پیار کی اپنے پیار کی ہو
 تب سچی گرا تمہاری ہو
 پرین کھن پتانے ٹھانا ہے
 من تو رکھو بر لبھانا ہے
 اب تو نستا کرے گا تو
 یہ بیڑا پار کرے گا تو
 کلے شس اس سے ملکانا
 ترن کے سمان تو ہو جانا
 کچھ ان کا چھٹتا ہے مینہ نہیں
 وہ اُسے ملے سندھیہ نہیں
 سچی پر تیت ہے دھاری میں
 تم میرے اور تمہاری میں

سری را مجنہ کی اور دیکھ سیتا نے پران جب ٹھان لیا
 انتریا می نے من ہی من من کے بجا دوں کو جان لیا
 شوکا تر دیکھ سپا جی کو دھنوا کو تنکا رسا تے ہوئے
 آگے کو بڑھے شیکھرتلے دانتوں میں ہونٹ دبتے مجھے
 سمے جانکر لکشمی اٹھے شیکھر پلکائے
 دراب چرن سے بھوم کو بولے بھی اٹھائے
 گانا

"ساودھان ساودھان
 سنگھو گچھاؤں میں دگج دشاؤں میں گھن میں نیر
 دھر ہو دھر ہو دھرن دھیر کٹھ دُرَن گر مسیر
 سری رگھویر نے دھنوا کو تاکا ہے ٹوٹنے والا ہے ات پر چنڈ
 ہر کو دنڈ کر دے بھنڈ - کھنڈ - کھنڈ ہو
 منہل منہل تنگ ہو جانا، دُرے زنا نا چھوٹے نہ ٹھکانا کر پران

.....
 ادھر لکھن جی چپ ہوئے سکوچے ادھر مہیپ
 اتنے میں رگھویش من پہنچے چاپ سمیپ
 درہا تر کھل و یوگ بوش ویا کل وید ہی کو دیکھا
 دھنوا پر ہی جو نہ بھر کھی اس دین زندگی کو دیکھا
 جب مرے کھی بھران بنا کھڑے اہار بیکار ہے پھر
 دو گھونٹ نیر بن مرنے پر اسرت کی دھار سا رہے پھر
 جب کھیت او جڑا دوسو گھ گیا پھر جل آئے کیا ہوتا ہے
 جب سمے بڑے یہ چوک گئے پھر چھپتے کیا ہوتا ہے
 یہ جان جانکی کو دیکھا پھر راجنہد بہلکائے گئے
 یاسیتا کی آشاؤں سے رگھویر اور بل پائے گئے

مہادیو گرو دیو کو من ہی من سحرانے
ہاتھ ڈالتے ڈالتے دھنوا لیا اٹھائے

جس سے اٹھایا دھنوا کو
چہر دھنش ہوا بچہ منڈل سم
نے لیا چڑھایا پھر کھینچا
ایسا دھاری کے ہاتھوں نے
سناٹا ساری سبھا یہ تھا
کیا کیا کیا ہوا۔ کیا ہوگا
اتنے میں چہرہ شبہ ہوا
رگھو نند ان نے دھنوا توڑ دیا
دامن سی مانو دیک اٹھی
گھنگھور گھٹا جیوں تک اٹھی
پھر ذرا الجھایا چٹکی میں
سب کھیل دکھایا چٹکی میں
بتا بنے ہوئے سب تکتے تھے
کچھ پتہ نہیں بھو جیکے تھے
پھر گونجا ایک ٹڑا کا سا
دنیا میں ہوا دھسا کا سا

بھر گئی دھن گھور گانا کو بجی سب ٹھوڑھوڑ
پل بھر میں دم بھر میں چاروں ہی ادھ
چھایا سما یا ہے دنیا میں شور لوٹا دھنوا کھوڑ
آدینہ کے باج مارگ بھلائے ہی کول کو دم لگے کچ پچانے
دھن تپا بھی تھر تھر ہو گئی۔ چنگھار کے ہیں کانوں پہ ہاتھ دھرے سر زکاپا ہیں
رادھے شیا م راجنہ رکی جے (بول بول)
پھر بھونے دونوں کھنڈ جپے بھڑم برہ ڈار
بجیں لگن میں دند بھی۔ گونجی جے جے کار
بھریو پھر دھن چھاپی
وہ پہلا چہرہ شیدا باجہ اب
مٹھلا باشتی سب سکھی ہوئے
مہیال وہاں جتے شری بست
مہاراج جنک آنند ہوئے
جل پڑے سوکھے دھانوں پہ
جب فتح بجائی دھونے میں
جبا خوشی کے لمحے میں
دنکوں نے بندہ جیون لولی ہو
جمی دوس دیپ جھپ جھوٹی ہو
تیرے تھکاہ جیون پاتی ہے
رانی کو خوشی وہ چھائی ہے

سرمی دتھو امتر سزجہ سے ہیں
راکیش رام کو دیکھ دیکھ
جس طرح چکور کشور بال
تیوں ہی چھمن کا بندھو ہرے
سیتا کو جیسی خوشی ہوئی
مانو دیا کل جاتکنتی نے
شٹانند شٹلیش کی آیشو انومت پائے

چلیں رام ڈھنگ جانکی پریت نہ ہر کوئی نمائے
من میں آتھاہ اپا رہا
سب چتر لکھے سے بیٹھے ہیں
ہاتھوں میں دتھو وجئے والی
چھبیوں کے مارھیہ سیا جی پر
جب چھب ساگر کے تھ پہنچیں
جے مالا رہی ہاتھ ہی میں
ڈھنگ کھڑی رام کا روپ لکھیں
انور اک سماک میں پاگ گیا
چتر سکھی نے اس سے انگلی تنک دبائے

دھیرے دھیرے سیانے کچن کے سکھ چلے
”بہار بہار ہے دونوں پر
نوجے کا ہار پہناؤ نا
اپہار میں خوب نہار لیا
اب گلے کا ہار بناؤ نا
جس ہر دے پہ آج سچا میں
یہ پیاری جے مالا دھاریں گے
چھن ماتر نہ تمھیں بسا رہیں گے
اس ہر دے سے آشا سدا کو ہے
جو بھری سچا میں مان رہے
بل کہاں تھا کوئل ہاتھوں میں
مالا میں تھی یہ دھیان رہے
شودھنش توڑنے کی طاقت

جب تک پھولوں میں گندھ رہے سمبندھ یہ تب بھی اچل رہے
 جب تک سورج اور چاند نہ ہیں جوڑا یہ تب تک اٹل رہے
 مرد وہیں سکھی کے سن کر گئے سیتا کو کچھ حبا آلی
 دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر کے جے مال پیا کو پنہانی
 جے مالا رکھو ویرہ کو پہنانے کے بعد
 رنگ بھوم میں کچھ سے رہا پورن آئند
 سیتا جی جانے لگیں جب محلوں کی اور
 اُسی سے ہونے لگا ایک طرف کچھ شور
 کامی ابھمائی اُس ترپ اٹھے تھکا
 جہاں تھاں رنگ بھوم میں بوئے وہ مہال
 ”باندھوان دونوں لڑکوں کو مت دیا کر و سکماروں پر
 اب تک فیصلہ دھنشن یہ تھا اب فیصلہ ہے تلواروں پر
 کٹ جاؤ مرحباؤ زن پر توہین نہ آئے شانوں پر
 کر دو خونوں سے لال زمیں لے چلو سیا کو پرانوں پر
 یہ سنکر کہنے لگے دھرموان مہال
 ”شرم نہیں آتی تمہیں بجا رہے ہو گال
 تلوار بان شان و شوکت سب دھنشن ٹوٹے تنگ گئی
 اب نیچی ناکوں گھر جاؤ سب شور ویرہ تا بھنگ بھئی
 اب جو تلوار اٹھاتے ہو لعنت ہے اس مردانی میں
 گر شرم شان کی رکھتے ہو ڈوبو چلو بھر پانی میں
 اسی طرح بڑھنے لگی راجاؤں میں بات
 نہ ناری ڈرنے لگے ہوا یہ کیا آتیات
 سیتا چلیں سکھیوں سمیت محلوں کی جانب گھبرا کر
 دھو بیر گرد کے تیر چلے سیدھے سجھاؤ کچھ مسکا کر

راجاؤں کی گت دیکھ دیکھ جنتایت جنک نہ پال ہوئے
اُس چھوٹے سورج بنشی کی آنکھوں کے ڈیرے لال ہوئے
اتنے میں تب بھوم سے سنکر شو دھنوبھنگ
آئے راج سماج میں بھرگوکل مکمل پتنگ

جیسے بنیت اُپر انت گریشم یا جیسے سنگھ ہستوں میں
تیوں ہی تیجسوی پرشرام کے اس سے چھتر یوں میں
گورے شریر پر بھسم رمی جوڑا جٹا دن کا بندھا ہوا
متک پر تلک ترنڈ کنٹھ رُودرا کشی کنٹھا پڑا ہوا
بائیں کندھے پر دھنش دھرا دائیں پر بھیرس اٹھا ہوا
تھا بائیں کر میں ایک دھنش اور بان دھنش پر چڑھا ہوا
دو نوں بھوئیں ہو رہیں کٹل مانو دو دھنش اٹھائے ہیں
نیناں بشال ہیں لال لال جیون اگنی بان چڑھائے ہیں
تن کا پرکاش۔ تب کا پر بھاؤ سارے سماج پر بھایا ہے
مانو مٹی کا سا ویش بنا ساکشات ویر رس آیا ہے

دیر بہمن کا لکٹھا جب تیجسوی روپ

سُناٹے میں آگے رنگ بھوم کے بھوب

اٹھ کر پر نام کرنے کے لیے سب جاتے ہیں ڈرتے ڈرتے
پتوسہت نام اپنا اپنا بتلاتے ہیں ڈرتے ڈرتے
سیدھے بھاؤ سے پرشرام درشتی جس راجہ پر ڈالیں
وہ راجا چونکنا ہو کہ یہ سمجھے بھسم نہ کر ڈالیں

تب ودیہ ہماراج نے آئے نوا یا شیش

سکھن سمیت پر نام کر پائی سیا آتشیش

پھر دشا مٹر لے آکر چرنوں میں ڈالے رام لکھن
آشیر باد دے کر دیکھ سکمارے پیارے رام لکھن

سری راجندر کے مین دیکھ سری پرشرام کے مین تھکے
 اُس چھب اپار کا پار نہ تھا جس پر کروڑ ہا مین تھکے
 پھر سری نگاہ میں دیکھا سکل سماج
 تب بوئے متھلیش سے پرشرام ہمارا ج
 ”ہے جنک کہو کیا کارن ہے یہ بھاری بھڑ بھاری گویوں ہے
 یہ ابھی شور سا تیا تھا دیروں میں چھڑ چھاڑ گئیوں ہے“
 تب ہاتھ جوڑ کر راج نے اپنے پرن کی کچھ دیکھا کہی
 سیتا کی اور سوئیر کی۔ دھنوا کی تھوڑی کتھا کہی
 جب دھنوا کا ٹوٹنا سنا تب درشتی پر تھوی پر ڈالی
 دیکھتے ہی ان دو ٹکڑوں کے سارے تن میں چھائی لالی
 وہ براہمن نے بھی گرج کر ی گمبھیر
 آنکھیں انگارہ ہوئیں گرما گیا شہر
 ”او موڑھ جنک اب یہ بتلا دھنوا کو کس نے توڑا ہے
 کس سے اس بھرے سوئیر میں سیتا نے ناتا جوڑا ہے
 جلدی اس کی صورت دکھلا ورنہ چوٹ کر ڈالوں گا
 جتنی پر تھوی تک راج ترا سب الٹ پلٹ کر ڈالوں گا
 گانا (مالکوس)

کس نے توڑا دھنوا شکر کا۔ ٹوٹ ہی ڈولا سندار
 کانن میں دھن گھوڑ چٹنی کانن کی ناہیں سنبھال بھی
 پوجا جب رادھے شیاں چھٹی میں بھاگا سن گنجند
 اتر دیتا نہیں موڑھ کیوں گرد کے رن سے کج بنتوں
 ورنہ تیرا راج پلٹ دوں کروں ہا ہا کار
 یہ نگ بھوم کا ایک دم بگڑ گیا سب راگ
 تجسوی کے گرد دھ کی گھی برسنے آگ
 ہمارا ج جنک تھر تھر اٹھے بھنے کے پس ہر دے اچھلتا ہے
 خاموش جپتر کی طرح کھڑے موٹھے سے ہمیں بول نکلتا ہے

سیتا جی کو وہ ایک پلک سیکڑوں کلب سے بڑا ہوا
 اس چھوٹے سورج بنشی کا اتنے میں تیور کڑا ہوا
 سبکے سبھا کو دیکھ کر دکھی سیا کو جان
 سیدھے سرل سبھاؤ سے بولے رام سجان
 "شو دھنش توڑنے والا بھی کوئی شو پیارا ہی ہوگا
 جس نے ایسا پرادھ کیا وہ اس تمھارا ہی ہوگا
 جو کرپا پاتر ہے گردوں کا وہ کب کس سے ڈر سکتا ہے
 جس پر ہے کرپا براہمنوں کی یہ کام وہی کر سکتا ہے
 بھرگو پت بولے تیوک وہ ہے جس کا سیوا پر ہی دل ہے
 جو ویری کا سا کام کرے وہ کاٹ ڈالنے قابل ہے
 اور ام ہوا ہے اگوا تو اس چھتری دل کی گاڑی میں
 ایسے مثل وہ یاد آئی تنکا ہے چور کی داڑھی میں

لکھن لال کے ہر دے میں بھرا ہوا تھا جوش

پر شرام کی بات سن رہا نہ سکے خاموش

بولے مکھ کا سبھا دکھی دھک کا کارن ہو جاتا ہے
 میٹھا اور مدھر بولنے سے طوطا پخیرے میں آتا ہے
 جو زیادہ میٹھا ہوتا ہے وہ اپنا ناش کراتا ہے
 میٹھے گئے کو دیکھو تو کو ٹھو میں پیلا جاتا ہے
 بھائی نے میٹھے بچن کہے تو کرودھ اور چڑھ آیا ہے
 سب سے پہلے یہ بول اٹھے اس لیے چور ٹھہرایا ہے
 اچھا پرادھی ہمیں سہی ہم نے ہی نہ ہر بخوڑا ہے
 جو کچھ کرنا ہو کریں آپ شو دھنش ہم نے توڑا ہے
 بچن میں جو دھنوی توڑیں تو کہی نہ ایسے رسیائے
 اس دھنویں کیا لال لکے جو سوامی اتنا گر مائے

چھتری بالک کا سنا جب یہ گرم جواب
پر شرام جی ہو گئے غصہ میں بے تاب
پیرے اور راجہ کے لڑکے تو مونہ کو نہیں سنبھالتا ہے
مجھ جیسے کرودھی کے آگے کیوں آنکھیں لال نکالتا ہے
سری ہما دیو کا مہا دھنش ساری دنیا میں اظہر ہے
کیا اتنا بڑا پرچنڈ دنڈ چھوٹی دھنوی کے ہمبر بنے

گانا ہنڈول
یہ دھنش تو ہے ترپوری کا اے رے اجان پہچان شان
سیت دیب نو گھنڈ دنڈ ہر کوہ ہر چنڈ برہما نڈ مان
سو کر نہ گمان اے نادان دھنوی ہی آسمان
دھنوی نہ بکھان سریکا ماری کا یہ دھنش تو ہے ترپوری کا
لکھن لال کہنے لگے کر کے کچھ مسکان
”دھنش ہماری رائے میں سب ہیں ایک سمان“

سری ہماراج تم بڑھن ہو اس لیے مجھے یہ کہنا ہے
تم کو یہ زریب نہیں دیتا جو کرو دھ کا زیور پہنا ہے
یہ گنا ہے رجبو توں کا جو پہنا جاتا ہے رن میں
اپر اندھ چھا ہو ہماراج چاہیے شانتی بڑھن میں
لکھن لال نے جب کیا ایسا وجہن درد دھ
پر شرام کے ہرے میں بڑھا اور بھی کرو دھ

بولے شہرہ تجھے ہوا ہے کیا جلا بات کاٹتا جاتا ہے
کیا نیو تاری با من سمجھا جو مجھے ڈاٹتا جاتا ہے
مجھ کو سیدھا برہمن خان میں چھتری کل کا دروہی ہوں
بھر گونشی بال برہجاری ات کرودھی ہوں نرموہی ہوں
میرے اس خونی پرشے نے شونت کی ندی بہادی ہیں
اس آریہ بھوم میں بہت بار چھترانی رانڈ بنادی ہیں

دکھیاں تہ سسر دا ہو کی بھی بازوئیں کاٹنے والا ہے
 اس پر شے کو اب تو بھی دیکھ جو خون چاٹنے والا ہے
 لچھمن بولے "دیکھنا نظر نہ کیس لگ جائے
 جلد بغل میں دا بے ہوانہ لگنے پائے
 بس اسی ایک ہی پر شے سے چھتریوں کا کشتی دوا کھلا
 ہلدی کی ایک گانٹھ ہی پر پسرتے کا بازار کھلا
 اب بیت چکی اس کی بہار ہتھیار آپ کا خزاں میں ہے
 پر شے میں اب وہ کاٹ نہیں جو کاٹ آپ کی زباں میں ہے
 کیوں بوڑھا پر شا د کھلا کر چھتری جوان کو ڈرا رہے
 ہمارا آپ تو بھونک سے ہی اودیا چل پر بت اڑا رہے
 ہم اس مائی کے لال نہیں جو ہوئے سے ڈریا جائیں
 وہ چھوی موئی کے پیڑ نہیں جو انگلی سے مڑھیا جائیں

گانا
 مئے بھر گونشی چھتری کو پر سا دکھا کے ڈراؤنا
 راہ بڑھاؤنا پر شے سے ہم نہیں ڈرنے والے ہاں
 تم سے ڈرجائیں ہم گو براہمن پر ابل گن پر
 بالک جن پر دن میں کرنا اٹھائیں اکیں اکلایں
 رادھے شام پھر دیکھ جینو غصہ پی رہے جائیں
 براہمن سنگھ کمار کو چھیڑ جگاؤنا راہ بڑھاؤنا
 پر شہ زام کہنے لگے "بڑھا نہ اور بواہ
 ورنہ سورج بنش میں ہوگا بڑا بشاد

نادان ہنسی اچھی ہے نہیں اس ہنسی میں تو روحا یوگا
 میرے پر شے کی ترشی سے سب نشہ ہرن ہو جائیگا
 اُد ہو یہ نعتی سی زبان پر بت کی باتیں کرتی ہے
 افسوس دودھ والے مکھ سے نہ ہریلی دھارا چھری ہے

بالائق لڑکے ہوش میں آ کیوں مجھ سے لڑکے مڑتا ہے
 مجھ جیسے کرو دھئی کے آگے کس یے لڑکپن کرتا ہے
 پچھن جی نے پھر کیا ایسا وچن درودھ
 ”رہے آپ ہی کی طرف ناٹھ آپ کا کردھ

سری ہمارا ج ہم لڑکے ہیں لڑکے ہی لڑکپن کرتے ہیں
 پر تمہیں نہیں شو بھا دیتا جو لڑکوں کے منہ لگتے ہیں
 میرے موٹھ میں وہ درودھ نہیں جو ترشی سے تلخا جائے
 ڈرتا ہوں آپ کی انگی سے کہیں اور اُبال نہ آجائے

گھی پڑنے سے جس طرح آگ اور بڑھ جائے
 اسی تھے آگے بڑھے پر شہرام رسیائے
 تبھی برج پچھن کو اٹھے سجدہ انند
 جل سمان شیتل یکن بولے رگھو کل چند

”سوامی بچوں کی باتوں کا وروان نہ بُرا مانتے ہیں
 بچوں کے مکھ تو گنگا ہیں انوچت اور آچت نہ جانتے ہیں
 وپروں کی نائیں تم آستے تو پر بھو یہ سہ لیتا لائیں
 وپروں کا دیش دیکھ کر ہی اُس نے بھی کہیں اتنی باتیں
 کرتا کارن اور کریموں کا ہے ناٹھ اور پادھی تو میں ہوں
 سردانش میں یہ نردوشی ہے سچا اپرا دھی تو میں ہوں
 یہ سنکر کہنے لگے پر شہرام للکار

”اپرا دھی کے واسطے ہے کٹھار کی دھار“

پچھن بولے ”پھر وہی رہا نہ جاتا ہوں
 اپرا دھی رگھو راج ہیں کہہ سکتا ہے کون

اپرا دھی تو تم ہو جناب جلد بگاڑنے آئے ہو
 بھائی جب وہی بولے چکے تب بھی نکالنے آئے ہو

پر دھنشن انیکوں برشوں سے متھلا یور میں تھا پڑا ہوا
قبضے میں متھلیشور کے تھا اس سے حق اُن کا بڑا ہوا
جس کا حق تھا اس نے ہی اُسے اپنے آگے توڑ دیا ڈالا
اب کہئے تم ہوتے ہو کون جو کرتے ہو کڑ بڑھالا
کیا مرے ہوئے اس دھنوا کو صاحب تم رونے آئے ہو
یا دیکھ چھتر یوں کا سماج یوں ہی سر ہونے آئے ہو
پر شرام ادبے کیا ”پھر وہ ہی بگیا
اس گستاخی کا تجھے اب ملتا ہے سواد
جو پتا کے رن سے ارن ہوا جو ماتا کا بل داتا ہے
وہ ہاتھ گرورن کے کارن پھر ایک بار کھجلا تا ہے
اس لیے مبارک موقع ہے قرضہ بھگتان کروں گا میں
اپنے پرشے کی اگنی میں تیرا بلدان کروں گا میں

گانا
کر کر رہ کر تا کانٹ چھانٹ جب چلتا رن میں
پرشہ چھتری کا لوہو پیٹنے والا گرو کھرو کرتا
سبحٹن کا کھنڈ کھنڈ کرتا دشمن کا اندر ہے
کالا شستر ہے اعلیٰ منتر ہے جھالا برتر ہے ڈھالا
بہتر ہے بالا جب دکلے چکے ہے دغلیں چھتریوں کے
جائے چھترانیوں میں ہوتی ہے تب ہائے ہائے ہائے
چھمن بولے ”دھنیہ ہے اُس پرشے کی دھار
جس کی دھن بنکورسن ڈرتیں ابلا نار
پرشہ دکھلا کر بار بار کیوں مجھے ڈرانے آئے ہو
کیا کال آپ کا وہاں ہے جو اُسے ساتھ میں لائے ہو
وہ شور نہیں نکلاتے ہیں جو اپنے آپ کبھان کریں
وہ کام نہیں کر سکتے ہیں جو باتوں کا بھگتان کریں

وہ لوہا تمہیں مبارک ہو جس نے گھڑ کا لومو چاٹا
 بلہاری میں ان ہاتھوں کی جن سے ماتا کا سر کاٹا
 اب باقی رہا گرو کا رن سو اس کو میں بنٹا دوں گا
 لے آویں آپ مہاجن کو میں سب قرضہ بھگتا دوں گا
 بھرگویتا بولے تو چھوٹا ہے پر بڑا ڈھیٹ اور گھوٹا ہے
 سونے کے بونے میں بے سے جو زہر ملا کر گھوٹا ہے
 شکر کا دھنشن توڑ کر کے کرتا گمان یو دھاپن کا
 رانیوں کی گودی میں کھیلنا منہ دیکھا نہیں اچھی رن کا

کھن لال کہنے لگے کیوں کرتے ستاپ

توڑ دیا ہم نے دھنشن جوڑ لیجئے آپ

جوبنے عاست برسوں میں کھنوں میں وہ گر پڑتی ہے
 منڈن میں عمر گزر جاتی کھنڈن میں دیر نہ لگتی ہے
 اسلئے گروہ کرتے ہیں جو منڈن کرنے والے ہیں
 ابمان کریں کس بات کا ہم جب کھنڈن کرنے والے ہیں
 ہاتھی کے بڑے بڑے دندان تو فقط دیکھنے کے ہی ہیں
 جن سے وہ غذا چباتا ہے وہ تو چھوٹے چھوٹے ہی ہیں
 چھترانی کے پالے پالے جان کے پالے پڑتے ہیں
 تب سنگھ بھی بد سنگھ آنے تو اس سے کشتی لڑتے ہیں

گانا
 چھڑونا۔ چھڑونا رن کے وجہی۔ رگھو بنشی چھتری
 جب چھڑ جاویں۔ دھنشن بٹھاویں۔ بان جلاویں
 سنانا نانا نانا نانا چھڑونا چھڑونا چھڑونا
 کال ویال سے ڈریں نہیں ہیں اڑے ہوئے پھر نہیں ہیں
 رادھے شام عتو تھی بتیاں کریں نہیں ہیں
 پٹیں نہیں رن سے لڑیں رپو تھن سے کر جلیں گھن سے
 گھنا نانا نانا نانا چھڑونا۔ چھڑونا۔ چھڑونا

پر حشام نے کہا "بس بہت کرچکا کاٹ
اب پرش پنچائے گا تجھے موت کے گھاٹ
دھکار ہے ایسے پر سے پر جو تجھے پر نہیں پر ہار کیا
کس کام آئے گا کروڑھ میرا گر تجھے نہیں سنہار کیا
پرستے کو اس میں پاپ نہیں بالکسا کا مرنے پر دل ہے
مت دینا مجھ کو دوش کوئی یہ بچتہ و دھکے قابل ہے
یہ کمکر آگے بڑھے اپنا پرستہ سادہ
بولے دشر امتر تب "چھن کر واپرادہ

گانا
کرو دھ نہ کرئیے داس تھار ایسے رنچ نہ لار ہے
رگھوکل بالک پران پیارا ہے شیشہ تار ہے
اب کھکھ میں دودھ کی دھار ہے بل جڑالی میں
روشن تار ہے کرو دھ نہ کرئیے داس تھار ہے
بولے دشر امتر جب ایسے شیشہ بین

پر شرام کے ہر دے میں ہوا ذرا سا چمن
بولے "تو آپ کے آگرہ سے میں اس کو چھوڑے دیتا ہوں
اب تمکیں نے جو کرو دھ کیا اس کرو دھ کو واپس لیتا ہوں
میں کرو دھ کو واپس لیتا ہوں یہ سن کر چھمن مسکائے
چھمن کو مسکاتے دیکھا تو پرشرام پھر گر مائے
بولے دیکھو وہ مسکا ہٹ پھیری جھاتی چھیدی ہے
اس کی وہ نہ ہونلی چتون میرے شریہ کو بیدھی ہے
اس کو بھی تو کچھ سمجھاؤ مجھ کو ہی مت جھبور کرو
میری آنکھوں کے آگے سے میرے شکار کو دور کرو

چھمن بولے آپ تو ہیں معقول پسند
اپنی آنکھیں آپ ہی کر نہ لیجئے پسند

آنکھوں سے آنکھیں ڈنٹی ہوں
 طبیعت نہ یادہ گھبراہی ہو
 جب بنا بلائے آئے تھے
 بدینہ و حسن کھنڈوں سے ہو
 غم اگر ٹوٹ جانے کا ہو
 گرفتار چھڑ پر طبیعت ہو
 تو آنکھیں موند چلے جاؤ
 تو دل پر ہاتھ ملے جاؤ
 اب بنا کہے جاسکتے ہو
 تو ان کو یجا سکتے ہو
 مستی بلوا کر جڑوا لو
 تو پھر واکھیاں سناڈا لو
 یہ سنگم بھر گونا گھٹا
 نے تر چھا کیا کوٹھا

رنگ بھوم میں ہو گیا اب کے ہا باکار
 بھر گویت کی خوفناک آنکھیں
 تب راٹھو بندرنے یہ دیکھا
 سیتا کی ایسی دشا دیکھ
 بھر گویت کا ادھر کٹھا رکھا
 اٹھنے کے پہلے میں اٹھے
 چھوٹے کو چھوڑ کر وحشی پر
 اٹھنے میں پر شہرام گر جے
 تب پر شہ کے شے آئے
 ہاتھ جوڑ سکھنے لگے چھا کر و من ماتھ

اب کٹھا رکھی شہن میں آیا ہے یہ ماتھ
 ایسے داسوں کا خون پئے
 یہ تاب بھلا کب پر شے کی
 چھایا میں ہے اب پر شے کی
 کیا غم ہے یہ انور اگی ہے
 تو یہ شہر یہ بڑ بھاگی ہے
 سو امی یہ دھرم ہمارا ہے
 یہ پہلا کرم ہمارا ہے

برہمنوں ہی کی یہ پدوی ہے
برہمنوں کے بل سے ہی ملتی ہے
یہ دیا برہمنوں ہی کی ہے
یہ کرپا برہمنوں ہی کی ہے

کا ہے داس پہ ناٹھ رساوت ہو
ہم دھنوا ہی ایک دھارت ہیں
ہم کیوں رام کہاوت ہیں
(ہم سے تم ہو سب بھانت بڑے)
پر عجوراج کا کرم ہے چھتر لوں کا
سیو کا کاریہ ہے رشو دروں کا
(سب درن میں ہم ہوکت منی ہے)
ابرادھ ہوا سو چھا کرے
کچھ کرنا ہی ہے تو کر پا کرے
(کر جوڑ کے رادھ شام کے)

سردماج ہمارے ہوتے ہیں
سب کاج ہمارے ہوتے ہیں
جو سیا سے ناتا جوڑا ہے
جو دھنش رام نے توڑا ہے

بھرگوپت ٹھہرے لکھن نے سوچی تب یہ بات
برہمن سے بڑھ کر نہیں سیدھی کوئی ذات
دم میں گرما جائے اور دم میں راضی ہوئے
ایسا سچا دیوتا اور نہ جگ میں کوئے
یہی سوچ کر منس پڑے وہ چھوٹے رگھو دیر
ان کے ہنستے ہی لگا اُدھر ہر دے میں تیر

بولے ہے رام تھاری سن
یہ دیکھ متھارے بھراتا کو
دیکھو اس طرف ذرا دیکھو
اس کا شونی سے مسکا نا

نرمائی مجھ میں آتی ہے
چھاتی جلنے لگ جاتی ہے
وہ اب بھی تو مسکا تا ہے
مجھ پر جلیاں گراتا ہے

میں پھیرسا ہوں کھڑا ہوا مشکل میں میری جان ہے اب
بس اُسے مار ہی ڈالوں گا ہے رام یہی ارمان ہے اب
ہیں! یہ کیا ہے؟ کیا ہوا مجھے؟ کیوں آگے پانوں نہ بڑھتا ہے
پر شا پہاڑ ہو گیا مجھے جو نہیں اٹھائے اٹھتا ہے

بول اٹھے لچھن بھڑ دیو ہوا انوکول
مکھ سے سری ہمارا ج کے اب برسے ہیں پھول
دیکھنا سنبھلنا سا ودھان مورت ہو کر منت رہ جانا
یہ نہ ہو کہ ہم کو اسی جگہ مندہ ہو آپ کا بنوانا
پھر پوجا کی ساگری بھی اس سے نہیں ہم رکھتے ہیں
ہے دیو جو تم سوئیکار کرو تو ہمارے جھینٹ کر سکتے ہیں

یہ سنتے ہی ایک دم بھر کو بے بھر گونا تھے
تجلی چھا کی پر اڑھنا کرن لگے رگھوناتھ
پر شا رام تب رام سے بوسے ہو کر لال
”اب میں سمجھا ہوں دراتم دونوں کی چال
چھوٹا بھائی تو بار بار انکارے مجھ پر خچنیک رہا
تو میٹھی میٹھی باتوں سے چونوں کو میری سینک رہا
وہ تو ہے گرم نرم ہے یہ کیا کلن نیت ہے دونوں کی
کیوں دشوا متر دیکھتے ہو چالاکی اپنے چیلوں کی
واک یدھ بس ہو چکا بان یدھ اب جوج
ارے رام سنگرام میں اب دیکھوں گا تو نے

ہے پر شا رام جو نام میرا تو تو بھی رام کہتا ہے
میرے ہی نام کا پھلا بد تو اپنا نام بتاتا ہے
ات ایو رام تو بنتا ہے تو کر مجھ سے سنگرام ابھی
ورنہ منت رام کو دھوکا دے دے بدل یہ اپنا نام ابھی

پچھن پھر کہنے لگے دھنیت آپ کا بدودھ
 رام نام سے آپ کو ہے اس قدر بدودھ
 نفرت ہے رام نام سے تو ساتھ بدودھ دکھائیے گا
 ہمارا راج ورن مال میں سے یہ اکھر نکلو ایسے گا
 افسوس کجا بہت تو دیکھو کہتے ہیں رام نام کیوں ہے
 جو نام ایک بلہمن کا ہے حقیقت کا وہی نام کیوں ہے
 اور بھی کچھ کہتے لکھن کنتو دب گیا جوش
 بھائی کے سنکیت نے کیا انھیں خاموش
 تب بولے رگھو بنش من سنے سری بھگوانا
 ویرتھ جھگڑتے آپ ہیں رام نام کے ساتھ
 ہے ناٹھ آپ میں اور مجھ میں سوچو تو کتنا اتر ہے
 ہے پرش نام تو مست تک پر اور رام نام چرنوں پر ہے
 میں رام، آپ ہیں پرش رام بتلاؤ کس کا نام بڑا
 بس وہی بڑا کہتا ہے ہوتا ہے جس کا نام بڑا
 ہمارا راج ورن ہم کرتے ہیں احد آپ بگڑتے جاتے ہو
 ہم جتنے نوتے جاتے ہیں تم اتنے جڑھتے جاتے ہو
 اتنی بہت اتنی گھبراہٹ اور اتنا کرودھ نہیں اچھا
 آند پر کھو ایکتا میں ہے یہ دیر وروہ نہیں اچھا
 بگڑ جائیں جو ہم کہیں تو انرکھ ہو جاتے
 کون ہے پھر سنار میں جو ہم کو ڈریائے
 تعریف نہیں ابھان نہیں اپنا سجھاؤ کہتے ہیں ہم
 جب بہت چھڑتا ہے کوئی تو مون نہیں رہتے ہیں ہم
 پھر چاہے وہ کوئی بھی ہو ہم اس سے دودھ ہاتھ کریں
 یہ مال بھی آئے رٹنے کو تو کتنی اس کے ساتھ کریں

اس لیے نہ پرستہ دکھلاؤ
ہم خوف نہ اس کا کرتے ہیں
ہاں ایک شستر ہمارا ج پر ہے
جس سے ہم اب بھی ڈرتے ہیں
وہ شستر نہ لو ہے کا ہی ہے
اور نہ وہ ہاتھ میں رہتا ہے
تو بھی تم سے وہ برتھکا نہیں
ہر وقت ساتھ میں رہتا ہے
کیئے بتلا میں وہ شکیا ہے
جس کا ہم کو زیادہ ڈر ہے
ہمارا ج دیکھئے سنبھے کو
وہ ان چرونوں کی ٹھوکر ہے
کوئل ہے وہ کفتو وہ ہمیں سدا بھٹے دے

اس میں ہی یہ شکتی ہے ہمیں پر ابے دے
بس وہی شستر ہے ہما شتر
جس سے اپنا نیچا شتر ہے
یہ اسے کام میں لاؤ تم
تو کیشستھل حاضر ہے
برہمنوں کے ہم میں کر پا پاتر
استنا اس جگہ غور بھی ہے
اس کا بھی چنہ وہیں پر ہو
جس جگہ نشان اور بھی ہے

گورہ بھن سن رام کے چونک آٹھے بھر گوناٹھ
یاٹ ہر دے کے کھل گئے ان بچنوں کے ساتھ
بولے تم اوتار ہو تو سند یہ سٹاؤ
رام رہا پیت کا دھنشن لو اور اسے چڑھاؤ
ان ہاتھوں میں جب گیا دھنشن چڑھ گیا اپ
بھر کو بیت کو و سے ہوا جب یہ لکھا پر تاپ
اب تو گد گد ہو گئے ہوا پر م آنند
دہنول بانی سے کہتا بیت سچہ دانند

گانا

رگھو کل میں سور یہ سمان جو تم
ہے رام تمھاری جے ہووے
اسروں کے پیے کر شان ہو تم
ہے رام تمھاری جے ہووے
گودو و حق ہی سرسینتوں کے بہت
نروپ میں پر کئے تر بھون پت
نرمو کر بھی نروان ہو تم
ہے رام تمھاری جے ہووے

جو شکر کے سروں سکھ میں
ہم بھگت ہیں اور بھگوان ہو تم
جن جانے ہم کٹ بین کے سونا تھ
چھٹے گا کر پاندھان ہو تم
ہے سیتا شکتی تیری جے ہو
تہی گن مے دشوہ کے پران ہو تم
کہے رادھے شیا م بھگتی درود
ہم بھگت شک ہیں دھنواں گنم
کہ جے سیتا جے لکھن
پر شرام بن کو گئے

وے آج ہمارے سنگھ میں
ہے رام تمہاری جے ہو وے (۲)
چھا ہم مانگ رہے
ہے رام تمہاری جے ہو وے (۳)
ہے چھن شیش تری جے ہو
ہے رام تمہاری جے ہو وے (۴)
اور یہ نا تھ نویں شکتی بھود
ہے رام تمہاری جے ہو وے
جے را گھو سکھ گند
ہوا پورن آئند

بھگتوں کے نیرد بھجتے ہیں
دائیں رگھو ویر ششوبھت ہیں
سیتا کی اور جنک جی ہیں
دمیت کے شریر ہاتھ دھرے
یہ ادبھت شو بھادیکھو بیکھ
اب رنگ بھوم کے یا جے نے

گھڑی آج کی پیاری پیاری مبارک
ہمارا ج کا قول پورا ہوا ہے
اودھ کے کنور نے دھنش توڑ ڈالا
جن ہاتھوں کے ہاتھ آئی تعلیم قوی
سبھا میں ملی جس کو مالہ فتح کی
مبارک جنک نندانی رام جی کو
پھلیں اور پھولیں یہ باغ جانیں

گلوں کو یہ فصل بہاری مبارک
ہری قوم کی لاج ساری مبارک
ہمیشہ کو یہ یاد گاری مبارک
ان ہاتھوں پر ہم سب ہیں واری مبارک
آجے بزم کی شانہ آری مبارک
سیا کو اودھ کے بہاری مبارک
دعا رادھے شیا م یہ ہماری مبارک

نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رمان اور ہمارے نائٹوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقالیوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں نہ میں ہل سیلر کو دی جاتی ہیں جنہیں ہل سیلر اور یا سدر میں بیچ کر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کار خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو کچھتا ہے خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کیلئے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر اپنی تصدیق دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر ”رادھے شیانم“ ”یا طرز رادھے شیانم“ چھپا رہا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط ہوتے ہیں انہیں پہچان لیجئے۔

|| श्री गणेशाय नमः ||

نیاز کیش رادھے شیانم لکھاواچک

پرکاشک شری رادھے شیانم پستکालیہ بریلی

رام کتھا نمبر ۴

۱۹۱۰



لیکھک

نیپال گورنٹ ے کتھا وا جس پتی کا خطاب پائے ہوئے
کیرتن کلاندھی کا دیہ کلا بھوشن ہری کتھا و شمارہ کو پین

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

پرکاشک: پشوری راولے شیم پستکالینیری

۴۱
(ملاحقہ حق پرستوں کے لئے)

شری رام کھٹا

(بال کانڈ)



رجپتا بنیاں گورنمنٹ سے کھٹا وچس پتی کا خطاب پاموئے
کیرتن کلاندھی کاویہ کلانجوشن کویرتن

پنڈت رادھ شیا م کھٹا وچا مکلی
پرنٹر پنڈت رام نرائن پانڈک

چھٹی بار..... شری رادھ شیا م پرین مکلی قیمت ۲۲ پیسے

پرارکھنا

جے رگھو برجے سیادرجن کے بھرتا
 پالک پوشک بھئے ہر تہا
 کرتا دھرتا دین بندھو دینا ناھت دین کے داتا
 جو دھیانا گن گاتا چرنوں میں من لاتا پاتا پر ساد
 جاتا نہ پاس اس کے کوئی وشاد
 ہر شاتا پلکاتا رنگ راتا مد ماتا
 پھرتا مگن ہوئے آسیر واد
 جنگ کا کھاتا پھرتا نہ بیانیہ ہی آتا
 تم سے تاتا ورڈھ ہونا تاتا
 دھن جن میں تن من میں گھر در میں جل نھل میں سا گم
 گرو میں دیا پک ہنھارا ہی تیج ہے تر اتا

کھاپرا ریمہ

دھنش مہو ستو کا ہوا جب عکھ پر دیر نیام
 راگھو نیام کی وجہ سے گونجا دیش تمام
 گھر گھر متھلا میں ہوا پیرا یہ اتاہ
 و وہ پور وک ہو جائے اب ستا رام بواہ
 "یوں تو ناتا جڑ گیا دھنش بوٹتے ساتھ
 "پھر بھی لو کا چار ہو" بولے متھلا ناٹھ
 "نینوں کو بے لالہ نہ رکھیں یہ آنند
 دوٹھن ہو پیا ری سیادوٹھا رگھو کل چند
 اسی چاؤ میں کچھ سے رہے وہ وہ وہ وہ
 پھر رگھو ور کے پاس آ۔ بولے سہت سینہ

گائے

رام اس روپ میں اب آپ کا درشن ہووے
 آپ دوٹھا بنیں اور حبان کی دوٹھن ہووے
 تم نے توڑا تھا دھنش جوڑتے ہم ہیں گائے
 کرم کا ہو چکا اب دھرم کا بندھن ہووے
 پہلا پورا ہوا اب دوسری آشرم میں چلو
 پتھر جن سے چکے بس وہی سادھن ہووے
 کھینچ کر جن کو چڑھایا تھا دھنش شکر کا
 وہی ڈوری تھیں اب ہاتھ کا کنگن ہووے
 دیکھ لیں بھگت بھی سہر کی گھڑی رادھ نیشام
 لو بھینوں کا اسی لاجھ سے پورن ہر دے

بھرت پور و اسلیہ سے سسے جنگ کے بین
 اوڑسی رگھو پور نے تو ادے پنج سین
 تپ پر بندھ کر لے گئے پر مو درت متعلیش
 دوت چٹانے دو دھ پور لکھ کر سب بندیش
 دو نوں ہی خوش بن گیا ہی سنا سا ویش
 جنگ پور کی دوھن ہی دوٹھا کوشل ویش
 پریم من دشتر لکے کر ویش شٹ کے پاس
 بولے پر بھو کی کر پائے پورن ہو گئی آس

چھتری سماج میں راگھو نے رگھو کل کی شان دکھائی ہے
 بیش اور وجے کے ساتھ ساتھ سیتا سہی دوھن پائی ہے
 ہو چکا چھتر بوجت و دہان اب لوک ریت کرنے چلے
 گر وور سیتا وورنی سے رگھو وور کو وورنے چلے
 منی و شٹ سے ہیں تک کہہ پائے نہ نا تھ
 اتنے میں آنے وہاں ہر شتر من ساتھ

اتے ہی بولے بھرت لال "پتر کا کہاں سے آئی ہے؟
 بھولانہ سنا کوشل پور نہ گھر گھر آئند بدھائی ہے
 سنتے تو یہ ہیں بھائی نے پرن پورن کیا متعلیشو رکا
 شکر کا کر کوڈ نہ کھنڈ جیتا سنگرام سو میو ر کا
 بد سچے ہیں یہ سماچار تو سچ سج سے غرشی کا ہے
 پر بھائی تو آئے ہی نہیں کب آئیں گے کیا لکھا ہے؟
 سن سینہ سانی سرل بھرت لال کی بات
 گر وور شٹ چلکا گئے بولے گد گد گات

"بٹا تم جو سنگر آئے وہ سماچار ب سہا سہا
 روتل کا ر و متعل پور میں پورے پرکاش سے چمکا ہے
 اس دھنش و شو و دیا بہ میں ایترن ہمارا ہی بل ہے

پترکانہ ہے تھنیشہ رل یہ جھاندر ہر یکشا کا عیال ہے
 گر وگا دھتئے نے چیلے سے شتو دھنن نہیں توڑ وایا ہے
 رشی شتھا میں کتنا بل ہے یہ دشا کو دکھلایا ہے
 اس کے نہ اس سے رام یا ر بندھ رہے کتنی ڈوریں ہیں
 سری و شتھا متر ہما شتا کی اب تک بے سپردگی میں ہیں
 دشر تھ بولے دھو گئی ڈھیل اب وہ ڈور
 بج بندھن میں جنک نے باندھے اودھ کشتور

ہے بھرت تھارے بھان کو بس یہ وادھا ہے آنے میں
 دے مقلا پور میں بندی ہیں رشتے کے بندی خانے میں
 اسیلے چلو سا بھینوں سہت راٹھو کو لیکر آئیں گے
 بندھن مضبوط اگر ہوگا تو بندھا ہوا ہی لائیں گے
 گر و شتھا شتھا پڑے شتھا دشر تھ کی بات
 بولے "تو پندھ دیر کب اسجو کیے برات"

جو آکھیا شتھا ہوتا ہے آٹھ نریت سا لہاد
 پنچ گیا پن ماتھ میں تھر تھر یہ سمود
 منڈلا کو سا جے سبھی سچ کر ساج انوپا
 مانوسا را اودھ پور بسا براتی روپ
 محل مہیت کا ہوا مہا مود آگاز
 مہا یوں کرتے تھیں مودت منگھا چار
 انتظام کرتے ہوئے مہی ساری رات
 رگھو کل جیسی شان سے پہلی برات پر بھات
 یا لکی اونٹ گج رتھ ترنگہ را جلیسی ساج سے ساجے ہیں
 دوج رشی پور پر جن متر سچو سچ سچ کر جن میں راجے ہیں
 سروتم رتھ پر مٹی و شتھا دشر تھ کے ساتھ سہائے رہے
 متر گروہ سرنا نک کے سمیت یہ شتھا بھا دیکھ لجاے رہے

سری بھرت شتر من گھوڑوں پر شو بھت ہیں اپنی ٹولی میں
 کرتے چلتے ہیں چھپر چھپاڑ سب چھپرے چھیل ہم جو لی میں
 جس سے مبارکبادی کی باجوں میں دھن کمال پر بھتی
 نت چھیل چھیلیوں کی دوارا گھوڑوں کی چال تال پر بھتی
 بارات لے کر جب سری گنیش یا ترا کا سنگھ بجایا ہے
 گھٹ بھرا ہوا سنگھ آیا شیا مانے درس دکھایا ہے
 دو ہی میں تکل لو با آڈک مارگ میں ملتے جاتے ہیں
 سندرمنگل مئے سبھی شگن سچے ہونے کو آتے ہیں

بنا دیے تھے جنکس بیچ بیچ در باس

حباتی تھی کرتی ہوئی وہیں برات نو اس

ہوا پہنچنے کا جھی متھیدا میں شبہ یوگ

بعینٹ بہت بیٹھے تھے اگوانی کے لوگ

دیکھا جنیت نے جنوا سا بر مار جت پر م سو سجت تھا

جس کی سندرتنا کے آگے سر پور کا آسن نجت تھا

ما نوتز بھون کا سو کھبہ وہاں پر سشت تھا مورت مان ہو کر

یا جگد مہا کی سب برکت حاضر تھی میسر بان ہو کر

پر سچا رک منڈل پریم سہت پھونائی پوری کرتا تھا

نن کی سیوا کے ساتھ ساتھ پر چریا من کی کرتا تھا

کتنے ہی سر یہ در شہ دیکھ سر پور کا چین و سر جن کر

جنوا سے کا مکھ لینے کو آگے براتی بن بن کر

لیکن وہاں کی مہا کا پورا نہ پار پا سکتی ہے

لچھی کے گھر میں سر سوئی سیانک ہی جاسکتی ہے

سن برات کا اگن اگے دونوں بھرات

جانی نبشوا مرنے من سے من کی بات

لوے جنوا سے چلو چلتا ہوں میں ساتھ

دو ننگا زپ کے ہاتھ میں آج تھارا ہاتھ
 گرو دور کے ساتھ رام لچھن یوں جنوا سے میں جاتے ہیں
 رو بھوم برہمپت کو لے کر جس طرح لگن میں آتے ہیں
 اتھینت پریم میں پگا ہوا تھا درس پتا اور پتروں کا
 اتھیدھا بھاؤ سے بھرا ہوا تھا ملن گرا اور شیشوں کا
 بو لے جب بشوا منتر "زپیت اپنی سپیتی سمجھا لو اب
 پھر نہیں حساب کروں گا میں ہر طرح پرکھ پرکھا لو اب"
 تب کہا اودھ پت نے ہنکر "جی ابھی چکا لی ہو گی نہیں
 جب تک نہ بیاج آجائے گا تب تک بھریا لی ہو گی نہیں"
 انہی میں بول و ششٹھ اٹھے "اوز سچ سچ قانون کا ہے
 سستے چھٹ سکتے نہیں مٹی یہ سودا دونا دون کا ہے
 کوشل کی راج سمجھا ہی میں نیٹے گا یہ لینا بھگون
 جس جگہ ہاتھ پکڑا ان کا بس وہیں چھوڑ دینا بھگون"
 اس پر کارمو رہی تھی مودھ بیری جب بات
 خبر لگی دبانیک ہوں تو پھر چپڑھے برات
 برہمن منڈل نے سوشت سہت دولہا کے کرکنگنا باندھا
 جامہ پٹکا پہنا کر کے سرمو اور سہرہ باندھا
 سرتا پاتازوں سے سچ کر جا اودھ بہاری سا ج میں
 کو کے جگ کی چھب ہار گئی چتران رت پت لاجے ہیں
 ودھ پوروک ہونے لگی جیہی باگ کی ریت
 گایک گن گانے لگے سگھر سٹیک گیت

گائیں

آئی سہرہ کی گھڑی گائیں نہ کیونکر سہرا
 من ہرن تم کو مبارک ہو منو ہر سہرا

بندھ کے اکٹا میں انڈا کی پھولوں کا سہرہ
 آنکھ کے سامنے ہی بڑھ گیا سہرہ
 جس نے بن کر تھا چھاروں کو پھلایا ہے
 آج پھول نہ سمیٹا جائے یہ گزیر سہرا
 نیل انبر کے سدر شبنم شبنم سونے ٹھکڑے
 چمکا تاروں کی طرح پتوں کا زیور سہرا
 پوئے شبدوں کے سن تار سورت کا سیکر
 شاردا خود ہی بتا مانی یہ سندر سہرا
 کام بھو روپ میں بھارہ ہوا دھڑے شبنم
 اس طرح ہو رہا دو پٹا پہنچا اور سہرا
 پورن ہو گیا بات کا پتہ پھلا بھنے پرکار
 منڈلا پت کا دین تھا رنگت اٹلی اپار
 چڑھنے کا بارات کے ہوا بھئی سامان
 باتوں میں بچنے لگے نکل سو چک گان
 چڑھے بیاہ کے واج لے کر ڈھونج جب جائے
 پر ختم بھلائے ٹیکھ پھر گیا گر ستر مانے
 اپنے من کی دان کہ پر بھو اس طرح پچائیں
 نظر رہتا تار جیسا تیکھ منہ تیکھ کو ختم کیا ہیں
 ارج ستو آدی آئے کبھی جان سمیے انکول
 جے راگھو کہتے ہوئے برساتے تھے پھول

جب دربارت کے تاروں میں شش جیسی شوبھا دیتا تھا
 نہ منڈلا پور ساگر سماں آنند ہو رہا نیتا تھا
 آشاہ تھا وہ گھر گھر مانوں سارا اتاہ ہیں تو ہے
 پر تیک بھون یہ کہتا تھا سینا کا بیاہ ہیں تو ہے
 درشتک ورنندوں کے دانہ مانڈ بھر کھراڈے بازاروں میں

چیلہا سی اب چھائی رہی ہے جھون چھون چھو داروں میں
 پریمی پر داسی سب کو چھو چھو لیتے تھے
 نذرین بھینٹیں لانا بڑا کام ہے ہر ایک سب کو دیتے تھے
 مانوسکت کت پہ جب دروازہ سے دس مہارے پر ہلاری ہو
 مستحسب بھینٹیں سب پر دے گا تو جھنڈا جی ہوئی تھاری ہو
 دس پارہ کو رہتی ہوئی سب کو مہوار پار
 آہنی باران جب راج محل کے دوار
 غنی آ رہی ہوئی دروازہ پر ریت
 چائے لگیں سہا نہیں سند رنگی گیت

سگان

آئے ہیں دودھ کنواری ہیں شہ گھڑیاں
 بھرنا تک پاگ پر مہر سہا سہا ہاں مہر سہا
 سہرے پہ چھائی بہا رکھی ہیں سبھی کلیاں
 مافقہ یہ مرٹا ہاں کھڑے ہیں کھڑے ہاں ہاتھ میں کنگنا
 گلی منڈان کے باز ٹوٹا جیسی رٹیاں
 شہیاں گھاٹا ہاں جامہ زری کا ہاں جامہ زری کا
 پٹکا لٹا ہاں چھوٹا کھسی انکھیاں
 رات شہیاں بہا ہاں شہیاں ہاں انہی شہیاں
 نہ کہ نہ کہ سب نارہی پہ حسابیں واریاں

۲۰

دوار سب پر ہوجا جب پرچھن پہنے پرکار
 منڈ پکے پیچھے بھین راجے نا حکما ر
 کدلی کے سندھو کھنڈوں میں منڈوں کے ساج سج رہے تھے
 جن کے پرکاش سے عنبر پر تاروں کے جھنڈ لچ رہے تھے
 پتوں میں رتن پرکاشت تھے پیشوں میں ہیرے سوہنے تھے

جور شیوں راجاؤں سبت کو یوں کے من کو موہے تھے
 رچنا منڈپ کی دیکھ دیکھ ٹھٹھک گئے نرپال اجدھیا کے
 سنکاروں سے مستغلیشور کے جھک گئے نرپال اجدھیا کے
 بولے "سمدھی سمبندھی نے پورا سمبندھ کر دیا ہے
 ناتے میں تو باندھا ہی تھا آدر میں مول لے لیا ہے"

بشو امتر بشیٹھ کو چین پن مشیش لوائے
 ملے سبھی بارات سے سادر مستقلہ لائے

رام کھن کی بھانت ہی سندر سکھا این
 بھرت ستر فرین کو نرکھ تھکے جنک کے مین

سمدھی سمدھی کا ملن دیکھ اوپما کی دیوی ہنکتی ہے
 بس ایک ایک کا تھا جواب لیکنی ہی کچھ سکتی ہے
 اونزی ہے جنکے جگد مہا جہن جن کے جگ تڑاتا ہے
 اُن مہا بھاگ کے ورن میں اڈو تہہ پدی آتا ہے
 سے لگن کا جانکر جنک آگیا پائے

دولھن کو منڈپ تنے لائیں سکھی لوائے

شارو پھر ہیاں ہار بھی اوپما پھر ہیاں لجا بی ہیں
 جب جگ کے ستمکے جگد مہا جگ پت کو ورنے آئی ہیں
 منڈپ سارا جگگا ڈھٹا جھٹلا اٹھیں سب میناں ہیں
 جیسے بہار کے آتے ہی کھل جاتی ساری کلیاں ہیں

کرم کرایا دجوں نے تب پڑھت انار

شانتی پاٹھ پوجن ہون دیدو ہت بیو ہار

راجہ رانی نے پریم سہت پد پدم پکھا رے رگھو بر کے
 ہو گئے اودے آکر مانو سب پوئیسر جنم جہنم سے
 سنکر من مان سرور میں رہے جو کسل سمان سدا
 بھاؤک بھونرے کی طرح بھکت کرتے جنکا گن گان سدا

کل پاپ ناپا ناشن ہاری جن سے اونری سر سہری ہے
جن کی راج کاکرے اسپر سش تر گئی شاپ سے پھری ہے
ان پیالے پاؤں چرنوں کو جب راجہ رانی دھوتے تھے
تب ان کے بھاگوں کو سرا دشت دشو پنچ ور ہوتے تھے
راجہ رانی جی کہتے تھے "جیوان ہے بڑھ جی اپنا
پگ آئے ہانھ نہننا سے چھوڑیں گے جھڑ جی اپنا
تھے ایسے بھاگ کہاں اپنے جو آتے اپنے ہونے کو
پساری پتری ارپن کرے یہ پاؤں ملے ہیں دھونے کو"

اس پر کارانت پریم سے ہو ہو کر ہلار

دمیت سمیت دان تھے پر بھوکے چرن بکھار

ہوا تھی پانی گرسن شاکھ چار بکھان

اب دمیت کرنے لگے ودھوت کینا دان

رانی اس سے ہوئی پلکت چھاتی کچھ کچھ ہسراتی ہے

سوچا "جوان تک اپنی تھی وہ اب ہو رہی پرانی ہے"

راجہ نے سوچا "تپ کیا ہے یہ کینا کر دکھلاتی ہے

ماں باپ جے دیدیتے ہیں اس کی ہی وہ ہو جاتی ہے

پھر اس کو ہی سرو سو سمجھ کر تو یہ میں تپیر رہتی ہے

اس کو ایشور کی طرح مان خود داسی بن کر رہتی ہے

یہ آریہ جاتی کی کینا ہے یہ آریہ دیش کا گورو ہے

جن کا جواب دینا بھر میں ملنا انیت سمجھ ہے"

اتنے میں براہمن اٹھے وید دھونی اچار

سمن بر شط کرنے لگے سرگن کر جے کار

سربا پخ طرح کے باجوں کا جب لگا کو بجے منڈپ میں

معلوم ہوا پر تیکش مودا گیا ناچنے منڈپ میں

گرجا جس طرح ہوا چلنے بیابانی تھی شری و شیشور کو
تیوں ہی و دیہہ کے دور صید ریکہ و بدیہی سو پنی رگھر کو
کوشل پتے نے اس سے یہ کوشل ہزار
اس جڑی پر وار دی سمیٹ اٹل بہار
جن تب یہ کہنے کے رگھو پنی شو بھگند
بھکت دیکھنا چاہتے تھے رگھو آئندہ

جے کارشبد اچارن کر جب نیل نیلے رہے تھے
نشت آئندوں میں شتا تند جب اشیر باد رہے تھے
تب جوڑی گنہ جوڑی سمیت بن اٹل بھو نور برائینے کو
برہما سمپورن سرشت سبک آئے یو چھپا ور دینے کو
میوں کے اگنت کھمبون میں چمکے پر بھیم بدھو ور کے
ما نو اس چھپ پر واری ہیں سب یگی روپ و شو بھر کے
یارت اٹنگ ہو روپ دھاریہ چھپ ابو کن کرتے ہیں
جی بھرتا نہیں درشنوں سے پھر پھر کر درشن کرتے ہیں
جن کی مانوی چرتروں پر شا ردا و رنا رو بھکتے ہیں
اُن رام جانکی کا بواہ ہم کہاں نکلا کھ سکتے ہیں

لکھنے لائق ایک ہے بڑی ضروری بات
مانگ رہے تھے و رہد ہو بچن پانچ اور سات
بھول رہے ہیں آج ہم ان بچوں کی نشان
کنو لو کسا ہو ہا میں ہے یہ ریت پردھان

گٹھن

ودھونے مانگے در سے وچن یہ سات

۱- "ان پورنا مجھے بتانا اپنے گھر کی ناتھ

پاک پورنا لکھا پر بندھ سب رکھنا میرے ہاتھ
۲- بل و ر دھن کو شکھ دکھ میں رکھنا سچری بنائے

- گیا رہ مولا جاتے ہیں تپ تپ تپ تپ، ایک مل جائے
 میری دیکھ دیکھ یہ کچھ رس لکھن دھن سمیت جنت اور
 سالے آئے جیون بھری سمیت کے انسا
 جیون بھر سکھو دینا تھو تھو جیون آدھار
 اوروں کے آئے مت لکھ لکھ رہنا بیو بار
 گھر کی پولی رہے نہ خان کر رہیں سے بھر نہ
 دودھ دہی پر پوچھ پوچھ رہا ہو سیر رہا رکھ نہ
 رت انوکول دھب رہا کر نہ بھی نیرت سنگ
 تیر کھ بگیہ داناد کر رہی رکھنا تھو کو سنگ
 لوک ادھر لوک سدھرتے کا کرنا اور لوگ
 ریش جیون میں بھی جیون دھن رہے میرا سیدوگ

گائیں

- و دھو سے مانگے در نے وچن بہ پانچ
 "بن اُپون میں دیوی اکیلے کبھی نہ کھنا پیر
 پت کے سنگ بنا پتی کے نہیں ہے اچھی سیر
 سراسیدوں منو اور نہ کبھی نہ کرنا بات
 سنگیوں کے سنگت میں ہے نانا دودھ آتیات
 بے پوچھے اور بنا بلائے میکے نہ ہو پسیان
 اپنے آپ کہیں جانے پر ہوئے نہیں ستان
 شیل چھوڑ کر کبھی نہ ہنسا رکھنا پیر یاد
 ادھک ہا سب سے پیدا ہوتا نانا بھانت و شاد
 پت کتنا ہی دیں ہیں ہو رکھنا اس پر پیار
 نگا گم یہ بتلاتے ہیں نارا دھرم کا سار"

اس پر کا رجب پر سپر ہو اپن کا دان
تسب اور کے دانا نک میں ملا دو ہو کو استھان
وندی جن کے ویش میں آئے چاروں وید
ہمکھیہ تمکھیہ ہی شکتیہ سمجھ سکیں یہ بھید
پیارے شبدوں میں دیا اس پر کار و ردان
چر چوبی ہوں ورو دھو بڑھے سوکھیہ سمان

جب تک جٹاؤں میں سنکر کے لنگا کی دھارا راج رہی
پھی پت کے وکشتل پر جب تک بھر گولت اور راج رہی
تب تک یہ ہانک بنا رہے جب تک چاند چاند فی رہے
یہ بنا رہے وہ بنی رہی۔ نت بنا بنی میں بنی رہے
بھر پورن آنت میں آٹھے جنک ہماراج
بولے کوشل ناٹھ سے ابک دنئے ہے آج

سمبندھ آپ سے کر کے ہم سب بھانت کرتا رہتے ہو گئے ہیں
ساگر کی دھارا سے ملکر ند سم چرتا رہتے ہو گئے ہیں
پھر نہیں کسی کی کھوج رہی جب پکڑی پاؤں اورے کے
اس ناتے نے ابسانا تھا اب لائق نہیں دوسرے کے
پکڑا ہے دامن جب ہم نے تو نہیں چھڑائے چھوڑیں گے
آپ ہی سے ناتا جوڑا ہے آپ ہی سے ناتا جوڑیں گے
ہے سدھی اپنے سدھی کا پورا اُتار کھجے گا
شتر من بھرت لکشن کا بھی بس ہیں بواہ کھجے گا
میرے سمبپ کے ناتے کی محلوں میں مین کساری ہیں
تینوں بھراتاؤں کے لائق تینوں راج دلاری ہیں
مانڈوی یوگ ہیں بھرت لال شرت کیرتی شرت لال کوہر
اور ملاسیا کی لکھو بھگتی حاضر شری لال کوہر
اچھائیں ابھی پورن ہوں گی آجیہ کی کیول دیری ہے

سمدھی بھی ہیں و رہدھو بھی ہیں آچار بہ سچ ہیں منڈپ جی ہیں
 متھلا پت کے بن سسٹن جسے کوشل رائے
 گر ورا گبیا سے کہہ اٹھے "ہاں یہ بچہ ہو جائے
 یہ کون جانتا ہے کس سے کس کا مرتبہ جڑھ یا ہے
 منے تم کو اپنا یا یا تم نے ہم کو اپنا یا ہے
 سمدھی سمانتا ہوئی ہے جب تو پھر ہم تہ سمان دونوں
 ملی ہیں دیہہ دیہہ دونوں ملتے ہیں پران پران دونوں
 جو کچھ ہے ادھر مہتا را ہے جو کچھ ہے اُدھر ہما را ہے
 شتر ہن بھرت اور نکشن پر یو را ادھکا رہتا رہا ہے
 یہ پریم گرنتھ سمبندھ گرنتھ جو گندھتی آج پر سیر ہے
 میں تو یہ کہتا ہوں اس میں بندھ گیا جسم جتنا تر ہے
 سنے ابو دھبانا تھ کے جب یہ پیالے دین
 پریم نیز سے بھر گئے جنک رائے کے مین
 رام جانشی کا ہو اجس پر کار سنکار
 اسی طرح بیا ہے کئے تینوں راجکار
 چاروں ورہ و دھو دین کو نہا رکوشل پت اتا ہلے ہیں
 چاروں کریاؤں کے ساتھ ساتھ مالوں چاروں پھل پائے ہیں
 وہ دیا دیہہ جنک جی نے منڈپ بھر گیا دیہڑوں سے
 ہو گئے ایچک یاچک گن دونوں پختوں کے نیگوں سے
 پھر باجے بچے پشپ بر سے آکاش سے جے کار ہوا
 سور کوخ اٹھا یہ تر بھون میں پر بھوکا بواہ سنکار ہوا
 گوڑوں براتیوں کے سمیت جنوا سے کوشل ناتھ چلے
 دروازہ پر پہنچانے کو متھلا پت اُن کے ساتھ چلے
 کامینوں نے دوڑ کر گھیرے راجکار
 تم ٹھہرو باقی رہا ابھی اور بیو ہا رہا

کتنے دیوی دیوتا دست جوڑی یہ کھانٹھتھاری ہے
یہ جو بواہ کا کیا رہے سب ماننا ہمارا ہے
سیتا سی دو ٹھنڈی پانی کے پھولے نہیں
یہ پھل ہے گن ہاری کا انٹہ رہیہ بھولے نہیں
بریا بی دبا سن ہندو رہیہ ہم بہو رہت بھلا نہیں
ویسا ہی نا چوگے نا نہ جیسا ہم ناچ نہیں
گھر گئے ہر دے کے پھرے میں راگھو اب چھوٹ نہیں
وہ ڈورے ہم نے ڈالے ہیں توڑے سے توڑ نہیں
کھل گئے تھارے بھاگ آج جو ہم سب واری ہوتی ہیں
من بھی دیدیا سیانھی دی خود بھی ہمارا ہوتی ہیں

اس پر کار کچھ دیر تک کر کے پاس بھاس
دو لھاؤں کو لے گئیں نہ ہٹا پے کی پاس
چھوڑے سب دیوتا کر کے کل بیو ہار
دو دھن بھاتی ہوئی پھر ریت نیت انسا
پر بھو چھپ نہ کھیں جا بکھٹ گھٹ کی اوٹ
مایا ہی میں جیو جیون ہوا برہم پر لوٹ
سب پر کار سب نیک کر ہو چن پن بھار
گاتی تھیں انرا گئیں گیت سمئے انسا

گانا

گوری گوری ناگریاں ہیں ناگر مندرا نوریوں میں
پیاری پیاری دو ٹھنڈیاں ہیں۔ دھروا چھل چکنیاں ہیں
کامیناں ساری بل جائیں کہ ہاں ہاں ہل ہل متھلی گائیں کہ ہاں ہاں
جوڑی یہ سدا سکھ پائیں کہ ہاں ہاں لئے لئے ہر وادائیں گروا
رہیں بھیں نہ کھیں ہر کھیں انرا گ زنگی سندریاں ہیں

پر اتنا لگا کہ جب بجا شہنائی میں راگ
جنو اسے آئے کنور بھسے مودا راگ
بال سکھا بھگوان کے لگے چھڑنے آئے
”ابھی تو مٹیائے دودھا بھاتی کھائے“

بھاری ایسے سوار تھ کی موقعہ پر ہاتھ چھوڑ بھاگے
جب دودھ بھات کا وقت ہوا ہم سب کا ساتھ چھوڑ بھاگے
پھیننے لگا ”کھٹنا سے ایسا دوسرا یا ہم نے
شکر کا چا پ چڑھانے پر یہ دودھ بھات کھایا ہم نے“
متروں کا منڈل پھر بولا ”اس میں کیا شکتی مہاری ہے؟
شکر کا دھنش توڑنے میں طاقت ہر طرح ہمارے
برسوں تک مہیں اکھاڑے میں ہم سب نے زور کرایا ہے
یہ انھیں کشتیوں کا بل ہے جو شکر کا دھنش اٹھایا ہے“
یہ سنکر رگھو ربول اٹھے ”ہاں بھیک یہ کہنا سارا ہے
لیکن ہم بھوئے نہیں نہیں بیکارا دلہن سارا ہے
معلوم ابھی ہو جائے گا ہم وہاں پہنچا کر آئے ہیں
تم سب کے ساتھ ساتھ اپنا بھوجن پکا کر آئے ہیں
کھایا جو ہم نے دودھ بھات وہ تو اک رسم چکا ہے
دعوت جو ہونے والی ہے وہ ساتھ ساتھ ٹھہری ہے“

اتنے ہی میں اس جگہ آیا یہ سمباد
”کنو رگھو رے کے لیے جنک کر رہا ہے یاد“
تب بولے رگھو رے منی ”کیو اب ہا راکون“
سکھا برند یہ واکہ سن رہا کچھ سمئے مون
”وہ سب پرکار ہے آجکل جیت مہتلے ہاتھ“
یہ کہہ سب ہلنے ہوئے چلے رام کے ساتھ
اختہ پور میں ہوئی تھی یہ پیاری جیونار

بال سکھاؤں کے سہت جیسے را جبکار
 ماتا کی طرح مہارانی ان سب پر تیل بل جاتی تھیں
 اپنے ہاتھوں سے بار بار سواد شست پدارتھ جباتی تھیں
 داسی دل چنور ڈھولانا نہ بنتا دل گیت گارہا تھا
 سمپورن محل میں اس پرکارا دہت آنند چھارہا تھا
 کنور کلیوا کر گئے جی بال گو بال
 تب پر بندھ بڑھار کا کرنے لگے نریال
 جنوار سے میں نیونتی ہوئی نیم انار [ا]
 دونوں دیش ہونے لگی بنی دودھ پرکار
 کیا جنک منڈلی نے رگھو کل کالیش گان
 اس پرکار کرنے لگے پھر سمدھی کا مان
 گانا

کرن چھکے سکے بیش کو تب نوچن دیکھیں کو اکلانے
 لوچن تربت ہوئے جب تو کر پیر پیکارن کو لپچائے
 پاؤں پڑے پر شدھ ہو اگرہ شدھ ہو جوٹن جوٹچا
 سو بگرت سوای کریں بنی سیوک ات نمزمنترن لائے
 اتر میں درکش نے کرات ششٹا حار
 کنیا والوں سے کیا یہ دنتی ہو ہار
 گانا

دے جو آپ بڑائی ہیں سو بڑھاتے مان اکچن کا
 بھاگ ادیشہ ہمارے بڑے جو ملا سمندھ بہت جن کا
 ہیں ہم تو ادو چنور ہی پر پد پوکیش ہے خرمین کا
 بھگتوں کو ہے پر ساد سماں یہ بھوج نمزمن بھگون کا
 راج بھون میں راؤ نے رچی راج بڑھار
 راج بھوگ سے راج سی راج دیت انار

پنگت کے ستمکھ پنگت ایک من جھٹ سورن پاتروں کی تھی
 کھٹ رس چھتیں پر کاروں کی جن میں بھوجن ساگری تھی
 سندر سجان سب سوپ کار سواد شٹ بستو میں لاتے تھے
 بن مانگے ہی من کی چیزیں مہسانوں پر پہنچاتے تھے
 بڑیا پڑے آہار کی دے بستو میں گبنانی نہیں ہیں
 بے گنی کی گنی کر کے بکھنی لجنانی نہیں ہمیں
 سواد شٹ شدہ جتنے بھوجن مل سکتے اس سنسار میں تھے
 بس اتنا ہی کہہ دینا ہے دے سب پر شٹ بڑھار میں تھے
 پریم سہت ہو رہی تھی جب پیاری بڑیا
 ناری دل کارنا تھا گت سنئے انار
 گانا

آد سو نہیاں پیاری مونیہاں ہل مل گوئیاں گاؤ بدھیاں
 بھوجن جمن کو میں آئے ہمارے مہان
 مشریان کے چرن پچھائے جاگے سب ودھ بھاگ ہمارے
 بھوجن کب یہ یوگ مہارے کرپا کر می جو آپ پدھالیے
 سو بیکارو پریم بچا بکوان (۱)
 ہم نے جب یہ بک بکڑے میں نب ہم اور تم ایک ہو گئے ہیں
 آد گن سے کھدیوت ملے ہیں سیوک اتے آج بڑھے ہیں
 مانا یہ اچل رہے بھکوان (۲)
 بگڑ گئی ہے آج کل ان گیتوں کی رست
 رستو گاری گان ہی کر رکھی ہے نیت
 تب کی ناریاں بدھائی گا ائتو کو مشو بھت کرتی تھیں
 منگا چائے گیتوں سے گھر بھر کو پر مودت کرتی تھیں
 اب کی ناریاں سیٹھنے گا ائتو کے لیے لجاتی ہیں
 اپنی بھی سہنی کراتی ہیں گھر کی بھی تنہی کراتی ہیں

کتنی بھڑی کتنی گندی کتنی اشیلیل پر بھتا ہے یہ
 کیا جانے کیوں گھر کے بھیت مسخوس رواج جلا ہے یہ
 انڈسویا اور گکارگی کی ساری سمیت کھور ہی ہیں
 ہا! سرسوتی کی بچا زمیں اتنی مت ہیں ہو رہی ہیں
 ماتا و بہنوں شرم ہو تو سو گند آج سے کھاؤ تم
 گابیوں سیٹھنوں کا رواج جیسے بھی بیٹے ہٹاؤ تم
 جس بوا کا آج بھی ہے ہم میں اتنا
 سب پر کار سے ہوا ہے وہ ادرش پواہ
 پورن ہوا بڑھا رکا جیسی راجسی بھوگ
 چلے مان کا پان لے جنوا سے سب لوگ
 اگلے دن ہونے لگا کھنگنے کا سامان
 گانے نہیں و نودنی تب و نود کا گان
 گانا

آؤ کنگنا کھلاوری مود منگل منادوری

تھار میں نیر بھرواؤ لے آوری
 گانہ کنگس کی کھلواؤ آرمادوری

ہرس ہرس رہس رہس بھنس بھنس واری جاوری (۱)

اودھ بہاری دھنس مٹنے توڑ ڈلاہڑ

سیا پیاری کا کنگنا نہ کھلنے والاہڑ

یہ رن زالا ہے سبج نہ لالہ ہے زبر سے پالاہے

ٹھٹھا نہ ہو جائے بیٹ نہ لگ جائے۔ زگھویش کی آن میں بان پریشان ہیں

ہل مل ساری سجنی دھاؤ ہو کے سہائی انھیں جتاؤ

بل پنپاؤ۔ زور لگاؤ پھنڈان کا چھڑاوری (۲)

رہس پرکار آند سے ہوئے سبھی بیویا

منت نے رن رنگ تھے نت نئی جیو تار

چرچا جب جب دوا کی کرتے کوشش نہ تھ
تب تب ٹھہرتے جنک جوڑ جوڑ کر ہاتھ
آخر نشت ہو گیا ایک سون شہہ وار
پلکا ٹیکا آدی سب ہوئے یہ تھا ہونا
اودھرو داکو محسوس پہنچے اودھ کشور
مستقل نگر میں اودھ پر ایلکدم شور
گانا

جب سنی ودا منڈی مستل گھر میں پھلی ہلا چلی
جانکی چلی ماندوی چلی شریکری چلی اڑسلا چلی
ہر مکان میں یہی ذکر چلا ہر زبان سے یہی صد چلی
رو چھٹا چلی گھن گھٹا چلی من ہر اچلی شش کلا چلی
کرونا کیساتھ کرونا سے ہو کچھ ایسی کرنا کھتا چلی
سینا کا طوطا نرپ گرامینا نے پکارا میں نا چلی
چندرماں چال بھولا اپنی تاروں کی جوت تمل چلی
بارات میں پھلی چلا چلی برکتوں سے دوا کی ہوا چلی
شیشٹہ شیشٹہ

چلا چلی کے سسے کا ایک درشہ تھا خاص
ماں کی پیاری لاڈلی آئی ماں کے پاس
پٹ مات کے ہر دے سے بولیں سیتا میں
بھرے ہوئے تھے اس سمے درہ نیر سے نین
گانا

” ہاں میری مجھ سے چھٹی ہے میں کیسے دھروں دھیر
جن نے سو کھے مجھے سلا یا گھر کا کام کاج سکھلایا
ہاں وہی مجھ سے چھٹی ہے میں کیسے دھروں دھیر
جنے مجھے پڑھایا لکھایا نارتی دھرم سبھی بتلایا

وہ جتنی مجھ سے چھٹی ہے میں کیسے دھروں دھیر
انہیں سوروں میں سب مل ہو بول اٹھی یوں مات
کہی دوا کے سمئے بھی کچھ شکشا کی بات
گانا

نہ روڈ میری لاڈلی ری ہر دے میں دھرو دھیر
جاپت کی پوجا کر یو سا سو شو سر کی سیوا کر یو
یہ سب کھو میری لاڈوری ہر دے میں دھرو دھیر
دکھ اپنے سر پر پہنچو اوروں کو سکھ ہو پانی پو
یوں رہیو میری لاڈوری ہر دے میں دھرو دھیر

ماں بیٹی میں جن سمئے ہوتے تھے یہ بین
ودا ہیٹو آئے تھی راگھو کر ونا دین
دیکھ رام کو اور بھی گئی نات پلکائے
بیٹے سے زیادہ سمجھ لیا ہر دے لپٹائے

بولی ہے رگھو نندن رگھو رو کل کے رو سہان بیٹا!
چر جیوی ہو بل شالی ہویش مان پرتا پساں بیٹا!
اس روز اگن کو سا کشی کر اپن کی مینے سباتھیں
پنچوں میں کرو دھ سہت دان دی تھی یہ پیاری مہتا تھیں
پر آج تھائے چرنوں پر میں اسے گرائے دیتی ہوں
اپنی پتری کا ہاتھ لال تم کو پکڑے دیتی ہوں
ٹھلو لی سمجھ کر تجھے اسے رگھو یر دیا کرتے رہنا
اس کے جس کے تم ہی تم ہو اپرا دھ چھپا کرتے رہنا
یہ کہہ پھر رگھو ناتھ کو چھپائی لہیا لگائے
اننے ہی میں جنک بھی گئے اس جگہ آئے
بولے تھے رگھو ونش منی ہے رگھو ونش کشور
باہر آہی نوگیا آج ہر دے کا چور

بہترے روپوں میں اتنا کم کو ہے شکھ کا ری دیکھا
پراسج کھل گئے دو یہ چپشو وہ روپ چپنکاری دیکھا

انہو بھویہ ہوتا ہے مانو پر نیکیں برہم ورسا یا ہے
آمتانے مایا کو دے کر پرستانہ سمکھ پایا ہے
جب تلک برہم کا منہ رہا بت تلک و دہرہ رہا ہوں میں
اب آج برہم کو سمکھ پا کیا جانے کیا ہو گیا ہوں میں
ات ایو شدہ سچدا سند سکھ ہام منہاری جے ہو دے
شکر من مانس کے مراں سر برام تنہاری جے ہو دے
مسکائے یہ نین سن من ہی من رگھو رائے
نین جھکے نئے پر قہ ہی اب سر دیا جھکائے
ودا ہوئے ودھوؤں سہت چاروں راجکا

تھا دہیز اس سمے بھی ودھ پر کا را پار
گر ودر مئی ور کو شیس نامے دستر تھ سے منتھیشور بھئیے
پر نیکی براتی سے سادر آگے کو بڑھ بڑھ کر بھئیے
پہنچانے تھوڑی دور چلے پھر اور چلے چھوڑتے نہیں
اودھیش بوٹے کو کہتے وہ پریم پگے نوٹے نہیں

بریاں ہی مستلا پھرے برہ ویشٹا کے ساتھ
پھرتے پھرتے درشتی نے دیکھے پھر رگھونا تھ
وہ چھب وہ لا دینتا وہ مہیشی مکان
بیشی زپا کے ہر دے میں سمجھ نو اس ستھان
اودھ پوچ اودھیش نے کروا میں کل ریت
کنگن جھریاں اودھو ہتیں میو ہار کینت
بیٹوں ہوؤں کی محلوں میں آرتی اُتاری جاتی تھیں
رتنوں مینوں کے سہت مات خرد بھی ملہاری جاتی تھیں
آنند اودھیا نگر کا کوئی کیا برن کر سکتا ہے

جب ورنہ کرنے کے پہلے موہت ہو چکی ستارہ دا ہے
 دربار میں خاص نظر ارہ تھا سری و ستوا مترو د ائی کا
 جب دیا پتا کے ہاتھوں میں کراہوں نے بھائی بھائی کا
 دشرہ تھا اچھا رنگے کرنے سب انوں سو شر و مشاؤں سے
 رشی نو سینہ کے بھوکے تھے شنتو شنتو ہو گئے بھاؤں سے
 ششیوں کے سر پہ ہاتھ پھیرا شیر بادپن پُن دے کر
 آشرم کو بشوا متر گئے ار میں راگھو کی چھب لے کر
 اسی رات کی ایک ہے کہہ دینے کی بات
 رگھو بر کی شتیانکٹ بیٹھی آ کر سات
 جگ نہ سکے پر بھو سو گئے نیند بھرے تھے مین
 ماتائیں بلہا کر ہو بولیں ایسے مین

گانا

”لال کیسے شوکا دھنشا اٹھایا رام کیسے شوکا دھنشا اٹھایا؟
 کو مل کسل سمان کروں نے بہ کرتب دکھلایا۔ لال کیسے؟
 کیسے پتر تاڑکا ماری رشی کا بیگمہ کر آیا؟
 پھتری سے گوتم پتی کو سند زناری بنایا لال کیسے؟
 اچرج کی باتیں سب تیری ادبھت تیری مایا
 پرش رام کا مدرون کر سیا بیاہ کر لایا۔ لال کیسے؟

شیشیشیش

کچھ سوئے کچھ جگ رہے تھے رگھو کل کے لال
 بولے سر کو بچوں میں ماتاؤں کے ڈال
 ”کیسے کہہ دوں کس طرح سو پھل ہو گب کا
 ان چروں کی کرپا سے جی ہوا ہے رام

— (انی) : —

سری کرشن کتھا

مُصَنَّفہ

پنڈت رادھ شام کتھا و اچک

صرف ہندی حروف میں

پنڈت جی اپنی رامائن کے طرز میں اب شری کرشن کتھا لکھ رہے ہیں
یہ عظیم کتھا تین سہتوں میں بانچی جا سکیگی ہر سہتہ میں سات کتھائیں ہوں گی۔
بھگوان سری کرشن کا چہرہ اور پنڈت جی کا قلم دونوں عجیب و غریب
چیز ہیں دونوں کا چمکا دیکھنا ہو تو کتھا کے پہلے کھنڈا برج بہار میں
جس کے مندرجہ ذیل حصے تیار ہیں دیکھئے۔

۴۴ پیسے

قیمت

۱ جننا شرمی

۲ نند مو تسو

۳ کملی والا کھنیا

۴ گرور دھاری

۵ راس رھسہ

۶ کنس ووہ

۷ نند نندن و سد یونندن

نوٹ۔ ۸ زائد دینے پر ایک نئی کتھا ایک خوبصورت میں چار روپیہ میں مل سکتی ہے۔

شری رادھ شام پتکالیہ بریلی

دشمن کا پر تگیا پس رام کتھا نمبر ۵



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا وچسپتی کا خطاب پا ہوئے
کیرتن کلاندھی - کاویہ کلابھوشن ہری کتھا وشاردکوی رتن
دھرم داس

پیر کا شک

سری راہ حضرت امتیاز علیہ السلام

شری رام کتھا (جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

(اجو وھیا کانڈ)

مہ
رتن
پتھ
کاتھ
مصنف
نیپال گورنمنٹ کتھا واپستی کا خطاب پڑھنے
کی رتن کلا ندی کوی رتن کا دیہ کلا بھوشن

پنڈت رادھے شام کتھا واپک

بریلی

دسویں بار ۱۰۰۰ ۱۹۶۱ء قیمت ۳۲ روپے

پرنٹر پنڈت رام نارائن پاٹھک
شری رادھے شام پر پریس بریلی

پرارخصا

جے۔ جے۔ جے۔ جے۔ شو شکر
جے۔ جے۔ جے۔ جے۔ شش شیکر
بھوتیشور اگت۔ اوگت اکھلیشور
سرولیشور۔ بم بم۔ بم بم بھوتیشور
کرونا سندھ۔ دین بندھ
آشوتوش۔ دیا سندھ
جے۔ جے۔ کیلاشی کالمیشور
جے۔ جے۔ ابنا سی رامیشور
جے۔ جے۔ کاشی پت وشولیشور
رادھ شیا م بد بو بھائی ہر ہر

۱۰۴

کتھا پرا راجہ

جب سے بھرا ناؤں سہت پر کھو کا ہوا بواہ
تب سے چھایا اودھ میں نیا چاؤ آتساہ
راجیشور سمرات ہیں دشترتھ پر تھوی پال
پر جا سکھی دھن دھانیہ سے سب کا خوشحال

ایک دوس اچانک راجہ لے
دیکھا کچھ بال سفید ہوئے
سوچا آتا ہے گریشم کال
ترونائی پہ پڑ گئی اوس
کالی متوالی رات گئی
تکتا ہے راجہ چندرما کو
اب تک اگنت راج میں ہے
کب تک ندرائیں سوئے گا
میرا میرا کرتے کرتے
بدلی نے رنگت بدلی ہے
برسوں گر جائید ہسپتال میں
برسوں تک راج کاج دیکھا
اب فاک ڈال ان جھگڑوں پر
نادان بیاج کے لالچ میں
سب راج تاج پتروں کو دے
اب تک تو وشیا مند کیا

درین میں اپنا سمکھ دیکھا
چوتھے پن کو سمکھ دیکھا
سندر بسنت رتو جاتی ہے
اب بروہہ اوستھا آتی ہے
آگیا چاند کا آجیا لا
ہے گرہن پرو پڑنے والا
بندہ ہے حسن پرستی کا
کچھ خیال بھی ہے ہستی کا
تو دن کی نائیں ٹوھلتا ہے
سورج پشچیم کو چلتا ہے
برسوں شکار میں لگن رہا
برسوں ولاس میں لگن رہا
جلدی تلاش کر مکتی کو
کھوئے دیتا ہے پونجی کو؟
اور بن میں جائے تپیا کر
اب برہمانند کی پتھنا کر

غزل

ہائے آثا ر بڑھاپے کے ہوئے جاتے ہیں
 اور ہم دھوپ کی مانند ڈھیلے جاتے ہیں
 سیاہ بالوں کی اندھیری میں تھے ہم بھی اندھے
 خواب میں بھی نہ یہ سوچا کہ لٹے جاتے ہیں
 چاندنی آگئی کہتی ہے کہ دل صاف کرو
 ورنہ پڑتا ہے گڑھن چند روٹھکے جاتے ہیں
 ہائے یہ سن کے بھی کچھ ہے نہ خیال عقے
 روز بڑھتے ہوئے برسوں کو نگنہ جاتے ہیں
 بشرم تو یہ ہے کہ سب جان کے انجان ہوئے
 اور آخر اسی دولت پہ موئے جاتے ہیں
 ہائے ترشناہ مٹکی من نہ تھکا رادھے شام
 ہم تھکے جسم تھکا زور تھکے جاتے ہیں
 اسی طرح دشترتھ رہے کچھ سیتاہ اوداس
 نیتہ نیم کر ایک دن گئے گرو کے پاس

بولے " مہاراج آترتا ہے
 دیکھتے سوکھتا جاتا ہے
 اب بروڈھ اوستھا رانی ہے
 میرے سونے ہی سونے ہیں
 جب برہم چہرہ یہ کو پورن کیا
 اب دھارن کر کے بان پستھ
 پچھلے پڑکھاؤں کی ناہیں
 راجا کے لائق رام ہوا

دشترتھ بولے " ٹھیک ہے راجا تیرا وچار
 میں بھی اس پرستاؤ کو کرتا ہوں سو بیکار

بیتروں پر ڈالیں راج بھار
چو تھا پن اُس کی یاد میں دیں
ہے راجا تیرا سب و چار
تپ کروں تپو بن میں خاکے
گھر ہی میں کر الیکانت پاس
چنتاؤں کا کرو ہشکار
دے راجچندر کو راج تلک
اور چھوڑ سبھی چنتا من کی
راجاؤں کا ہے دھرم ہی
ہے گڑھستیوں کا کرم ہی
تیری راجھا پر نہ بھرتے
اتنا خیال غلطی پر ہے
آرادھن برہم متو کا کر
آواہن آتم ستیکا کر
آمنہ اسی اور میں ہے
چنتا منی تیرے گھر میں ہے

جب وششٹھی جی کو ہوا یہ وچار سو بیکار

تب راجا نے ایک دن کیا عام دربار

بولے۔ منتری اور پر جا گنوا
اب کنور تہارے راجچندر
ہیں رام مدھ بھاٹھی نرمل
مرگنیہ دور درشتی۔ بھی ہیں
گن جو کہ چاہیں راجا میں
اس لئے یہی راجا ہوں تو
پر راجا ہو کر راجسیہ کریں
اب تک اُنراگ مال سے تھا۔
وہ سبھی رام میں در سے ہیں
ہم اُن راج کے رن سے ہیں
اور ہم یہ اشرم تیاگ کریں
اب مالک سے انراگ کریں
اس کی بس یہ ہی منشا ہے
ہم سنیں لو کہ سمت گیا ہے

اُچت اور ات شریعت ہے سب نے کہا بیکار

اس پر کار سب کو ہوا یہ وچار سو بیکار

جب یہ نہج ہو چکا تب دیا پایا آٹھاد

گو نجا سارے دشو میں راج ملک سمواد

ہو رنگ پت کا پہرائیں
 اور مندر جھنڈی لہرائیں
 رستوں میں چھڑکے جاتے تھے
 گلیوں میں فرش بچھاتے تھے
 کچھ دور دور پر دوار بنے
 سو اگت اور جے جے کار بنے
 ہر جگہ منگلا چار ہوا
 ہر زبان پہ جے جے کار ہوا
 پھر کوشل پور سی رجبھانی
 پیتے تھے ایک گھاٹ پانی
 پھر کیونکر تاب بیان کی ہو
 اور آنکھ بغیر زبان کی ہو
 سننے دھیاں لگے

ہو نہار مٹی نہیں کرد انیک اُپاے

تھیں تین رانیاں راجہ کے
 لکشمی شتر و ہن سیمترا کے
 راجہ کی پیاری بیٹی ہوئی
 منہ لگی ہوئی سرخس ہوئی
 بس اسی منہ کے سر میں
 آئی یہ سسے کے چاکر میں
 اس پھولے رکھوکل کے بن میں
 پت جھاڑ بنی یہ گلشن میں
 اس راج ملک کی شو بھائیں
 دشترکہ کے جیوان ہروا میں

گرہ گرہ نورن بندن داری
 دوار سے دوارے پر سورن کشت
 چندن پھولوں کے عرق عطر
 نخل اطلس اور زریوں کے
 ہیروں کے اور موتیوں کے
 زریوں کے تھان پہ مینوں سے
 ہر دوازے پر نوبت تھی
 ہر دل میں لہر خوشی کی تھی
 دشترکہ سارا دُچکر ورتی
 جس جگہ شیر بگرمی ددانوں
 ایسے گھر ہو گا راج ملک
 جب زبان کے یارو آنکھ نہیں
 اب آگے جو کچھ ہوا

کیسکتی۔ سمتر۔ کوشلیا
 تھے راجندر کوشلیا کے
 کیسکتی بھرت کی ماما تھی
 منتھرا اُسی کی داسی تھی
 سو ہو نہار اکر کھیلی
 شاردانے اس کی مت پھیری
 جب اُس نے رتو بخت دیکھی
 تب اُس کے تن میں آگ لگی
 بن گئی اچانک اندھی سی
 افسوس لگ گئی دیکھ سی

پتھروں بھیری بن گئی گھٹ
اور یہی چوتھ چاندنی ہوتی
دیکھو ایک سادھارن داسی
تختہ ہی لوٹ دو لگی ساوا
بل اگر دیکھنا چاہتے ہو
رات ہی رات میں کیا ہوگا
پہلے تو خاک اور اُڑانے کو
پھر سر کے بال بکھیر دے

لگی پوچھنے کیلکی "ہیں! داسی کیا حال؟

آج خوشی ہے سب جگہ کیوں ہے تجھے مال؟

ہم سب نے شیش گندھکے ہیں
تو جو رو رہی شگن ساعت
کیا کسی سے لڑ کر آئی ہے
سو گند تجھے میرے سر کی

یہ سنتے ہی بڑھ گئی اور حسد کی آگ

چھٹکاریں دینے لگی اُٹھی ناگنی جھاگ

بولی "دیکھو تو سہی چچی ہے گھر گھر دھوم

راج تلک ہے رام کا بے تم کو معلوم!

جس کا کل ہوگا راج تلک
راجا جی جسے چاہتے ہیں
کچھ نہیں دکھائی دیتا ہے
نکتے ہیں یہ جو نقارے
کھل گئے جھاگ کو شلیا کے
زانی کس ہمید میں سوتی ہے

اقبال بلند اُسی کا ہے

راتی یہ پتھدر اُسی کا ہے

اس خوشی کے پردہ میں غم ہے

آواز میں اُن کی ماتم ہے

اُن سے ہی بدھنا ہے راضی

راجا کی دیکھ دغا باز ہی

تو روز کھیلتی تھی چوسر
لے دیکھ لے رانی نرو تیری
وہ رنگ میں ہیں بد رنگ ہے تو
تیرے چھٹے چھٹ جا میں گے
وہ باہر آنے والا ہے
تم جانتی ہو راجہ دشترتھ
جو تم کو پران سمجھتے تھے
جو پیار بھرت کو کرتے تھے
وہ ہی راجا وہ ہی دشترتھ
مقدار رام کو مانا ہے

جیہی منتھرا کی سنی زہریلی گفستار

انھی سنبھل کر کیسکی بولی یوں دھندکار

چل بھل یہاں سے نالایق
جو نزل صاف روئی کے لئے
گراب کے ایسے دچن کہے
یہ بیچ مچ کل ہے راج تلک
اس مشبھ سمواد سنانے کے
کل راج تلک تیو ہار ہے تو

اس پر کار دینے لگیں رانی جی جب ہار

داسی پیچھے ہٹ گئی کہنے لگی جیکار

یہ ہار مبارک تھیں کو ہو
رانی جی جیت رام کی ہے
سلطان تمہاری راجا ہو
سو اس پر پالا پڑتا ہے
منتھرا نہ بھوسکی مال کی ہے
اور ہار تمہارے لال کی ہے
یہ شرط تمہارے بیاہ میں تھی
وہ بات اُسی آٹساہ میں تھی

اب اس چالاکی کو دیکھو وہ تم سے بازی لیتے ہیں
 نبھال بھرت کو بھیج دیا اور راج رام کو دیتے ہیں
 بلہاری ایسے آوتو کی جو نیوٹے دیش دیش میں ہوں
 ہو ایک پتر کو راج تلک اور دو بیٹے پریش میں ہوں
 رانی پھر کہنے لگی ”او دشتا! ہو مومن
 قضیے کرنے کے لئے تو ہوتی ہے کون؟
 ہیں مجھے بھرت اور رام ایک ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں
 مجھ چڑیا کے دو پنکھ میں یہ دونوں میری دو آنکھیں ہیں
 ہیں بھرت رام سے بھی بڑھ کر اور رام بھرت سے بھی بڑھ کر
 گر بھرت ہے میرا نورِ نظر تو رام ہے میرا لختِ جگر
 گانا

ایک ہے تن اور پاؤں دو ایک دیہہ دو ہاتھ
 ہوں جیسے ہا دام میں دو بگیاں ایک ساتھ
 میرے دونوں پران آدھا رہتا اور رام میں
 یہ بھرت نہیں تارا ہے تو رام پران پایا ہے
 ہے ایک دیہہ ایک خون ایک اتش ایک جل
 میں دو مکمل بمل پر بل اٹل اچل
 رمی داسی پھل ہیں دو ایک ڈار میرے دونوں پران دھار
 داسی بولی ”کس لئے ہوتی ہو د لکیر
 نیکی کرتے ہے بدی پھوٹ گئی تقدیر
 کیا عرض پڑی ایسی میری جو اپنا منہ بچو اوں گئی
 دونوں میں کوئی راجہ ہو میں تو داسی ہی کہاؤں گئی
 میں نے تو شرط ادا کر دی اب تلک تک جو کھایا تھا
 اس لئے محبت ہوئی مجھے شری بھرت کو گود کھلایا تھا

دیکھے بات شش پنج کی ہے
کیا نئی چال شطرنج کی ہے
شہ دیدی وہاں پیادہ نے
رُخ پھیر لیا ہے راہ جانے
کشتی لڑنے کا دنگن ہے
اُس اور انیکو کا بڑ ہے
اور کوشلیا جی کی بازی ہے
کس سے یہ لکشی راضی ہے
تو بھرت ہو او داسی کی طرح
خدمت گزار داسی کی طرح
کیوں پڑا عقل پر پتھر ہے؟
تو دُوب کے مرنا بہتر ہے!

کام کر گئی انت کو ناگن کی پھنکار
لگی کانپنے کیسکی آنے لگے خسار

جب تریا چر تر دکھائی ہے
اور شتر کو مرنے لگتی ہے
جو شتر پہ چڑھ کے بول اٹھا
ہوئی کے پردے کھول اٹھا
آفت کی شکل خوشی بن کر
رہ گئی وہیں بُدھی بن کر
اب خیال مجھے بھی ہوتا ہے
اور غیر غیر ہی ہوتا ہے
تیرا گن میں نے جان لیا
یہ میں نے اب پہچان لیا

رانی جی! ذرا غور کرینے
تم گھر میں اپنے رنج ہو نہیں
ہو خوشی کے گھوٹے پر سوار
ہیں وزیر بھی اُس طرف سے
یہ راج تلک کا جتن نہیں
اِس اور تمہیں تم اگلی ہو
رانی جی سنو تمہاری
اب دیکھیں کون دجے پائے
یہ تم پر بازی ہار گئیں
مانگی تم کو کوشلیا
دھکا رہے ایسے جینے پر
دنیا میں جب آبرو نہیں

بیشک زن بزن کر رہی ہے
پل بھر میں مرنے کو شتر کرے
کیا بسے تھا کیا جا دو تھا
اُس اور شاردو کا حیرت
کیسکی کی آنکھوں میں گھومی
ہوئی سر پر آ کر کھیلی
داسی سے کہا: "تو سچی ہے
اپنا اپنا ہی ہوتا ہے
بس میری شہ چٹک ہے تو
بیشک ہے راجا دغا باز

تو بدھمان نے بوڑھی ہے تو ہی اب اچھی رائے بتا
ہو بھرت لال کو راج تلک داسی اب وہی آپاے بتا
پلٹا کھایا وقت نے پلٹ گئی تقدیر

دونوں ایسی مل گئیں جیسے شکم شیر کمر کس کر
داسی بولی "واری جاؤں" ہو جاؤ کھڑی کمر کس کر
موقع سے جاں نگا دینا ارٹے نہ پائے پکشی پھنس کر
کچھ یاد ہے تم کو راجا پر دو قول تمہارے باقی ہیں؟
اس سے وجہ پانے کے لئے بس وہی بان بٹو کافی ہیں
گر تمہیں شکا رہا رہا ہو دھڑ رکو زہر بجھا کر کے
موقع سے ماری تو دینا مرگ کی چوڑی بھلا کر کے
راجا جب آئیں محلوں میں ترچھی کر بھوس کمانوں کو
پہلے کچھ تر یا چہ تر دیکھا پھر مانگنا آن ور والوں کو
اور مانگنا اس چتورانی سے جوہات نہیں جاتے پائے
اُس وقت مانگنا جب راجا سوگند رام کی کھا جائے
کہنا دو بائیں مانگتی ہوں یہ ٹیکا بھرت لال کو ہو
تپشی کے بھیش میں راجپندر بنو اسی چوڑا سال کو ہو

سکرو ر کم کبری کیا کر کر کپٹ کپٹاٹھ
کینھ کھن کو منترا جیوں نہ توے پن کا
راتی پرستی ہو کر بولی تیری بدھی کی بلہاری
بے بھرت آج سے رتی تیرا تو اُس کی سچی مہتاری
میں اب تک سمجھے بھی تھی کیا بھرت رام کی جوڑی ہے
داسی تیری بلہاری ہے دیوار کپٹ کی توڑی ہے
مٹھرا! کد اپ نہیں ہوگی اب کو شیا کی من مانی
اب راجا ہونے بھرت لال وہ ہوگی جو میں نے ٹھانی

اب کیا طاقت ہے راجا کی
پر ایک بات میں کہتی ہوں
ہیں راجندر بھی راجکنور
ہو اس میں جوڈہ برس بہت
یہ سنتے ہی منتھرا اٹھی اور رسیائے

ہاتھ مہی پر مار کے بولی بھونہ چڑھائے

لا کر کے اڑ رہے ہیں پر
اپنے ہاتھوں کے مار رہے ہیں
ہو چلا موڑ ناں میرا
جو کرے تمہارا سروناش
راتی اس راج مہو تنو کی
لوکپٹ کا نیدلہ لگے ہاتھ
وہ ایک ایک دن کے بدلے
چودہ دن کے بدلے میں
دوسرے بہت دن ہولے میں
پھر رام مٹانا بھی چاہیں
تیسرے جو یہ جلدی لوٹے
گر بارہ برس رہے بن میں
پھر تیرہ برس نہیں اچھے
کہتی ہے میری سرسوتی
سب سمجھ گئیں سب جان گئیں
وہ دیکھو سندھیا ہوتی ہے

ادھکار بھرت کا دور کرے
گر تو اس کو منظور کرے
کول ہیں رنر اپرا دھی ہیں
دو چار برس ہی کافی ہیں
یہ سنتے ہی منتھرا اٹھی اور رسیائے

پھر جاتی ہو طوفانوں میں
تم آپ کلہاڑی پالوں میں
اور تم پھر بہکی جاتی ہو
تم اس پر دیا دکھاتی ہو
ہو رہی دھوم چودہ دن سے
تم اس کو شلیا سوتن سے
ایک ایک برس تک آہ بھرے
چودہ سال رام بن دس کرے
شری بھرت لوک پر یہ ہو جائیں
تو بھرت نہیں بننے پا ہیں
تو پھر حقدار کہا نہیں گے
حق سے بے حق ہو جائیں گے
اس کارن چوڈہ واجب ہیں
چوڈہ ہی برس مناسب ہیں
اب آگ لگاؤ بن میں تم
یس جاؤ کوپ بھول میں تم

گانا

بھول جانا نہیں ڈوگمگنا نہیں، اب چھوڑا تمہیں تقدیر پہ
 دیکھو نہ راجا کی گھاتوں میں آنا
 باتوں میں رانی جی دھوکا نہ کھانا
 تیور بدل چل چل کام کو بنانا (بھول جانا نہیں)،
 رات ہی میں کاج ہوا اپنے بھرت کوراج ہو
 اور دن نکلتے رام کو بن واس ہو
 وقت کم ہے کام بہت دیکھو وجے پانا
 بھول جانا نہیں ڈوگمگنا نہیں
 سنتے ہی اس بات کے ہوئی سیکنی آگ
 انشن پاٹی لے پڑی دیا ان جل تیاگ

دستروں کے کردے تارتار
 بالی میں جھکے اُلجھ گئے
 لی مانگ کی سرخی آنکھوں نے
 شہ نکاروان پر تیل پڑا
 مستی نے ہونٹ کئے کالے
 سر کی ساڑھی ساری سر کی
 وہ سچی ہوئی سندرمورت
 داسی کے ہوا بدلتے ہی
 باغ باغ جب شام کو آئے دشتر تھ راؤ
 دیکھ کیکنی کمی دشا بولے سرل سبھاؤ

ہیں پران پر یا ہیں میں یہ کیا!
 بے وقت پھول سے مکھڑیکی
 لٹ کے موٹی کیوں بکھر رہے
 بڑھ گئی مانگ اُلجھ میں ہو
 کیوں کوپ بھول میں بیٹھی ہو
 جو تمہیں پران چہا رہا ہے
 فرماؤ یہ حالت کیوں ہے؟
 مرجھائی ہوئی رنگت کیوں ہے؟
 من مار بار کیوں چل گیا؟
 کاکل کا کل رنگ بدل گیا
 کیوں بھاری تم کو چھین چھین ہے؟
 کل اس کے ابھیشک کا شہ دن ہے

پیارے اٹھو شرنگار کرو
کچھ درد ہے یا کچھ صدمہ ہے
جس آنکھ نے تمہیں ڈرایا ہو
جس زبان نے تم سے سخت کہا
پیر تقویٰ پر پڑی کر اہتی ہو
کیا مانگتی ہو کیا چاہتی ہو
سرسے وہ آنکھ نکلوا دوں
وہ زماں وہن سے کٹوا دوں
راجا کے یہ شبہ سن کھوئے
دلنوں میں

گہری سائنیں چھوڑ کر بولی راتی میں
”میں کون تمہاری ہوتی ہوں“
من میں تو سوار تھہر رکھتے ہو
دنیا میں کون کسی کا ہے
جس پر ان دنوں عنایت ہے
اس مانگہ پہ جان نکلتی ہے
مانگے سے بھیک نہ ملتی ہے
دیکھے مانگ کیا دیتی ہے
بالوں کو بندھوا دیتی ہے
راجا بولا ”دھنیہ ہو دھنیہ ہو تمہارا گیاں
آپ آپ ہی مانگ کا کرتی ہیں آپاں
اس مانگ کی عزت راتی جی
دہلایا گی نہ بسن اسی سے ہو
ایسے ویسے سے مت مانگو
جو سدا مانگ کا عاشق ہے
اچھا یہ بندش جانے دو
پیارے پیارے سو گند میری

پلو چھوڑ اپنی پیٹوں سے
بھرتی ہو اسے موتیوں سے
مانگو اُس سے جو پورا ہے
اور بات کا اپنی سچا ہے
یہ تہا و کیوں روٹھی ہو؟
بولو بولو کیوں روتی ہو؟
راجا کی یہ بات سن اٹھ بیٹھی بے پیر
تیوری پہ بل آگئے اور سنبھالے شیر

بولی: تم میرے سوامی ہو
 رگھو و لکشئی ہونست وادتی ہو
 راجا جی قول ہے مردوں کا
 پران دیر وہی کہلاتے ہیں
 چاہے سب متر شتر و جہ ویر
 سرکٹ جائے تو کٹ جائے
 سمن نہیں ہے ہمارا ج!
 وہ بھی دھن میرا چھ کو وہو
 راجا بولا: بس یہی اس پر ہتی یہ حال!
 اتنی لمبی بھو مکا اور یہ کچھ سوال!!

دوور تو کوئی چیز نہیں
 کچھ تجھے رارا انکار نہیں
 وہ لے لو جو مرضی چاہے
 یہ سب فریب میگوں میں ہے
 جو کہا کیا جو دیا دیا
 رانی بولی: جی نہیں یہ ہے نقلی جوش
 ہو جاتے ہیں وقت پر بڑے بڑے خاموش

کچھ کرودھ نہیں اپنا نہیں
 سچ تو یہ ہے مجھ کو تو اب
 کرتی ہوں میں آپاس نہیں
 پُر شوں کا ہے بشواس نہیں
 ان بیٹھی بیٹھی باتوں میں
 سچے ہو تو ہے راجا جی
 جہا راج نہ مجھ کو بہکاؤ
 سو گند رام کی کھاھاؤ

راجا بولا: دشرتہ کیوں کرتی ہو تکرار؟
 تمہیں ستیہ کہہ دو میرا جھوٹا ہے یہ ہمارا؟

گانا

آکاش کے تارے چھ پر تھوی پہ اتر جائیں
 پر تھوی کے جیو بھی چھ آکاش میں چر جائیں
 مانک سمندر میں ہوں پہاڑوں میں مگر جائیں
 ہم وہ نہیں ہیں قول سے جو اپنے مگر جائیں
 پر ماتا گواہ ہے اُن بہت نہیں ہوگا
 کشتری کمار دھرم سے و چلت نہیں ہوگا
 سو گند یوروک میرا اب تجھ سے کٹھن ہے
 یہ ویرہ پر تنگیا ہے یہ کشتری کا چین ہے
 مدھیسٹھ میری بات کا یہ راج بھون ہے
 اور ساکشی آکاش ہے پر تھوی ہے پون ہے
 ہے اُن پہلی مرتبہ اُس پاک نام کی
 کھاتا ہوں تیرے سامنے سو گند رام کی
 رانی بولی ”دھنیہ ہے یہ ہے سچی اُن
 اب میں تم سے مانگتی ہوں اپنے وردان

ہاں سُنوں پران پت پران ناتھ
 پہلا ور رام کے بدلے میں
 دوسرا جو رن چاسے میرا
 کشتری نریش کہلاتے ہو
 یہ رام جو راجا ہوتے ہیں
 کل سے ہی چودہ برسوں کو
 پرانیش پیار رکھتے ہو تو
 کشتری اور ست واوی ہو تو

اب میں اپنے ور مانگتی ہوں
 یہ راج بھرت کو چاہتی ہوں
 سو سُنو سُنکو چت مت ہونا
 تو ست سے و چلت مت ہونا
 سو راجا نہیں اُو داسی ہوں
 تپسی بن کے بنو اسی ہوں
 پیار می کے سناکھ منہ کھولو
 جلدی سے ایو مستو بولو

اُف شد یہ تھے نہیں تھے زہریلے تیر
 چکے گلتے ہی ہوا سسل ہر دے پتھر

اس سیدھے سادے راجا کا
پل بھر کو آنکھیں بند ہوئیں
بیہوشی آنے والی تھی
پر تھوپی پر گرنے والے تھے
سوچا یہ پھل ہے کرموں کا
بس یہی سوچ کر رگھو و نشی
بلوان اٹا ہے جس کا
سچ کہا ہے کسی کہیتا نے

ذرا دیر تک مومن رہ بولے دشترتہ کے

پیر یا تمہارے سامنے کہتا ہوں ست بھائے

سب پتر پتا کو ہیں سمان
میں مجھے بھرت اور رام ایک
جو پہلی مانگ تمہاری ہے
ہو بھرت لال کو راج تہلک
پر دیش نکالا رام کو ہو
اس میں کیا غم نے سوچا ہے
رانی! لے راج بھرت جی کو
ہے رام گنو اور نردوشی
رانی! رانی!! یہ تیرا پت
اس سے پاؤں پرڑ کر تیرے
میری ان بوڑھی آنکھوں کے
ہو چاہئے مجھیں اودا سی کا

یہ بات آپ بھی جانتی ہیں
بھگوان ترلوچن ساکشی ہیں
وہ نہیں ہوتی ہے بھارتی
آلباہ سہرت سو بیکار تھے
اور وہ بھی چوڑاہ ورشوں کو
میں سمجھا نہیں اشاروں کو
لیکن یہ کروڑ آپاے نہ کر
اس پر اتنا انیائے نہ کر
جو تیرا پوجیہ دیوتا ہے
بس اتنی بھیک مانگتا ہے
آگے ہی رہے مورتی وہ
پر رہے ایودھیا میں ہی وہ

شبہ نہیں تھے راؤ کے تھے آمرشن منتر

چھتن بھن کرنے لگے رانی کا شڈینتر

پہر ہو نہ سار ہو ہوئی ہے
دستری جب ہٹ چڑھتی ہے
کہنے کو تو اس شبہوں نے
پہر ہو نہ سار کے جھوٹوں نے
راتی شاید رات ہی ہوتی
اور آدھ بچائی کو نے کی
دیکھا کبڑی ہے کھڑی ہوئی
”ہاں ساو دھان اس وقت ہی
راتی تب کہنے گئی راجا! یہی زبان؟
کہو دو لگائے لگے جب مانگے وردان؟“

وردان جو میں نے مانگے ہیں
پڑ گئی جو رکھنا بہتر میں
جی اگر آپ کا دکھتا ہو
بوڑھی آنکھوں کے آگے ہی
مہاراج بات ہے گھر ہی میں
تم اپنے منہ سے یہ کہہ دو
میں ان کو بدل نہیں سکتی
دھونے سے نکل نہیں سکتی
تو ایک آپاے بتاتی ہوں
وہ رہے وہ رائے بتاتی ہوں
کچھ بچوں میں اپنا نہیں
میں دو لگایہ وردان نہیں

یہ سنتے ہی ایک دم ابل اٹھے مہاراج

بولے ”بس اب ہو چکا ہو نا تھا آج

اونچے بدھ والی استری!
جو ستیہ ہمارا جیون ہے
ہم سور یہ دشمن کے غلوں میں
سنتی ہے پر ان دیویں گے ہم
کیا انجمن سے یدوان نہ دیں
اور اُدھر رام بن جاتا ہے
مہور سے ہمیں گراتی ہے؟
تو اس سے ہمیں ڈگائی ہے؟
کالماسہ آنے دیویں گے
پر دجن نہ جانے دیویں گے
تو دھرم ہمارا جاتا ہے
تو پران بدھ راجاتا ہے

بس آپ کر تو یہ تزارو میں
ہے دھرم کا باٹ دھرا
بیٹے کے واپس دور دور جا
او سوہ اپا بین جو بندہ تھی
ماتا عزت ہو جیوں میں
اور پورے کھنڈ کی آشا
رانی رانی کیا کرتی ہے؟
میں کہا تو نیا اور بیٹے کیا
سب کچھ نبدان دھرم ہے

گانا

جان جائے گی پر رانی یہ آن نہیں جائے گی
سر جائے گا پر سر سے یہ تان نہیں جائے گی
رواں رواں ہے دھرم پر دیکھ لیجے جانچ
کرم کسوٹی مکہ رہی نہیں سانچ کو آنچ
چندر ٹرے سورج ٹرے ٹرے میرے اور یہ بیت
ٹرے نہ کستری ستی سے یہ رکھو کل کی ریت
چاہیں ہو جائیں میری کھال کے ٹکڑے ٹکڑے
ہڈیاں چور ہوں اور بال کے ٹکڑے ٹکڑے
چاہیں ہو جائیں میرے مال کے ٹکڑے ٹکڑے
پیٹ بھرے کو ملیں چھال کے ٹکڑے ٹکڑے
چاہے کتنا ہی ستائے کوئی آنند ہے
ستی سے میں کبھی ڈگ جاؤں تو دھکا دے
سب جائیگا پر رانی! زبان نہیں جائیگی

رانی بونی۔ واہ واہ جب ہے اتنا جوش
تو ہاں کہنے کے سہے کیوں ہوتے خاموش؟

ست دادی تھا ایک ہر شچند
جس کی سچائی کا چرلہ
دوسرے مہا راجا شوکھے
رکشا پر ایک کبوتر کی
تیسرے ہوئے سری نیت ودھیج
جب آکر اندر مانگتا ہے
میں تم سے ہر شچندر جیسا
میں تم سے شو ودھیج جیسا
میں مانگتی ہوں تم سے قرضہ
تم ہر شچندر کے کل میں ہو

راجا بولا "کیسکتی بس اب ہو خاموش

جو شیلے کو اور کیوں ولا رمی ہے خوش؟

میرا کچھ نہیں بگڑتا ہے
رائی تو اپنے پاؤں میں
اس سے گرم ہو رہی ہے تو
تب تو ہی اپنی کرنی پر
اچھا جو ہونا ہے ہو گا
میرا تو آج سہی ہی پر
رائی! رائی! انچیل پسار
نے راج بھی لے بنواس بھی لے
پکے پکے بکل ہوئے
کچھ آنکھ لگی گر گئے وہیں

تو جو مجھ کو للکارتی ہے
خود آپ کلہاڑی مارتی ہے
لیکن چپ گرمی اترے گی
پچھتاوے گی اور رووے گی
مجھ کو اُس سے کیا مطلب ہے
جو کچھ ہے نیو چھا در سب ہے
قرضہ بھی لے اور دان بھی لے
بر دان بھی لے اور پران بھی لے
آگنی نراشا آشا میں
ہو گئے سُشپت اوستھا میں

ادھر سو ریو وہ ہوا ہوئے راجسی سانج

دوارے پہ نوبت بھی راج تہلک ہے آج

سب سے پر یہ ہے تو کیلئے
 ٹھٹھا رہا ہے ابھی تلک
 کیا کارن ہے معلوم تو ہو
 میں یہ کیا ہے سناٹا ہے
 فٹری نے دیکھا راجیشور
 جس سے آنکھ کھل جاتی ہے
 اتنا ہی نہیں اور دیکھا
 سر پہ کہیں اور تاج کہیں
 اور یہ بھی دیکھا سر ہانے
 وہ بھی شرنگار دھیتا ہے
 یہ ورشیہ دیکھ کر فٹری بھی
 آئے تلاش میں راجہ کی
 کچھ دیر بعد سنبھلے پوچھا
 باہر نقارے بجتے ہیں

مہاراج ہیں اب تک محلوں میں؟
 رجنی کا دیکھ محلوں میں
 فٹری محلوں میں جاتا ہے
 اور اندھکار دکھلاتا ہے
 مچھلی کی طرح تڑپتے ہیں
 تب رام رام ہی رختے ہیں
 جامے کے ٹکڑے ٹکڑے ہیں
 مالاکے دانے بکھرے ہیں
 کیکنی کھڑی ہے ہانگن سی
 بھے وایک وکٹ پشاجن سی
 مستبدہ ہو گئے محلوں میں
 اور آپ کھو گئے محلوں میں
 ”کیکنی سے ماما یہ کیا؟“
 محلوں دکھلاتا یہ کیا؟

رانی بولی ”رام کو لاؤ یہاں بلالے
 جب وہ آئے یہاں پر سب کارن کھل جائے“
 جو آگیا کہہ کر چلا فٹری سٹیش لوانے
 چلتا ہے پر سو گئے پاؤں نہ چلتے ہائے
 اودے ہوا تھا جس جگہ سکھ کا سوچ پر بھات
 ہوتی ہے اب اس جگہ دکھ کی کالی رات
 فٹری نے چلنے کہا اٹھ شیگھر سکھ کند
 آئے ماں کے سامنے رام سچہ اند

دیکھا بے ہوش پتاجی ہیں
 گویا شکار ہے پڑا ہوا
 ماں کی تیوری ہے چڑھی ہوئی
 اور وہیں ٹسکارن کھڑی ہوئی

اچھے بیٹے نے نہیں تو رنج دارا کے چروں کی
پھر پاس پتا جی کے با کے انگلی ہندی اُن پانوں کی
کرا پتا نیا حال ہے کیوں ہو تم ہوش؟
مجھے دیکھتے بھی نہیں ہو ایسے خاموش
بے پتا پتا کیا تمہیں ہوا؟ کیوں تم کو مور چھا آئی ہے؟
کیا کسی لڑکے نے گھبرا ہے یا کچھ لہجہ میں گھبراہٹ ہے؟
مشرقی اشرقی انا انا انا؟ یہ ایسے کیوں گھبراے ہیں؟
کیا مجھ سے کچھ اپرا دھ ہوا جو میرے پتا رساے ہیں؟

جیون ستار مضرب سے دیتا ہے جھنکار
تیوں راجا کے کان میں پہنچی یہ گفتار
کچھ حرکت ہوئی رکھیں آنکھیں اور ایک سوال سے نکلا
دھیرے دھیرے کچھ ہونٹ ہے اور رام شہد مکھ سے نکلا
بیٹے کی پیاری چھب نہار اچھے پرکار بھر لیں آنکھیں
اشیر باد آنکھوں میں دے پھر وہیں بند کر لیں آنکھیں
تجھی کیسکو نے کہا رام اس طرف آؤ
میں جو کہتی ہوں اُسے سن لو کان لگاؤ

تم یہ سوال کرتے ہو گے کس بکھ نے انہیں دبا یا ہے
اس کا کارن بتا نے کو میں نے ہی تمہیں بلایا ہے
تم جانتے ہو تم سے ان کو کس قدر محبت زیادہ ہے
بس اُسی موہ کے کارن سے ان کی یہ بُرمی اوستھا ہے
دور دینے کے لئے مجھے ان کا برسوں سے وعدہ تھا
جب وقت ہوا تو مانگ لیا جو کچھ بھی مجھے مانگنا تھا
مانگنا یہ راج بھرت جی کو چودہ برسوں ہو اس تمہیں
یہ سن کے یہ بے ہوش ہوئے اچھا تھی رکھیں پاس تمہیں

مچھو ہوا وہاں جو ہونا کھٹا
 تم اپنا فرض سمجھو تو
 بیکار ہونی سب اچھا ہے
 تو پوری کرو کلیہ
 فٹری لے جب یہ سنا گیا پسند آئے
 وہیں زمیں پر گر پڑا منہ سے نکلی ہاتھ
 مین ہی من مسکلا پڑے رام سچا اندر
 ہاتھ بڑے کے مات سے بولے پچھو کہہ کن

وہ بڑ بھائی وہ بیٹا سچے جو
 ماما! اگر ایسا حکم ہے تو
 ماں باپ کا آگیا کمار کی ہے
 زندگی پوتر جا رہی ہے
 ہم اتنے بڑے جو ملے لیکن
 اتنی سدا یہ رہا ہمیں
 ماما یا بتا کسی نے بھی
 کچھ حکم نہ اٹھک دیا ہمیں
 یہ آج سبھی موقع ہے
 جو کتبہ ہیں وہی بستاں
 ہے آج ہمارا اہو جھاگیہ
 ہم سے سیوا لیتی ہے ماں
 ہم تو خود سوچا کرتے تھے
 تب جانیں گے ہم دکھ کیا ہے
 ہم سچ کہتے ہیں راج ہنگ
 وہ بھرت پران پیارے کو ہو
 ہاں سوچ ہے کچھ تو ہے یہ ہی
 آٹھچر یہ ہے اتنی بات یہ ہی
 شاید کچھ بات اور بھی ہے
 معلوم نہیں یہ ہوتا ہے
 اس پر کار کہتے ہوئے بڑھے پتا کی اور
 کوئی اپرا وہ ہمارا ہے

تجھی تکستی لے کہا "ٹھہرو کرو نہ شور
 تم جب تک کھڑے ہو گے یاں
 اس پر کار کہتے ہوئے بڑھے پتا کی اور
 الکا سنتا پ نہ جانے گا
 جب تک تم بن جاؤ گے نہیں
 یہ پشچا تا پ نہ جائے گا

اِس لئے مناسب تو یہ ہے تکلیف نہ ان کو پہنچاؤ
 جتنی جلد می ہٹ سکتے ہو اُن کے آگے سے ہٹ جاؤ
 مئے جس سے کان سے ماتا کے پر بین
 ہٹے پتا کی اور سے تبھی پتر کے بین
 اُنراگ باپ سے ہے لیکن ماں کے درجے کو دیکھتے ہیں
 جو ابھی پتا کو دیکھتے تھے وہ اب دوارے کو دیکھتے ہیں
 اُس سے پتا کو من ہی من کر کے پر نام رکھو رائے چلے
 جو آگیا بس رتن ہی کہا اور ماں کو ماتھ ٹوکے چلے
 کہا کیسکی نے تبھی "جاؤ ہو تیار
 کوشلیا سے بھی ذرا مل آؤ یکبار
 ہاں ایک آگیا اور بھی ہے بل کر کے اسی جگہ آنا
 میں بالکل و ستر منگاتی ہوں وہ آکر یہیں پہن جانا
 اب جاؤ اور جلد می آؤ یہ سے نہ نہ مادہ ملن کا ہے
 جو راج ملک کا تھا مہورت وہ ہی مہورت بن گن کا ہے
 اتنے میں مہاراج سے مکھ سے نکلا "رام"
 منتری نے اکٹھ کر تبھی اُن کو کیا پر نام
 ادھر مسکرا کے چلے مند مند سکھ دھام
 دھنیہ رام اور دھنیہ یہ گاتھا رادھے شام

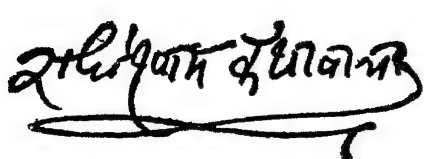
تمام شد

نقلی کتابوں سے بچتے

ہماری رائے اور ہمارے نائٹکوا کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ کر پکاشت کر دی ہیں۔ اقبالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے یہ نقلی کتابیں نہ تین پیسے میں بکسلیں گے اور دیجاتی ہیں جنہیں بکسلا کر یا ۲ یا ۳ روپے میں بچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کارگر ایک کو ایسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لئے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر پنڈت رادھے شیا م جی کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر رادھے شیا م وششٹہ یا طرز رادھے شیا م چھیا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں ہمارے یہاں کی کتابوں پر پنڈت جی کے یہ دستخط رہتے ہیں انہیں پہچان لیجئے۔

نیا زکیش :- 

”منیجر“ بٹری رادھے شیا م اپستکالیہ بریلی

کوشلیا ماما سے دوڑائی

رام کتھا نمبر ۶



لیکھک
نیپال گورنمنٹ سے کتھا واجپتی کا خطاب پائے ہوئے
کیرتن کلاندھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ ہری کتھا وشارو۔ کوی رتن۔

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

پرکاشک

نشری رادھ شیا مپستکالیہ بریلی

قیمت ۳۲ نئے پیسے

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

شہری
رام کتھا نمبر ۶

اجودھیا کاٹھ

سری رام کتھا
مصنف
نیپال گورنمنٹ سے
کتھا و اچپتی کی سند یافتہ
کیرتن کلاندھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ کوی رتن
پنڈت رادھے شیام کتھا و اچک

قیمت فی جلد ۳۲ نئے پیسے

۱۹۶۱ء

نویں بار ۱۰۰۰

پرنٹر پنڈت رام نرائن پانڈک

سری رادھے شیام پریسن پبلی

چرا ارٹھ

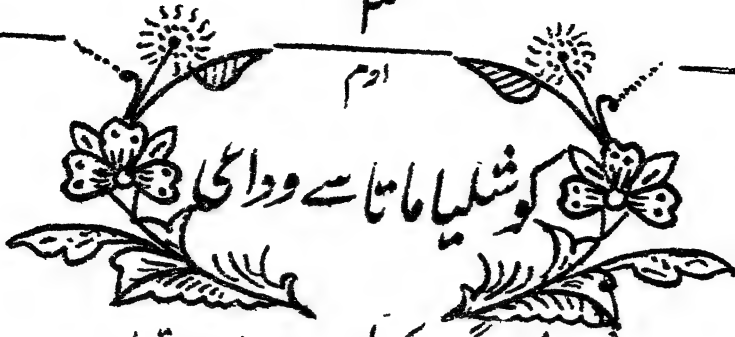
بھورے من - کاشی پت - ترپاری
 مرنوئے منگل کاری گرجا پت - کرنا کاری
 سج ہاری - دکھ ہاری - بھہ ہاری
 بھورے من - کاشی پت - ترپاری
 جے کے داتا کا ماری جن کے سچے ہتھکاری

اسراری و بخاری

پورن کام - زادھے شیم

بابا بھولے بھنڈاری

بھورے من - کاشی پت - ترپاری



کوشلیا ماما سے ودائی

اُمڈ اُٹھا گھن کی طرح یہ سموا د تمام
 چودہ برسوں کے لیے جاتے ہیں بن رام
 ابھی ہو نچے بھی نہیں پائے تھے رگھوپر
 پہلے آئیں جبانگی کوشلیا کے تیر سکتیں
 دم تو دم دم پر گھٹتا تھا لیکن منہ کھول نہیں سکتیں
 تھا لاج کا تالا پڑا ہوا۔ عجیبو رتھیں بول نہیں سکتیں
 تھی سوانس۔ گھونٹا آندھی کی طرح ڈھونڈے تھی رستہ چلنے کی
 انکھیاں گھٹائیں تھی بنی ہوئیں دیکھے تھیں باٹ برسنے کی
 کوشلیا کہنے لگیں بیٹا یہ کیا حال؟
 آج تمھارا مور ہا ہے کیا احوال؟
 اس طرح اداس ہو رہی ہو جس طرح بھکارن ہو کوئی
 مڑھائی ہو ایسی مالتو۔ برسوں کی روگن ہو کوئی
 بیٹا بیٹا سو گند میری۔ بتلاؤ تو چنتا کیا ہے؟
 نچا کو دور کرو سیتے اور کہہ دو آشنا کیا ہے؟
 یہ سنتے ہی سب نے چرن گئے اکلانے
 نینوں نے بھی اس کے ذہن دو بوند گر گئے
 رُکی ہوئی تھی والیو جو۔ ملی اُسے کچھ راہ
 تب سیتا کہنے لگیں کر کے دھیمی آہ
 بچا کو کیسے دور کروں۔ یہ تو استریوں کا کہنا ہے؟
 پر آپ آگیا دیتی ہیں تو کہتی ہوں جو کہنا ہے

مہاراج سے سنبھلی مانتا ہے۔ پر ن چکا لیا۔ دو بچن کا ہے
 پہلے میں راج بھرت کو ہے دو جانکے بن گمن کا ہے
 اب آپ کے نیا یا لیا ہے۔ میں اپنا آویدن لائی ہوں
 چودہ برسوں کے جیون کو مزدھارت کرنے آئی ہوں
 اس سہے میں میرا دھرم ہے کیا۔ کیا آپ کی اچھا ہے مانتا؟
 میں بن جاؤں یا بیاں رہوں مجھ کو کیا آگیتا ہے مانتا؟
 استری کے لیے ایک پتہ ہی سرو سوا اور سرو ویر ہے
 لیکن جو درجہ ساس کا ہے وہ کچھ اس سے بھی بڑھ کر ہے
 ہں آپ پوجنیا ان کی جنگی یہ تجھ بچارن ہے
 اس لیے آگتیا کی اچکشا۔ لینے کو کھڑی بھکارن ہے
 یہ سننے ہی گر پڑیں۔ کوشلیا کہہ ہائے
 بوڑھی آنکھوں سے تلے گیا اندھیرا چھائے

یدی روک نہیں تیں سیتا تو اور انرتھ وھان ہوتا
 "اتھ" کیلکئی کے بیاں ہوا "الی" کوشلیا کے بیاں ہوتا
 لیکن روکا تھا دشرتھ کو جس طرح سیتہ کی بھکتی نے
 رکھائیوں ہی۔ کوشلیا کو اس سے دھرم کی شکتی نے
 پھر میں کچھ دھکا لگا۔ دیں پھر آنکھیں کھول
 دھیمی سی آواز میں لگیں بولنے بول

باہر دھنا یہ کیا چکر رچا۔ یہ سہے کا پرورتن کیا
 راجا بھیشک ہوتے ہوتے چودہ برسوں کا بن گیا
 تو پوچھتی ہے مجھ سے بیٹا میں بن جاؤں یا بیاں رہوں
 میں پوچھتی ہوں تجھ سے بیٹا میں جیتی رہوں یا پران بھول
 پھر کچھ چکر آ گیا اور مندے کچھ مین
 کچھ چھن کے پرانت پھر سنبھلیں بولیں میں

میری کیا ہے میں بوڑھی ہوں جیوں تیوں دن کاٹ ہی لوں گی میں
 یہی نہیں کٹے تو یہ ہوگا اس دنیا سے چل دوں گی میں
 پر ایسا بھر ہوگیا کیا تو کس پر کارسہ سکتی ہے؟
 تو تو چند رت کا چند کی ہے کس طرح پر تھک رہ سکتی ہے؟
 وہ راجہ ہوں تو تو رانی وہ یوگی تو تو یوگن ہو
 وہ یدھی بن باسی ہوتے ہوں تو بامے تو بن باسن ہو
 بن سمجھے اودھ سے بڑھ کر ہو جب ساتھ ہوں پر انیشو تھے
 ہوں بن دیو یاں ساس تیری اور بن دیو تاسخس تیرے

ہو کر تگی تب جانکی کرنے انھیں پر نام
 اتنے ہی میں اس جگہ آ پہنچے شری رام
 بچھا دیکھا اور بھی تپ ڈکھالی گائے
 بانے شبد کے ساتھ ہی گئی ہو چھا آئے

جب رام پتا کے پاس گئے تب ان کی بیری اوستھا تھی
 اب ماں سے ملنے آئے تو ان کی بھی وہی درد شا تھی
 آخر کچھ تھوڑے کھیرا کہ سیتا سے بول اٹھے دھاؤ
 دیکھو میں پکھا جھلتا ہوں - تم تلو سے ان کے سہلاؤ

پنکھا جب جھلنے لگا ماں کا پیارا لال
 تلو سے سہلانے لگی پستہ بدھو تنکال
 رہیں بد ریا کی طرح آنکھیاں جو اٹھائے
 تھے جان کر انھوں نے وہی تپس جھڑی لگائے

سیتا نے بہتیرا روکا پر وہ کب رکنے والی تھیں
 ساجن کو ساؤن مجھیں وہ اپنی ذہن میں متوالی تھیں
 مانو ہیکیاں گر جتا ہیں سو آنسو کی واہو بہانی ہے
 برسات تھ جو ہے برسات ہی یہ سیتا برسات کی رانی ہے

دیکھی سیتا کی درشاہ یوں ڈانواں ڈول
 پچھوا کی ناپیں تھیں۔ اُٹھے رام جی بول
 سیتے سیتے اکیوں روتی ہو۔ کیا دھرا ویدناؤں میں ہے؟
 اُن سب کو شکھ ڈکھ ہے سامں بل جن کی آتماؤں میں ہے
 میں جانتا ہوں میرا دیوگ تم نہیں سیا! سہکتی ہو
 اس لیے آتما میں بل دو۔ بل ہوگا تو رہ سکتی ہو
 پرکھوئے جب ایسا کہا ہو میں اور بھی دین
 گئیں کھودنے پاؤں کے نکھ سے سیانہ

جب سمے بولنے کا ہو۔ تب بن بولے ہو تا کاج نہیں
 پرانوں پر جب آجاتی ہے تو رہ سکتی ہے لاج نہیں
 یہ سوچ کے سیتا بول اُنھیں کس کا بلوان آتا ہو؟
 مسکر تو تم ہی آتا ہو۔ آتا تو کسا پر مانتا ہو؟
 اب تاج چھوڑ کے کہتی ہوں۔ چرنوں کے ساتھ چلوں گی میں
 یدنی آپ بھیت رمائیں گے تو سوامی بھسم ملوں گی میں
 جیو آتما جب چل دیتا ہے تو دیر میں رہتی جان کہاں؟
 ایسے ہی سمجھیں پران ناٹھ جب ناٹھ نہیں تو پران کہاں؟
 کچھ چھن کوں تبددھ ہو بولے بھری رکھو یہ

پرے پرے دھیرج دھیرو ایسی نہو ادھیر
 چلنے کو تو چل سکتی ہو۔ پرہ وین تمہارے یوگیہ نہیں
 مے راج محل کی راج بدھو بن گمن تمہارے یوگیہ نہیں
 یہ گول تن سکمار کہاں۔ اور کہاں وہ بن سنگٹ مے ہے
 جس میں بنجروں راکششوں کا دیالوں اور باگھوں کا بھ ہے
 "بھٹ" کیا جب ساتھ میں میرے رکھوکل راج؟
 شبد جانتی نے یہی کہے چھوڑ کے لاج

جب درشن سکھ مے کا ہوگا تب کانن سنکٹ مے کیسا؟
 سنگھنی سنگھ کے ساتھ ہو جب تب اسکو ڈر اور بھگایا؟
 کیا کہا میرا تن کوئل ہے۔ جو نہیں دین کے قابل ہے؟
 اور آپ کا تن؟ وہ ہے کراں؟ اور اس بن گن کے قابل ہے؟
 کہنے کو ہم بلا میں ہیں پر ہم میں کتنے ہی بل ہیں
 ہم کراں سے بھی ہیں کراں۔ اور کوئل سے بھی کوئل ہیں
 سکھ اور دکھ کی تانب کاری ہو جاتی سمے سے پر تے
 جب سمے بدل جاتا ہے تو جنگل اور محل برابر ہے
 مونے مونے گندوں پر بھی۔ انسا جنھیں موتے دکھیا
 آپڑا سمے تو اُن کو ہی کانٹوں پر مے سوتے دکھیا
 رگھرائی کہنے لگے مے یہ نیتی اُددار

کنو تمہارے گن میں ہے ایک اور وجہ
 میں کیسے لے چل سکتا ہوں بندھ رہا میں آگیا پالن میں؟
 متجھلی ماں نے یہ نہیں کہا جانکی بھی جانے گی بن میں
 اب تم کو ساتھ لے چلوں تو وہ بات آن کی جاتی ہے
 ماں کہیں گی۔ پھر بن باس ہی کیا جب ساتھ جانکی جاتی ہے
 یہ سن بولیں جانکی ٹھیک ہے یہ مرید

پر میں پہلے کر چلی ہوں اس کا یرت وار
 کہہ چکیں بڑی ماشا جھ سے۔ وہ یوٹی تو تو یوگن ہو
 دے چکی ہیں مجھ کو آگیا یہ بائے! تو بھی بن باسن ہو
 پر بھو ادھر آگیا پال رہے میں ادھر آگیا پالوں گی
 پر بھو اپنا دھرم سنبھالیں گے۔ میں اپنا دھرم سنبھالوں گی
 داسی ہے آپ کی بامنگی چھسایا کی طرح ساتھ میں ہے
 جیون کی ڈوری پر ان ناٹھ اس سمے آپ کے ہاتھ میں ہے

کست

جیسے ہو آئندہ میں کو اٹھاہ ساگر میں
 مٹی سے ہو جیسے کہ آئندہ اہی بھن میں
 چند رما کے سامنے چکور کو آئندہ جیسے
 جیسے ہو آئندہ یوٹی کو آجھرن میں
 پر جا کو آئندہ جیسے پر جا پر یہ راجا سے ہو
 بھگت کو آئندہ جیسے ہری کی شرن میں
 رنگ کو آئندہ جیسے راج ندھانے سے ہو
 ویسے ہی آئندہ مجھے آپ کے چرن میں
 گائین

میں اس مندر کی ہوں پچارن میرے ٹھاکر تھیں تو ہو
 میرے برت تم میرے تپ تم میرے ایشور تھیں تو ہو
 مجھ چاکنی کے تم امرت مجھ چکورنی کے تم چند
 میں ملی ہوں تم سورج ہو میں بھر مری ہوں تم مکرند
 مجھ روگنی کی تم ہو اوشدھی مجھ دکھیا کے تم سکھ کند
 مجھ گریٹنی کے تم دھن ہو مجھ بھکاری کے آئندہ
 رادھے شیا م اس ابل کے بل تھیں تو ہو بڑھتی ہو
 میرے برت تم میرے تپ تم میرے ایشور تھیں تو ہو
 نیر بہانے لاک تھی چھ نینوں کی کوہ
 اب نے مالو دھوپ میں تھا برشا کا زور
 ادھر اندر جبل ہو گیا مان کو اوشدھ روہ
 ادھر یہی ہے تو حلو گونجی گرا الوہ
 کچی چھنوں میں ہو چکی تھی یہ ساری بات
 خبا تکیں خیا تک مور چھائے کو شلیا مات

کچھ چھین کو بھول گئی میا کیسا بن کیسا راج ملک
 بولی لاہو تنک روئی کاڑھوں ماتھے پر آج ملک
 پھر بولیں۔ ہیں بک گئی میں کیا۔ بیٹا تو تو بن جاتا ہے
 تن جاتا ہے۔ من جاتا ہے۔ ذہن جاتا ہے جن جاتا ہے
 کیا سچ میا نیچھوٹ۔ جوڑو گے نیچھوٹ آگیا ہے؟
 کیا سچ مح بن واسی ہوئے توڑو گے پریت ابو دھیا ہے؟
 کیا سچ سچ آن کر چکے ہو۔ چودہ برسوں تک آنے کی؟
 کیا سچ سچ راجہ نے تم کو۔ دی ہے آگیا بن جانے کی؟
 اتنا کہہ کر ایک دم میون ہو گئیں مات

ہاتھ جوڑ کر رام نے ابھی کہی یہ بات
 میا۔ کیا بتلاؤں اب تو بجا۔ آپ ہی ہے
 مجھ کو تو جیسا راج ملک۔ بن جانا بھی دلیا ہی ہے
 مجھ سے بھی زیادہ سیوا کو ہے بھرت تمہارے پاس یہاں
 غم کیا ہے بن جاتا ہے ایک رشتا ہے دوسرا دھن بیاں
 ٹھیک ہے یہ پر ایک بھی وہ کیوں بن کو جا؟

یہ ہی کہتی ہوئی ماں اٹھی ذرا اکلانے
 تیریں بچار کے ساگر میں کچھ ابھریں پھر کچھ ڈول ٹھیں
 ایک ہی بات تھی جاندار وہ ہی کو شلیا بول ٹھیں
 بولیں وہ تمھیں بھیجتے ہوں۔ یدہ چودہ برسوں کو بن میں
 تو تم ہرگز تیار نہ ہو۔ اس انوچیت آگیا پالن میں
 میں ماتا ہوں ماتا کا بدے بڑا بیٹا سے اسے بیٹا
 اس لیے روکتی ہوں تم کو اپنی آگیا سے اسے بیٹا

اور اگر بتا کے ساتھ ساتھ ماتا کیلئی کی آگیا ہو
تو جاؤ اور اوشیہ جاؤ۔ بن تھیں اور دھ سے زیادہ ہو
یہ ہی کہتے ہوئے پھر ہوا مکھ مکھ بند

بولے سرل سو بجاؤ سے تب رگھو کھل کے چند
شری پتانے تو کچھ کہا نہیں۔ اُن کی تو فقط پرتگیا ہے
اس بن جانے میں کیلئی ماتا ہی کی تو آگیا ہے
”ایسا ہے تو مجبور ہوں میں“ یہ بولیں کو شلیا ماما
کیا بڑی اور منجھلی۔ چھوٹی۔ ہیں سب سماں ماما ماما
اچھا جاؤ اے میرے لال۔ اب بن ہی تھیں جو دھیا ہو
آشیر باد ہے ماما کا۔ دن پر دن دونا ترسہ ہو
تکلیفوں کو جو سہتے ہیں آرام بھی وہی یا۔ تم ہیں
سُکھ دُکھ کو جو سمان سمجھیں بس یو گئی وہی کہتے ہیں
دھرم وان جو لوگ ہیں منتر ہے ان کا ایک
تی جاتے تو جاتے پر جانے نہ اپنی ٹیک

بیٹا شریو تو نشور ہے۔ نشور کا موہ تھوڑ دینا
آتا سد تو ہے اپنا شری۔ اُس سے ہی نہ تھوڑ دینا
استھر جو آتم متو پر ہیں۔ وہ نہ بھ پد پر جاتے ہیں
مایا اُن کو ہی ویلا پتی ہے جو مایا میں تلبٹھاتے ہیں
اسی طرح اپدیش۔ یہ دے کر بار مبارک
پھر ماما کہنے لگی۔ سنو مرے سکمار

برسات کے دریا کا پانی کب ٹھیرے ہے ٹھیرا ہے ہوئے
ستیا بھی بن جانے کے لیے بیٹھی ہے اُس لگا ہے ہوئے
وہ اردھانگنی تمھاری ہے اس لیے اسے بھی ساتھ میں لو
میں تمھیں آگیا دیتی ہوں اس کا بھی ہاتھ ہاتھ میں لو

گائیں

اب چھوڑ کے روٹی مجھے تمہیں کو سدھا رہے۔ ہے راج دلا رہے
 پیرانوں کو بھلا رکھوں گی میں کس کے سہارے۔ ہے پیران پیارے
 روکا بہتر اہر دے۔ اب نہیں روکا جائے
 بچھڑا تجھ سے تو بھبھلائیوں نہ گائے ڈنڈائے
 چوہہ برتنیں سنوں گی اب راکش کے تارے ہے میرے تارے
 پیرانوں کو بھلا رکھوں گی میں کس کے سہارے ہے پیران پیارے
 کشتہ الی کا دھرم تھا وہ۔ جو کہ دیا جائے
 یہ ماما کا سینہ ہے۔ رہا ہے جو امنڈائے
 ہو تو یہ ہو ہو دے نہیں کچھ سوچے۔ بجارے۔ ہے لال ہمارے
 پیرانوں کو بھلا رکھوں گی میں کس کے سہارے۔ ہے پیران پیارے
 اتنا کہہ بولہل ہو میں دی بھر بہت نہیں
 بھی نوا یا بر بدھوتے۔ ماہن کو شیش

اب سینے اس مندر میں جب یہ شیشا چارہ پورہ تھا
 اس سے سمترا جی کے یہاں کچھ اور چارہ پورہ تھا
 جس پر کار شری سیتا جی نے کوشلیا سے احوال کہا
 تہوں ہی اس طرف سمترا سے لکشمی نے سار حال کہا
 کہا آگیا دیکھئے۔ تو ہم کریں اُٹائے
 دکھایا جاتا ہے نہیں لکھو کل میں اُٹائے
 وہ کون مائیکے والی ہے جو مانگ رہی ہے راج ملکہ
 حقدار جو ہے اس گدی کا ہو گا اس کو ہی آج ملکہ
 یہ تو ادھکار کا جھگڑا ہے۔ جب رہے میں سنتوش نہیں
 بن جانے کی بھی خوب رہی کیوں چائیں جب کچھ دوست نہیں
 ماما بولی لوگ مت تو ہو گا انکوں
 لیکن چلنا پڑے گا راجہ کے پر تیکوں
 پر تیکوں پر نکلیا ہے بتولی۔ ہے منتر کا چلنا ٹھیک نہیں
 اس لیے مون رہنا آچھا۔ یہ بات لکھنا ٹھیک نہیں

پیری اتنا دوشش نہیں ہوتا۔ تو گھور آندولن ہوتا
 یا بن میں اور دھ پور پوری ہونی۔ یا اور دھ پور پوری بن ہوتا
 اس سے اب یہ اُچت ہے۔ گور گیش مناؤ
 رگھو نندن کے ساتھ میں تم بھی بن کو جاؤ
 ود وہاں اکیلے جاتے ہیں۔ یہ دیکھ نہ سکتی ہیں آنکھیں
 اس لیے ساتھ میں بھیجنے کو اب تمہیں نہ رکھتی ہیں آنکھیں
 تم میرے لائق بننے ہو۔ تو مانو میرے بچتوں کو
 سیوا کے لیے ساتھ ان کے تیار ہو چودہ برسوں کو
 کئے ستم ترا مات نے اس پر کار جب بین

بھرے پریم اشردوں سے لکھن لال کے مین
 دیکھو ایک وہ ہے جو اپنے بیٹے کو راج دلاتی ہے
 اور سوتیلے لڑکے کے لیے لڑکے بن باس کراتی ہے
 اور ایک یہ بھی تو ماما ہے۔ اس ماما کی بھی چھاتی ہے
 جو سوتیلے کی سیوا میں اپنے کو بھینٹ چڑھاتی ہے
 یہی بھاؤ تھے ہو گئے تین میں لکھن انینہ
 بولہ بانی سے کھا جے جنتی تم دھنیہ

تم دہوی ہو۔ تم ودوشی ہو۔ تم ویرشت تریانی ہو ماں
 تم نہتیں مانوی ہو کوئی۔ تم ساکشات بانی ہو ماں
 تم نے ماں تم نے سے دیکھ۔ میرے ہی من کی بات کہی
 جو میں کہلانے آیا تھا۔ وہ سویم تمہیں نے مات کہی
 یہاں تو اٹک اٹکنا ہے۔ پڑیں رگھو رانی کی بائیں
 بھائی کی سیوا کرنے کو۔ تپتر ہیں بھائی کی بائیں
 اچھا اب دیر نہیں اچھی۔ جلدی ہے بد کرو ماما
 بالک کو ایک بار دیکھو۔ اور شر پر ہاتھ دھرو ماما

ماتا بھی بول ہوئی ۔ بولی جاؤ لال

ماں کا آتشیر باد ہے ہوئے نہ بانکا بال
کچھ بال بھی بانکا ہوئے تو ۔ ہووے بھائی کی سیوا میں
بدی پر انوں کا بھی ہو بیان ۔ تو رکھو رانی کی سیوا میں
دیکھنا جو میرے لال ہو تم ۔ تو دھرم یہ سدا اڑے رہنا
اپنے کر تو یہ کی منزل میں ۔ اتاہ کے ساتھ کھڑے رہنا
بدی ذرا بھی پیچھے مٹے لال ۔ تو کشتی دھرم مٹا دو گے
کر تو یہ کے پیچھے سے ڈگے اگر ۔ تو ماں کا دودھ لجا دو گے
جاؤ پرستہ رکھو اُن کو ۔ جو د منگل کے داتا ہیں
بیٹا ! اب وہ ہی تمہارے پتا اور وہ ہی تمہاری ماما ہیں

یہ کہہ آتشیر باد دے شریر بھرا ہاتھ

ہو بس لکشمی بھی چلے تو اترنا تھ
کچھ سمے وہاں بھیرے لکشمی لاج بھری اُڑ ملا جہاں
یا یوں کہیں گھن گھوروں میں تھا شر و جنید ما کھلا جہاں
سینکوں کی سکھ چٹائی پر ۔ وہ گرہ لکشمی تھی پری ہوئی
جب سوامی کو آتے دیکھا ۔ کبھی بھاؤ سے کھڑی ہوئی
ہلے اور کو گئے پھر پیچھے کو نین

دیکھ دشا یہ پر یا کی بولے لکشمی بین

اُڑ ملا ۔ اُڑ ملا بد کروھے دن آتاہ دکھانے کا
ماں نے بھی آگیا دیدی ہے ۔ کر چکا میں پر بن جانے کا
اس سمے نہ زیادہ دیر ملک ۔ اس مندر میں بھر ونگا میں
بھابھی بھائی کی سیوا میں جا جیوں پھل کرونگا میں

کمیت ہونے کو ہوا وہ سکھار شریر
کنشو ابا اس سستی نے تجھانہ اپنا دھیر

اندری اندر آگ لگی۔ ظاہرہ دھولیں کا پتہ نہیں
 بجھ گئی وہ اندر ہی اندر باہر کو آئی۔ ہوا نہیں
 وہ روئی پر ایسی روئی۔ جس کو نہ کسی نے بھل دیکھا
 لکشمی تو کیا۔ کو یوں کی بھی۔ کلپنا نے نہیں بھل دیکھا
 بولی وہ ہوتا وہی جیسا ہو ہو تو یہ

لیکن یہ ہی سمجھے۔ بالین ہو کر تو یہ
 ہے ہر دلشور۔ پرستخان کرو شہری۔ گھوڑائی کی سیوا میں
 بھائی کا جیون سار تھک ہے۔ بھائی بھائی کی سیوا میں
 جو دھرم ہے میرے سو فی کا۔ ہر وقت اسی پرستہ میں
 جھگوان جانتا ہے میرا۔ کرت کرت یہ ہوئی یہ سنکر میں
 میں بھی کہتی ہوں یہ ہی دن ہے ات اتساہ دھالنے کا
 ہے بران ناٹھا۔ ہے ہی سمجھے رکھو کل میں سیش کمانے کا
 میں خوش ہوں جب یہ دیکھتی ہوں۔ پوشاک سفر کی پہنے ہوئے
 جب بن جانے کو ہو تیار تو یہاں کس لیے پھیرے ہوئے؟
 لکشمی نے جب یوں نے اردھان بنیں
 روم روم ہر شے ہو اسجل ہو گئے نین

تم کہتی ہو بد کرت کرت یہ ہوں میں یا میں کہتا ہوں دھنیا ہو تم
 ار ملا نہ تم بھی مانوی ہو۔ بس کوئی دیو کنیتا ہو تم
 مانا ہو جہاں سمتر اسی اور بدھوار ملاسی ہو جہاں
 اُس گھر کی ایمان کیا کہتے بس سا کشت ہے سوگ وہاں
 جانے کو تو تیار ہوں میں۔ ناحق نہیں دیر لگاتا ہوں
 تم کہتی ہو کیوں پھیرے ہوئے؟ اس کارن بتلاتا ہوں
 پیری میری چودہ برسوں کی پھڑوں۔ تم کو کھل سکتی ہو
 تو میں یہ کہنے آیا ہوں۔ تم ساتھ میرے چل سکتی ہو

اُڑ ملانے کہا

کس کے؟ اُس کے ساتھ جو سیمیا کرنے جائے
 سیوک کا کب دھرم ہے تینی کو نیاتے
 یدی مجھے ساتھ میں لو گئے تو یہ کر تو یہ میں باوہا آئے گی
 ہو گیا جو میرا مود پہل۔ تو وہ پوچھتا جائے گی
 اس لیے نہیں جاؤنگی میں جی تو لہری چودہ برسوں تک
 وہ جتر جو آپ کا رکھا ہے پوچھوں پوچھو برسوں تک
 پر ایش چھوڑ کر دھیان میرا شجنت آپ پر تھان کریں
 وہ جگجتا وہ جگ جننی۔ وہ جگدس کھپان کریں
 میں سستی ہوں تو میرے ست سے کچھ آج نہ تشر آوے گی
 یہ مورست یہ میری اشٹ مورت ساند لوط کر آوے گی
 وہ سسے کشل ہے آیتگا جب پھر ابلوکیں گی آنکھیں
 اور اسی راجہ سنگھاسن پر سیارام کو نہ رکھیں گی آنکھیں
 وہ ہی دن پریم دھنیہ ہوگا۔ جب اکال یہ تو گاکھلوں میں
 تم ہو گے رام کے قدیموں میں اور میں سیتا کے چرنوں میں

گائیں

بس جاؤدھار۔ میرے سوامی دہنوں میں (۳)
 بھائی کو اور بھائی کو رکھنا سمجھوں میں (۳)
 ہے آج تیرے منہ بند۔ مگر چودہ برس بعد (۳)
 دنگا بجے گا دھرم کا۔ چودہ بھوٹوں میں (۳)
 رکھے رانی پر آئے جو مصیبت کوئی بن میں
 سنگور نارنگھو بنش کا دھنوا گھنٹوں میں (۱۵)
 بڑے سدا ان کا ہی سنسار میں رہتا ہے
 چلتے ہیں بوجے سے بڑوں کے بچوں میں (۱۶)
 سیوک بنے تو دھار نار کھنایہ زادھے شام
 آندھے بس رام سیاک کے چرنوں میں (۱۷)

بدا ہوئے یوں اُڑ ملا سے لکشمی ساند
کوشلیا جی کے چلے کہہ جے رگھو کل چند

جب مہنجے وہاں تو یہ دیکھا خوش رام اور سیا ہوئے ہیں
ماں اُن کو بد کر رہی ہے۔ یہ ماں سے بد ہو رہے ہیں
لکشمی کچھ جھجکے یہ سوچا۔ آگے بڑھ جاؤں کیسے میں؟
”مجھ کو بھی ساتھ لے چلو“ یہ آواز لگاؤں کیسے میں؟
کیا جانیں شری رگھو کل بھوشن بنی سوکار کریں نہ کریں
اپنے چھوٹے پر سیدک پر اپنا اُکار کریں نہ رکیں
یہ سوچ کے لجا کے کارن۔ بس وہیں ٹھٹک کر رہے لکھن
تھپے کے سہارے کھڑے کھڑے ویا کل ہو رونے لگے لکھن
سُنی غریب نواز نے کونے کی آواز
بسک بسک کر لکھن کے رونے کی آواز
بڑھ آئے آگے بھی۔ دینا ناٹھ دیاں
بوئے ہیں! ہیں؟ لکشمی کیوں ہے ایسا حال؟

تم میری بھجھا دوسری ہو۔ تم میرے پران دوسرے ہو
تم میرے دفن نش دوسرے ہو۔ تم میرے بان دوسرے ہو
کہنے لگو تو ہم تم دو ہیں۔ راستو میں بنش ایک ہی ہے
ہے تو ایک ہے رکت ایک جل ایک ہے انش ایک ہی ہے
جیسے لاکھی ہاتھ سے چھوٹا بھوم بر جائے
تیوں ہی پر چھو کے لکھن نے گئے چرن اُکائے
بوئے جب ایسے بھاؤ میں تو کیوں پریت کو توڑے جاتے ہو؟
میں تو چرنوں کا سیوک ہوں مجھ کو کیوں چھوٹے جاتے ہو؟
یہاں زیادہ باتیں یاد نہیں دو ٹوک۔ بچن ہے لکشمی کا
یا تو بن گمن ہے لکشمی کا۔ یا پران گمن ہے لکشمی کا

بھائی نے جب اس طرح کیا بہت اصرار
بھائی کی باہن پہلی پھر ٹاک انھیں ایک بار
پیش کر دیا رام نے پھر بھی وہ برے ستاؤ
سیتا سے جو کہا تھا اپنے من کا بھاؤ

جس آگیا پر تیار ہوں میں اس سے کیسے ٹل سکتا ہوں
"کیکئی مات کا حکم نہیں" میں کیسے نے چل سکتا ہوں
اب تم بھی ساتھ اچلو گے تو۔ وہ بات نشٹ ہو جائیگی
"بن نہیں ہوا خوری ہے یہ" یوں کہہ کے ماں جھنجھلائیگی
جھنجھلا نے کی ہے بھلا کونسی اس میں بات

آئی یہ کہتی ہوئی وہاں سمتر مات
مانو اس مکھ روپی بن میں سنگھنی سدرش بائی گرجی
درمیان میں ان دو ویریں کے وہ ویرکشتہ بائی گرجی
بولی آگیا پر بات ہے تو اس طرح توڑ دو بندھن کو
میں تم کو آگیا دیتی ہوں۔ لیجاؤ ساتھ لکشمں کو

مات نے جب یہ کہا تب اُنڈے رکھو ناٹھ
دوڑ لکشمں نے تہی گسا رام کا ہاتھ
کو شلیا کہنے نہیں اسی سے اکلانے
بہن سمتر کر رہی ہو تم یہ کیا انیلے

اس ننھے کو رہنے دو ہمیں، من میرا بچت ہوتا ہے
اس کا چودہ برسوں کے لیے بن جانا اچت ہوتا ہے
آنکھوں کے آگے ہی رکھو اس بوڑھی آنکھوں کے منہ کو
وارن دکھیں چودہ برسوں۔ زرخیں گے اسکے ہی مکھ کو
کسا سمتر نے بھی۔ جی جی دھار دھیر
واپس آ سکتا نہیں چھوٹ چکا جب تیر

کیکڑی کی آگیا میں گھبر۔ اور سیا تھا بے بچن میں ہے
تو لکشمی۔ یہ میرا لکشمی۔ میری آگیا پائن میں ہے
بس اب ان باتوں کا جھگڑا۔ میرا یہ بچن مٹائے گا
وہ اسے ساتھ لیجائے گا۔ یہ ساتھ میں اس کے جائے گا
اب کو شلیا نے کیا یہ یہ ہی منظور

تو آگے میں کیا کہوں ہوں میں بھی مجبور
دیکھنا رام! اس لاڈلے کو۔ تو بن کو لیے تو جاتا ہے
اڑ ملا۔ سمترا کے دھن کو، جیون کو لیے تو جاتا ہے
پر یاد رہے اس جنگل میں یہ پھول نہ کھلانے پائے
جیسا جاتا ہے ہر ابھرا۔ ویسے ہی کھلا کھلا آئے
یہ چھوٹا اور تو بڑا۔ یہ سوک تو ناتھ
اس کا تیرے ہاتھ میں دیتی ہوں میں ہاتھ
گگائن

سدا حارو اے مری آنکھوں کے تارے کھلنے چاند سورج ہوں تھا ہے
بصیبت ایک کسوٹی ہے نروں کی۔ اسی پر جانچ ہے کھولے کھروں کی
وہی کرنا جو ہے کر تو یہ اپنا۔ نہ کرنا شٹ تم جو تو یہ اپنا
پیشا کے نام کو مٹ نہ آئے۔ ہمارے دودھ کو تچا نہ آئے
اگر ہو یوگیوں میں نام کرنا۔ تو اپنا کام سب نشکام کرنا
اُسے چننا نہ تن اور پران کی ہے۔ کہ جس نے آستا بلوان کی ہے
ہیں دھرم اور ستیہ۔ یہ دو۔ نیتر میرے۔ سدا یہ یاد رکھنا متر میرے
وہن میں جب بھون کی یاد آئے۔ تبھی میرے بچن کی یاد آئے
کھے دیتی ہوں اب میں پھر لکھا ہے۔ دلاتی ہوں تمھیں پھر یاد پیارے
سمترا کی نہ مٹا بھول جانا۔ لکھن کو یوں ہی واپس لے کے آنا
ہو کہ تم پہ تم سوچے ہو پر۔ تمھیں تینوں کو سوچنا اس پر چھو پر

اب سب چلکے آئے کوپا بھوں کے تیر
 پڑے ہوئے تھے جس بگڑ گھوٹل راؤ ادھیر
 جب یہ دیکھا ایک کی جگہ جارے تین
 ہوئے اور جی نہیں تب شوکر بندھ میں لیں
 اٹھنا چاہا اٹھ سکے نہیں۔ دکھ گئیں بلباں گدگد کے
 آنکھوں سے پران نہیں نکلے۔ رہ گئیں پتلیاں پھر پھر کے
 بولے تھا حکم ایک ہی کو، دو اور سدھارے جاتے ہیں
 کیوں نہیں پران جاتے ہیں آج جب پران پیارے جاتے ہیں
 جانکی جان کی پیاری ہے۔ لکشمی لکشمی منتری سے بڑھ کر
 جب یہ بھی بن کو جاتے ہیں تو پران رہو گے تم کس پر
 پرانو تم ان کے ساتھ چلو۔ ان کے سمبندھی ہو جاؤ
 آنکھوں۔ یہ درشہ دیکھنے کے پہلے تم اندھی ہو جاؤ
 یہ ہی کہتے ہوئے پھر گئی مورچھا آئے
 تبھی دوڑ کر رام نے چرن گئے اٹھائے
 پھر دونوں آنکھیں کھلیں ملا ذرا بشرام
 دیکھا اپنے سامنے اپنا پیارا رام
 بیٹے اور باپ میں باتیں ہوں۔ یہ نہیں تکیلی جا رہی تھی
 لیکن اس سے وہ پریش تھی۔ کہہ سکتی نہیں کراہتی تھی
 کارن یہ تھا۔ اب محلوں میں ایک خاصی بھڑا سیٹھ تھی
 گریہ بشت تھی۔ کچھ منتری تھے اور دوج مٹری سوشو بھت تھی
 کیکنی نے سوچا کچھ بھی ہو چل سکے۔ نہ اب تدبیر کوئی
 بردان کا سانپ تو نکل گیا۔ اب پیٹا کرو لکیر کوئی
 پھر بھی یہ دشا نہیں اچھی ہو رہی دیر بن جانے کو
 یہ سوچ کے جلدی گئی آپ بل کل دستروں کے لانے کو

ادھر سہارے سے اٹھے وہ رگھو کل کے رائے
 رگھو نرین کو گود میں اپنی نیا بھنائے
 بار بار چمبن کیا۔ بار بار کیا بار بار
 بار بار اس روپ پر ہوئے راؤ بھار
 بولے مجھ سائے کھنور باب۔ دنیا میں اور کوئی ہوگا
 اور بیٹا تم جیسا بیٹا۔ نہیں دو جی تھور کوئی ہوگا
 تم گھر کا ایندھ چھوڑتے ہو۔ میں اپنا ایندھ چھوڑ دوں گا
 تم ادھر ایو دھیا چھوڑو گے۔ میں ادھر یہ دیہ چھوڑ دوں گا
 یہ کہ بھر رگھو دیر کو ہر دے لیا لپٹے
 بولے سرل سو بھائے اسی سے رگھو
 ہے پتا۔ کشت سہا نوسار۔ جو ہوئے سمن کرنا چھینے
 یہ منتر آپ ہی کا تو ہے سنگٹ میں دھیر دھیرنا چھینے
 جب آپ بکل ہو گئے ایسے تو ہم سب گھر اجا میں تھے
 آشیر باد دیجئے ہیں۔ ہم کشل پور وک آئیں گے
 اتنا کہہ کر رام نے چرن چھوئے سر کہاٹے
 اسی سے بل کل لیے کئی کیسکی آئے
 وہ راج ملک وہ راج بسن وہ راجی رتن اترنے لگے
 کو ہیں۔ کھڑاؤں۔ مرگ جھالا۔ اور بل کل دستر سنبھلنے لگے
 چھپ گیا دواگر۔ کرنا رس چھپا یا اس سے گھٹا بنکر
 بکھرے جب دونوں کندھوں پر گھنگرالے بال جٹا بنکر
 جس سے جو خمیا ساڑی کو۔ سیتا نے اٹھایا ہاتھوں میں
 پر تھوی کا پنی۔ دیوار ہلیں۔ مینا چلائیں پنچروں میں
 لا لما وہ سانکال کی تھی۔ اس سر و خنی سکری پر
 کوشش کی پر باندھی نہ گئی وہ ساڑی راج دلاری پر

یوں پہنوپنکیت سے لگے بتانے رام
 شب ہی شوک مئے ہو گئے نر اور نار تمام
 سہن نہیں جب ہو سکی تیروں کی بوجھاٹ
 اٹھے سنگھ کی طرح تباہ گرویشٹھ دھاٹ
 کیکنی ایککنی!! خبردار کیوں چھوڑ رہی دے سنگا ہے
 تو نے بن رام کو مانگا ہے۔ یا سیتا کو بھی مانگا ہے؟
 سیتا پر کیا ادھیکار تھا جو بلکل تو پہناتی ہے؟
 ہم جتنا دبتے جاتے ہیں تو اتنی بڑھتی جاتی ہے
 ہے سیا۔ تمھارا پسٹے تو بن ہی کا جانا اچیت ہے
 جاتی بھی ہو بیٹھہ پوروک تو تپسن کا بانا انوچیت ہے
 ادھیکار سے تم کو اسے بیٹا۔ کنڈوں سنکنوں سے جاؤ
 تم انھیں راجسی دستروں سے اور انھیں بھوشنوں سے جاؤ
 سنا لنتو۔ بھایا نہیں سیا کو یہ پرستاؤ
 لکھن لال سے گھدیا اپنے من کا بھاؤ
 لکھن بولے آپ کا ٹھیک ہے گرو بجاؤ
 لیکن ماتا کے لیے ہے یہ اسویکار

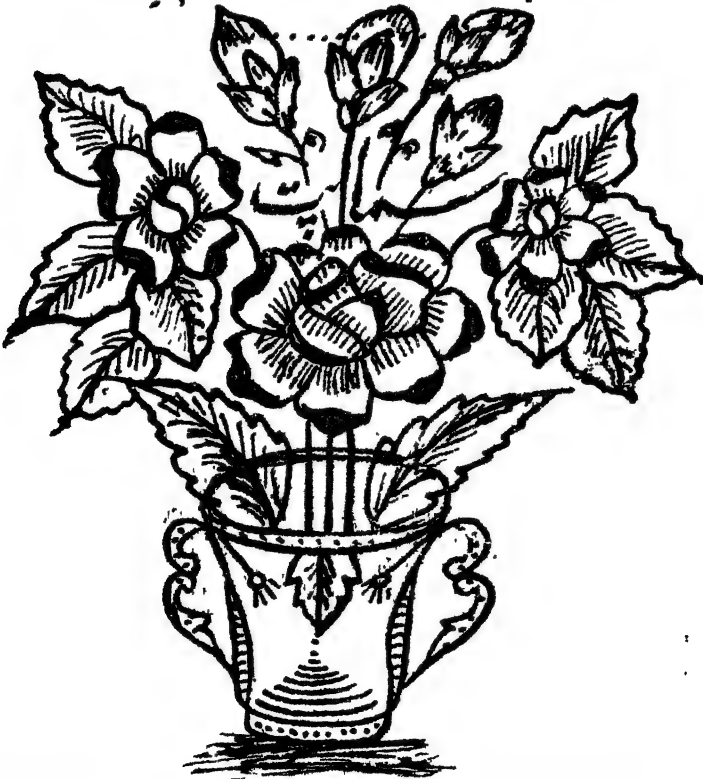
وہ یہ کہتی ہیں جب سوامی۔ تپسبی کے بھیس میں جاتا ہے
 تو داسی کا ترانی کی طرح جانا کیا شو بھا پاتا ہے
 چندرما کے ساتھ راتری ہے اور سورج کے ساتھ سداون ہے
 یہی سوامی جو گئی ہوتا ہے۔ تو داسی پہلے جو گن ہے
 کیسے جو گن ہے؟ نہیں کرتے ہم سوکار
 کہا گرو نے اس سے۔ چھر یہ ہی للکار

بن میں جا کر کے چاہے تم کیسا ہی بھیش بن لینا
 جو گن بننا تپسن بننا۔ یا انگ بھوت رمالینا

لیکن ہم بوڑھوں کے آگے۔ رانی ہی بنی رہو بیٹ
 میں اُن سے پہلے جوگن ہوں" ایسے مت بچن کہو بیٹ
 جوگن کے بھیش میں یہاں کھیں یہ انکھیں کچھ جواہر بنی
 پھر نہیں کھیں گی۔ کھیلیں اگر تو کھلی ہوئی رہ جائیں گی
 اس لیے راج رانی! تم سے ہم یہ سامان مانگتے ہیں
 رانی ہی بنی ہوئی جاؤ۔ بس اتنا دان مانگتے ہیں
 اب سیتا مجبور تھیں ہوئی اس لیے ہوں
 راج گرد کی آگیا ٹال کے ہے کون
 تب پھر کہا بشت نے دشمن آگے آؤ
 کم کو بھی آگیا بل کل سے مت جاؤ
 تم جاتے ہو سوک کی طرح بن میں سیوا کرنے کے لیے
 اس لیے ساتھ تو دھنش بان اُن کی رکشا کرنے کے لیے
 سامان شکاری کا سامو اور بھیش ورجیستی کا ہو
 دھارنا ہو سحر۔ انوچہ کی۔ اور برت سجھی چچی کا ہو
 کچھ کہنے کو تھے لیکن۔ کتنو ہو گئے بند
 کہا گرد نے ماننا ہو گا۔ ہے سوگند
 وہی ہوا اگر دیو کو جو کچھ تھا سو لیکار
 اسی طرح بھینوں جنے بن کو ہوئے تیار
 "کلیان ہو" یہی پتیت شبد۔ شری بشت جی اچار اٹھے
 "جے ہو" ایسا آشیر باد۔ ویزول کے پرند لکار اٹھے
 "ہو جیوی" یہ کہنے کو ماتا ورس کا من خیل اٹھا
 بس "جیو" یہ لاڑھ بھر فقرہ۔ دشرتہ کے منہ سے نکل اٹھا
 ایک ہی سر میں اس طرح بول اٹھے سب
 تب دشرتہ کے کان میں آئی یہ آواز

گاشن

وداع مانا۔ پتا تم سے ہوئے ہم چودہ برسوں کو
 ایور دھیا واسیو۔ اب رم چلے ہم چودہ برسوں کو
 بیتی ایک سیرھی ہے سکھوں روپی اناری کی
 بنی بڑ بھائی جو اسیر خیرہ گئے ہم چودہ برسوں کو
 کہاں ہیں؟ اپنے ماں بائوں کے جو نیکول چلے ہیں
 وہ دیکھتے ہم کو بن باپتی بنے ہم چودہ برسوں کو
 بنوں کا دیکھ نہیں سکو۔ ہمیں دکھائے تو بتی ہے
 پتا۔ مانا کی سید اسے چھٹے ہم چودہ برسوں کو
 نہیں کچھ شوک کا کارن ہے سے اندر اسے شام
 کہ اپنے بن کے بھگتوں میں ہے ہم چودہ برسوں کو



نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رمانق اور ہمارے ڈراموں کی زبردست اشاعت دیکھ کر لوگوں نے سوچا کہ اسی رنگ اور ڈھنگ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر شائع کی ہیں۔ نقلیوں کی کئی سالوں کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتاب نہ تو بیکسیر کو دیکھاتی ہے۔ جسے بیکسیر ۴ آنہ ۳ آنہ یا ۲ آنہ میں جیکر فائدہ اٹھاتا ہے اور اس طرح خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب اس نقلی اور ناقص چیز کو گھر پہنچ کر دیکھتا اور پڑھتا ہے تو کھینچتا ہے اور افسوس کرتا ہے۔ خریدار کو اس دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر اصلی کتاب پر پنڈت رادھے شیام جی کی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر آپ "رادھے شیام" یا "رادھے شیام واششٹھ" یا "طرز رادھے شیام" چھپا ہوا دیکھیں، انھیں قطعی نقلی سمجھ لیں۔ وہ ہمارے یہاں کی اصلی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر پنڈت رادھے شیام جی کے چہرے دیے ہوئے دستخط بھی چھپے رہتے ہیں۔ ان دستخطوں کو پہچان لیجئے۔

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

نیاز کیشن۔

مینجر رادھے شیام پستکالیہ بریلی

(جملہ حقوق بحق برکات شکر محفوظ ہیں)

شری رام کھتا

ایودھیا کانڈ



لہ جیتا

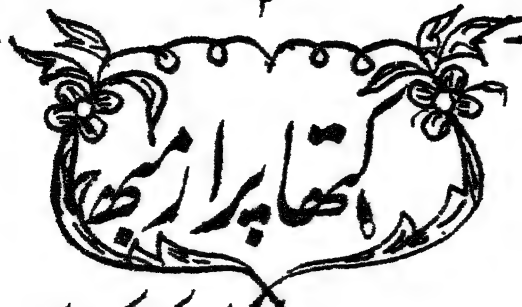
نیپال گورنمنٹ سے کھتا واپسی کا خطاب پائے ہوئے
کیرن کلاندھی - کاویہ کلا بھوشن - ہری کھتا وراثت
پنڈت رادھ شیا م کو یارت

آٹھویں بار... ۱۹۴۵ء قیمت فی جلد ۳۳ پیسے
پنڈت رام نرائن پاتھک کے اہتمام سے

شری رادھ شیا م پریس بریلی میں چھپ کر شائع ہوا

پرارکھنا

نرمل کے پران پکار رہے
 جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 سوا سنوں کے سور جھنکار رہے
 جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 آکاش ہمارے ساگر میں
 پر پھوئی پاتال چہرہ چہرہ میں
 یہ مدھربول گنج رہے
 جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 جب دیا ورشی ہو جاتی ہے
 جلتی کھیتی ہر یاتی ہے
 اس آتش پہ جن اچار رہے
 جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 شکہ دکھوں کی چٹنا ہے نہیں
 بھے ہے و سواش نہ جائے کہیں
 بڑے نہ لگا یہ تار رہے
 جگدیش ہرے جگدیش ہرے
 تم ہو کر دنا کے دھام سدا
 سیوک ہے رادھے شام سدا
 بس اتنا سدا و حیا رہے
 جگدیش ہرے جگدیش ہرے



دودھ و دھان سے ہو چکا جبکہ مرنک منکار
 تب و ششٹہ جی نے کیا ایک روز دربار
 کہا بھرت سے "پتر لو سنگھاسن اور تاج
 کروا دودھ کا آج سے۔ نیم پور روک راج"
 سنتے ہی پرستاد یہ ہوئے بھرت بے چین
 درڑھ کر کے سنکلیپ کو لوے ایسے بین
 "راج نہیں دیجئے گرو مجھ کو یہ وردان
 سبتیہ دھرم پہ درڑھ رہوں ہے ہرے بلوان
 میں بڑا نہ بننا چاہتا ہوں رہنے دو چھوٹا ہی مجھ کو
 شاسن کا انشاسن مت دو کرنے دو سیوا ہی مجھ کو
 سوامی اس کا بننا چھا جو سوامی پد کے سمو حیت ہے
 سیوک کا سوامی بننا تو انوچیت ہی نہیں کلنکت ہے"
 سنے جس سے بین یہ پلکا بھٹب لوک
 "بھرت تمہاری دھارنا ہے سراسنے یوگ"
 گرو ششٹہ نے پھر کہا "یہ بکچے بھیک
 پر اب جو نچت ہوادہ ہی سیدھی لیک
 ماما کی تم کو آگیا ہے تم شاسن کرو او دھیا کا
 یہی اے تیاگ دو گے تم تو انگن موگا اگت کا
 ماں کی اگت کا انگن یہی کوئی پاپ کسا تا ہے
 تو بھرت یا درکھو یہ تم وہ پاپ تمہیں لگ جاتا ہے"

گر ووشمٹ کے شدید تھے جتنے پر زور
 اتنے ہی زریں ہوئے پہنچ بھرت کی اور
 کہا بھرت نے اگیا ہو تو کنوں و حیار
 پتر دھرم جو آپ نے کہا مجھے سو بیکار
 پر میں ماما کی آگیا کا اٹلکھن کرتا ہی کب ہوں ؟
 اُس کا ربہ کا جس میں پاپ لگے اُنو مو دن کرتا ہی کب ہوں ؟
 میں تو یہ کہتا ہوں بھگوان سمجھتا چار کرتا ہوں میں
 اُنک بھول ہوئی ہے ماننا ہے اُس کا سدھا کرتا ہوں میں
 بھیک اُسی چھین ہوئی ایک دھمی سی جھنکار
 کھلا زانے محل کا شیشے والا دوار
 دیکھا کالے وستر میں کھڑکی کی مات
 دھیرے دھیرے کہہ رہی ہے یوں من کی بات
 میں سمیت ہوں میں راضی ہوں میں کہتی ہوں اُٹھو بیٹا
 مجھ کلنکنی کے ماتھے کا سارا کلنک دھو بیٹا
 ٹوٹا کر بن سے رکھو ذکر کو اُن کا حق اُن کو دو بیٹا
 ماں کہہ کر مجھ سے چھپاتی سے لگ کر میری رو دو بیٹا
 اندھ کار میں ایک دم دن کا ہوا پرکاش
 چھین میں نزل جس طرح ہو جانا اُسکاش
 کھنیا بانی نے جی بھی پوڑتا کا چتر
 پر کرتی پکاری بدلتا ایسے منج چتر
 سب راج سجا بد پر داسی یہ ورشیدہ دیکھ بدکائے گئے
 بن باس کی گرمی سے سوکھے اس برشا سے ہریائے گئے
 اس اور بھرت نے نیچی ہی نظروں میں مکھ سے رام، کہا
 مانو آنکھوں ہی آنکھوں میں ماما کے لیے پر نام کہا

اسی رات کو نگر میں ویسا پ گئی یہ بات
رکھو در کو ٹھانے۔ بھرت جاتے ہیں برات

گھر گھر میں اس چرچا کے ساتھ جیون اور مرن سسپا بھتی
کارن ہوں ساتھ بھرت جی کے یہ نذرنا دیوں میں اچھا بھتی
جب ہوئی اوستھا ایسی تو سندیں بھرت کا پہنچا یہ
جس کی اچھا ہو ساتھ چلے بے سب لوگوں کو آگیا یہ
اُس اُدار آگیا کو سنگر رعیت میں ہر ش آیا رہوا
اُس مہا بھرت کی یا ترا کو یا تریوں کا دل تبا رہوا
کچھ گئے چنے بوڑھے رشتہ رکش کو چھوڑا ایو دھیا میں
گرو۔ پر جہا۔ انج۔ پروا رستہ جلدیے بھرت اس یا ترا میں
ما نو ہی نہیں دیو تا تک یہ حالت دیکھ لجاتے ہیں
ہیں ساتھ بالکی اسٹو بہت پر بھرت پیادے جاتے ہیں
اے دنیا کے لوگو دیکھو دھن رہتے دھن بیت زو دھن ہے
یہ راج پتی کی چھب ہے یہ شا ہی فقیر کا درشن ہے

بن یا ترا میں چلے تھے جس پر کار رکھو ویر
پیتوں ہی یہ پہلے دوس بھرتے ستا تیر
پتہ لگاتے ہوئے بھر کھو جا وہی مقام
شترنگ ویر پور میں تہاں بھرتے تھے شتر رام
گوہ نشاد نے ادھر جب سنے بھرت کے ٹھاٹ
کو مت جان رن کے لیے رو کی اُنکی باٹ
کمٹو رسی کشن بھرت کی ہوئی اُسے پہچان
کشمنا مانگ سا لہتی بنا چھوڑ دھکا دھیان
جس برکش کے نیچے سوئے تھے رکھو ویر وہ بھرت نے دیکھا جب
پیتوں کا اور کشاؤں کا بستر اور درشہ و لوکا جب
پھر سیٹا کے کچھ کنک بند پر ٹھوکی پر دیکھے بھالے جب

وہ تارے جو سب پھکے تھے اس خاک سے ڈھونڈ نکالے جب
تب دشا ہوائی جیتی من کی۔ وہ نہیں کھن میں آتی ہے
میں چنہ تسلی کے لیکن بے چینی بڑھتی جاتی ہے
اور بن کی بھومی دھنیہ تجھ کو تو پر بھو کی آشر یہ داتا ہے
مے چھایا انکی چھایا سے تیرا اک رات کا ناتا ہے
تپو کر تو یہ ویر تم ہو جو رہے ناتھ کی اکس میں
جب ہوا اسٹارہ چھوڑ برکش بجھ گئے بھوم پر سیا میں
آرام دیا ان انگوں کو جو بن میں دکھ سے دوکھ گئے
پھر جیسی ڈیوگ ہوا ان کا دودن نہ جے تم سوکھ گئے
بن اور بن والو تم سب کا جیون سراہنے لائن ہے
سور بھرت۔ ابھاگا بھرت ابھاگی اودھ یتا گئے لائق ہے

یہ وچار تھے ہر دے میں اور نین میں نیر
دیکھو دشا یہ بھرت کی بوئے گرد گنہ گار
”بیا زیادہ گھبراؤ نہیں در نہ سب اور دکھی ہوں گے
وہ سسے آ رہا ہے رگھو بر کو دیکھ یہ نین بسکھی ہوں گے
سکھ دکھ جگت میں جیو ون کو خوش کرتے اور رلاتے ہیں
آکاشی پہ بادل آتے ہیں اور پھر ولین چم جاتے ہیں“
یوں ہی گروادھیر کو دھیر بندھائے جائیں
میں راتری میں گیان کا دیپ دکھائے جائیں
آگے چل ملاح سے سنے سب سہا چار
وہیں سا بھتوں کے سہت اترے گنگا پار
جن راموں کے جن گراموں کے تڑپ ہو رگھو نندن نکلے تھے
اس جگہ کی خاک پر تر سمجھ سر جھکا بھرت جی چلتے تھے
بستی کے زناری کہتے ”جو راج کے رہتے نہاں گی ہے
ایسے راجرشی کا درشن کر یہ گرام یہ بن بڑھن گی ہے

دکھ دانی ماتا کے گھر میں بیٹا سکھ دانی اب ہو
 بھائی یہ سچا بھائی ہے۔ گر بھائی ہو تو اس ہو
 بھائی کا دھرم بتائے کو ہو گیا کوئی اُتار ہے یہ
 اس پیار سے بڑھ کر پیار نہیں بھائی بھائی کا پیار ہے یہ
 گرام گرام میں اس طرح ہو چیر چا انوراگ
 درشن کرتے بھرت کانسب سرتے بھاگ
 پہنچا دل یا تریوں کا جب پریاں میں جائے
 بھر دواج نے دیابت اگلا مار گئی دکھائے

بس اسی طرح چلتے چلتے جب پہنچے والمیک جی کے
 اور سنا اودے ہو رہے بھاگے اس چتر کوٹ کی دھرتی کے
 تب بھرت باؤلوں کے سماں بولے "کیا چتر کوٹ میں ہیں؟"
 وہ جیون داتا جے داتا سکھ داتا چتر کوٹ میں ہیں؟
 ہے کہ ہر کہاں وہ چتر کوٹ جس جگہ جگن کی جیون میں؟
 ہے نزدھن پر انوں کے پرانی ستر چل جہاں پران دھن میں
 دیدار جہاں دلدار کا ہے گوشہ ہے بس بیدار وہی
 گو لوک وہی ویکٹھ وہی۔ ہر دور وہی کیدار وہی

گانا

چل لے من جہاں میں پرانا دھار
 ہے وہی دور تیرا ہر دور تیرا کیدار
 انسان سے انسان کرانا۔ پریم بھاؤ کے پھول چڑھانا
 شردھا کی مالا پہنانا
 بھانت بھانت کی سیوا سے کرنا پر بھوکا شہ نگر ہے وہی
 مہیت سوانس کی دھوپ دکھانا۔ برہانل کا دیپ جلانا
 آرات ناز کا شلہ بجانا

راوے شام بھینٹ میں سرور سو کر دینا بلہا رہا... ہسپتال...

وہاں بھن سیتا سہت کو شل کے سرتاج
چتر کوٹ کی کٹی کے دو آ رہے رہے براج
پریم می نے پریم پر پریشن کیا تھا آج
اور تر اس کا دے رہے تھے رگھو بر رگھو راج

کہنے لگے: پریم بے بڑی چیز سنار کا اس پر بیٹوں نے
لاتا ہے پرانی سا تھا اسے یہ اس کا حنم سدھ دھن ہے
ایشور اور پرائت مہاں وستو بدی کوئی سمجھی جاتی ہے
تو تن سندھیہ پریم ہی کی گنتی گنتی میں آتی ہے
کچھ لوگوں کی تو رائے ہے یہ جب پریم میں کوئی کھید نہیں
تو پریم ہی اپنا ایشور ہے۔ ایشور اور پریم میں بھید نہیں
ایشور کا سوا بھاوک گن اور ایشور یہ پریم کے بھیت ہے
تو کہہ سکتے ہیں ایشور میں ہے پریم پریم میں ایشور ہے
پریم کے مکھا استھان کا نام ہے آتمک پریم
دور نہیں اس جگہ سے ہے پرما تک پریم

اس جگہ سے جب گر جاتا ہے تو پریم تپت ہو جاتا ہے
اندری اور وشووں سے گھر کر شا ریزک پریم کہتا ہے
لیکن ہے پریم پو تر چیز اس کو یہ درجہ کھلتا ہے
وہ اپنی اسی جگہ جانے کو بار بار مچلتا ہے
پر سیدھی راہ بڑی شکل اس لیے چلا کچھ چکر سے
رستہ ملتی ہے بھولے کو گا رہستہ پریم کے بھیت سے
گا رہستہ پریم سے اُنت ہو جب جاتی پریم میں آتا ہے
تب صاف راستہ ملتا ہے جھٹ دیش پریم پا جاتا ہے
آگے پھر و ستو پریم میں جا پرا کر تک پریم میں دھایا ہے

تب اپنا آنکھ پریم دی اتنے حیر سے پایا ہے
 پر اگر تک پریم کے درجے میں حالت عجیب ہو جاتی ہے
 سم درشتی نشانی آجاتی ہے سندرسل و ستو دکھاتی ہے
 اُس سے ہر دے سے نس نس سے آنند کی دھارا بہتی ہے
 بانی اپنی او یا پک سر میں لگا لگا کر یہ کہتی ہے

گانا

سرشتی میں سب میں ایک سہمان !
 شام گور میلے یا اگلے چھوٹے بڑے بیج یا اونچے
 زردھن یا دھن دان۔ سرشتی میں
 ہاتھی ہو چاہے جینی ہو۔ چڑیا جین کوئی بھی ہو
 کیا جل کیا پاشان۔ سرشتی میں،

اسی طرح ہو رہا تھا ترنے اور ست سنگ
 اتنے ہی میں ہو گیا ذرار تک میں بھنگ
 کچھ بھیلوں بن چروں نے آن کہا کر جو ر
 ”بھرت فوج لشکر یہ آتے ہیں اس اور
 دیکھے ادھر آکاش میں پر بھو اوپر کو دھور چڑھ رہا ہے
 وہ دھور اسی سینا کی ہے سینا وہ ادھر بڑھ رہا ہے
 ستو دو ستو نہیں ہزاروں ہی ساتھی ہیں ساتھ بھرت جی کے
 اچھے نہ دکھاتے ہیں وچار کوشل کے ناتھ بھرت جی کے“
 رام جانکی مون تھے سنکر یہ پرستار
 پر جھپاتی پہ بکھن کی زیادہ پڑا برہما
 بان دھنش یہ چڑھ گیا لگی نہ کشن کی دیر
 سوتے سوتے جس طرح جگ جاتا ہو شیر

رگھو بر کے چرنوں کو چھو کر بل ویر گرج اک بار اٹھا
 ما نو سیج بیج شیشا وتار پر ہتھوی میں سے بھنکار اٹھا
 ”ہے بھائی شیکھر آگیا دو، شتری بھرت کو اب سمجھوں گا میں
 انیائے نیائے پر چڑھتا ہے یہ کیسے ہونے دوں گا میں
 ویسے ہی حکر جل رہا ہے کیکنی کی کر بوتوں سے
 کیا دکھ ہے راج کے جلنے کا پوچھے کوئی رجبو توں سے
 تس پر بھی اس کو چین نہیں سیناے رٹنے آتا ہے
 اسہائے سمجھ بن میں ہم کو گھیرنے پکڑنے آتا ہے
 یہ نہیں جانتا ہے کا رکھ جیون ہے نر دھن میں بھی
 بد گھر میں ایک ہی ہوتا تو ہوتا ہے ایک ہی بن میں بھی
 ہے ناٹھ روکتے رہے سدا پر آج روکتا نہیں مجھے
 سو گند آپ کو ہے میری اس سے ٹوکتا نہیں مجھے
 ید پتر سو مترا کا ہوں میں یدی رگھو کل کا کشتی ہوں میں
 تو رام دہائی پر ہتھوی پر چھین بھر میں اُسے سداؤں میں
 ہم بھی تو ہیں آدمی لٹھ کر کریں اپائے
 کبتنگ من مارے رہیں سہا کریں انیائے؟
 کشتی ست ہو کر کرتی نیچے کو کیوں ماتھ؟
 ساتھ ناٹھ کا دور پھر دھنشن بان ہے ماتھ
 جب تک بھائی تھا بھائی تھا بھائی اب بھرت وہ نہیں ہے
 جو کبھی قوت بازو تھا وہ ہی اب مارا آستین ہے
 اس سے کچھ بیر نہیں جھکڑا ہے اس کے بڑے وچا روں سے
 زہریلے دانت توڑ دیں تو کچھ خوف نہیں بھنکاروں سے
 سیوک کا تو ہم دھرم ہی بس تت پر ہونا سبوا میں
 سوا لی پرسنگٹ آئے تو بنو چھا ور ہونا سبوا میں
 اس اپنے ماتھ میں دھنوا ہے دھنوا پر تیر چڑھ رہا ہے

شتر ووں سنبھل جاؤ رن میں لکشن کا کرودھ بڑھ رہا ہے
 پر پھوٹی ہو چاہے کھنڈ کھنڈ بندھیا چل تل تل ہو جائے
 طوفان سمندر سے اٹھ کے آکاش میں جا ہے ٹکرائے
 سنکر بھی آن سہمائے کریں تو سنکر ہی کی ساکشی ہے
 رن میں اس کو سنگھاروں کا جو رگھو راجی کا بیری ہے

گانا

رٹ کر بھڑکے اڑ کر ماروں۔ پل میں کھل بل بل کر ڈالوں
 کشن میں رن میں بکپن ہو۔ رام جو سہائی ہے رام کی ہانی ہو
 دھائے پھاڑوں کا تھا ڈونگا شیش اُتار ڈونگا چھاتی بڈا ڈونگا
 پھاڑوں کا کافی سی بکا ڈونگا مولی سی۔ بیری کی سین
 سب ہی جیون دھن دھن ہو۔

ہو اکھن کے گرد دھ کا جب اس طرح پرکاش
 دھرتی ڈگمگ ہو گئی کانپ اٹھا آکاش
 کہا رام نے ”روکتا نہیں تھیں میں بھرات
 لیکن ہو کر شانت کچھ سن لو میری بات
 پہلے تو بھرت گر گیا ہے یہ نہیں مانتے تابل ہے
 اس جیسا تو لائق بھائی دنیا میں ہونا مشکل ہے
 پھر مان بھی لیں وہ بدل گیا چاہتا ہے رکھنا میل نہیں
 تو اس پر اس کی سینا پر جسے یا نا کوئی کھیل نہیں
 تم اگلے ایک دھش تم پر جسے سنکھ آڑ سکتے ہو
 اتنے لشکر وائے راجہ سے کس پر کار رو سکتے ہو“
 ”رٹ سکتا ہوں“ لکھن نے کہا تو آکر ماتھ
 اپنی تم کہہ چکے اب سن لو میری ماتھ

جب تک بھرت تھا دھرم وان تب تک ہم بٹا نہ سکتے تھے
 ہم کیا سو نکشیں ہی اس کو سنگرام میں گھٹا نہ سکتے تھے
 پر آج ادھر می ہوا ہے وہ سینا بھی سب ادھر م کی ہے
 ان ادھر میوں کو ایک ہمارا بان دھرم کا کافی ہے
 بس سادھان ہو گیا ناٹھ اب آگیا دو دل بھل رہا
 ایمانت کشتری کا لو ہو بھیت رہی بھیت رہی رہا
 یا تو یہ بان شتر ووں کو بس کال بان ہو جائے گا
 یا آج داس کہ سیو میں ملی دان پران ہو جائے گا

اتنا کہہ کر کہا یہ تیر وہ لیا چڑھائے

سو راجا ناچا پتے تھے پر بھو کو شترائے

کشتہ اسی کشن ہو گیا در شیمہ اور کا اور

سنگم سے اک باؤ لا آ پہنچا اُس ٹھور

منگے تھے پاؤں باؤ لے کے کیچڑ میں لپکتے ہوئے

کچھ حزن بھی بہتا تھا چھوٹے چھوٹے کانٹے تھے چھبے ہوئے

تھے کالے بال دھور دھور سپیلے چہرے پر پڑے ہوئے

جس طرح بھیانک آندھی میں شتری سور یہ دیو ہوں چھبے ہوئے

اُس پر اور اُس کی حالت پر در دلی درشتی جبا کر کے

آگے کو سینا ناٹھ بڑھے آجانو بھی لیں بڑھا کر کے

وہ بیچنی بھتی بڑھنے کی دھنوں کہیں کہیں پر تیر گرا

تر کش کے ساتھ ساتھ ہی پر وہ مینڈ والا چیر گرا

باؤ لا چاہتا ہے پہلے رکھو بر کو شیش جھکاؤں میں

رکھو بر یہ چاہتے ہیں پہلے چھاتی سے اُسے لگاؤں میں

آخر رکھو بر کی وجے ہوئی ہاتھوں پر اٹھالیا اُس کو

وہ چرن چھوئے اس کے پہلے چھاتی سے لگا لیا اس کو

جب ہر دے ہر دے سے آن لگا تو دور برہ کا تاب ہوا

اب سب نے دیکھا چتر کوٹ میں ایسے بھرت ملاپ ہوا
 لکشمی بھرت ہو گئے من ہی من تھا کھید
 لیکن کھیران رام پہاڑ نے یہ جانا بھی
 بیٹے رام تب لکھن نے گئے بھرت کے پاؤں
 ساتھ ساتھ وہ دھنن بھی گرا جھوٹ اس ٹھاؤں
 یہ دشادیکھ کر رگھو بر کو من ہی من خوب سنسی آئی
 سیتا بھی رن بھی جان آغیں میں نورام کرائی
 اتنے میں مل کے لکشمی سے سیتا کی اور بھرت آئے
 "ماتا اس کی شرمنا ہے" یہ کہہ چرنوں میں لیٹا
 سیتا نے گدگد دھول ہو باھتوں پر اٹھا بھرت جی کو
 آشیر باد کے شبدوں سے آندز کیا بھرت جی کو
 اتنے میں سری شستردھن بھی پہنچے ساہا
 ساتھ میں ان کے تھا وہی پریمی بھکت نشاد
 ان سے مل کے سنا یہ اور لوگ ہیں ساتھ
 تب آگے بڑھ کر وکو پر بھونے نایا ماتھ
 پھر پہلے کیلکی سے کیلکی نے آشیر باد دیا
 کچھ سکھا کر سچے دل نے اب سچا پریم پر ساد دیا
 پھر مات سمتر اکوشلیا دونوں کو شیش نوا کر کے
 سب لوگوں سے بھیڑے رگھو ور سب کو اپنا اپنا کر کے
 سینا ساسوں کے پیروں پر جیون کو دھنیہ سمجھتی ہیں
 سائیں آنند کی سائیں لے سب کچھ نیو چھا اور کرتا ہیں
 اُس سے کاورن اور کھن ہو سکتا نہیں شاردے
 جب سب سے مل کر لکھن لال بھیڑے پنج ماتو ستر سے
 اس اور تو کیوں پریم نرمی آنکھوں کے بھیڑ آیا
 لیکن اس طرف چھایتوں سے ماتا کی دودھ اتر آیا

مانو ماتا کا شدھ ہر دے بیٹے پر گر و کر رہا ہے
 کتا ہے اب و نشو اس ہو ابٹا تو میرا بیٹا ہے
 ہے وہی پتر و تی یو و تی جس کی سفتان بکھن سی ہے
 پیدا کی پوت کرنے سے تو بندھیار مہنی ہے اچھی ہے
 نزوہ ہی ہیں کر تو یہ میں جو جیون نیو چھا و کر کرتے ہیں
 ورنہ جگ میں کتنے کبھڑے پیدا ہو ہو کے مرتے ہیں

چتر کوٹ میں اس طرح جس دم ہوا ملاپ
 اودھ پوری بخت ہوئی ادھر آپ ہی آپ
 مانو و دھ کے ہاتھ ہے سدا جیت اور ہار
 بن بہار میں آج سے پر سے ادھک بہار
 بھوپت کا شہر رگن سن کے سیتا ناٹھ
 شوک منانے لگ گئے اسدن سب کے ساتھ
 برت نزل کر بند دے دیا پتا کو بنر
 شرا دھ کیا شردھا سمت مندا کن کے تیر
 اگلے دن بن میں جڑا ایک بڑا دربار
 صقی جس پر اس اودھ کی سجا پورن ملہار

اک اور بسٹہ سمت براہمن رشیوں کا در شبہ دل ہے
 دوسری اور میں بھرت بھرت کے نکٹ پر جا کا منڈل ہے
 پیچھے ماتا میں اونچے پر نیچے پر داس اور داسی ہیں
 میں مدھیہ میں سیتا رام نکھن سنگھ بھیل اور بن داسی ہیں
 آکاش پر سوکھے میگیوں نے موسم کر دیا نزالا ہے
 مانو بخت ہے اندر سجا اس نے یہ پردا ڈالا ہے
 اندر اسن کیا کلاس بھی اولوک پر لیل لاجا ہے
 سنگھاسن چھوڑ کشاسن یہ دنیا کا راجا را جا ہے

مانو وہ بہور واپون والا جو بپا یک سرودیش میں ہے
 جیو اور پر کرت کے ساتھ آج سچ پچ ہی سمجھہ دلش میں
 من کی کہنے کے لیے بھرت ہوئے تیار
 اُسی سے لائے وہاں دُوت کچھ سما چار
 سنا سبھوں نے آ رہے ہیں مٹھلا کے ناٹھ
 سواگت کرنے کو اُٹھی سبھی سجا ایک ساتھ
 مٹھلا کے ناٹھ جنک جی نے جب پاؤں دھو اُس پر ہتھوی پر
 تب سراور ہاتھ چھلکے دونوں ستکاروں پر اور ملنی پر
 لیکن آنکھوں نے اسی سے سب سے پہلے ڈھونڈھا جس کو
 وہ کون تھی؟ ایک پیسٹون تھی ٹکٹکی باندھ دیکھا جس کو
 یہ ٹھیک ہے گھر سے راج بدھو راجی دلش میں نکلی تھی
 پر چتر کوٹ میں آتے ہی ساری جو گپا بہن فی تھی
 بس اُسی جانتی جو گن کو جس سے جنک جی نے دیکھا
 ارمقات آنکھ کی پستلی کو جب آنکھ کی پستلی نے دیکھا
 ت گرہی ہوئی آنکھوں ہی میں آشیر باد دے پتری کو
 سنبودھن کرنے لگا پتا ایسے شب دوں سے پتری کو
 ”پتری تو نے کر دیے دونوں دلش پو تر
 آج مسہرا ہو گیا تیرا چتر چر تر“
 مگن ہوئی بالی ادھر کہہ کے تنے بین
 ادھر پریم کی دھار میں لگے تیرے بین
 تبھی جنک کو جان کی شیس لڑا کر جہر
 مانا کا آگن سن دھائے چلیں اس اولہ
 جننی جیون ملی جائی سے جائی ملی جیون جننی سے
 وہ ورن ہو سکتا ہی نہیں سار دے اور لیکھنی سے

پتیری کو بھیش میں تپس کے جب ناس کی آنکھ ہنس رہی تھی
 تو اٹھنے پر بالی دوارایوں اپنا بھاؤ پکارا تھی
 ہے نہیں گیر واد ستر ترا۔ سزوریہ تیرے ماتھے میں ہے
 ہیں سوربہ و نش میں سوربہ رام لا لما تو انکے ساتھ میں ہے
 لے بڑھا گن بیٹے تھے سے بڑھا گن تیری مائے
 ستان ہو آتم تو جیون مان باپ کا دھنیہ کہا تا ہے
 ادھر رام نے جنک کہ جیون ہی کیا پر نام
 گدگدھو بولے جنک دھنیہ تہیں سکھو دام

تم نے اس دلش میں لیلیا دھر لیلیا یہ نہیں رعایا ہے
 سنار کے بھولے پتھکوں کو اک سچی راہ دکھائی ہے
 تم اب سچے ہمارا احب ہو۔ تم اب سچے راجیشو رہو
 اس بھیش میں تم کھل گئے رام پریشو تم ہو پریشو رہو
 تم یہ اس روپ تھارے پے سچ مج بدلیہ آسکتا ہوا
 اب تک تھا رستہ دار جنک اب جنک تھا راہگت ہوا
 یہ جنک تھا راجن ہے اور تم آج جنا ر دن ہو اس کے
 بھگون اٹھو اور ہر دے لگو تم تو جیون دھن ہو اس کے
 یہ کہنے کے رگھو بیر سے لپٹے بڑھا سینہ

پر بھو سے مل کے آج پھر ہو گے بدلیہ بدلیہ
 اس پر کار جب ہو گیا سمیل ستان
 سنگم متھلا او دھکا چتر کوٹ میں آن
 تب پھر ہیکل کی طرح جڑا رام دربار
 بھرت ورنے کرنے لٹھے گروا گیا انوسار
 نشانت چست سے سر جھکا نیچے کو کر نین
 راج پتی بن پتی سے بولا لے میں

"ہے رگوں میں رگوں کی بھوسوں رگوں کی رگوں کی گھوڑا گھوڑا
 چھوٹے اُرت شرننگت کی گم بجے ہا ہنہ بڑے بھائی
 ماتا سے جو ایسے ہوا اس کے بے پشچی ماتا اب انہیں
 کھائے جاتا ہے دن پر دن وہ پاپ اور ستاپ انہیں
 پھیل ملا پاپ کا آپ انہیں دیکھئے نہ انگ ہوا کالا
 اُس پاپ کا کہ کے کارن چہرہ کا رنگ ہو اسکا
 اب ان کے جسم سے ہرنے کا سادھن بدی کچھ ہو سکتا ہے
 تو کر ونا ندھی کا کرونا جل ہی سارا مل دھو سکتا ہے
 سینا ماتا اور لکھن بہت مہاراج اودھ کا راج کریں
 اور ہم شتر دھن بہت بن میں بن باسی کا سب کا ج کریں
 پر یہ انہ تھ پر ہے انہ تھ بے موت ایودھیا مرنی ہے
 کرنی ہے راجہ رانی کی بھل اس کا پر جا یہ بھرتی ہے
 جیسے بھی ہو لوٹے اودھ ہے اتنی بیڑ بھکھا ری کی
 بھا کر جی کے مند رنگ ہی ہوتی ہے دوڑ بھاری کی
 اتنا کہہ گد گدھ ہوئے وہ کیسکی کسار
 دھنیہ دھنیہ کے شبد سے گونج اٹھا دربار
 من منڈل کو سر نو اسرل پر کرت گنجیہ
 اُتر دینے کو اٹھے راجہ چندر رگھو بیر
 بولے "میرے افواج کا ہے اتی پر یہ مندریش
 شبد شبد میں بھرا ہے پریم نیت آپدیش
 ماتا کے لیے سفارش جو ان کی ہے ات ہی پیاری ہے
 پر رام تو ان سے ہی زیادہ ان کا اک نشہ پجاری ہے
 ان کی بن واس کی آگیا تو اُن کا پتہ دکھائی ہے
 سنگرہ سے تیاگ بہت اوپنا یہ مہانتر سکھائی ہے

ہم کشا کریں۔ کسکو بیاں کو، ماں تو جو دس کلنکنی ہیں
اپنے چاروں فیڑوں کے لیے حبسگد مباحک جنتی سی ہیں ا،
شور رہا اچھ اس سمے میں! یہ کسا ہے بات
روتے روتے مور جنت ہوئی کیسی مات
لگھو دردورے جانکی بھی جا پہنچی دھائے
چمین کرنے کے لیے کئے انیک ا پائے
جیوں تینوں کیسی جگجگ دیکھے سنگھ رام
بولی، چھائی سے لگوائے میرے آرام

میں نہیں جانتی تھی تم کو تم ایسے ہو تم اتنے ہو
اُس کا پاسنگ بھی نہیں ہوں میں گنہگار تم جتنے ہو
کوشلیا تیرا رام نہیں یہ رام تو مسیرا بیٹا ہے
میرا یہ دھن ہے جیون ہے میرا یہ پران کلیجا ہے
منہرا راند کی سنگت سے ہا! میں نے کیا ایشا کیا
اپنے ہی ہاتھوں اپنے ہی بیٹے پے بجر آگت کیا
اے دینا کی بنو سنگھو بیچوں کو منہ نہ لگانا تم
اے ہو بیٹوں ریسوں کی سنگت میں مت پھنس جانا تم
گھر میں جو دشٹا داسی ہیں وہ سوانگ نسنے بھرتی ہیں
بر باد گھروں کی ہوؤں کو مانا پرکار سے کرتی ہیں
ہو مجھ سے گھرنا تمہیں تو میرے جیون سے کشا تو تم
دشٹا انو چری پھری کو گھر میں بھی مت آنے دو تم
ہے رام آج بیا کل مٹا بیٹے کی کر یا جاہتی ہے
تم بیٹے ہو تو کشما کرو۔ دیکھو ماں کشا چاہتی ہے
اثر کچھ کیسی کو دیں جب تک لگھو نا تھ
تب تک کرو جنگ آؤ سب کھڑے ہو لکھا

اُدھر بھرت کے اشرودوں کی جتنی بھی دھماکہ
 گر و بٹھٹھ یہ در شیشہ کچھ کہنے لگے پکار
 ”ہم سوئم اور سری جنگ آداب پکٹ میں آ کیسکی کے
 رگھو کل کی اور سے کرتے ہیں۔ اپر ادھ کشا کیسکی کے
 کیسکی ہتھارا دوشن دور پچوں میں کیوں تنکا ل ہوا؟
 اسلے کہ کو کھ متھاری سے اپن بھرت سالال ہوا؟“

سن بٹھٹھ کے نشہ یہ ہوئے سبھی ساند
 سہمت تھے سردانش میں رام سچہ اند
 نبھ منڈل میں بھی ہوا مود اور جیت کار
 مانو سورگ لڑا سیوں کو ٹھہری ہے سو یکار
 اس پر کار جب ہو گیا طے ایک پرشن مہان
 متا بولے نتری شتر دھن دے سنیں بھوان
 کرنیں راجیہ لڑیں اودھ کیسکی جن کا ہاتھ
 نہیں ملا اس پرشن کا اتر چھو رگھو ناٹھ

گانا

کھلائے رہی ہے کلنی بنا روی کرن کے
 اکلائے رہی ہے ایودھیا بنا ان چرن کے
 ہے انا تھنی کے ناٹھ دینا ناٹھ تزی بھون کے ناٹھ
 گھو ہاتھ جنوں کا پر بھو اب ویر کر و نا
 ہمارے ٹیر سٹونا۔ ایودھیا لوٹ چلو نا
 نہ اپنے واسوں کو اب اور دلاسا دینا
 ویا ندھان ہو تم تو دیا دکھا دینا
 بھکاریوں کے نین بھیک کے کھڑے میں
 نہ خانی جائیں یہ بھگشا انھیں دلا دینا

ترانام پا ہی مام منو منو سکھ دھام ہے بل دھام
 لیل دھام ہے گن دھام۔ دیا دھام کرونا دھام اودھ شام

لکھو بر بونے ”ویر تھ ہے یہ سب دنے و چار
 واپس چلنے کے لیے راگھو ہے ناچار
 جو ایک بار نیچے کر کے۔ پھر اُس نیچے سے ٹلتا ہے
 اُس کا ٹلنا پچھلتا ہے۔ اور آنت کی نر بلتا ہے
 بنو اُس بہارے لیے ایک اُنت کا پتھ بٹلتا ہوتا ہے
 ہے سچھ راج اُس کے ”گے بہ مار گاہت سکھ داتا ہے
 اسی سے سنہری بھرتا نے کہہ ڈانی اکا بات
 ”چھوٹے کی بھی کچھ دتے سن لیں جیسے بھرات
 جیسے بھراتاجی کے ہوتے تھوٹا نہ راج کر سکتا ہے
 بد کرتا ہے تو ہے ادھر م یہ دھرم شاستر کی آگیا ہے
 جب بات ادھر م دھرم کی ہو تب کرم شیل کیا کرم کو لے
 ہے رام آگیا دیتے ہو یہ بھائی بھرتا ادھر م کرے؟“
 ایک ساز سے جس طرح لے دوسرا ساز
 بیٹوں ہی بولے کوئیں کی سہی راگھو بر آواز
 ”میں کبھی نہ دوں گا آگیا یہ تم کوئی اُنت ادھر م کرو
 اُپدیش ہی ہوگا میرا ست وادی ہو ست کرم کرو
 پر بھرتا پتا ماں کی آگیا ماننا دھرم کہلاتا ہے
 ید ی وہ آگیا تیا گئی جائے تو بھی ادھر م ہو جاتا ہے
 جب پرشن ادھر م دھرم کا ہو تو کرم شیل کیا کرم کرے؟
 ہے بھرتا آگیا دیتے ہو یہ بھائی رام ادھر م کرے؟“
 انجن آئی دھرم کی دب سلجائے کون؟
 سبھی سبھا سدا ورجنک رہے اس سے ملن
 سپر پوریت شاردلنے دیا بھرتا کو کھوئے
 مکھ سے کھلائی وہی جیسی ہوئی ہوئے

کہا بھرت نے ”اگیا پھر کیا ہے رگھو راج ؟
 دھرم بھی دوزخ کا رہے اور نہ بگڑے کالج“
 گر ویشٹھ نے تب کہا ”ہے بس ایک پر بندھ
 رکشک جیسا بھرت کو راج سے ہو سمبندھ

وہ چودہ برس ریس رہیں پورا میں یہ چودہ برس ایو دھی میں
 اُن کے پرانی مذہم سروپ ہوئے یہ پس راج کی رکشا میں
 اُپ راجہ بن کر سنبھرت تب تک رکت کر لینا تم
 راجہ جب بن سے لوٹیں تب سب بھار اُنھیں دے دینا تم“
 کہا بھرت نے ”اور ایک بات ہے اگلے ساتھ
 سنگھاسن سونا رہے تب تک کیسے نا تھا؟“
 گر وپو نے ”اس بات کا ہے یہ سوگم اُپاے
 سنگھاسن پے پاؤ کا دوان کی پدھر لے“

رگھو بر نے بھی پاؤ کا دیں شری بھرت نے دھارن کیں شری
 ایک بل آیا اک بو جھ پڑا کچھ سیوا میں بیٹھیں شری
 پر بھرت شانت دیے ہی تھے سر جھکا آگیا شمس پے لی
 یہ بھاؤ اور بھی اونچا تھا میں کروہ سیوا شمس پے لی
 سب سجاوہنیہ اُچار رہی تھا گیا وچار سبھی کوہے
 آکاش سے پتھپ برستے تھے مانو سو یکا ر سبھی کوہے
 جے سہت سجا جب بھنگ ہوئی تب سبھی پر پھلت پروت تھے
 شری رام بھرت کی جوڑی کو سب رکھ رکھ آئندہ تھے

کئی دنوں تک بعد میں رہے بھرت اُس ٹھام
 چتر کوٹ کے تیرتھ سب کروا لے تھے رام
 لائے تھے ابھیشک کو بھرت تیرتھ جل ساتھ
 بھرت کو پُزمت کیا اس سے اپنے ہاتھ

بھیر بھونے ہٹ کی بہت تو پٹن پٹن ستر نائے
 بدرا ہوئے سب کے سہت گئے ایو دھیا کے
 شہید دن شہید نکشتر میں اُستو ایک رچائے
 سنگھاسن پہ یاد دھکا پر بھو کی دیں بدھائے
 جنک بدائے کر گئی جنک پڑی کی راہ
 بار بار شری بھرت کا حیرت سراہ سراہ
 جب یہ سب ہو گیا تب بھرت ہوئے بے چین
 شارو اُتری شیش سے کھلے دوسرے مین
 سوچا میں نے کیا بھول کر ی کیوں نہیں ساتھ لایا اُن کو ۴
 وہ تو جیون دھن تھے بن میں کس لیے چھوڑ آیا ان کو ۵
 کیوں آیا ایسے بچنوں میں کیوں مانی دن کی باتیں یہ ۶
 بن راچندر کے کس پر کارکٹ سکیں گی دکھ کی راتیں یہ
 پاگل بھر چیل اس سیوا میں پھر چرن پچھڑ گھونند کے
 بریائی لے آدھیں بیاں تب پھر نیگے دن اس جیون کے
 سنو پھر چتر کوٹ کو بچل وہ نیراٹھا کر دور رہے
 ہیں کوٹ تیر تھ بس اُسی جگہ جس جگہ پر ان کا پیارا ہے
 گانا

تڑپتا ہے سوا ہے رام اکیسے بھائے گا پنجر ۱
 میرے بچپن دل کو کب تلک بھلائے گا پنجر ۲
 دیا جاتا ہے دانا اور پانی رکھ کے پنجر ۳ میں
 نہ یہ سمجھا کہ بیکس کو کسیدن کھائے گا پنجر ۴
 پروں سے اپنے گھس گھس کے کروں گانا تو ان اسکو
 بھلا کب تک مجھے بھانے گا اور بھر مائے گا پنجر ۵
 کبھی تو باغ آزادی کے جھونکے در کو کھولیں گے
 سوا اڑ جائے گا خانی پڑا رہ جائے گا پنجر ۶

گھراوٹ ہے تو مونے دے تجھے غم کیا ہے رادھے شبام
خیال آزانہ کو بندھن میں کب کر پائے گا پتھرا

دیکھ دشا یہ بھرت کی ہر شے شمشید اُداس
طرح طرح زپیش دے کھو یا وارن تر اس
پھر بھی یہ نچست ہو بھرت کریں گے یوگ
ان سے ہو سکتا نہیں راج کاج مہیوگ
وہ کہتے ہیں یہی جیشٹ بھرت بن میں ہو رہا اُداسی ہے
تو چھوٹا گھر میں رہ کر بھی سب کاموں میں بن واسی ہے
میرا رگھو رانی رگھو نا ایکیدی وہاں بھوم بہ سوے گا
تو داس بھوم کے بھی نیچے دو ہاتھ کا گڈھا کھو دیگا
جس سے پتے کا تب میں من اس سے رام سنکھ ہوگا
شکھ ہوگا تب اس جیون میں جب اُن سے زیادہ دکھ ہوگا
من کے مندر میں آتم دیوستا رہے سچی پوجا کو
ماں پر تھو کی کھول گودا اپنی آتا ہے بھرت پتیشا کو
گر و دوج منتری اُج کو سوپ راج کاج
مند گرام میں یوگ رت ہو اوہ یوگی راج
ایک منتر ایک دھیان تھا ایک ہی پرانا یام
روم روم میں رم رہا تھا کیول منتری رام
دیکھ بھرت کی دھارنا چکت ہو اسنا
دھنیہ دھنیہ کی سب طرف گونج گئی گنجار
ماں باپ کی آگیا و سش رگھو برنا تا اس راج سے توڑتے ہیں
پر بھرت آپ اپنے من سے وہ چکورتی پد چھوڑتے ہیں
اس لیے رائے ہے لوگوں کی جن ہوا جتا روں سے اونچا
ہے بھرت تھا را یہ چرت ہے منتری رگھو مندرن سے اونچا

پریم انوکرن سہست تھ چرت بھرت کا گائے
 نچے راوھے شام وہ پریم اچ پدپائے
 نندی گرام کے بھوم پے رے سکا ہی اورام
 سمر رہے تھے شہری بھرت اس پرکار ہر نام

گانا

وہ دن کب ہوگا پائیں گی جب رٹھو برکا درشن آنکھیں
 کو مل کملوں سے من مل کر ہوگی نزل پاؤں آنکھیں
 جن آنکھوں میں کچھ پیر نہیں کچھ لاج نہیں کچھ نیر نہیں
 کس کام کی وہ رس رنگ رہت نریٹھ نہٹھ برین آنکھیں
 وہ نو کچھ پڑے دھیر دیئے آنکھیں آئیں لالی لے کے
 رہنے بھی دو جیسے بھی رہیں جیتی تو رہیں برین آنکھیں
 جب پریم پیارے تو نہیں گئے تب جو ہر ان کے دیکھیں گے
 اُن چرنوں کو دھوڑا لیں گی گنگا اور جہنا بن آنکھیں
 بدی نا تھ سمے پر آئے نہیں تو دیہہ یہ پیر رہ پائے نہیں
 جٹ کھول کوڑیاں باہر موڈھونڈھیں گی انھیں بن آنکھیں
 کچھ شتوک دشا دکا کام نہیں دکھ کجھت راوھے شام نہیں
 جو رام رام ہے رامیت ہے میں اسکو رائے مکن آنکھیں

سَـمَـیَـا

نقلی کتابوں سے بچو

ہماری رامائن اور ہمارے ناولوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پکاشت کر دی ہیں نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے یہ نقلی کتابیں نہ میں بک سیکر کو دیتی ہیں جنہیں بک سیکر اور یا دوسرے میں بیکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کار خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتاب کو گھرنیکر جاتا ہے تو سمجھتا ہے۔ خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب پر پرنٹڈ جی کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شyam" یا "رادھے دشتھ" یا "طرز رادھے شyam" چھاپا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط ہوتے ہیں انہیں پہچان لیجئے۔

نیاز کش۔

مینجر مشری رادھے شyam پستکالیہ بریلی

چھپ گیا

چھپ گیا

چھپ گیا

اردو زبان میں

شرون کمار

جس ڈرامہ کو اردو حروف میں دیکھنے کے لیے اردو زبان کے ماہرین ایک مدت سے تقاضہ کرتے چلے آتے تھے وہی سبق آموز اور دلنریب غویوں والا "سری سورج" نامی کالج کے انجی پر کھینے کے بعد ممبئی کی نیوال فریڈ کمپنی کے شاندار ایڈیٹ پر نئے ساز و سامان اور اصلاح کیساتھ طبیعت کی دل بستگی کرنیوالا ڈرامہ اردو میں چھپ کر تیار ہو گیا اور بک رہا ہے۔

قیمت ہندو میں ۵۰ روپے ڈاک محصول ۵۰ پیسے اس پتہ سے طلب فرمائیے۔

پتہ :- مینجر مشری رادھے شyam پستکالیہ بریلی۔ یو پی

رام کتھا نمبر ۷

بن یا ترا



لیکھک
نیپال گورنمنٹ سے کتھا و اچیلپتی کا خطاب پائے ہوئے
کیترن کلانہی کاویہ کلا بھوشن بہرشی کتھا و شارو کوی رتن

श्री राम कथा

پر کاشک
شری رام سے شyam لیت کالیہ بیرٹی
قیمت ۳۲ نئے پیسے

مشری

منشی

رام کتھا

جلد حقوق بحق پرکاشک مخوط میں

ایو دھیا کاند

بن پاتا

رچتیا
بیپال گورنمنٹ سے کتھا واپسی کا خطاب
پائے ہوئے
کاویہ کلا بھوشن، ہری کتھا دشار کیرتن کاندھی
کومی رتن

پنڈت رادھ شیم کتھا واپک بریلی

پر نٹرو۔ پنڈت رام نرائن پاشک

مشری رادھ شیم پر پریس بریلی
پرکاشک نہ سری رادھ شیم پستکالیہ - بریلی
ازدو میں آٹھویں مرتبہ ۱۰۰۰ جلد ۱۹۹۱ء قیمت فی جلد ۳۳ روپے

پاراگراف

تمہارے ہوت نہیں کا پیر؟
 بے کرماندھ جگٹ ادھار می دکھ وکن رکھتے
 تمہارے ہوت نہیں کا پیر؟
 سنتے ہیں جب جب بھنٹوں پہ پڑتی ہے کچھ بھیر
 تب تب ان کی رکشا کو تم "دھرتے سچ شریہ
 تمہارے ہوت نہیں کا پیر؟
 اڈناشی کا ایش دپت میں اور کچھ ہوئے ادھیر
 نہیں دیکھتیں کیا دے انکھیاں ان انکھیں کو
 تمہارے ہوت نہیں کا پیر؟
 رادے شام آ نہیں ہاتھوں میں ہے اپنی اکیر
 جوڑ جو دیتے ہیں پل میں۔ نوئی بھوئی تقدیر
 تمہارے ہوت نہیں کا پیر؟

—:—

کتھا پر ارمبھ

دوا سے پہن کے لئے۔ رتھ جب پہنچا آئے
 رام لکشمین جانکی۔ چلے گنیش منائے
 چچا ایودھیا میں تھے، اس پرکار کہرام
 وہیں ایودھیا رہے گی۔ جاں نہیں گئے رام
 بچے کہتے تھے چیخ چیخ۔ جا رہے ہمارے رام کہاں؟
 بوڑھے اٹھے کو ٹھٹھک ٹھٹھک کہتے تھے اب آرام کہاں؟
 ٹوٹے بوڑھے ملے چلو ہمیں۔ اُس جگہ جہاں جاتے ہو تم
 بینائیں بولیں جیسے چھوڑ۔ ہے رام کہاں جاتے ہو تم؟
 گائیں بھینسیں ڈکرائے اُنھیں۔ ہاتھیوں کے دل چنگھاڑ اُٹھے
 چکواچکی کوئل کوٹے۔ سب رام ہے رام پکار اُٹھے
 پتہ چھاڑو چلا باغوں میں۔ بیلین اور بردے مر جائے
 تنہی دل کدلی پھل سوکھے۔ کلیاں اور بوسے کھلائے
 آلاب، حوض، باد ڈی کنوئیں۔ سب تہہ دیاں سوکھ گئیں
 ناریاں جو بچے والی تھیں۔ ان کی بھی جھلتیاں سوکھ گئیں
 سرو کے دے راجسی گھاٹ۔ راگھوجی جہاں نہاتے تھے
 اس سے مسان سنان ہو بس۔ بہوتوں کے گرد دکھائے تھے
 دکھا بجائے کے گڑنارس۔ چھایا اُس سے ایودھیا میں
 ترناری کرتے ہیں پر لاپ۔ مافو ہے پرے ایودھیا میں

سہیں نہیں ہے ہمیں یہ - دُستِ سہمہ و شمشادِ یوگ
ایسا کہہ چلنے لگے - رتھ کے پیچھے لوگ
دیکھا رتھ کے سنگ میں - اودھ چلا سب دھلے
تب بولے رگھو دتھ سن - مند مند مسکائے

ہے میرے پیارے بندھو ورگ بولوا اور ہوا اودھیا میں
چودھ درشنوں کا بن دیوگ - میرا تم سہوا یوہیا میں
وہ ہی میرا ہتھاری ہے - سکھ پائیں جس سے پتا میرے
تم سب جا کر وہ کاریہ کرو - جی جائیں جس سے پتا میرے
دیکھنا نہ گڑ بڑ اور وگھن - شاسن سماج میں ہو کوئی
تم سب پر ملج سونپتا ہو پ - دپلو نہ راج میں ہو کوئی
نہیں ساتھ ہم چلیں گے - جہیں نہ دو جا تھاؤں
بول اٹھے سب پر جا جن "جہاں ہو پ تھاں جاؤ"

سمجھایا بہت جناروں نے - جن کب یہ ماننے والے تھے؟
وہ مان بھی لیتے پر اُن کے - من کب یہ لمنے والے تھے؟
آگے پیچھے دائیں بائیں - رتھ گھیر لیا سب لوگوں نے
جائیں گے یا تیج جائیں گے "یہ شور کیا سب لوگوں نے
دیکھ دشا یہ اُسی سے دوش ہوئے رگھوناتھ
آگے آگے رتھ چلا - پیچھے پر جن ساتھ
یوں ہی چلتے ہوئے دن دو با آئی شام
پہلے دن جا کر کیا "تمسا" پر مشرام

دن بھر کے تھکے ہوئے تھے سب تھرا آنکھوں میں آنے لگی
یاما تھس مایا پت کی - جو اپنا کھیل دکھانے لگی
ان ہوتی ہوتی نہیں کبھی جو ہوتی ہے وہ ہوتی ہے
سب ہوئے اور ایسے سوئے - تقدیر جس طرح ہوتی ہے

دیکھا جب رگھویر نے ہوئی ہے آدھی رین
 تب ہی جگا سمست کو۔ بولے ایسے بین
 منتری دیکھو ہے سے یہی۔ رتھ اسی سے تیار کر دو
 ”تم۔ سا“ رہتے رہتے ہی تاٹ۔ ہم کو تنسا کے پار کر دو
 اور سنو۔ چھوڑ کر صدر راہ۔ لے چلو گرا ہوں سے رتھ کو
 کیوں سمجھ گئے بوڑھے منتری۔ میرے اس گوڑھ منور تھ کو؟
 کارں یہ۔ ہے یہ پُر باسی۔ جائیں گے جارے ساتھ کہاں؟
 یوگیوں کے اور بھوگیوں کے۔ ہوتے ہیں گنارے ساتھ کہاں؟
 اس لئے صبح ہوتے ہوتے۔ ہو جائیں پار ہم گنگا کے
 پُر باسی لوٹ ہی جائیں گے۔ کھل رہے ہیں مارگا یو دھیا“
 منتری بولا ”ٹھیک ہے کتنو سنو تو رام
 کہاں تلک یہ اُچت ہے۔ لیلایلا دھام؟
 ان لوگوں کو سوتا ہی چھوڑ۔ سرکار کا جانا اُچت ہے
 یہ اُچت بھی ہو تو کسی کا دل۔ اس طرح دکھانا اُچت ہے
 اُٹنے آپ ہی لوٹ پڑیں۔ اچھا ہے یہی رنایا کی
 بنو اس کی دھن محلوں کی تھی۔ یہ ہے آدرا یو دھیا“
 بول اُنھے رگھویش من ہے کچھ مد تک ٹھیک
 لیکن اس پر روشنی ڈالو تو باریک
 منشا جو راج نیت کی ہے۔ چاہئے اُسی پر دھیان اپدیں
 ہوں رام بھوپ یا بھرت بھوپ۔ دونوں ہیں ایک سماں آئیں
 میرے سینہ کے کارن یہ۔ اُس راج آگیا کو ٹالتے ہیں
 اُچت تو یہ تھے رام بھرت میں۔ بھید یہ لوگ نکالتے ہیں
 اس لئے تو لے پمہ ان کا۔ پلہ ہلکا ہو جاتا ہے
 ماتا کی آگیا کا پالین۔ نہ زیادہ وزنی دکھلاتا ہے

ملے ہوا کہ ان کا دھیان چھوڑا۔ اس سے اُچت بن جانا ہے
 کر تو یہ کہ پتھ سے ڈگ جانا۔ کایر اور بھیرو کہا نا ہے
 اب متری مجبور تھا جوت لیا رتھ ہے
 سینا نکشن بہت۔ پر بھو چلے ہمیش مناتے
 اومہ سویرے کو جگے۔ جب بھکتوں کے درند
 گھبرائے پائے نہیں۔ رگھوکل کیر و چندو
 من کھو کر گت جو پھن کی ہو۔ جل ہن دشا جوین کی ہو
 بس وہی اوستھاتھی جیسی۔ سمیت گئے پر دین کی ہو
 جس طرح جہاز ڈوبنے پر۔ ہوتا ہے بنک سماج و کل
 تیوں ہی رگھوکل کے پر جا ورنہ۔ اس سے بنا رگھو راج جو کل
 کہتے تھے کلیجہ مقام تھام۔ ”بجلی اس طرح لوٹتی ہے
 پر شار تھ کام نہیں کرتا ہے۔ پر اربد جس سے پھوٹتی ہے
 بڑبھاگی ہو تم میں درند۔ جل سوکھتے ہی مر جاتے ہو
 پرائوں ! تم بڑے اچھے ہو۔ پر انیش بنا ٹھیراتے ہو
 کوئی کہتا تھا ”چلو ڈھونڈھیں چاروں اور
 چوروں کی نا میں کہاں چلے گئے چت چور“
 ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر ٹھک گئے نہیں ملے رگھو تھ
 تب بولے اس سے تھا ہمیں تلک کا ساتھ
کانا

اب رتھ گیو رام کو دور
 جو ہوشیار ہم ہوتے۔ تو رتھ کے آگے سوتے
 ہو جاتے چکنا چور اب رتھ گیو
 جب چلے گئے رگھنندن۔ پھر کیسے جنیں پر جا جن ؟
 بچھڑے ہیں جیوں مورو اب رتھ گیو

چودہ برسوں بعد پھر ہوگا یہ سنو گے
 اس آشا کو ساتھ لے گئے ایو دھیا لوگ
 شنگ ویر پور میں ادھر پہنچے جب رگھو رائے
 گہہ نشاد آکر ملا۔ کند مول پھل لائے
 کہا نا تھ پڑ میں پلو۔ تب بولے سری رام
 چودہ برس نہ کریں گے۔ بستی میں بشرام
 "تب ہاتھ جوڑ کر بولا وہ۔ ایسا ہے تو یہ کہوں گا میں
 بن میں مہاراج کی سیو میں۔ کچھ دن تک ساتھ رہوں میں
 پر کھو بولے کیا آدھ شیکتا؟ وہ بولا "چاؤ اس کا ہے
 سرکار روک سکتے ہیں نہیں۔ یہ باروک بھاؤ اس کا ہے
 موان ہو گئے دیا ندھ۔ مانو ہے سو یکار
 سما ہے جہاں بھگتی کی۔ دیاں نہ اور بجار
 اسی طرح دن ڈھل گیا۔ ہوا نشا کا کال
 چھایا میں ایک برکش کی۔ سوئے دین دیاں
 پر کھوی کا پلنگ بنایا ہے۔ جس پر پتوں کا بستہ ہے
 اس پر وہ سوتا ہے دیکھو۔ جو دشرکتہ نندن رگھو ہے
 جو سدا ہند دے ہی میں رہی۔ اس سے دھور دھو مر ہے وہ
 جسکو بیدی ہی کہتے ہیں۔ سور ہی کشاوں پر ہے وہ
 ویر اسن بیٹھے ہوئے لکھن۔ پیرادیے ہیں دونوں کا
 چرتا رتھ کر رہے ہیں مانو۔ دنیا میں دھرم سیوکوں کا
 یہ پرورتن کا ورشیہ دیکھ۔ کرنا میں ڈوب نشاد گیا
 بوڑھے شمت کی تھی یہ دشا۔ رگ رگ میں دیاپ دشا د گیا
 دیکھا پنج ساتھیوں پر۔ جب یوں دائر نکلیں
 لکھن لال کرنے لگے۔ دھیرنج کا اپدیش

داتا سکھ اور دیکھ کا انہ نہ دوجا کو سے
 پرانی کو بج کرم ہی۔ مبادھک بادھک ہوتے
 جب یہ سنار سوین دت ہے۔ توات اور اوت کیا ہے؟
 پسنے کا راجہ اور رنگ۔ ہونا انہونا متھیا ہے
 جیوڑوں کی یہاں اوستھا میں پس گھور موہ کی رائیں ہیں
 ان راتوں میں جو ہوتی ہیں وہ سب پسنے کی باتیں ہیں
 اس رات میں یوگی جگتے ہیں۔ اور ساری دنیا سوتی ہے
 یادے جگ جاتے ہیں جس پر۔ بس کر پارام کی ہوتی ہے
 بس یہی سمجھ کر دنیا کا۔ سکھ دکھ سہن کرنا چھنے
 اس دھار سے پار اترنا ہو۔ تو ہر سمرن کرنا چھنے
 اسی طرح ست سنگ میں۔ بیت گئی وہ رات
 رام سیا بن ہیں جگے۔ جگ میں ہوا پر بھات
 منگوا کر مٹ کا دودھ وہیں۔ شر جٹا بنائیں رکھنے
 معلوم ہوا بجل کے ساتھ۔ بد لیاں اٹھائیں رکھنے
 ہے نہیں شیش پر جٹا جوٹ۔ وہ بن کا تاج بر اجا ہے
 کیا خوب ایو دھیا کا راجہ۔ اس سے بنا بن راجا ہے
 نوراج ہوں یا ہوں یوگی راج۔ سنار میں دہی راجا ہیں
 دے تو ایشور یہ میں راجہ ہیں۔ اور دے بچار میں راجا ہیں
 ان دونوں ہی راجاؤں میں۔ دنیا کا راجہ راجتا ہے
 بستی میں کبھی چکیتا ہے۔ اور کبھی بنوں میں سا جتا ہے
 جٹا جوٹ ہی کہا۔ سبھی سچے بنوں کے ساج
 اودھ بہا رہی بن گئے۔ وہ بن بہا رہی آج
 دیکھ در شمشیر اس سے۔ ہوا سمت اودھ
 ہاتھ باندھ کہنے لگا۔ سنو ہا ہم۔ کہیں
 دیکھا جاتا ہے نہیں۔ یہ بن کا شہر لگا
 واپس چلے اودھ کو۔ کھڑا ہے رکھ تیار

ہو چکی کیکنی کی آگیا۔ بن میں سرکار بر آج چکے
 بہترے ہو دیا کاش پہ پر بھو۔ وروان کے پندل گاج چکے
 آب چلئے اودھ لوٹ چلئے۔ رعیت زندہ ہو جائے گی
 وہ اپنے پانچوں سے اپنے راجہ کو تاج پہنائے گی
 پر بھو بولے "یہ ٹھیک ہے لیکن میں مجبور
 پیچھے پھرتے ہیں نہیں۔ سستی سنگھ اور شور

منتری منتری بوڑھے منتری۔ یہ آپ ہیں کچھ چاہتے ہیں
 تو اس چاہت کے ناتے سے ہم تم سے اتنا مانگتے ہیں
 جتنی جلدی جا سکتے ہو۔ اتنی جلدی گھر جاؤ تم
 چودہ برسوں کے لئے مات۔ اس راگھو کو بسر او تم
 بوڑھا منتری رو اٹھا بولا سر کو تھام
 "اچھا اتنا ہی کر دے رگھو سنندن رام

بید ہی بیٹی کو بن میں۔ ہم روتے دیکھ نہیں سکتے
 پتوں پر اور کٹاؤں پر۔ یوں سوتے دیکھ نہیں سکتے
 اس لئے انہیں کو ٹوٹا کر۔ شکتی دیجئے ایو دھیا کو
 یدی یہ بھی بن میں رہیں تو پھر۔ مردہ سمجئے ایو دھیا کو
 "سیتا جی کو واپس بھیجو" چھائی یہ دھن ویرانوں میں
 سب سے پہلے یہ دھن پہنچی۔ سیتا جی کے ہی کانوں میں
 سیتا ہی اُتر دینے کو۔ منتری کے سمکھ بول اٹھیں
 مانوں لجا کے تالے کو۔ درتو ٹی گنہی سے کھول اٹھیں
 "منتری سورج کی دھوپ کبھی۔ سورج سے الگ نہیں ہوگی
 چاندنی چاند سے کسی سے یا ہر اور بلک نہیں ہوگی
 ماما کھ مجھے اودھ میں ہے۔ پھر بھی میں وہاں نہ جا سکتی
 ہنسنی مان مر کو تچ کر۔ مہر بھوم میں شانتی نہ پا سکتی"

اتنے میں بولے لکھن - "جہاں نہیں ہے نیاں
ایسے راجہ کے یہاں کون لوٹ کر جائے
کہنا یہ بات کیسے تھی - تھی کے چہرا غ جلوائیں دے
ہم کاٹے تھے سو نکل گئے - اب بھرت سے لڑ چلائیں دے
اور یہ بھی کہنا چھا کریں - جیسے بھی ہیں غرزد ہیں ہم
جو کر پا آہوں نے ہم یہ گی - اسی کے احسان مند ہیں ہم
اور نہ کہہ پامے لکھن - کیا رام نے بسند
سدا حکم میں بڑے کے ہے چھوٹا پابند
اب بیٹھے امرت بھرے رسیدھے پہنچے ہیں
بولے منتری سے تبھی - رکھت کرنا ابن
"چھوٹے کے بچوں کو دل کی - تنہی پہ لکھ مت لینا تم
سوگند ہے تم کو وہاں جائے - یہ باتیں مت کہہ لینا تم
کہنا دے دیں آشیر باد - ہم کشل پو واک آئیں گے
چوڑہ برہمن جب یوں مساپت - شب درشن ان کے پاس گئے
اور ان چوڑہ برہمنوں میں بھی - ہم کبھی نہ بھولیں گے اُن کو
اپنے خیال کے مندر میں - شردھا سے پوہیں گے اُن کو
یہ کہہ کر اٹھے بھگت و تسل - اور ہر دے لگایا منتری کو
نانا پرکار سے سمجھا کر - واپس لوٹا یا منتری کو
ادھیرے دھیرے رختہ چلا - ادھر آؤدھ کی اور

ادھر تیر شرسری کے - پہنچے راج کشور
ماگی جو ناؤ تو ناؤ گئے - کہیں مشرودے چپلے کی باتیں
کچھ نہیں تھیں لیکن سب کچھ تھیں ملاج من چلے کی باتیں
پر ہر بولے "ناؤ یہاں لاؤ" وہ بول "لاتا ہوں راجہ"
آیا۔ ہاں آیا۔ اب آیا۔ آہا۔ اب آتا ہوں راجہ"

”پھر بھولے“ جو بات ہو۔ کہو اُسے جی بھول
 آیا۔ آیا اس طرح کرو نہ ٹالیں مثیل“
 تب کیوٹ کہنے لگا۔ ذرا سیکج کے ساتھ
 ”کہنا تو ہے بات پر۔ کہی نہ جاتی ناٹھ

اچھا سرکار پوچھتے ہیں۔ تو کہتا ہوں سننے سنبھا
 بجے بھنجن میرے شکمہ ہیں پھر کیوں رہنے دوں بے اپنا
 یہ سنا ہے مینے بادو ہے۔ راجہ جی کے پد پتکج میں
 پتھر میں جاں ڈالنے گی۔ شکستی ہے چرنوں کی راج میں
 بن گئی تھلا سندھاری۔ چرنوں کی دھور کے لگتے ہی
 جوا میں چیتا آتی ہے۔ اس جیون سور کے لگتے ہی
 پتھر پر اور تھلا پر جب۔ اس کا اس طرح اثر ہوتا ہے
 تو میری کمانٹھ کی نوکا تو۔ چھوٹے ہی ”چھوٹنر“ ہوئے
 سیٹاپت کہنے لگے۔ مندمب۔ مسکائے
 ”اے سننے ناشر کا۔ کر لو کوئی آپاے“
 تب کیوٹ کہنے لگا۔ کر کے نیچا ناٹھ
 ”ہے تو ایک۔ آپاے پر۔ مان لیں جوناٹھ

اس طرح داس کا اور اپنا۔ سنکوچ چکا لیجئے راجہ
 چرنوں کی دھور پہ سنٹے ہے۔ وہ دھور دھلا لیجئے راجہ
 بٹانہ میری روزی میں ہو۔ بادھانہ آپ کے کام میں ہو
 ہو کر یا رام کی کیوٹ پر۔ کیوٹ کا پر یہ رام میں ہو
 پد کو مل کمل کا مل دھو کر۔ نرمل دلوں کو کرلوں گا
 یہ بھی گورے چنے ہوں گے۔ اور پنا بھی جی بھروں گا
 مالک مالک سو یکار کرو۔ تو ابھی کھٹا ناؤں میں
 پہلے لوں جا پتھ کھٹا کو۔ تو لو کو کو کھٹا کوں میں

گانا

نہیں جب تک چرن لوں پکھاؤ چڑھاؤں ناراجا
 چاہے روٹھو کرو چاہے پیار چڑھاؤں ناراجا
 رہے جو بھید تو ہووے مجھے آڑی گنگا
 تمہارے میرے ہے دونوں کے اکاڑی گنگا
 دھلے جب تک نہ من کا پکار چڑھاؤں ناراجا
 وہ دیکھو اور بھی اچرن دکھا رہی گنگا
 تمہارے پاؤں کے چھونے کو آ رہی گنگا
 سنی تم نے جو تانا یہ پکار چڑھاؤں ناراجا

— دیا —

پریم بھرے امرت بھرے۔ بھاؤ بھرے بن ہیں
 کرنا نیدہ پیچ پیچ ہوئے۔ مانو کرنا لین
 پیکانمان تھا روم روم۔ ہونٹوں پر ذرا ہنسی بھی تھی
 جاگتی لکشن کی جانب۔ ایک بھید بھری چٹون بھی تھی
 مانو یہ پوچھتے تھے اُن سے۔ آگیا اور خوشی تمہاری ہو
 تو پھر جو چیز تمہاری ہے۔ اُس کا یہ بھی ادھیکاری ہو
 ایک اور بات بھی تھی وہ یہ۔ اس نے دے چرن ٹوٹے ہیں
 جو سیتاجی کو دے کر کے۔ مہاراج جنک نے دھوئے ہیں
 اس طرح ہوا پرستا اور۔ المودن تھا سمرقن بھی
 تب چرن دھلانے کو آگے۔ بڑھ آئے کوشل نندن بھی
 کہا ”تمہارا جاٹے ید۔ سننے اسی پرکار
 تو ہم بھی تیار ہیں۔ لو یہ چرن پکھاؤ

من چیتا جب بل گیا بھگت راج کو دان
 پگ دھوئے کا تب کیا۔ پل بھر میں سا ان
 وہ خاص درشیہ تھا گنگا پر۔ گنگا بھی جس سے پلکت تھی
 یہاں مٹی منڈلی پر مودت تھی۔ وہاں سُر مندلی پر پھلت تھی
 حاضر تھے کاٹھ کے برتن میں۔ گنگا اور گنگا جل دونوں
 کیوٹ کے دونوں پاتھوں میں۔ تھے کو مل چرن کمل دونوں
 ان چرنوں کا مل کیا دھویا۔ دھویا سیوک نے مل اپنا
 کر لیا جنم جنمان ترسب۔ اُس کیوٹ نے اُجل اپنا
 جو چرن انیکوں تپ کر کے۔ مٹیوں کو درشت مڈ آتے ہیں
 کیا درشیہ ہے وہ کیوٹ ددارا۔ اس پر کار دھوئے جاتے ہیں۔

یونہی ناؤک کر چکا۔ جب اپنا اُدھار
 تب تینوں کو ناؤ پر اس نے کیا سوار
 جی بھر کے درشن کرنے کو۔ دھارا ٹھہرائی گنگا نے
 بھگوان کے چڑھتے ہی سر پر۔ وہ ناؤ اٹھائی گنگا نے
 تصویر ناؤ کی لیتے ہی۔ آپا یہ دھیان میں آئی ہے
 چاندی کی مندری پہ مانو پکھراج نے شو بھاپائی ہے
 چلتی ہے راج بدھو سی وہ۔ کچھ رہا۔ کچھ نا جل کا ہے
 جو دکھ بھونوں کا بھار ہے پر۔ وہ بھار کمل سے ہلکا ہے
 آنکھوں اُس چھب کو دیکھ تو ہو۔ جو آج ناؤ پر چھان رہی
 تختوں پر رام واسنے ہیں۔ اور بائیں سیسا راج رہی
 سوامنی اور سوامی کے پاس۔ کچھ چیمے اور کچھ ہٹے ہوئے
 کندھے پر ایک دھنش ڈالے۔ اُڑانا تھ ہیں ڈٹے ہوئے
 مند مند گت سے اُدھر چلی جا رہی ناؤ
 اُدھر سو رہیہ اور میگھ میں ہے درشن کا چاؤ

سورج کہتا ہے میگھوں سے۔ اس چھب کو ہمیں دیکھنے دو
کیوں تم درمیان میں آئے ہو۔ ہٹ جاؤ درشن کرنے دو
اتر میں میگھ یہ کہتے ہیں۔ مت بک کوں جو ٹوٹے ہو؟
ہم درشن کرنے آئے ہیں۔ درشن سے ہیں روکتے ہو؟
تب کہا سورج نے ”درشن کا۔ پہلے حق نہیں تمہارا ہے
میں سورج و نش میں رانچندر۔ اس سے ادھکار ہوا ہے“
بادل بولے۔ ”رہنے بھی دو۔ یہ چوچلے نہیں ڈھنگ کے ہیں
تم سے زیادہ حق ہم کو ہے۔ ہم اور دے ایک رنگ کے ہیں
وے بھی گھنشیام کہاتے ہیں۔ ہم بھی گھنشیام کہاتے ہیں
اس میگھ شیام کے ناتے سے ہم اور دے ایک دکھاتے ہیں“
بڑھ گئی راہ جب دو نڈلی ہیں۔ تب ہوانے بیج بچاؤ کسا
تھوڑا تھوڑا دے کر موقع۔ دونوں بچاؤ راجا وکیا
ادھر ناؤ کوکھے رہا۔ تھا پر بھی ملج

پریم کی اس کے تھی نہیں۔ جل کی نائیں تھاہ

ہیں رام بی نوکا پو تب۔ بی کی کوں ضرورت ہے
ناجھی ڈرت منجھارا میں۔ جانے کی کوئی نہ صورت ہے
بھے تو اس سے ہے بیا کو جب اس کا گھیرا ہا رہ نہ ہو
موجود ہے جب بیڑے پردہ۔ تو کیونکر بیڑا پار نہ ہو
ملج سوچ ہی رہا تھا یہ۔ اتنے میں میگھ لگے چھانے
موسم کا ایسا رنگ دیکھ۔ ناجھی کچھ لگا لگن گنانے
جل اور بادل دونوں کے بیچ۔ اس راگ نے عجب سامان بانجھا
تانوں نے اور زم زمیوں نے۔ نوکا پر غضب سامان بانجھا
وہ راگ نہ کورا راگ ہی تھا۔ اُنراگ براگ بھرا تھا وہ
کھلتے ہی ادھر بیچ دیکھا۔ بس پریم پر راگ بھرا تھا وہ

ایسے تو تھی وہ برساتی۔ لیکن مطلب کچھ اور ہی تھا
طالب کو راگِ مطلوب نہ تھا۔ اُس کو تو طلب کچھ اور ہی تھا
منکشیپ میں وہ پرچی کیوٹ۔ بلی جس کے چلائے لگا
ہا دیوں کا جھٹ دیکھ دیکھ۔ دھیرے دھیرے یوں گانے لگا
گانا

بادر وا گھر گھر آئے۔ نیا موری بنی جائے
جھنجھری ہے نیا۔ گہری ہے ندیا۔ گھور اندھریا سر پہ چھائے
ٹھور ٹھکانا نہ کوئی دکھائے۔ بیگی تمہارے بنائے (درا)۔
کہوں سستیہ سو گند کھائے۔ نیا موری ہی ہے
اب میرے بھیا ہو تم ہی کھو یا۔ چوڑوں انگریا تو بیڑا ڈباے
اب تو بیگی پر بھوپار لگائے۔ بھگی تمہارے نکھائے (درا)۔
سیوک نے سوائی میں پائے۔ نیا موری ہی ہے
ادھر چتر ملاج تھکی پلاری ہوئی ملہار
جا پہنچو دکا دھر۔ گنگا جی کے پار

سینا اور گلشن کے سمیت۔ پر تھو سی کے ناتھ اتر آئے
اب تک بھیت تھے ست رنج تم اب بھیت سے باہر آئے
کیوٹ نے اتر و داغ مانگی۔ تینوں کوشیش نوا کر کے
بھگوان اس سے من ہی من۔ رہ گئے ذرا سکپا کر کے
گو آج فقری ٹھاٹ میں ہیں۔ لیکن بو تو شاہ نہ ہے
ہیرا ہیرا ہی ہے۔ چاہے پتھر کے مول بکانا ہے
عادت تو وہی راجسی ہے۔ کس طرح تیاگ دیں رام اُسے
”جس کسی سے کوئی کام لیا۔ نوراً دیدیا انعام اُسے
لیکن اب دینے کو کیا ہے۔ کو پین ہے میوں کا پٹ ہے
”کچھ دیا نہیں“ دے سکے نہیں“ بس اتنی سی سُکچا ہٹ ہے

جان گئی اردھانگنی۔ پت کے من کی بات
 دینے کو کچھ ہے نہیں، اس سے پر بھوکات
 اے سوامی کی سکچا ہٹ۔ جس سے نہاری سیتا نے
 اچھلی سے اپنی من مندری۔ اس سے اتاری سیتا نے
 بھگوان کے ہاتھوں میں دے کر۔ یہ کہا دیجئے گا اس کو
 جس پر کار بھی ہو پر ایشور۔ سنشت کیجئے گا اس کو
 سیتا کی مندری لے دینے سیتا ناتھ۔

تبھی کہا ملاح نے "وہیں لڑا کر ماتھ
 مزدوری تو میں نے اپنی۔ ہے ناتھ۔ پیشتر لے لی ہے
 اور وہ بھی اپنی منہ مانگی۔ اپنا جی بھر کے لے لی ہے
 چرنوں کی راج جو دھوئی تھی۔ وہ کیا تھی؟ مزدوری تھی وہ
 جیون بھر کی مزدوری تھی۔ بس ایسی مزدوری تھی وہ
 کوٹان کوٹ جنوں کی بھی۔ مزدوری اُس پر واری ہے
 ہے ناتھ ایک جُز پر اُس کے۔ بیکٹھ لاکھ بلہاری ہے
 چک گئی مجوری جب میری۔ تو رہا آپ پر بھار نہیں
 ادھار ہو گیا جب میرا۔ تو کوڑی رہی ادھار نہیں
 کچھ کچھ۔ یوہل ہو چلا۔ تھا وہ کوٹ لگات
 تبھی چتر ملاح نے۔ کہی دوسری بات

"میں نے جو ناؤ پہ گایا تھا۔ وہ گانا ایک اشارہ تھا
 اقرار وہیں من ہی من میں۔ کچھ میرا اور تمہارا تھا
 میں گنگا گھاٹ کا مانجی ہوں۔ تم بھو ساگر کے کھبٹ ہو
 میں اس دھارا کے تیر پہ ہوں۔ اور تم اُس دریا کے تٹ ہو
 مزدور کہیں مزدوروں کو۔ مزدوری دیتے ہیں بھتیجا؟
 ملاح کہیں ملاحوں سے۔ ملاجی لیتے ہیں بھتیجا؟
 اپنے کو رتی سمجھتے ہو۔ تو رن تم وہیں چکا دینا
 میں نے ہے تم کو پار کیا تم مجھ کو پار لگا دینا

اب پر بھوگدگد ہو گئے پلک اٹھا سب گات
 تب چھیڑی ملاج نے - وہیں تیسری بات
 ”نم ہوئے ہو راجہ سے یوگی - یہ موقع نہیں الہام کا ہے
 اسوقت میں دنیا اور لینا - کس ارتھ کا ہے کس کام کا ہے
 جب چودہ برش پورن ہوئے - اور لوٹ کھٹل سے آؤ گے
 اُس سے نامہ میں لے لوں گا - جو کچھ مجھ کو دے جاؤ گے“
 دیکھو کیوٹ کی چترائی - کیا تہ کی بات بچار تاہم
 پہلے پر لوک سدھار چکا - اور اب یہ لوک سدھارتا ہے
 مطلب یہ ہے واپس ہوں جب - تب بھی یہ اسی گھاٹ آئیں
 اُس پار بھی میرے ہی دوارا - میری ہی نوکا پر جائیں
 جس طرح سلبھ ورشن میں آج - تب بھی یہ اسی طرح پر ہوں
 جل بھی ہوا اور کھٹوا بھی - یہ چرن اور میرے کر ہوں
 مانوسب طرح سے سیوک نے - سوامی کو رنی بنا یا ہے
 جو بھو بندھن میں نہیں بندھا - وہ اس بندھن میں آیا ہے
 دھرتی کو شلیا نے باندھا - تب کر کے جس کو ناتوں میں
 کیا بات ہے اُس کو باندھ لیا - ملاج نے باتوں باتوں میں
 یہ پریم ہے یا ہے سوارتھ تیاگ - جو کچھ بھی ہے وہ پورا ہے
 جھکتا ہے یہاں قلم اپنا - رہتا مضمون ادھو را ہے
 اس لئے یہی لکھ دیتے ہیں - بس دھنیہ دھنیہ وہ کیوٹ ہے
 برہونا دھنیہ، پتوار دھنیہ - اور دھنیہ وہ گنگا کا تٹ ہے
 ادھر سردوں نے بھی کہا - پھولوں کو برساتے
 ”دھنیہ ہے مانجھی گاؤں کا - دھنیہ رام گھر ہے“
 ادھر لگا کر ہر دے سے - مانا بھانت مراح
 بھکت دان دے پر بھو نے - وداع کیا ملاج

گہہ نشاد جو ساتھ تھا۔ بول رکھا "کیا خوب"
 دیکھ چرت وہ اُس سے۔ گیا پریم میں ڈوب
 پھر نہایت بھائیگر تھی۔ بھائیگر کھ گئی رائے
 گنگا سے کہنے لگی۔ سیتا شیش لوائے
 گانا

بے گئے ماما۔ بے بے گئے ماما
 جو جن تم کو دھیا تا۔ من بانجھت یا تا۔ جے بے
 سکھ داتا تم۔ جگ تراتا تم۔ ترہون دکھیا تا
 پھول جو لیکر آتا۔ پھل لے کر جاتا۔ جے بے
 کتنے ہی پانی اس جل سے پریم دھام پاویں
 تارے گئے نہ جاویں۔ تارے گئے نہ جاویں جے بے
 ہاتھ جوڑتی ہے میری۔ اس نیت استھل میں
 آویں کشل سہت کوشل پت۔ کوشل میں جے بے

— ۵-۱ —

لے اشیش شرمہ سے۔ بہر نوا کر مانتھ
 چلیں بنوں کو جانکی۔ راگھویندر کے ساتھ
 بن گمن کا خاص درشیہ وہ۔ بن گمن جہاں لجاتی ہیں
 آگے ہیں رام لکھن پیچھے۔ درمیان میں سیتا جاتی ہیں
 ہیں رام لکشمین برہم جیو۔ جانکی پر کرت دیوی سی ہیں
 یا سور بہ شیش ہیں دے دو توں۔ اور مانتھ میں یہ پرتھوی سی ہیں
 آگے چل تینوں جنے۔ نہاے تیر تھ راج
 پھر اُس آشرم میں گئے۔ جہاں تھے بھاردواج
 تھی ایک ترہنی سنگم پر۔ ایک اس آشرم میں رہتی تھی
 وہ تو استھول روپ میں تھی۔ یہ سوکشم روپ میں رہتی تھی

تھی وہاں پہ گنگا اور جہنا۔ اس جگہ لیاں اور بھکتی تھی
وہ ناش پاپ کا کرتی تھی۔ اس میں بھوناش کی شکتی تھی
جس طرح وہاں پر سہ سوتی۔ ہتی تھی گیت روپ ہو کر
تیسے ہی یہاں سادہ کر یا۔ رہتی تھی گیت روپ ہو کر
بس بھید تھا اتنا اس کا پھل۔ دوسرے جنم میں ہوتا تھا
اس میں تنکال موکش ہوتی۔ جیسے ہی لگتا غوط تھا

ایسی اُتم جگہ میں ٹھیرے اُسدن رام
بیت گئی ست سنگ میں صبح اور وہ شام
آگیا دیتے تھے نہیں۔ مَن ور بھار دواج
بہہ پر کار گر پر او تھا۔ دواج ہو کر گھراج
کہنے لگے نکھا دے۔ آگے چل رکھنا تھ
بقیا اب گھر جاؤ تم رہے بہت دن ساتھ
بھکت نہیں تھامنا۔ پر پر بھولے سمجھائے
وداع کیا اب پریم سے۔ اس کو ہرٹ لگاٹ

جس گرام بکٹ پر بھج جاتے تھے بس وہاں بھیر لگ جاتی تھی
جو انہیں پیادہ دیکھتا تھا۔ اُس کی چھاتی بھر آتی تھی
نہ نہری سب یہ کہتے تھے "دیکھو بدھ کی نکت اُلٹی ہے
ایسوں کو بن ہی بھیجا ہے۔ بوٹے ہیں میں مت اُلٹی ہے
سج ہے سب سے! اسوں ہی پر۔ اُنھنی ہے نظر زمانے کی
کھلنے والے پھولوں پر ہی۔ آتی ہے لہ ویرا نے کی
ایسے کو مل سکنا روں کی۔ جب ایسی کٹھن اوستھا ہو
تو پھر سادہ جان لوگوں کے۔ سکھ بیکھ کی کیسے گننا ہو
او جھوٹی دنیا کی رہتی۔ وہ بیکھ رہتی۔ صورت پر
تو انہیں دیکھ پھر خود کو دیکھ۔ پھر وہ اپنی اس حرکت پر
سمجھا دیتے تھے نہیں۔ تو ان کو بھگواں
بھائی سکھ اور کی ہے۔ جگہ نہیں ایک سماں

اور دوسرے گرام ڈھنگ پہنچے جب رگھوڑے
 گئیں پوچھنے ناریاں۔ ستیا کے ڈھنگ آئے
 کیوں جی تم کہاں سے آتی ہو۔ کس گاؤں کی رہنے والی ہو؟
 کشمی ہو تم کس کے گروہ کی کس انگن کی آجیا لی ہو؟
 سانورے اور گولے جو ہیں۔ سو کون تمہارے ہیں دونوں؟
 کس کال کے دیپک ہیں دونوں۔ کس ماں کے پائے ہیں دونوں؟
 یہ سنتے ہی سیانے کی کچھ دھیمی چال
 بتا دیا شکشپ میں۔ اپنا کھوڑا حال
 کہہ دیا۔ "یہ گورے سے جو ہیں۔ سو میرے دیو رہیں سبھی
 سے نام کشمن جی ان کا۔ اودھیش کنور ہیں ہے سبھی"
 پھر یہ بھوکو پٹ گھونگٹ ہی میں۔ بتلا کر ترچھینوں سے
 "پہ مجھ داسی کے سوامی ہیں"۔ کہہ دیا سیانے سینوں سے
 جان گئیں سب ناریاں۔ ہیں وہ ستیا ناتھ
 پھر بھی کچھ تر بیوں نے کہا ہنسی کے ساتھ
 "جی ایک بات تو رہ ہی گئی۔ اس کا کچھ کام نہیں ہے کیا؟
 ان کا تو نام کشمن ہے۔ اور ان کا نام نہیں ہے کیا؟
 شکم یہ بات نارہوں کی۔ رہ گئیں جانہی سکھا کر
 منہ کھول کے اپنا بند کیا۔ پھر چلدیں آگے مسکا کر
 اسی طرح کرتے ہوئے۔ بھر من اور آئند
 بالملیک کے آشرم۔ میں پہنچے شکم کند
 بولے من جہا راج سے۔ سری رگھو راج کربال
 "بتلاؤ ایسی جگہ۔ جہاں رہیں کچھ کال"
 بالملیک کچھ مہلں پڑے بولے "سنئے رام
 رہنے کو شکم دھام کے۔ بتلاتا ہوں دھام

اُس جگہ گرد و شرام جہاں - سر دم کھلو دم برہم ہی ہے
 جس جگہ پر کرت اور برہم جیو - ہے ایک بھی اور پر تھک بھی ہے
 کرتا کارن اور کر یا جہاں - درشتا درشن اور ورشہ میں ہیں
 ہیں جدے جدے تینوں لیکن - تینوں ہی ایک رہسہ میں ہیں
 پر بھو بولے "کہنے لگے - تم تم تو ویدانت
 رہنے کو بتلا رہے - جگہ کوئی ایکانت"

تب بالیک بولے "اچھا - جس جگہ دیو کا یوجن ہو
 نیوتہ تہ - پُشپ ہو - اکت ہو - کر پور ہو - دھوپ ہو چن ہو
 آہون کی ہفتی پر تا ہو - کھورش اُپکار ہو ارچن ہو
 اس جگہ رہو ہے رام جہاں - جگدیش ہرے "کا گائن ہو"
 رکھندن نے پھر کہا - "یو چھا تھا استمان
 آپ سنانے لگ گئے - آپ سنا کی "ان

یہ سہ کر بالیک بولے "اچھا - جہاں سنت ساگم ہو
 ہو دیند شاستر کا ستن شرون بھکتی اور گمان ساگم ہو
 اٹھوا ہو کتھا بر سنگ جہاں - یا ہر گیرتن کا جمکھٹ ہو
 اس جگہ رہو ہے رام جہاں - سوہم داسوہم کی رٹ ہو
 بول اُنھے پھر سیاپت ہو کھڑو تو کوئی راج
 آپ سبائے لگ گئے - اب کوتا کا سانج"

"کوتا کی بات نہیں ہے کچھ یوں بولے بالیک پھر بھی
 "تم پوچھتے ہو رہنے کی جگہ - تو سن لو ٹھیک ٹھیک پھر بھی
 جس گھر ہست کے گھر تلسی ہو - اور گنو ہوشاگ رام بھی ہو
 جس کا سب کرم سالوک ہو - نسوار تک ہونشکام بھی ہو
 جس کے گھر تپا - پتر - بھراتا - سب بندے ایک دھائے میں ہیں
 ہاں - بنی بنگانی اور بدھو - سب ہمت روپ تائے میں ہوں
 نارہی گرہ چریا کرتی ہوں - حرکتے ہوں اُڑ دیوگ سدا
 ایسے گھر رہتے راجندر - ہوتا ہو جہاں شیوگ سدا"

”پھر وہ ہی۔“ یوں رام نے کہا منہ مسکاتے

والیک بولے ”ذرا۔ سن تو لو رگھراتے

ایر شا اور دولیش کی اگنی سے۔ جس کا جی کبھی نہ جلتا ہو
 ستیتا ایکیتا کا دیک۔ جس من مندر میں جلتا ہو
 گا رستہ پریم کی سیرتا ہو۔ اور جات پریم کا ساگر ہو
 اُس جگہ رہو جس جگہ رام۔ سب کا ستان برابر ہو
 جو کام سماج کا کرتا ہو۔ اور عزت نہیں چاہتا ہو
 کرتا ہو منتی پر و پکار پر۔ شہرت نہیں چاہتا ہو
 باہر سے جیسا پھل ہو۔ پھیتر بھی ویسا نرم ہو
 لینا دینا کہنا کرنا۔ دونوں ہی جس کا حاصل ہو
 بلوان ہو ہمت والا ہو۔ محنت سے کبھی نہ اوبا ہو
 اُس کے دچار گرہ میں ٹھہرو۔ جو دیس پریم میں ڈوبا ہو
 دادی پر توادی بن بن کر۔ بھائی بھائی لڑتے نہ جہاں
 نزدھن کا خون چوسنے کو۔ دھنیت پیچے پڑتے نہ جہاں
 مذہب اور دھرموں کے جھگڑے۔ طوفان نہ جہاں اٹھتے ہیں
 بابا جی جہاں کہا کر کے۔ بھاڑا اور سود نہ کھاتے ہیں
 دولت والا ہونے پر ہی۔ ادنچا آسن ملتا نہ جہاں
 ہر ایک غریب آدمی سے۔ نفرت نہیں کرتا نہ جہاں
 ہوتا ہے سرو دا نیائے جہاں۔ گن جہاں بل جہاں چیم جہاں
 ہے بشبھرتم وہیں رہو۔ رہتا ہے وشوکا۔ پریم جہاں
 پر دھن مٹی کے سدش جہاں۔ پر نارہی مات سماں جہاں
 بھگوان رہو تم اُسی جگہ۔ ہوتا ہے برٹوں کا مال جہاں
 سننوش جہاں دشواس جہاں۔ شیخ نشٹھا اور پریت جہاں
 تم وہیں رہو ہے نیت جہاں۔ تم وہیں رہو ہے پریت جہاں

جس جن کی آس تمہیں تم ہو۔ جس جن کی ٹیک تمہیں تم ہو
 اس کی آنکھوں میں باس کرو۔ جس کے بس ایک تمہیں تم ہو
 بس یہ ہی کہتے ہوئے پلک اٹختے من رائے
 ہاتھ بڑھا کر ہر دے سے۔ پر کج کو لیا لگائے
 سستہ ہو کر پھر لگے۔ کہنے شری من رائے
 اچھا اب ایک ٹھاؤں میں دیتا ہوں بتائے
 سرو گئیہ آج بن کر امان۔ جو ٹھاؤں پوچھنے آئے تھے
 اس کا رن بیٹے بھی اب تک۔ بہترے گسر دکھلائے تھے
 اب سٹو مکٹ ہے چتر کوٹ۔ کچھ شوک۔ دوند نہ تر اس جہاں
 ہے جگن لو اس اُچت ہو تو۔ کرینے کچھ کال لو اس وٹاں
 چتر کوٹ میں بن گیا۔ سندہ پر ن نکیت
 ٹھیر گئے رگھو نش من بیتا لکھن سمیت

گانا

دھنیہ دھنیہ چتر کوٹ ٹہرے جہاں راہ راہ
 ات پاؤں من بھادن۔ ہلسا ون ہر دے دھام
 بہہ رہی مند اکئی ہے۔ دایو تا پ ناشنی ہے
 پھول پات سب شہات۔ چہچہات پکشی گن مدام
 روز بخت سہائے۔ پر مدت کرنے کو
 گری بن سب سرمائے۔ پر مدت کرنے کو
 جل تھل نہ چہ تمام۔ گماتے ہیں رام نام
 تجت ہے سورگ دھام۔ ہرشت ہے راتھے شام

سماپت

ہمارے اور پیشین

ویرا بھمنو ناٹک	ہندی	(جسے ہمیں آئی نیا انفریڈ کھنڈی پٹی ہے قیمت ۵۰)
شروں کا رنگ	ہندی اردو	دیسے سری سورجی ناٹک ساج کھیتا ہے ۵۰
بھارت ماما	"	تسلیم نسواں کے متعلق ایک روز نامہ ۵۰
راوے شام کیرن	"	سندھ بھونوں کا کھکا ۵۰
راوے شام بلانس	"	دہلی کی چال میں کرشن بھکتی کے بھجن ۲۵
نجانند پردیپکا	"	دہلی کے بھجن (برہم گیان) ۲۵
پریم رتناولی	"	دہلی کے بھجن کے بھجن (بھکتی کش) ۱۰
درویدی لیلما	"	(رامائن کے لڑ پر مہا بھارت کا ایک حصہ) ۳۲
سستیہ نارائن کی کھتا	"	درائن کے طر پر ۴۴

رامائن کی شکیں

رام جنم	دال کاٹھ، ہندی اردو	قیمت ۳۲
پشپ واکا	"	"
دھنیش گئی	"	"
۵۱ و	"	"
دہشتہ کا پرنگیا پالن	"	"
کوٹلیا ماما سے دوا	"	"
بن یا ترا	"	"
سوئی ایو دھیا	"	"
چتر کوٹ میں بھرت ملاپ	"	"
پنچ وٹ	"	"
سیتا بنواس	"	"
راما شو میدھ	"	"
سیتا مرن	دال کاٹھ، ہندی اردو	قیمت ۳۲
راہ سنگر لویکی مہتر	"	"
اشوک واکا (دند کاٹھ)	"	"
ننگا دھن	"	"
وہیہ بن کی شرن گیتی	"	"
انگد راولن کا سمیا و (دند کاٹھ)	"	"
میگھنا واکا شکتی پر توگ	"	"
سستی سلوچنا	"	"
اہر زون ذرا تھک دھ	"	"
راون ددھ	"	"
راج ملک داتر کاٹھ کھتا	"	"
لوکش کی ویرتا	"	"
مقنوی سیتا کی بچے	"	"

شری راوے شام اپستکا لہ محلہ بہاری پور بریلی

نقلی کتابوں سے بچتے

ہماری رمان اور ہمارے ڈراموں کی زبردست اشاعت دیکھ کر لوگوں نے یہ سوچا
اسی رنگ اور ڈھنگ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر شائع کی ہیں۔ بقالوں کی کئی سوالوں
کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتاب نہ ہیں بکسر
کو بیچاتی ہے جسے بکسر آئے نہ آئے نہ آئے میں بیکر فائدہ اٹھاتا ہے اور اس طرح خریدار کو
دھوکا دیا جاتا ہے خریدار جب اس نقلی اور ناقص چیز کو بیچ کر دیکھتا اور پڑھتا ہے تو
پکھتا تا اور افسوس کرتا ہے خریدار کو اس دھوکہ باز سے بچانے کے لئے اب ہم اپنی
ہر اصل کتاب پر پرنٹ رادھے شام جی کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب
پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر آپ رادھے شام "یا رادھے شام و اشٹھ"
"مگر رادھے شام" چھاپا ہوا دیکھیں انہیں قطعی نقلی سمجھ لیں۔ وہ ہمارے
یہاں کی اصلی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر پرنٹ رادھے شام جی
کے نیچے دئے ہوئے دستخط بھی چھپے رہتے ہیں۔ ان دستخطوں کو چھان لیجئے۔

Radhe Shyam Ji

نیلدکیش :- منیجر رادھے شام پتھکالیہ - بریلی

سُونی ایو دھیا

رام کتھانبرہ



لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا دھیتی کی پدوی پراپت کیرتن کلاندھی کاویکا جٹن
شری ہری کتھا دشاردھ کوی رتن

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

پرمکاشک مشرکی رادے شیام پستکالیہ بریلی

سر دادھکار پر کاشک کے آدھین میں

شری

رام کتھا

ایوڈھیا کاند

سونی ایوڈھیا

لیکھک

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واپستی کا خطاب پائے ہوئے
کیرتن - کلا ندھی - کاویہ کلا بھوشن - کوی رتن

پنڈت رادھ شیم کتھا واپک
بریلی

آٹھویں مرتبہ... اجلاہ ۱۹۶۲ء قیمت فی جلد ۴۲۰ روپے
پر کاشک

شری رادھ شیم پشکالپ - بریلی

پرارخصا

جے رگھوپت جے شری پت
 جے جگیت - تر بھون پت
 کوشل پت - سیتا پت
 جے گنت - جے دھن پت
 آیا پتے - کلا پتے
 بھوپت بھوپت - جن پت - جیون پت
 دسرختہ تینم - کرودنا تینم
 رُج تاپ ہرم - المہاد کرم
 وردم بل دم - یش دم سکھ دم
 کلیان پردم - سیتا رمنم
 جے نرپت - جے سُرپت
 راگھوپت - تن من پت





راج رہے آند میں چتر کوٹ بھگونت
اب وہ سچے جس طرح آیا اودھ سمنٹ

آند کند تھے جب تک۔ تھاتب تک آند سر وہ روپ وہ رتھ
چھب دھام کا ہوتے ہی دیوگ۔ ہو گیا بھیا نک روپ وہ رتھ
جو رتھ گھر۔ تھاپر مار تھ کا۔ وہ آج سراسر سوار تھ ہے
رتھ ہے یا بنا منور تھ کا۔ یہ اوچڑ گاؤں اکا رتھ ہے
منتری نے جب گھوڑے جوڑے۔ توڑے دیتے ہیں رتھ کو وہ
سوڑے کھا کے بھی نہیں بڑھتے۔ چھوڑے دیتے ہیں رتھ کو وہ
موکھ زور ہوئے مہنہ رہے۔ اڑتے ہیں ولتی مارتے ہیں
سار تھی پھینچتا ہے جب۔ تو بُری طرح پھنکارتے ہیں
چلتے ہیں تو گھائی خندق کا۔ دھیان چھوڑ کے چلتے ہیں
بن کے دیا کل ہر نوں کی طرح۔ چوکر می چھلانگیں بھرتے ہیں
مید رام کوئی کہہ دیتا ہے۔ تو وہیں ٹھٹک جاتے گھوڑے
پچھے کو دیکھ کر بار بار۔ جھٹ جھٹک جھٹک جاتے گھوڑے
اُن گھوڑوں کی اُن پشوؤں کی۔ جب ایسی بُری اوستھا ہے
تو اُس بوڑھے کی منتری کی۔ کس طرح بتائیں دشا کیا ہے
اُو منتری ہے ہر تک تلیہ۔ رتھ ارتھی تلیہ دکھاتا ہے
گھوڑوں کے کندھوں پر مُردا۔ اس اودھ مسان میں جاتا ہے

دن میں پوچھے گی اودھ چھوڑے کہاں کرپال
 تب کس کس سے کہوں گا میں دیوگ کا حال
 یہی سوچ کر رات میں پہنچا اودھ سمنٹ
 رتھ کو دوارے چھوڑ کر مخلوں گیا ترنت
 دیکھا اب بھی وہ بوڑھا زپ، شیار پر پڑا کراہ رہا
 کتنا جل بہا میگھ دوارا۔ پھر بھی دکھ سندھ اتھاہ رہا
 یہ کرم بھوگ تھا یا اپنے آنکھوں کے نور کی ممتا تھی
 یا بوڑھے کشری راجہ کے پرک کی یہ کٹھن پریشا تھی
 سب انگ شغل تھے اُٹھل پھل رگ رگ میں شل ٹڑ رہا تھا
 مردنی چھا رہی تھی موٹھ پر۔ ٹھنڈا سب بدن پڑ رہا تھا
 زندگی اگر کچھ تھی تو یہ۔ تھے نین دوار پر لگے ہوئے
 منتری سمنٹ آتا ہوگا۔ اس انتظار پر لگے ہوئے
 جی سمنٹ وزیر نے آکر کیا پر نام
 روٹی شیا سے اٹھا۔ کہا۔ کہاں ہیں رام؟
 باز ہر ذرہ وہاں۔ لیتا تھا یہ نام
 پوچھ رہے تھے محل بھی کہو کہاں ہیں رام؟
 اس سے مدشا جو سچ کی تھی۔ وہ آتی نہیں بیان میں ہے
 معلوم یہ ہوتا تھا منتری۔ سرتا پادریستان میں ہے
 بھر ہوئی وہی دھن رام کہاں؟ آکاش بھی پولا رام کہاں؟
 او منتری کے بت اترو دے۔ ابھرام کہاں؟ آرام کہاں؟
 اُس نام کی بوٹی سے مردے۔ منتری میں ذرا جان آئی
 "ہیں رام کہاں" اس امرت سے گونگے میں کچھ زبان آئی
 بولا "رکھو اور مجھے چھوڑ۔ نوکا پر رام سوار ہوئے
 میں رہا دیکھتا پتھر سا۔ وے تینوں لنگا پار ہوئے"

بس اتنا ہی کہہ سکا سچو ہر دے کو مقام
اتنے میں پھر دھن ہوئی تگئے نبول کو رام ؟
منتری کے مکھ سے ہاں نکلی۔ وشر تھ کے مکھ سے ہاں نکلی
اس ہاں اور ہا کے ساتھ ساتھ سب شری سے جوالا نکلی
جس طرح سویرے کا دیپک کھننے سے پر تھم بھڑکتا ہے
اس مرن سچ پر اسی طرح رگھو کل کا براؤ تڑپتا ہے
.. منتری ! منتری !! ستیہی گئے ہیں بن کو کام ؟

ہری سہی امید بھی۔ جاتی رزی تمام
جب لکھن گیا۔ رگھویر گیا۔ ہمراہ ہیں وہ سیتا بھی گئی
تن گیا پر ان بھی چلا گیا۔ اور ساتھ ساتھ آشا بھی گئی
چھٹا چکے ہیں بہیرے۔ اس جگت جال میں پھنس کر ہم
دوبے ہیں سر سے پاؤں تلک بسنار سندھ میں دھن کرم

آتے ہی ہم یہ سیکھے تھے۔ یہ میرا ہے وہ تیرا ہے
جانے کے پہلے دیکھتے ہیں۔ بس چاروں اور اندھیرا ہے
سامان سرکے کے جتنے ہیں وہ سب سرکے ہیں رتے ہیں
پاتری خالی ہاتھوں آکر۔ خالی ہاتھوں ہی چلتے ہیں
جگ سے متار کھنے والے۔ آکر دیکھیں پر نام میرا
کس شوق کا تھا آغاز مرا۔ کس درد کا ہے انجام میرا
اسی سے ہمارے۔ بھٹک پڑی یہ کان
چھیڑ رہا تھا دوار پر۔ کوئی ایسی تان
گانا

دیکھو آنکھ پسار پار۔ دنیا مطلب کی ہے
ماتا اپنے بیٹے کو تو جانتی ہے بس پھول
سو تیلدا میٹا جھکتا ہے۔ ایسے جیسے شول
بات یہ بڑے غضب کی ہے یا دنیا مطلب کی ہے
نار شیلی یہ کہتی ہے۔ ہٹ میری رہ جائے
پت کا چاہے کھرا جڑے یا پر ان پر نبت آئے
ہائے چاہت اس دھب کی ہے یا رو دنیا مطلب کی ہے

راگی کما یہ راگ تھا۔ یا ویراگیہ پلنیت
 اکتھواروگی کے لئے۔ تھا اتم سنگیت
 دیوٹ پرہل رہی تھی۔ جب دیکھ کی جوت
 شیا پر بہ رہا تھا۔ تب وچار کا شروت

سچ ہے دنیا مطلب کی ہے سچ ہے دنیا سب کی ہے
 اس مطلب والی دنیا میں۔ یہ ہی حالت ہم سب کی ہے
 نعمت ہے ایسی رستی پر۔ دھکار ہے ایسے جیون پر
 جب اپنا ہی اذھکار نہیں۔ اپنے تن پر اپنے من پر
 طاقت ہو تو اس بندھن سے۔ ہو کر سو تنتر یا ہر آؤ
 رستی میں جینا چاہتے ہو۔ تو نیتی سے مرکر آؤ
 دنیا تو جب چھوڑتی نہیں۔ دوزگانیائے
 تو بس ہم بھی ڈھونڈتے ہیں دوسرا پائے

تو الجھن دے بیاری دے۔ دُر بلتا چنتا دے من کو
 مجبور یہاں تو ہو دیگی۔ کھو دیویں گے ہم جیون کو
 واسیو۔ تم اپنا کام کرو۔ رانیو تم اپنا کام کرو
 ہے راجندر چودہ برسوں۔ تم بن رہی میں بشرام کرد
 بادلوں سدا کی نائیں تم۔ چو ما سے میں چھائے رہنا
 سورج تم محلوں کی چھت پر۔ یوں ہی اتے جاتے رہنا
 جگنو کی طرح ویپ تو کیوں۔ دھوکا دے دیکر جلتا ہے
 تو قائم رہ وشرتھ کیول۔ کیول وشرتھ ہی چلتا ہے
 پر لوک میں پرمارتھ چلتا۔ سنسار میں سوارتھ چلتا ہے
 بستی کے باہر رتھ چلتا۔ محلوں میں دشرتھ چلتا ہے
 سنکلیو تم بھی چلتے ہو؟۔ اچھاؤ تم بھی چلتی ہو
 پراتوں کے ساتھ ساتھ میں! آشاؤ تم بھی چلتی ہو

تم رہو ابھی چودہ برسوں - تم کو تو سادھن کرنا ہیں
 راجیونین کے ایک بار - پھر انتم درشن کرنا ہیں
 یہ کہہ کچھ مورچمت ہوئے بلا ذرا بھرام
 نیچینی نے زباں سے پھر کہا "رام"
 کوشلیا نے اس سے - کہی وہ جگہ پوتر
 نے آئی وہ کہیں سے - ایک رام کا چتر
 وہ چتر ہاتھ میں آتے ہی - بوڑھا نرپ گیا چھوٹ ہو
 مانو دو ایک گھڑی کو پھر - جی گیا پتھک جیون مرت ہو
 لیکھنی نہ کہہ سکتی ہے اب - جو بھاؤ تھے روگی کمن میں
 کچھ دیر بعد پھر رام کہا - اور پھر مورچھا دیانی تن میں
 اب کی جو آنکھیں کھلیں - تو عجیب تھا حال
 یا تو اب اُسنا دکھا - یا تھا کوئی خیال
 کوشلئے کوشلئے دیکھو - وہ کیا ہے؟ دیکھو وہ کیا ہے
 کچھ نہیں کچھ نہیں - کوئی نہیں - کوئی بھی نہیں وہم سا ہے
 ہیں؟ وہم نہیں یہ وہم نہیں - پھر پھر نظروں میں آتی ہیں
 پہچان لیا یہ دے ہی ہیں - دے ہی روہیں دکھائی ہیں
 موندی کھولی آنکھ پھر پھر کچھ آیا دھیان
 بولے "کوشلئے سہو - میرا ایک اکھیاں
 جن دنوں میری ترنائی تھی - تھا پرشروں میں چڑھا ہوا
 اکھیت کھیلنے کا بھی تھا - اوتساہ اُن دنوں بڑھا ہوا
 ایک دوس ایک مرگ کے پیچھے - بگ دسر گیا آخر میرا
 ہو گیا اُس طرف ہرن ہرن - چھوٹا اُس طرف شہر میرا
 اتنے ہی میں شہد ایک - ہوا ذرا لمبھیر
 سناشروں دھارا - کہیں بول رہا ہے نیو

سمجھا میں یہ ہے میرا۔ کھوپا ہوا شکار
 شاید جانا چاہتا ہے۔ سر لو کے پار
 کوئلے تم یہ جانتی ہو۔ میں دھڑوید میں شکست ہوں
 ہو لکشیہ بھید یا۔ شہد بھید۔ دونوں بھیدوں سے پریت ہوں
 اسلئے شہد ہی پرینے۔ کر لیا لکشیہ۔ نشے اپنا
 پھر اسے لکشیہ پر اسی سے۔ شر چھوڑ دیا دیکھ اپنا
 پہنچا تو بان لکشیہ ہی پر۔ پر لکشیہ نہیں وہ بان کا تھا
 گھانک تھا جس کے پر ان کا وہ۔ وہ پر ان بس اپنے پر ان کا تھا
 ہا! سمیاد آتے ہی وہ۔ ہوتے ہیں رونگٹے کھڑے میرے
 کیوں گیا شکار کھیلنے میں۔ کیوں بھاگیہ یہ پتھر پڑے میرے
 ٹھہرو دم لیلو ذرا ابھی بہت ہے بات
 نہیں سنے جاؤ پریا۔ رہی ہے تھوڑی رات
 بان کے لگتے ہی ہوا۔ کرنا کا سنجار
 کسی چیلے ہر دے کی۔ آئی آرت پکار
 گھبرا کر میں اُس اور چلا۔ سوچا یہ کیا بھو تو یہ ہوا
 مجھ بہت بھاگی کے ہاتھوں سے آہستہ یہ کوئی منشیہ ہوا
 جیون جیون میں آگے بڑھتا تھا۔ تیوں تیوں پکار وہ بڑھتی تھی
 آکاش کے درمل پردے پر۔ کالی بادریا چرھتی تھی
 اب صاف سمجھ میں آتا تھا۔ دائروں دُکھ کوئی سدہا ہے
 ہا۔ ماتا! پتا! پتا! ماتا! - یہ بار مہا رکہ رہا ہے
 پہنچا تیر سمان ہی۔ میں بھی اُس کے تیر
 کانپ رہا تھا اُس سے سر لو کا بھی نیر
 اب میں گھانل کے پاس میں تھا۔ لیکن دل میں پاس نہ تھا
 میں تھا شریہ تھا آنکھیں تھیں پر قائم ہو مل حواس نہ تھا

جیوں تیوں یہ شہد کہے بیٹے۔ "تم کون ہو؟ یو لو اتر دو
ہے نردوشی دوشی ہے کھڑا۔ جو دنڈ ہو نردھارت کو دو
میں اودھ پوری کا دشرکتہ ہوں۔ میرا ہی بان ہتیا ما ہے
پڑ کر شکار کے دھوکے میں میں نے ہی تم کو مارا ہے
یہ کہہ کر گھاسل کے سمیپ۔ بیٹھا میں گھاؤ سنجانے کو
جن ہاتھوں سے چھوڑا تھا بان۔ ان سے ہی اسے نکالنے کو
نکل ساتھ ہی بان کے ایک رو دھر کی دھا

گوئج اٹھی پھر پورودت بن میں کروں میکا
کہہ کر باماتا! ہائے پتا! جب گھاسل نے کھولیں آنکھیں
تب نیچے جانو میری بھی۔ ڈیڑ باٹھیں۔ ڈولیں آنکھیں
اُس بان کا بدلہ لینے کو۔ آئیں اس طرح نکل آنکھیں
روئیں میری آنکھوں میں آ۔ اُس ڈر بل کی درمل آنکھیں
ملے پر سپر اس طرح۔ دو در پلے نین

درومند نے تب کہے درو بھرے کچھ بین
دشرکتہ تم راجہ دشرکتہ ہو۔ میں دھنیہ ہوا درشن کر کے
وہ بان مبارک ہے جس سے۔ پر لوک جا رہا میں مر کے
راجن شکار کے دھوکے میں۔ ہو گیا شکار اگر میرا
تو اس میں دوشی نہیں آپ۔ آگیا انت او سر میرا
او دھیش نشرون ہے نام میرا میں اک لگہ۔ اس تمہارا میں
مال باپ ہیں اندھے اور بوڑھے۔ اکا میں ایک سہارا ہوں
میں بڑبڑاگی ہوں جینم میرا۔ گزرا مال باپ کی سیوا میں
اور آج مرا بھی ہوں کا کر۔ تو مرا مال باپ کی سیوا میں
ایٹھ سے یہی پرارتھنا ہے۔ ایٹھ سے یہی کامنا ہے
جاتی مرنے والے کے سنگ۔ یہ جیتی ہوئی واسنا ہے

چلتے جہنم جہنم انتہی - یہ بھگت پتا ماتا کی ہو
 جب کبھی بھی ہووے جہنم - جہنم تب بھینٹ جہنم داتا کی ہو
 راجن جگ اور جگ کے سکھ کی - اب مجھے نہ کوئی ضرورت ہے
 مرتے والے کی مرنے کے - پہلے یہ تمہیں وصیت ہے
 اٹھو اور بوڑھے ماٹ پتا کی - میرے ذرا خیر لیتا
 آکر جیون مجھے سنبھال تیوں - ان کی بھی سدھ جا کر لیتا
 اس لوٹے میں پانی بھر کر - لیجا کر آئیں پلا دینا
 ہوگی یہ انتم مجھ پہ دیا - پیاسوں کی پیاس بجھا دینا
 اوڈھیش دلش کے لئے کج - سندیش سناتا ہوں اپنا
 اوڈھیش نہیں آیدیش نہیں - اوڈھیش بتاتا ہوں اپنا
 گرو وکتی سمجھنا نہیں - ہر دے کی سرل شدہ گھاریں ہیں
 ایک پتر بھگت کے روڈیں روڈیں کی - سجاو بھری جھنکاریں ہیں

گانا

ماتا ہے میری مٹری پتا میرا ہے شید ادم
 ماتا پتا میں لکین ہے سیوک کاروم روم
 میں ان کا دھرم پتر - دے دھرم آتما میرے
 میں آتما ان کا ہوں دے پر ماتا میرے
 ماتا ہی خوشی ہے میری میرا پتا ہی مود
 بھنڈا رہے آند کا - ماتا پتا کی گود
 یہ پریم یہ انراگ - ہر دے پہ جا میرے
 میں آتما ان کا ہوں دے پر ماتا میرے
 مجھے کو تو مہا دیو دے - اور دے مہا مائی
 ماتا تیا کے روپ میں دیتے ہیں دکھائی
 کہ دیتے ہیں اپرا دکھ وہی بس چھا میرے
 میں آتما ان کا ہوں دے پر ماتا میرے
 دیکھ بھی پران بہار بہن ہو نہیں سکتا
 ماتا پتا کے رن سے اورن ہو نہیں سکتا

رگ رگ میں رادھے شام یہ رام اور رامیرے
 میں آتا آن کا بول۔ دے پر ماتا میرے
 پران کنٹھ تک آگے دیہہ ہوئی نکام
 لینا ماتا اور پتا۔ اب آخری پر نام
 مات پتا میں لین ہو۔ جیو گیا پر لوک
 کو شلئے وہ درشیہ تھا۔ ات پوتر آلوک

میں زندہ تھا۔ یا مردا تھا کیا تھا!! وہ نہیں سمجھتا تھا
 ایک لاش سامنے تھی میرے۔ سر میرا اس پر رکھا تھا
 سر پو کی لہریں بولتی تھیں۔ ”ما“ ماتا پتا پتا۔ ماتا
 درکشوں کی ڈالیں بولتی تھیں ”لا“ ماتا پتا پتا۔ ماتا
 کالوں کے بھیترا ترنھا۔ ”اوشرون کمارشرون بیٹا
 آکاش کے اوپر اتر تھا۔ اوشرون کمارشرون بیٹا
 یہ حالت کتنی دیر رہی۔ سو ٹھیک نہیں کہہ سکتا میں
 جب یاد وصیت کی آئی۔ تو پانی بھر کر اٹھا میں
 انا بھی اندھے کے ٹکٹ پہنچا جب میں جائے
 سو چاکس موٹھے سے کہوں پیو گیا جل آئے
 جیوں تیوں دھیرج دھیر کہا آٹھے پچھے نیر
 کہتے تو کہہ گیا پر۔ پانی ہوا شہر

وہ بولے جل لایا بیٹا۔ پر بڑی دیر میں آیا ہے
 کچھ تجھے کشٹ تو نہیں ہو لہذا تو نہ تیرا گھر آیا ہے
 سروس تو نہیں لگی ہے۔ تجھے۔ کیوں بول ہو رہا بھاری ہے
 چنتا نہ ہمیں کچھ پیاس کی ہے۔ تو تو خوش اور سکھاری ہے
 سوچ رہا تھا گھر میں کیا اتر دوں ہائے
 بنا کہے بنتی نہیں۔ کہتے کہا نہ جائے

کچھ ہو بولے گا نہیں جھوٹا ایو دھیا

رنگھو بنشی کا ستیہ ہے سد پران کے ساتھ

ہے مہا متے اور مہا متی۔ میں سترون نہیں ہوں دشر تھ ہوں

وہ بڑھائی پر مار کھ کھا۔ میں ایک ابھا گیا۔ بھتہ ہوں

سر پوٹ مرابان سے وہ۔ میرے شکار کے دھوکے میں

اپنا ہی پاؤں کلہاڑی سے۔ کٹ گیا اکا کھ کے بدلے میں

کانپ کانپ کر کہہ سکا میں اتنی ہی بات

اُس اندھے کے ہر دے میں لگا تیرا گھات

سرتھام کے ذہ بولا ہیں کیا! اب جگ میں سترون کلا نہیں

جب پران نہیں تو دیہہ جنیں۔ اور دیہہ گئے سنار نہیں

جب نہیں سہارا اندھے کا۔ تو کیسے وہ چل سکتا ہے؟

ہو گیا ساپت تیل کو پھر۔ دیپک کیسے جل سکتا ہے؟

جل لایا ہے؟ جل جائے یہ جل۔ نہ جل ہی پران دلوں گے ہم

جس جگہ گیا ہے پران پتر۔ بس اُسی جگہ پنچیں گے ہم

اب جل کیا امت بھی آئے۔ تو اپنے لئے زہر سا ہے

ہم اندھوں کو تو سترون بتا۔ سوئی سب تیری ”ایو دھیا“ ہے

دشر تھ جل دیتا ہے؟ لاوے مت دے تو کیا دے سکتا ہے

جیون میں اور مرن میں بس۔ جل تو بیٹا دے سکتا ہے

اتھا دیتا ہے؟ ہاتھ پہ دے۔ پھل ملے گا اپنے آپ تجھے

آگے بڑھ کوشل کے را جا دیتا ہے اندھا شاپ تجھے

جس طرح بڑھا پلے میں مرتا۔ یہ اندھا پتر چنوتوں میں

تیوں ہی ولیگ میں بیٹے کے ہو مرتیو تیری بوٹھے پن میں

اتنا کہہ کر چیخ کر۔ نے بیٹے کا نام

وہ اندھا بھی چل دیا۔ دھچکا دھچکا

کھڑا کھڑائیں سوچتا تھا۔ کیا کروں آپاے
لگی مجھے یہ دوسری۔ ہتھیا و دھنا ہاے

اتنے میں اندھ بول اٹھی۔ کیا سنگ پران کے ناتھ چلے
جب ناتھ چلے تو پران چلے۔ سمبندھ پران کے ساتھ چلے
آنکھیں تو پہلے ہی سے نہ تھیں۔ اندھوں کی ٹیک ٹموی ہی تھا
جب بشروں بھی نہیں رہا تو پھر شجرت بس ایک ہرن ہی تھا
ماٹروں! شروں کرتا ہے نہیں۔ ٹیرے ہے یہ اندھی مٹیا
گودمی سنہاگ سب سونا ہے۔ سونا سنسار ہو دُستیا
ہے برہم جہاں۔ بس جیو پر کرت۔ شو بھاران میں سبھی وہیں
دے گئے جہاں تو گیا جہاں۔ میں بھی آتی ہوں اُچی وہیں
کانوں کو کھول ایو دھتیا پت۔ سن لے دلاپ اب اندھی کا
اندھے کا کھنسن چکا ہے۔ کرگرسن شاب اب اندھی کا
جو مرے بھوڑ کر اٹھتی ہے۔ وہ آگ نہ کھنڈی رہتی ہے
اس لاش کے پاس کھڑی ہو کر۔ یہ رانڈ پنوئی کہتی ہے
پت کا شو کرم وہیں پڑا۔ یہ دیکھ آہ اٹھتی ہے میری
تو بھی جو مرے تو ٹھیک وقت۔ انتشت کر یا ہوئے نہ تیری

بس یہ ہی کہتی ہوئی۔ ست اور پت کو ٹیر
اندھی بھی سر پر چلی۔ لگی نہ جاتے دیر
آتی تھی من میں میرے۔ بار بار یہ بات
ستھیا اور یہ تیسری۔ ہوئی آج کی رات
پھر سوچا ہوگا وہی۔ جیسا ہو ہو تو یہ
اپرا دھی کے واسطے ہے یہ ہی بھو تو یہ

چاہے امان میں ہو پر میں۔ سو دیکار دوش پہ کرتا ہوں
لوئی چھاتی کے شاپوں کو۔ ماتھے پہ اپنے دھرتا ہوں

ایسور جھوٹا بھی شاپ ہو یہ - تو بھی دشرتھ کو سچا ہو
 اس شاپ کے کارن ہی پیدا مجھ پترہیں کے سچا ہو
 یہ سوچ کے دھیرج ہوا مجھے - لوٹا کرانت کریا سب کی
 پر آج دہی دھیرج میرا دیتا ہے مجھے سزاتب کی
 دے ہی روحیں دے ہی شکلیں اب میرے آگے آتی ہیں
 کوشلئے - کوشلئے - دیکھو - دے مجھ کو پاس بلاتی ہیں
 گانا

دنیا میں آج کس کو میں کیا بتاؤں کیا ہوں
 پچھلا پرنشاکا - دن کا ڈھلاؤ سا ہوں
 وہ بھاگ ہوں جو پھوٹا - تارا ہوں وہ جو ٹوٹا
 چھاتی پہ بھوم کی میں ایک بھار سا دھرا ہوں
 گدی سے ہو جو اترا - سب کچھ چھنا ہو جس کا
 راجا ہوں وہ تو بھوکوں مرنے ہوئی پر جا ہوں
 اُلٹا ہوا دھواں ہوں - جاتا ہوا سماں ہوں
 اچھائیں مگنیں سب میں انکی اب چتا ہوں
 ہے رادھے شیاں باقی اتنی جگہ میں گرمی
 ہیں رام اب بھی میرے - میں اب بھی رام کا ہوں
 رام رام کہہ - رام کہہ - چھوڑے نرپ نے پران
 ہوا دیپ بھی صبح کا - اسی سے نروان
 کبھی لاش پر رانیاں - گرین پچھاڑیں کھائے
 انتھ پور سے پرنٹ ہو - گھر گھر دیا پی ہائے

مخلوں میں لاش ہے راجہ کی بن میں شری رام اور لکشمی ہیں
 انتیشٹ کر یا ہو کس پرکار - نہ مال میں بھرت شترہن ہیں
 دنیا کی صورت صاف صاف - اس جگہ دکھائی پڑتی ہے
 ہوں چار چار بیٹے جس کے - اُس کی یوں لاش بھنکتی ہے

مہاراج کی مرتیو سے بدل گیا سب رنگ
 کینٹی کی ہو گئی۔ بھید بھاؤنا بھنگ
 ہوئی اتری شیس سے گئی ڈاہ کی رات
 آنکھ کھلی تو سامنے دیکھا ہوا پر بھات
 بولی کی کینٹی تیرا پنا۔ اپنے ہاتھوں میچپا میں نے
 کیا جڑتا کی حشر تو کائی۔ اور پتوں کو سینچا میں نے
 اس سے سمتر اٹیرا دھئی۔ کچھ دوش تہا را بہن نہیں
 درون اپنی پرار بدھ کے ہیں۔ برسوں تک ابوسن نہیں
 کوشلیا بولی کیا بتائیں۔ چوتھے پن میں یہ تاپ ہوا
 اُس اندھے بوڑھے تاپس کا۔ اس پر کار پورا شاپ ہوا
 محلوں میں جب اس طرح بڑھتا دیکھا کھیش
 گرو بٹشٹھ نے آنکر۔ دیا تھی اپدیش
 ہے جہارا نیو دھیر دھرو۔ رونے سے ہاتھ آئے گا کیا؟
 کولاس اور دلاپوں سے۔ مرنے والا جی جائے گا کیا؟
 سنسار میں جس نے جنم لیا۔ وہ انت ایک دن مرنے
 جو بھلتا ہے وہ بھجتا ہے۔ جو پھلتا ہے وہ جھرتا ہے
 مانو تو کیا اندراوک بھی۔ سرو دا نہیں رہنے پائے
 کرمانسار چوراسی میں۔ سب پرانی ہیں آتے جاتے
 کتنے ہو چکے جنم پیچھے۔ کتنے آگے طے کرنا ہیں
 کتنے گھر گزر چکے اب تک۔ کتنے اب اور گزندنا ہیں
 جب اپنا ہی کچھ پتا نہیں تو کیسے رشتے ناتے ہیں
 سب سپنے کے سے کھیل ہیں یہ جو کچھ نظروں میں آتے ہیں
 کیا گھر کیسے گھر والے۔ سب بازی گر کی مایا ہے
 وہ اپنے رستے جاتا ہے۔ جو اپنے رستے آیا ہے

رکھتی مسموم ہو جیو میں تو۔ وہ نذاکار کہلاتا ہے
 اور شریر اپنا سمجھو تو۔ وہ ستمکھ پڑا دکھاتا ہے
 جو بولے تھا دیکھا وہ نہیں۔ جو دیکھا ہے وہ اب بھی ہے
 اب بتلاؤ ہے کون مراہ کس کی یہ رو دا پیٹی ہے
 سچے یوگی کا ہوا۔ سچا جب اپدیش
 کچھ تو کم ہو رہی گیا کلیشنیوں کا طیش
 تب گرو ششٹھ نے آگیا دی۔ اب ایسا مین کیا مائے
 تیلوں میں اور مائوں میں کچھ دلوں مرنگ رکھا مائے
 کیلکٹی۔ پردیش سے متری ور۔ بلواؤ بھرتا شتر وہن کو
 ان کے ہی دوار اکرم ہوں سب دے ہی دیں آگ جگتن کو
 آگیا پالن میں لگی۔ نہیں ذرا بھی بار
 لاش رکھائی گئی وہ۔ اسی تین اُتار
 کو شلیا نے تب کہا کرے طور ولاپ
 ستیہ ہو گیا اس طرح۔ اندھی کا بھی شاپ
 نانا کے گھر نانا پر کار۔ دس سوین بھرت دیکھا کرتے
 شتر وہن بہت چننت ہو کر۔ ان سب کا پھل سو جا کرتے
 اتنے میں پنپا ووت وہاں۔ یہ نہیں کہا کیا گذرا ہے
 اتنا ہی بولے۔ چلئے گا۔ گرو دیو نے ہم کو بھیجا ہے
 راہ راہ ملتے رہے اسگن اور اتپات
 جیوں تیل کو شل دیش میں کسے دونوں بھرت
 دیکھا سارا دیش ہے سونا اور آجاڑ
 تالا بول میں ریت ہے درکشول پریت جھاڑ
 جو کوئی انہیں دیکھتا ہے۔ وہ نیر بہاتا آنکھوں سے
 مانو لوں درپ کا رعب۔ سو اگت کر رہی آنسوؤں سے

جب پوچھتے ہیں یہ کشل تو ہے ؟ اُتر ملتا یہ کہیں کہیں
اب کشل کہاں جب کوشل میں کوشل کے پت اور پران نہیں
بھیا مچلی ماتا جی نے۔ بن پاس دیا رکھنندن کو
چودہ برسوں کے لئے گئے۔ وے اور سیتا لکشمن بن کو
اچھا تھی مہاراج کی یہ۔ رکھنندن جی کو راج ملے
درما لگا یہ ماتا جی نے۔ بھیا تم کو یہ تاج ملے
اس میں تو راضی تھے نریش۔ پر سہن نہ دو جا بچن ہوا
رکھنندن کے بن جاتے ہی بھوپت کا ٹہر ٹہر گمن ہوا
ہے کسی کا اس میں دوش نہیں۔ اپنا نصیب ہی کھوٹا ہے
بن گیا ہے بن تو اندر پوری۔ سوئی ہو گئی ایودھیا ہے
نہے بھیا کشل یہی ہے اب۔ جو آپ یہاں پر آئے ہیں
مردوں نے یہاں جان پائی۔ جو آپ کے دشمن پائے ہیں
سماچار یہ تھے نہیں۔ تھا اک دھواں سیاہ
اٹھوا ٹوٹے دیوں کی تھی در دیلی آہ
اٹھا ہوائی آسماں سے ایسا طوفان
بھرت راج کی شاننی کا ڈول گیا جلیان
ہر دیو چھو اس بتلاتے تھے۔ ہو سکتا اب نزواہ نہیں
مانو ملاج کہہ رہے تھے۔ اب ہمیں سچمتی راہ نہیں
اُس سے ایک ہی مانجھی تھا۔ اس سے ایک ہی کیوٹ تھا
اُس مانجھی اُس کیوٹ پر ہی۔ بیڑے والے میں جیوٹ تھا
وہ کیا تھا پریم؟ رام کا تھا۔ تھے بھرت اسی پر تھے ہوئے
اب جتنے شو اس نکلتے تھے۔ سب رام رام میں رستم ہوئے
یہ وود نہ ہوتا تھا دکھ ہے کتنا۔ کس طرح سہہ رہے ہیں
شو انہوں کا تار بندھ رہا ہے۔ یا مکھ سے رام کہہ رہے ہیں

رام رام کہہ رام کہہ بولے بھرت پکار
 ستو پر جاجن - بھرا تھن میرا تچہ و پار
 سورگیہ پتا کی وہ اچھا جو گئی اپورن ساتھ اُن کے
 اب کار یہ میں پرنت ہو ویگی - تب چکیں گے رن اس جیوں کے
 سچا ہے وہ ہی مرتک کرم سچا انتیشٹ سندن وہ
 جس سے ہوشانت مرتک اتھاسب پرکار سچا ترہن وہ
 پید پتا کے سچے پتر میں ہم - تو شانتی اُنہیں پہنچائیں گے
 کچھ ہو شری راجندر جی کو - اب ہم ادھیش بنائیں گے
 بلتا ہے راج بڑوں ہی کو - مت یہ ری نیائے پوروک ہے
 شری رام ہی سچے راجا ہیں - یہ بھرت تو اُن کا سیوک ہے
 اد پر گواہ ہیں سور یہ چندر - نیچے گنگا - جمن سا کشی
 کرتا ہوں آج پر تگیا میں - کر کے بچہ - بچہ سا کشی
 یہ راج مکٹ نیما تار - جب تک نہ رام کے سر پر ہو
 تب تک شیا کو تیا گتا ہوں - پر تھوی ہی میرا بستر ہو
 اس پر کار اُس پر جا کو دے توجیوں دان
 مخلوں میں پہنچے بھرت - ہو کر درہ بھگوان

آنگن میں آتے ہی دیکھا - داسی کبری ہے کھڑی ہوئی
 سوار تھ کے لئے آئے کی - تھالی ہاتھوں میں سچی ہوئی
 ”ہم چھا جاتے ہیں“ - اتنا ہی کہا بھرت نے جلدی میں
 پرہن شتر وہن کو نہ ہوا - پڑ گئے بل اُن کی تیوری میں
 جس طرح رام کے ساتھ ادھر - شری لکھن تیز طبع ہیں
 تیوں بھرت لال کے پاس ادھر - شتر وہن گرم عادت کے ہیں
 شتر وہن نے سوچا جگت جلی - اب ہمیں جلائے کئی ہے
 گل کر کے مخلوں کا چراغ - ارتا بال کر لائی ہے

کرو دھ تو تھا ہی اسی چھن۔ توڑ دیا وہ تھل
 خوب گھسیٹا بھوم پہ۔ کھینچ کھینچ کر بال
 کو برٹوٹا پرکٹ میں۔ دی سب ٹیڑھ بیڑ
 دل کی بھی شاید۔ گئی۔ بالکئی اور چھیڑ
 اور کوٹتے شتر و مہن۔ کنت ہو گئے دور
 بھائی کے شکیت نے کیا انہیں مجبور
 پہنچا ماما کے نکٹ۔ اب ماما کا لال
 ایک کھنن تھا اسی کو پرکٹ کیا کھال

”ماما تم غریب ماما ہو؟ میں نہ تمہیں ہو کیا ماما میری؟
 کیا تم ہی ہو رکھو کل کی رانی۔ کیا تمہیں خم دانا میری
 میں بھولا! پاں ماما ہو تم۔ ماما کا درجہ اونچا ہے
 ماما سے کچھ اونچت کہتا۔ سب پرکار اونچت ہی ہے
 اس لئے ایک ہی مارگ آج مجھ بھولے کو دکھلاتا ہے
 وہ نہیں آج سے ماما ہے۔ جو رہی آج تک ماما ہے
 تم من میں یہ کلپنا کرو۔ بیٹا میرے جہاڑی نہیں
 میں سمجھوں گا بے ماں کا ہوں۔ میرے کوئی ماما ہی نہیں
 مانو تو ہیں سمبندھ سبھی۔ مانو تو سارے ناتے ہیں
 ورنہ سب جیو اکیلے ہی۔ دنیا میں آتے جاتے میں
 یہ ماتر بھاد جانے پر بھی۔ کوئی دور بھاد نہیں ہوگا
 ہے ہا متی تم مدت رہو۔ اونچت برتاؤ نہیں ہوگا
 پھل ہے یہ کرپا تمہاری کا۔ جو جیون آج سدھرتا ہے
 سونا جیون جیون کھوکا جاتا۔ تیوں تیوں بھوشن ہی بٹتا ہے
 تپ کر کچھ کر ہو گیا کھوس۔ اب ہر دے نہ کو مل پرت رہا
 ماما ماما نہ رہی اب سے۔ تو بھرت نہ اب سے بھرت رہا

اب سے اپنا دھیمہ ہے ایک دھارنا ایک
منتر ہے اپنا ایک ہی ایک ہی اپنی ٹیک
گانا

برت بھنگ کر نیگے نہیں۔ دُر واکہ بول کر
سہہ لینگے ظلم پریم سے بھائی کو کھول کر
پچھے کو ہٹیں گے نہ اکاڑی ہی بڑھیں گے
قاتل جب ہم پہ آئے گا تلوار تول کر
جتنا بھی کہیں گے صحیح اور صاف کہیں گے
ہائیں نہ بنائیں گے۔ شکر قند کھول کر
شکوے میں شکایت میں برائی میں بدی میں
دیکھیں گے پہلے اپنے جگر کو ٹنول کر
موتی ہر دے کے مان۔ سرور میں بہت ہیں

لائے بھی رادھے شام کوئی رول رول کر

کیسٹی پر اس سے۔ تھا۔ داغ ن سنا پ
بتا رہا تھا مون ورت من کا پشچا تا پ
بھرت لال نے ادھر بھپہ کر کہا آپ ہی آپ
ادے ہوا کس جنم تھا۔ ودھنا میرا باپ
وہ مسکامری سیتا ماتا۔ بن میں کیسے رہتی ہوگی
کیونکر ورشا اور سڑھی دھوپ۔ سر پر اپنے سہتی ہوگی
دن میں پمتی بالو پر مل۔ ایتنت وکل ہوگی
رجنی میں سوکھے پتوں پر۔ یا کانٹوں پہ سوئی ہوگی
بن میں رکھن دن سا بھائی۔ اور نکشن جیسا بھرتا ہو
گھر میں کبری سی داسی ہو۔ اور کیسٹی سی ماما ہو
اتنے دیکھ پر یہ بجر گرے۔ چھوڑے ہیں پران پتاجی نے
کیا یہی دیکھنے کو دھارا۔ نہ جیون مجھ دُر بھاگی نے

شتر دھن کنارے سر لو کے۔ مجھ کو بھی تم پہنچا دینا
 ہو جی پتا کا دہ کرم۔ میری بھی چتا جلا دینا
 یہ کہہ کر اُس جوش میں خنجر لیا نکال
 اتنے ہی میں دھن ہوئی۔ یہ کیا میرے لال
 کو شلیا نے دوڑ کر پکڑا جیوں ہی ہاتھ
 کیلکی نے بھیت میں مارا اپنا ہاتھ
 ہے بھرت کیلکی کی تم نے۔ دیکھی ہی نہیں دشا کیا ہے
 بچے تم جان نہیں سکتے۔ ماتا میں کتنی ممتا ہے
 اُس سے جو کچھ بھی بھول ہوئی۔ سو نسب کنگ کا شاسن تھا
 پر شانت اسی سے ہوتے تم۔ تو دیکھتے جو پرورتن تھا
 کو شلیا نے اس سے چھاتی سے لپٹائے
 اس پر کار شری بھرت سے بچن کہے سجائے
 نے میرے پران۔ اے میرے ہرے تو نہیں تو پھر ہم بھی ہیں نہیں
 سب اور سے فردھن ہو کے ہم بسنا میں جی سکتی ہیں نہیں
 ہے رام اگر آسمیرا۔ تو تو بس میرا سہارا ہے
 بدوہ نیموں کا تارا ہے۔ تو تو پہ الوں کا پیارا ہے
 اب رہی بات کیلکی کی۔ اُس کی بھی اس میں خطا نہیں
 ہوئی جب سر پر آتی ہے۔ چلتی ہے کسی کی ذرا نہیں
 اُس بہن سے یہ گھٹنا جو گھٹی۔ سو کیول ایک بہا نہ تھا
 واستو میں مرتیو تھی راجہ کی اور رام کو بہن میں جانا تھا
 رکتی پیاری اور تھی سچی یہ تقریر
 پھر بھی دیا کل بھرت کو بندھی نہ اس سے جھیر
 پوئے اس میں ایک ہے مرجائے کی بات
 ہو گا بادل کے بنا بجلی کا اُت پات

سنار کہے گا میں نے ہی۔ یہ سارا ناٹھ رچا یا تھا
 میں نے ہی راجہ کے لایج سے۔ کیسکی کو سکھلا یا تھا
 سچ کہتا ہوں ماما تم سے۔ یہ اس میں گنہ گار ہوں میں
 تو جتنے دنڈ جگت میں ہیں۔ سب پہنے کو تیار ہوں میں
 گو بدھ سگرو بدھ۔ اور براہمن بدھ۔ ان سب کا مجھ پرانک ہو
 یہ اس میں میری رائے بھی ہو۔ یہ اس کی نیچے خبر تک ہو
 پرہت کا بادھک بنتے ہیں۔ پر مار تھ کی نندا کرنے میں
 ہوتا ہے جتنا گھور پاپ۔ پر دھن پر واراہ نے میں
 دیوں کا گلا کاٹنے میں۔ رشوت کی رقم اڑانے میں
 جتنا گناہ ہے متروں سے۔ وشنواس گھات کر جانے میں
 بیواؤں اور یتیموں کا دھن۔ مارنے میں جو ورگت ہے
 میں ان سب کا ادھیکاری ہوں جو میری اس میں تمت ہے
 جو دش رس بھرے کتک گھٹ میں کہتے کچھ ہیں کرنی کچھ ہے
 ان کا پھل مجھے ملے اس میں۔ یہ میری چالاکی کچھ ہے
 جو جات کا اپنی دروہی ہو جس کو نہ سدیش پیارا ہو
 اس کی گت میں پاؤں ماما۔ جو اس میں میرا اشارہ ہو
 جو نام چاہنے کی خاطر۔ نیتا سماج کا بنتا ہو
 اس کا سب پاپ مجھے ہو یہ میری اس میں کچھ نشا ہو
 جو شادھرم کر تو تہ۔ ستیہ۔ ہر جگت میں ناشاک کی ہو
 بس وہی اوستھا ہو میری۔ یہ اس میں میلعت بھی ہو
 یہ کہہ کر دہول ہوا۔ اور گراہت کال
 کو شلیا کی گود میں کیسکی کا لال
 کو شلیا نے تب کہا۔ اکھو میرے پوت
 سچائی کو چاہئے۔ زیادہ نہیں ثبوت

تم سچے ہو میں کہتی ہوں۔ تم سچے ہو ساکشی ہوں میں
 دنیا کیسے آپیش دے گی؟ ہے پتر مدھیہ ورتی ہوں میں
 جو کھڑا ہے وہ ہر وقت کھڑا۔ چاہے جو کرے جانچ کہیں۔
 بالائے بول سچائی کا۔ ہے نہیں سانچ کو آئین کہیں
 اتنا کہہ کر ہر دے سے لیا پھیر لیٹائے
 اُسی سے اس محل میں گرو ویشٹھ گئی آئے
 آتے ہی گرو نے کہا۔ چھوڑو اور وچار
 پہلے کرو پتا کا پتر۔ واہ سنسکار،
 پتا، شبد یہ جس سے۔ پڑا کان میں آئے
 پر تھوی پر لوٹے بھرت۔ دھیر گیا لبرائے
 تب ویشٹھ جی نے کہا۔ تجو ویر تھنتاپ
 گیانی ہو کر کس لئے۔ کرتے سوچ ولاپ

سوچو اُس کو جو مرتا ہے۔ سنسار کی مایا ترشنا پر
 وہ سدا جی رہا۔ مرا ہے جو۔ سچائی اور پرتگیا پر
 وہ زندہ مردے سے بدتر۔ جو اپنے لئے جی رہا ہو
 اُس کا مرنا جیتا ہے جو۔ اوروں کے لئے مر گیا ہو
 سوچو۔ اُس کو جو پاپی ہو۔ دھیری لمپٹ کا می ہو
 سوچو۔ اُس کو جو ہر کوئج۔ یا کھنڈوں کا اٹو گامی ہو
 سوچو۔ اُس کو دوسروں کی جو۔ آنت کو دیکھ کے ملتا ہے
 سوچو۔ اُس کو جو سچا بن۔ بھولی دنیا کو چھلتا ہے
 سوچو۔ اُس کو دیا پا کر۔ الجھان میں بھرا ہوا ہے جو
 سوچو۔ اُس کو دھنیت ہو کر۔ نردھن کو ستارہا ہے جو
 سوچو۔ اُس کویش کی خاطر۔ کرتا دھرم اٹھان جو ہے
 سوچو۔ اُس کو ہونا نام میرا۔ اس لئے رہا دان جو ہے

سوچو۔ اس کو جو اونچ نیچ کا۔ بھید لگاتا اینوں میں
 سوچو۔ اُس کو جو پڑتا ہے۔ مت متاتروں کے جھگڑوں میں
 اُس براہمن کو سوچو۔ یہ کیا جو اپنے براہمن کرم سے ہو
 اور شوچنہ ہے کشتی وہ بنیت جو کشا تر دھرم سے ہو
 سوچو وہ دیش جو سچائی۔ اَویم و انجہ کھوچکا ہو
 و دے پے۔ سو و درشود پے جو۔ دینوں کا گلا کاٹتا ہو
 وہ شور سوچنے قابل ہے جو ہے سیوا کی شکست رست
 ان سبھوں میں وہ ہے شوچنہ۔ جو اگیا فی برھگت رست
 دشرکت تھے سچے کرم ویر۔ وے نہیں سوچنے یو گئیہ کبھی
 جیون اور مرن ہے مایا مے۔ یہ پد نہ بھولنے یو گئیہ کبھی

یوں سچے برہمشی کی۔ سن سچی تقریر
 گیان دان تھے ہی بھرت بندھی ٹیگھری دھیر
 اٹھا بڑی ہی دھوم سے۔ نہ پ کا ترکہ مان
 رام رام کی طیر سے۔ گونجا او دھ مسان
 ویر اگیہ بھرا عبرت والا۔ نظر رہ ایک سر یو پر تھا
 را جاسی لاش چتا پر تھی۔ اور دھواں چتا کے اوپر تھا
 جس سے بھرت نے واہ دیا۔ تب یہ وجا ر آئے من میں
 اڑ گما دیو میں سے ساتھ است۔ رہ گیا سیتہ ہی ست پن میں
 گانا

دنیا مسافر خانہ - مسافر خانہ
 کوئی آئے کوئی جاے دنیا مسافر خانہ
 دکھیا ہو چاے شکھیا ہو چاے شکھیا
 کل سب کو ہی کھاے اپنا ہو یا بوجھا نہ
 یہ واکھیہ نہ بھو لو را دھ شام۔ دنیا دھو کر کی ہے
 آنکھیں ہوں تو دیکھو نہار آخر مٹی کی مٹی ہے
 سوئی ایودھیا سوئی ایودھیا سوئی
 بن رہا سر سائے کیسا دور لگا زمانہ

مہا بھارت

پنڈت رادھے شyam کتھا واپک کی رامائن کے طرز میں ہم اب
مہا بھارت کو بھی کتھا کی شکل میں تیار کر رہے ہیں۔ باؤ اور ٹیلے پر ہندوستان
کے مایہ ناز بہادروں کے کارنامے گاکر پہلک کو خاص دلچسپی پیدا ہوگی۔ اسی خیال
سے پہلک کی فرمائش پر ہم نے اس کتھا کا سری گنیش ہندوستان کے مشہور قومی
شاعر پنڈت مادھو کتھکل کے دست مبارک سے کرایا کتھا۔
اب تک اس کتھا کے مندرجہ ذیل حصے چھپکے تیار ہو گئے ہیں صرف ہندی جیسے ہیں۔

۱۔ بھیشم پر گیتیا	۱۳۔ یکش سمیاد	۱۴۔ ہنٹے پیسہ
۲۔ بھیشم پر اکرم	۱۴۔ کیچک بدھ	۱۵۔ ہنٹے پیسہ
۳۔ پانڈو جنم	۱۵۔ ابھینیو پورا	۱۶۔ ہنٹے پیسہ
۴۔ پانڈوؤں کا اباں کال	۱۶۔ زن نمترن	۱۷۔ ہنٹے پیسہ
۵۔ پانڈوؤں کی ششتر پرکشا	۱۷۔ شانتی کا دیوگ	۱۸۔ ہنٹے پیسہ
۶۔ لاکشاگرہ	۱۸۔ گیتا گیان	۱۹۔ ہنٹے پیسہ
۷۔ بک سنگھار	۱۹۔ سیناپتی	۲۰۔ ہنٹے پیسہ
۸۔ دروپدی جو	۲۰۔ اکھنئیوں ویر	۲۱۔ ہنٹے پیسہ
۹۔ شجہد یاہرن	۲۱۔ ہار تھی کرن	۲۲۔ ہنٹے پیسہ
۱۰۔ راج سوہ گیت	۲۲۔ پانڈو ورجے	۲۳۔ ہنٹے پیسہ
۱۱۔ دروپدی و ستر برن	۲۳۔ اشو میدہ بگیہ	۲۴۔ ہنٹے پیسہ
۱۲۔ کرا تا رجن میدھ	۲۴۔ پرکشت کاراج تلک	۲۵۔ ہنٹے پیسہ

۸

شری رادھے شyam پتھکالیہ۔ برٹلی

چترکوٹ میں ہجرت ملاپ

رام کتھا نمبر ۹



لیکھک
نیپال گورنمنٹ سے کتھا واپس تھی کا خطاب پائے ہوئے
کیئرٹن کلانڈھی کاویہ کلا بھوشن ہری کتھا وشارد کوی رتن

॥ श्री गणेशाय नमः ॥

پرکاشک :- شری رادھ شیان پستکالہیری

نچ ووی

رام کتھا نمبر



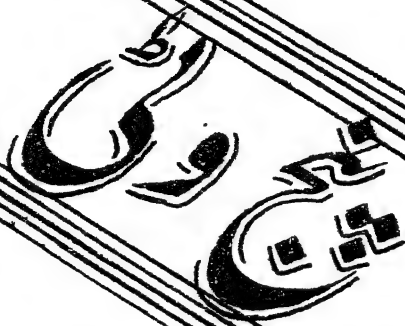
لیکھک
نیال گورنمنٹ سے کتھا واپس پتی کی بدوی پراپت
کیہ ترن کلا ندھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ شری سہری کتھا وشارد۔ کوی رتن
ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

پرکاشک۔ شری راوے شیا م پستکالیہ بریلی



جملہ حقوق بحق پرکاشک محفوظ ہیں

شری
رام کتھا
(آرینیہ کانڈ)



نیپال گورنمنٹ سے کتھا و احسن پتی کی پدی پر اپت
کیرن کلاندی کاویہ کلابھوشن شری ہری کتھا و شارڈ کوی رتن
پنڈت رادھ شیا م کتھا و احک
پرکاشک شری رادھ شیا م پستکالیہ بریلی

ساتویں مرتبہ ... ۱۰ جلد ۱۹۶۱ء قیمت فی جلد ۲ سہنئے پیسے

پرنٹرز: پنڈت رام نرائن پاتھک

شری رادھ شیا م پریس بریلی

لغت نامہ

پیرا تخت

مے جگ وندن۔ رگھو نین میری بگڑی سدھار

جن کا رخن بھٹے بھجن سیرا بیڑا ہو پلا

میں دین، دکھ بھاری۔ تم دین، دکھ۔ ہاری

پیرا تخت دوا کے کھڑا ہے بھکاری۔ کھو لو دیا کا بھنڈار

پیرا تخت دینے دیا کاری رشی پتی ہے ماری

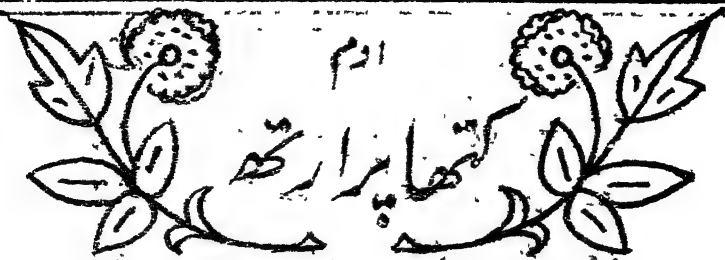
پیرا تخت شاپ کی شلا تھی۔ میں ہوں پاپ کا پلا

پیرا تخت میں تارے تم نے بھکھے پے نہ تارے اُٹھے

پیرا تخت مجھے بھی جو تارو ستب میں جانوں کرتار

پیرا تخت تم تمام کے ہو، ماتھ رادھے شام کے ہو

نام نہ کرو مہنی ہو تو پیرا تخت بھی نہ کرو



جس دن یہ آکر رے رام سجدہ مند
چتر کوٹ میں بھی ہے رہے نتیہ آئند
نارت پھل پھلنے لگے بارہ ماں بہار
لہا مینوں کی نایش کریں بن میں رام بہار
ایک برس پھول کچھ رگھونند
اپنے انھوں کہنے بنائے
سند گلاب کا شیس پھول
ہو گیا پڑو یا بال بال
جھومرن جھومی سور یہ بھی
گلنا سکے کا گلہ بند
چمپا کلیوں کی چمپ کلی
ہیں ہار ہار سرنگاروں کے
پونجی پونی پچرنکے کی
بیلاب بازو بند بنا
سیلا پچلہ اسیوتی کا
چک چوچ بنا جانہ لی کا
تاگر پچلہ سجائی گندے کی
روپہ لالہ کے چڑے کڑے
پولی پھولے پھولوں سے سج کر
تپ مند منکر اکھا

اتنے ہی میں گاگ ایک - آیا پسکھ لپار
بن دیوی کے چرن میں چلا چونچ ایک مار
دیکھ تیج کی یحیتا - کوپے کچھ رگھو رائے
بان بنا ایک سینک کا - چٹ پٹ دیا چلائے

پیارے کے پران ناہتہ جی نے
جس اتنا ہے جہاں جہاں کاگا
آندھی سمان نبھ منڈل پر
بادل کی طرح ساتھ ہی میں
تینوں لوگوں میں بھر ما پھرا
آکاش ہمالیہ - دُور نالیہ
سب اور سے جب آشا ٹوٹی
پاسکتا ہے کیا چین بھلا
کر دی وہ بلا ہوا پیچھے
رہتا ہے بان لگا پیچھے
جب کاگا چڑھتا جاتا تھا
وہ بان بھی بڑھتا جاتا تھا
یہ دکھ ہر سکتا کوئی نہیں
رکشا کر سکتا کوئی نہیں
چسٹایا چونچ بھاڑ کر کے
سجتن سے کھل بگاڑ کر کے؛

نازہ مارگ میں ملے - کہا جائے یوں تر اس

بان ہے جس بلوان کا جاؤ اسی کے پاس

سن کے اس اپدیش کو - پٹا چکر کھائے

تراہ مام، کہہ رام کے - گرا چرن میں آئے

کر یا درشتی کہ رام نے - ہر لی اس کی پیادہ

ایک نین کو کھوڑ کر - چھما کیا اپرا دھ

یہ اندر کما رجنیتا تھا - آیا تھا رام پریشا کو

ابھمان کے کارن آنکھ گئی - لے گیا ساتھ اس شکشا کو

اپنے بگھن میں دشت لوگ - اوروں کو نہیں دیکھتے ہیں

اس کے گیان کچھ ہوتا ہے - نیچا جب کہیں دیکھتے ہیں

اتنے پر بھی وہ اچھے ہیں - جو کھو کر کھائے سنبھلتے ہیں

ہین کرم ہیں جو گر کر بھی - عادت کو نہیں بدلتے ہیں

چتر کوٹ میں اس طرح - رہے خوب اسرار
 منتیہ درشنوں کے لیے آتے تھے - نہ نار
 دھیرے دھیرے بس گئے وہاں کئی ایک گرم
 چھوڑ دیا رکھونا تھ نے تب وہ پیارا دھام
 ایک جگہ رہتے نہیں - جم کر کبھی فقیر
 نرل کہلاتا وہی - بہت سے جو نیر
 پانچ کوس اس روز چل کھڑے شہریام
 اتری آ شرم میں کیا - جا کر کے و شرام
 انویانے اس سے سینا کو ار لائے
 ول - دوہ بھوشن بسن - پہنائے ہر شائے
 بولیں "سج تو گئے یہ - گھنے اپنی ٹھور
 کنتیہ نار کے واسطے - ہیں آ بھوشن اور

کیا رکھا ہے ان چمکدار کٹیوں
 یہ شیش - پھول ستیا سر کا
 پت دھرم شرون ہو شرونوں سے
 ماتھے پر تیج کی بیندی ہو
 شدھتا ناک کی ہو بلاق
 جم جائے جتید رتا کا رنگ
 بازوؤں کا بازو بند یہی
 انگلی کے مندری اور چھلے
 جن ہاتھوں کے پیارے زبور
 ان کے آگے کیا چیز بھلا
 جو ہاتھ داس بن کے گھر کے
 پہونچیاں پھیلی - دستا نے

پٹیوں اور جھوسر میں؟
 سر جھکے بڑوں کے آد میں
 یہ شرون پھول ات اچول ہو
 آنکھوں میں لاج کا کجل ہو
 دانتوں کی چوب صفائی ہو
 یہ گالوں کی ارو نائی ہو
 بازوؤں میں بس تیا ریاں ہوں
 ان گنتی دستکاریاں ہوں
 چکی - چرخا سل بٹنا ہیں
 منتھ پھول جھین اور کٹنا ہیں
 گھر کو روٹیاں کھلاتے ہیں
 ان کے آگے شرماتے ہیں

کتنی تو یہ ہی کنٹھ کی ہے
 یہ گلے کا سچا گلو بند
 ہو ہر دے پہ شردھا کا جگنو
 ستیا موتیوں کی مالا
 بیت پریم کا چند سینی مار
 پتی ورت اور برہمچریہ ورت کی
 پتی آگیا میں جم جائیں پاؤں
 سن مارگ یہ چلتے ہیں پاؤں
 لجا لی تھنا ششیل کی جب
 تب دیکھ دیکھ اس ناری کو
 بس کنٹھ میں مصری گھولی ہو
 پتی اور تپتی بولی ہو
 جڑواں ہنس کنٹھیا تاکی
 اور چپا سکی دھیر تاکی
 گردن پر اور جگر پر ہو
 نرمل کوندھنی کمر پر ہو
 یہ لچھے چھڑے ہیں پاؤں کے
 یہ بھڑے کڑے ہیں پاؤں کے
 ساڑھی اور چولی شو بہت ہوں
 دیو یاں سو رنگ کی بخت ہوں

یہ ہیں ناری جات کے بھوشن اور شردھا نگار
 ہو جاتی ہے پر کرت بھی جنھیں دیکھ بہار
 پر ایسے شردھا میں ہیں کتنی بولین
 جگ میں تو ہو رہی ہے نار جات شوقین

فریادیں پوری ہوتی ہے
 بن گئے ہاتھ کے کھوں کڑے
 پتی جائے شرم کرتے کرتے
 پر ناری یہی چاہتی ہے
 ساڑھی مہین ہو ریشمین
 نرمل کو اتنی لاج نہیں
 اٹھتے جاتے ہیں دنیا سے
 بڑھتے جاتے ہیں گھر گھر میں
 یہی ہی حالت رہی تو پھر
 جو جات شردھا ہے اب تک
 پر مٹو نہ جاتی رونے کی
 تو چاہئے نگہری سونے کی
 مرجائے یا بیمار رہے
 ڈیوڑھی پر کھڑا منار رہے
 بس ایسا ساج سہاتا ہے
 سارا شردھا دکھلاتا ہے
 پہناوے پتی ورتاؤں کے
 سارے سجاؤ گنگاؤں کے
 درگت ہو گی ابلاؤں کی
 کہلائیگی جوتی پاؤں کی

پتی کی بیٹھک ہو چھے ، باہر کی چو پال
 سپر ناری کو چاہیے سندر بھون و شال
 بڑھیا سے رنگ محل میں ہوں
 تصویریں ہوں آئینے ہوں
 پر یہ پاندان اور عطر وان
 ہوں کھیلنے کو مینا طوطے
 ایسے ٹھاٹھوں سے بن ٹھن کر
 شرنگار کو اپنے دیکھ دیکھ
 اس سے مسکرا دیتی ہے
 بس اتنی ہی سیوا پوجا
 سیانہ تم کو دے رہی ۔ شکشا میں لولیش
 اسی بہانے کر رہی دنیا کو ایلش
 چار بھانٹ کی ناریاں ہیں اس جگ کے بیچ
 ات اتم ہیں پر تھم پھر ۔ اتم مدھیم تیج
 ات اتم وہ کہلاتی ہے جس کی بس ٹیک ایک ہی ہو
 ہو ایک ہی جس کا دھیم دھیان ورت اور دوویک ایک ہی ہو
 جو سمجھ رہی ہو یہ من میں دوسرا نہ اثٹ کہیں کوئی
 میرے پت کے اترکت اور دنیا میں پرش نہیں کوئی
 پت ہی ورت ہے پت ہی گت ہے پت ہی بھیترا اور باہر ہے
 میں پریشور کو کیا جانوں میرا پت ہی پریشور ہے
 کیسا پوجن اور آڈیا پن تارا شن یا چند راتن ہے
 میرا بیگنٹھ تو کھر ہی ہے جس میں میرا نارائن ہے
 اتنے آج وچار کی ۔ ات اتم کہلائے
 اب اتم ہی دھارنا ۔ کہتی ہوں سمجھائے

اُتم پتی کو پتی جانتی ہے پتی جہان کے سیوا کرتی ہے
 پتی آنسو پر سن رکھنے کے لیے ساری پرچہ ریا کرتی ہے
 پتی کے اتر کت دوسروں کو بھسانی کی طرح جانتی ہے
 جلیٹھوں کو پتا سمجھتی ہے چھوٹوں کو مت رانتی ہے
 پتی کے سنگٹ کی ساختن ہو پتی کا دھرم نبھاتی ہے
 پتی سکھی رہے اس لیے نتیہ دیوی دیوتا مناتی ہے
 بوڑھا اندھا پتی پا کر بھی کر تو یہ کو پالن کرتی ہے
 پتی کے جینے پر جیتی ہے پتی کے سرنے پر مرتی ہے

یہ ہے اُتم نار کا دھرم کرم اور گیان

اب مدھیم کی بات بھی سنو لگا کر دھیان

دوسروں کی دیکھا دیکھی جو کر تو یہ کو پالے رہتی ہے
 لحاظ لالچ سے پا جھٹے سے نج دھرم سنبھالے رہتی ہے
 پتھل من کے ہونے پر بھی سنگت کے کارن نیکی ہے
 ایسے آجروں کی ناری جگ میں مدھیم، شترنی کی ہے

اس سے نیچے نار جوہ وہ بکر شٹ کھائے

جات ورن کل جنم کو پاپن سد الجائے

ناری کا پتی بنچک ہونا دونوں ہی لوک بگڑنا ہے
 اس لوک میں لوک ہنسائی ہے پر لوک میں نرک یا تنائے
 جو بیچارن نار کو دنیا میں کمتا ہے بھلا نہیں کوئی
 دربار میں پر مشورے کے بھی کرتا ہے چھما نہیں کوئی
 اس لیے اچت ہے ناری کو بس دھرم کا دھیان بہت
 یدی دھرم ہے تو دھن دھام بہت آرام بہت سستنا بہت

پتی کی سیوا ہی نہیں ہے کیوں ایک کرم

اور بھی ہیں سنسار میں کچھ ناری کے دھرم

گوری شکر کی بھانت سدا
تب گنتا یک کی طرح سچل
گھر میں جو بھی ہوندا ہو
ان سب کی داسی بن جائے
باہر سے آیا ہوا ناج
گھر ہی میں سوت کات کر کے
گھر ہی کا کام اور دھندا
تب گھر والی گرہ لکشی ہو

ایک اور بھی مکھیہ ہے ناری جات کا کرم
بچوں کا پالن سدا سمجھے پہلا دھرم

پر لوگ نئے نئے اُچ دھرم
پر دیش میں اس سے بھی اونچا
کارن ناری سے دیش سدا
پتی پر درشت نہیں اس کی
سنتان ہیٹ ہی ہوتی ہے
ہیں پر کرت پانی پڑے نہیں
اس لیے دھرم ہے ناری کا
جن نیکا جگ کو دینے میں

پتی دھرم ہی سمجھا جاتا ہے
سنتان کو دھرم کہلاتا ہے
اتم سنتان چاہتا ہے
ماتا گنوان چاہتا ہے
سندا میں سرشتی ناریوں کی
یدی اس پر درشتی ناریوں کی
سنتان کا وہ پالن سمجھے
جننی کا جننی پن سمجھے

گانا
جگت میں ناریوں کی کھان
اسی کھان سے پرکٹ ہوئے ہیں۔ دھرم پر ملا درسمان
پاتائیں جس دیش میں ہوں۔ سچر تو گن۔ حوان
اسی دیش کو جگ میں ملتا۔ سب سے اُچ استھان
ہو جائے یدی نارجات کو۔ ماتر دھرم کا گیان
تب تو رادھے شیان۔ جگت کا چھن میں ہو کلیان

انسو یا اور سیا میں - پریم پورن سالھاد
 بڑی دیر تک رہا یہ شکشا پر و سہباد
 اتری رگھو بر سے ملے ادھر پر پھلت گات
 پھر ورن کرنے لگے - کچھ پر شو جیت بات
 ”سے رام تمہارے دوارا
 کر تو یہ ایتت نرمند ل کو
 ناری سماج کو پریش لوگ
 افسوس ہے اپنے کو اونچا
 یہ نہیں جانتے ہیں وے نرا
 سنسار میں اور گڑہتی میں
 اردوھانگن کی پدوی دیکر
 ”سہدھرم“ بد کے پردے میں
 وہ بھیشن دکھ بھری کا تھا
 پتی کے نام سے ناری کی
 اپنے کو تو سب طرح ، رکھیں پورن تو نتر
 کنتو نار کا کر دیا دھرم
 تم پتی ورتا پتی بھکتا ہو
 پر اپنے یہ جب آتی ہے
 یدی اپنے شو بھی بیاہ کریں
 ناری کو کچھ بھی دوش لگا
 باہر کے نانا دوشوں سے
 اس دنیا کے دروسنوں پر
 سیکھو تم جات سناری کی
 کیا پریم ہے - کیا ہے سنکتی
 یہ انھیں سکھایا جاتا ہے
 تو کان چڑایا جاتا ہے
 تب بھی موتا دھچا رہیں
 تو جلنے کا ادھکار نہیں
 جیون گندہ کرنے والو
 موہت ہو کر مرنے والو
 سنسار میں سچا دھرم چکیا
 سیوا ہے کیا اور شرم ہے کیا

گائیا

پرشوں نے استریوں کو بھانس لیا پنجرے میں
 پیاری کہہ کہہ کر ڈال دیا پنجرے میں
 جب آد پُپش نے سر شئی کو تھکا اُچھایا
 اوسیکار سبھوں کا ایک سمان بنایا
 پُرشوں نے اپنا یہ پُرشا رتھ دکھایا
 اپنے کو اوچ اور پنج انھیں ٹھہرایا
 بھولی چڑیوں کو قید کیا پنجرے میں
 پیاری کہہ کہہ کر ڈال دیا پنجرے میں
 جیون ہی چھوٹا فوماس کا بندی خانہ
 اور پڑا جگت کے کارا گرہ میں آنا
 پتہ پتی۔ پتروں کے گھر میں ہوا ٹھکانا
 تینوں پن بندھن ہی میں پڑے بتانا
 بس ایک پریم کا نیسہ پیا پنجرے میں
 پیاری کہہ کہہ کر ڈال دیا پنجرے میں
 اتر ہی نے تب تک کیا۔ یہ ہی وار تالاپ
 انسویا کا سیا سے جب تک رہا ملاپ
 کئی روز یوں ہی رہا۔ سمنیلن سمباد
 ودا مانگ کر ایک دن چلے رام ساٹھاد
 سینا چھن کے سہت۔ رگھو کی کیر کو چند
 نتیہ وچرتے تھے یوں ہی بن میں سوچھن
 گزرے تھی رات کبھی بن میں
 دن رات بیتا تھا پر بھو کا
 جتنے بھی در شینہ رشی تھے
 سب ہی کا درشن کر ڈالا
 بن باسی نے بن میں آکر
 بن ہی کا جیون کر ڈالا

آگے چل کر مارگ میں . مارا اُسے ورا دھ
 پتہ بھوم کی میٹ دی . یہ دکھائی دیا دھ
 تب جا کر شر بھنگ سے . ملے سجدائند
 مانو پاس مکشوکے . پنچا برہمانند

مدت میں ارمان نکلے ہیں اب بھکت نہ دامن چھوڑیگا
 جیون جس کے کارن رکھا اس پر ہی جیون چھوڑیگا
 سب اپنے جی کی کہ ڈالی انتم پر نام کرتے کرتے
 ہر دھام گیا ہر کا پیارا "شری رام رام" کرتے کرتے

پر بھو کی چھب پر پران جو دے پنگ سم کھوئے
 ایسے پریمی کا چرت کس سے چترت ہوئے
 جن کا گن گاتے ہوئے . چلے یہاں سے رام
 ساتھ ساتھ رکھوناٹھ کے ہتھارشی ورنند تمام
 لایا پر تھوی ناٹھ کو . وہاں پر تھوی کا پھیر
 جہاں پڑا تھا بڈیوں کا ایک ادخیا ڈھیر
 ٹھہرے ٹھٹھے ایک ٹک . لگے دیکھنے ناٹھ
 پھر پوچھا رشی ورنند سے تھا جو انکے ساتھ

ہے پوجیہ ورو . رشیو بنیو
 یہ پتہ بھوم کا ہے کلنک؟
 ہا! کیسا کرور کشٹ والا۔
 پکڑے ہیں اُس نے پاؤں میرے
 یہ کیا ہے؟ بتلاؤ تو سہی
 کس مالی کا اجڑا ہے باغ
 یہ کہتے کہتے کرو ناندھ
 کیا جانیں کیا کیا یاد آیا
 بڈیوں کا کیسا ڈھیر ہے یہ؟
 یا شاسن کا اندھیر ہے یہ؟
 کرونا پورست نظارہ ہے
 دل کو کر ڈالا پارہ ہے
 چپ کیوں ہو؟ کیسے ڈرے رہے
 جس کے یہ پھول بکھرے ہے؟
 کرونا کے ساتھ لگے رونے
 جس سے سرناتھ لگے رونے

دیکھ دشار گھونا تھ کی - پلک اٹھا رشی درند
کچھ وردھوں نے تب کہا "سنئے کرو ناکند"

مسم کو بے ترب کی پر جا جان
ککتے ہی رشیوں مٹیوں کو
جو بھوجن بنے بھکشکوں کے
بچے تو خزاں کے پیٹ میں ہیں
حیرت سے اس کو دیکھ رہیں
پر ملائے ایسا دیر کوئی
یہ بھول ہیں جس کی بغیہ کے
اس کی ہی لا پر دای سے
کروں کہانی جب پڑی - کرو ناندھ کے کان

کیوں آئے ہیں جگت میں - آیا اس کا دھیان
پالن کرنے میں پتر دھرم
اوتار لیا جس کارن سے
پر تھیں پر گرت چھوڑے نہیں
المست کیری کی - بن میں
ندرا اس طرح چھڑا ہی دی

خبردار ہو جائیں اب - ظالم اور بدکار
خبر گیر سنسار کا - ہوا ہے خبردار
آج، جو ارجھاٹا، ہوا - پرکٹ سندھ میں آئے
لگیں بھجائیں بھڑکنے - نیتر گئے گرمائے

گوبرہمن - رکشک گرج تھے
پر تھوی - پاتال گین منڈل
میں ہاتھ اٹھا کر کستا ہوں
پر تھوی کو نشچر ہیں کروں
رشیو تم سنو پر تلگیا کو
تینوں تم سنو پر تلگیا کو
یہ دکھ ہرنا ہے کام میرا
تب دشر تھ نندن نام میرا

گاما

ہم چھتری دھرم بھائیں گے
 پر ن کو کر پورن دکھائیں گے
 ہو چکا بہت جو مونا تھا
 اب دیر تھ نہ سمے گنوائیں گے
 اپنے سکھ کا کچھ دھیان نہیں
 پیوں پر رات بتائیں گے
 جنگل کی بڑیاں کھا کر ہم
 پر اکریک دیر بن جائیں گے
 بن باسی کیا کر سکتا ہے
 یہ دنیا کو دکھلائیں گے
 پالیں گے شہریر نہ جب اپنا
 کر تو یہ میں جنم لگائیں گے
 جگ میں انیائے چھا گیا ہے
 پھر دھرم کا سور یہ اگائیں گے
 جب نشچر دل کو دل ڈالیں
 بس رام تبھی کہلائیں گے

پر تھوئی کا بھار ہٹائیں گے
 پر تھوئی کا بھار ہٹائیں گے
 کھو چکے بہت جو کھونا تھا
 پر تھوئی کا بھار ہٹائیں گے
 چاہئے راج۔ دھن۔ مان نہیں
 پر تھوئی کا بھار ہٹائیں گے
 بن کی بوٹیاں جبا کر ہم
 پر تھوئی کا بھار ہٹائیں گے
 سنیا سی کیا کر سکتا ہے
 پر تھوئی کا بھار ہٹائیں گے
 پالیں گے گوروتب اپنا
 پر تھوئی کا بھار ہٹائیں گے
 سیما پر پاپ آگیا ہے
 پر تھوئی کا بھار ہٹائیں گے
 انیائے کے مل کو مل ڈالیں
 پر تھوئی کا بھار ہٹائیں گے

پرنیال نے جب کیا۔ پرنیوں ہاتھ اٹھائے
 ادھر دیوین۔ ادھر من۔ بولے "جے رگھورائے"
 آگے جھکت سٹیشن سے۔ بھٹے بشری جھکوان
 امت پریم کو دیکھ کی۔ ابرن تھکتی پر ورن
 وہیں نہرشی اگت سے۔ ملے رام سکھ دھام
 پوچھا "رہنے کے لیے۔ بن میں کوئی ٹھام
 دش اگت نے اس سے۔ دکھلایا سد بھاؤ
 (پنچوٹی) کے باس کا۔ رکھا پر یہ پرستاؤ

کبھیج من سے لے وداع۔ لکھن سیا کے ساتھ
 پنج ولی میں رچ کٹی، ٹھہرے شری رگھوناتھ
 ادھر رہے گوداوری۔ کرتی ہوئی کلول
 ادھر بنوں میں پکٹی گن۔ بول رہے مرد بول

بٹ۔ بلو رسال۔ کدل۔ پیل
 کوئل وصال بن تپوں سے
 بیلوں یالسا بتانوں میں
 سچ سچ ہی ہو بنست رانی
 برا کر تک ساج سنگاروں سے
 اُس بن کی ناطک شالامیں
 تر بھون کی شو بھا کو لے کر
 جس پر نشا بکینٹھ۔ سورگ
 ان چھوٹے اور سٹی تھی وہ
 پر پورن۔ پری پٹی تھی وہ
 بن دیوی سی لپٹی تھی وہ
 لشیوں سے لدی۔ ڈی تھی وہ
 جگمگ تھی اور جٹی تھی وہ
 کوئی کی ناکھائی تھی وہ
 دنگ بن میں پرکٹی تھی وہ
 ایسی پر یہ، پنج ولی تھی وہ

ایسا سند دھام جب، بنا رام کا دھام
 پنچوں میں پاؤں ہوا۔ پنج ولی کا نام
 کھیل پر کرت سے کھیلتے تھے۔ چھتری کے لال
 اسی طرح آنند میں بیٹے بارہ سال
 لگا تیرھواں سال تب۔ کرتے تیرہ تین
 ہونی ہو کر ہی رہے۔ اس میں میکھ زمین

راون کی بھگنی شور پانکھا
 مانو پرن ویر کے ڈھنگ پہنچی
 دیپک پر جاتا ہے پتنگ
 سورج پر نہیں جھپٹتا ہے
 پر یہاں سور یہ سے ملنے کو
 سا تو کی پُرش کی شو بھا پر
 آئی اس جگہ سیر کرنے
 اسروں کے مرتیو سیر کرنے
 جیون نیو چھاو کرنے کو
 ہلاری ہو کر مرنے کو
 وہ ایک کیٹری تیار ہوئی
 راکشی پر کرت ہمار ہوئی

بولی ”مجھ سی سندری اور نہ جگ میں ہوئے
 تم سا بھی سندریا۔ کہیں نہ دوجا ہوئے
 مانو ہم دونوں کا سوروپ وودھ نے دچا کر رکھا ہے
 چندر ماں بتائے والے نے سورج تیار کر رکھا ہے
 سنکوچ چھوڑ کر بن باسی پورا وودھ کا اُتساہ کرو
 میں تم کو آگیا دیتی ہوں مجھ سے گندھرو وواہ کرو“
 سیتا جی کے ہر دے میں۔ دمک اٹھی یہ لوئے
 چندر سوریر مل گئے تو یہاں اماؤں ہوئے
 من ہی من کچھ مسکرا۔ بوئے سیتا ناٹھ
 ”چھما کر دے کامنی۔ نہ ہو ہمارے ساتھ

ہم بیاہے ہیں کنوارے ہیں نہیں بھرا ایک نارورت رکھتے ہیں
 اپنی کے سوا اور سب کو ماتا اور بہن سمجھتے ہیں
 اس لیے تمھاری یہ آگیا پالن کر سکتے کنبھی نہیں
 ہم آریہ ونش ہیں۔ آریہ دھرم گھنڈن کر سکتے کنبھی نہیں“
 سنے پشاجن نے جھبی۔ ایسے روکھے بین
 ہٹی ادھر سے تب پڑے لکھن لال پرین
 لکشن سے بولی مجھے دیکھ تم کیوں اتنے مسکاتے ہو؟
 وہ تو بیلے ہیں۔ لیکن تم ناری وہیں دکھلاتے ہو
 اچھا تم ان کی طرح مجھے اتر دینا کھڑ کھڑا نہیں
 تم بنے بنو میں بنی بنوں یہ جوڑا بھی کچھ بُرا نہیں“
 لکشن کا تو پرکت سے تھا سو بھاو ہی گرم
 گرما کر کہنے لگے ”چل ڈسٹا بے شرم
 ایسی باتیں کرتے تھے کو اوکھٹا لاج نہ آتی ہے
 مجھ سے یہ کہنے کے پہلے پاپن مرکیوں نہیں جاتی ہے

پہلی ہی بار زندگی میں
 نے آج کا دن منحوس بڑا
 اوکل کلنکنی پشا چنی
 تو اپنے سرکشک سے کہہ
 ہے آریہ وواہ یوگ ساڈن
 آرام عیش اس کا نہ لکشیہ
 اور اگر وواہ ہو چکا ہو
 وہ ہی آرا دھیہ دیو تیرا
 یہی ہو دیدھویہ اوستھا تو
 دیش اور جات کی سیوا کو
 بہنوں کا اپنی کر سدھار
 سنسار میں بس قائم کرے
 ورنہ یوں واہی پھرنے میں
 کل کو سماج کو۔ دیش کو بھی
 شکشا سن بن پتی کی۔ جلی جلی گئی اور
 ملی شدھ جل کو۔ نہیں چکنے گھٹ پر ٹھور
 راکششی نے سوچا اس سے تو
 یہ تو پورا ابدیشک ہے
 البتہ وہ ہی شیا م ورن
 پر ساتھ میں اس کے ناری ہے
 بہتر ہے بکٹ روپ دھر کے
 اپنے رستے کا وہ کنشک
 بکٹ روپ دھرتے ہوئے لگی نہ اسکو دیر
 جادو گر نی ساکیا۔ اُسرا نے ہتھ پھیر
 ایسی نرنج دیکھی ہم نے
 اتنی نرنج دیکھی ہم نے
 ید ی ہوا۔ وواہ نہیں تیرا
 وہ کر دے ٹھور کہیں تیرا
 سودا نہ سمجھ بازار کا یہ
 بندھن کہ تو یہ بھار کا یہ
 تو حبانج پتی کی سیوا کر
 اس سے ہی شک کی آشاکر
 پتی نام کی ویرا گن بن جا
 بس سچی سنیا سن بن جا
 یہ راہ ہے تیری شجھ گت کی
 یوں یادگار اپنے بت کی
 کیوں اپنا نام نجاتی ہے؟
 وہ بھجارن داغ لگاتی ہے
 گل سکتی وال نہیں اپنی
 بدے گا چال نہیں اپنی
 کچھ کو مل چت دکھلاتا ہے
 اس سے نہ مجھے اپناتا ہے
 اس ناری کو نکھا جاؤں میں
 چھن میں اس طرح مٹاؤں میں

وصالی سیتا کی طرف۔ جب وہ منہ کو بچھاڑ

سہن نے لکشمی سے ہوئی۔ اس کو یہ کھلواڑ

بیٹے کے آگے تاب ہے کیا جو ماں کو دھکت کرے کوئی
 سیوک کے ہوتے کیا مجال سوا من کا اہت کرے کوئی
 ہو گئے سمتر اندر ن کے اس چھن کو نیت لال دونوں
 تتکا ل کے استر ہوئے چھتری کے کر کرال دونوں
 سوچا اس کی گردن مروڑ دنیا سے اُسے دور کروں
 لالتوں اور مستکوں سے دم بھر میں چور چور کر دوں
 لکشمی کا ایسا کرور کوپ جس سے نہسارہ رگھوور نے
 مارومت انگ بھنگ کر دو یہ دیا اشارہ رگھوور نے

آگیا شری رگھونا تھا کی لکشمی نہ سکتے ٹال

کاٹ لیے راکشی کے ناک۔ کان۔ تتکا ل

چلی گئی جب راکشی پھیل کر موں کا پائے

تب لکشمی سے اس سے بولے سر پر رگھوور نے

”تم تو دودھ ہی کو تیر تھے پر میں نے یہی اچت سمجھا

دودھ کرنا ابلا ناری کا نیمانسا رانوحیت سمجھا

اس لیے کرایا انگ بھنگ جس سے کرور ہو جائے یہ

ایسی اسلیل یا چنائیں پھر کہیں نہ کرنے پائے یہ

لکشمی بولے: آپ نے بالائیودھادھرم

مار ڈالنا بھی نہیں تھا۔ کچھ انوحیت کرم

پر بھرتو اُس گرو کے چلیے ہیں جس نے حوصلہ بڑھایا تھا

بائیا دستھا کے ہاتھوں سے ماڑ کا سنگھار کرایا تھا

وہ کہتے تھے جو تیتا ہے اس کا دودھ کرنا دوش نہیں

دنیا کی گندی چیزوں کا دنیا سے ہٹنا دوش نہیں

ہنس کر سیٹانے کہا۔ "تم سکتے تھے مار
کنتیہ تمہارے بھرات ہیں۔ دیا۔ جھما بھنٹا۔"
وامانگی کا ہاسیہ سن۔ رگھوپت گئے لہجے
ادھر پھیر کر منہ لکھن۔ بڑے ذرا سکائے
اب سنئے جیسے بڑھی۔ یہاں کٹیلی بارڈ
جنتا کی برسات کا شروع ہوا اسارڈ

اُس بن میں کچھ تھوڑی ہی دور
اس شور پانکھا کے کئی ایک
تھے ٹکھہ جو کھڑے دوشن ترشرا
راون کے سنگھی ساکتی تھے
انکے ڈھنگ جا کر جب روئی
وہ لڑنے آئے رگھو ور سے
چودہ ہزار تھے رجنیچر
اس جگہ کھیل لیلادھاری
لکشمین کو تو بن میں چھوڑا
کو ڈنڈ پر چنڈ چڑھا کر کے
شر تھے یا بجلی کے ٹکڑے
چھپتے ہی ڈنڈوں کی چھاتی
اُسی سے یاد آگیا۔ پر بھو کو وہ ادھکار

ڈھیر مڈیوں کا نہ رکھ کیا تھا جو اُترا
مانو اپنے پیارے پرن کو
پر تھوی کو پاک پا پ سے کر
رن نہیں تھا یہ تھا رو پر کاش
نچروں کا چودہ سہس ٹکک
آج ہی پورن کر ڈالیں گے
کھل دنش چورن کر ڈالیں گے
جس سے تم نمٹ جاتا تھا
کافی سا پھٹتا جاتا تھا

رستہ بھی نہیں بھاگنے کا یوں شرروں نے کر پامال دیا
 چھاتی چھیدی سر جھپن کئے آنکھوں سے پران نکال لیا
 رن بھونی سے تیر و نکی آندھی جب اتر گئی تو کیا دیکھا؟
 وہ بدستھل پاؤں سے استھل لاشوں سے بٹا ہوا دیکھا
 کھردوشن ترشرا دسب پڑے ہوئے تھے مون
 وشو میھر سے بیر کر۔ جے پاسکتا کون؟
 اسی سے سیتا سہت نہنچے لاکشمن آئے
 تھیں سروں نے سورگ سے گھا پٹپ برساتے
 بے جن دھک باری۔ اوتاری ہے پار نہ شکست تھاری کا
 شکھ دیا سبھی کو شکھ کاری ہر بھار بھوم بھی پاری کا
 پر تم نے آج اکیلے ہی چودہ سہتر کا پران لیا
 اس لیے تمھیں ہے لیلادھر سب لوگوں نے پھان لیا

گانا

پہنام سدا سکھ دام ہرم جگیندن۔ نندن۔ دام ہرم
 بھو۔ بھیت ہرم۔ من بود کم راج۔ تاپ۔ ہرم۔ شرچاپ دھرم
 متعلیش تا سکھ سوکھ دھرم رمینہ۔ منوہر۔ روپ۔ ندھرم
 ترشرا۔ کھردوشن۔ دیاہ۔ ہرم شو۔ مالش۔ منجو۔ مراں۔ دھرم
 اکھلیش جنیش۔ سریش۔ برہم دھرتی دھر۔ دھرم دھرم۔ برہم
 اگھ۔ ادگھ۔ وناشن۔ پیہ۔ گنم سکھ درشن۔ سند۔ شیاہ۔ گنم
 مہامنی۔ منڈت۔ مولی دھرم رچینچر۔ ورنند۔ پتنگ۔ کھرم
 دکھ۔ بھنجن۔ رنجن۔ پران۔ دھرم شرناگت۔ دین۔ دیال۔ جنم

نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری راہنما اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر بدکاشت گردی ہیں۔ نقلوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں نہ میں بک سیکر کو دیتا ہوں۔ جنہیں بک سیکر ۱۰ یا ۲ روپے میں بچکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کار خریدار کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو بچھڑتا ہے۔ خریدار کو اس دھوکہ بازی سے بچانے کیلئے اب ہم اپنی ہر کتاب کے اوپر اپنی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھے شyam" یا "رادھے شyam وشٹھ" یا "طرادھے شyam" چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں۔ انہیں پہچان لیجئے۔

Radhe Shyam

نیا زکیش:- رادھے شyam کتھا واک
پرکاشک

شری رادھے شyam پستکالیہ بریلی

سینا پران

رام کنتھا نمبر ۱۱



لیکھک
 نیپال گورنمنٹ سے واپستی کی پدوی پر اپت کیرن کلانڈھی کا کلا بھوشن
 شری سری کنتھا و شار د گوی رتن
 ۱۹۹۹ء

پرکاشک بہ شری رادھ شیم پستکالیہ بریلی

شری اوم حمله حقوق بحق پرکاشک محفوظ ہیں

رام کتھا (آر نیہ کانڈ)



لیکھک
نیپال گورنمنٹ سے
کتھا واپس پتی کی پدی پر اپت
کیرتن کلا بھمی کاویہ کلا بھوشن
شری بری کتھا وشارد کوی رتن
پنڈت رادھ شام کتھا و اچاک بریلی :-
پرکاشک
شری رادھ شام پستکالہ بریلی

قیمت ۳۰ پیسے

۱۹۶۵ء

بارھویں بار ۱۰۰۰

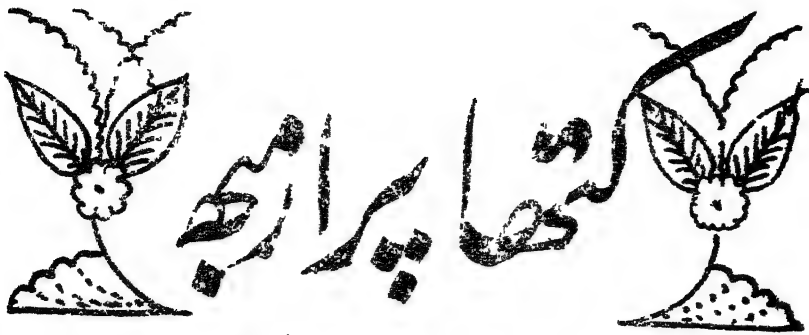
پڑھنے پڑھتے رام داس پانکھک شری رادھ شام پریس بریلی

پراگھنا

دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 نہ ہم میں سادھن نہ ہم میں جگتی
 دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 جو تم پرست ہو تو ہم ہیں بالک
 دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 تمہیں ہو سچے پرہو ہمارے
 دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 بھلے ہیں جو ہم تو ہیں تمہارے
 دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 بھرو ہمارے میں گیان جگتی
 دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 نہ ہوگی جب تک دیائی پرشی
 دیا کرو ہے دیا لو بھگون
 بکار یہ رادھے شیان کی ہے

شرن میں آتے ہیں ہم تمہاری
 سنبھا لو بگڑی دشا ہماری
 نہ ہم میں بل ہے نہ ہم میں شکتی
 تمہارے درکے ہیں ہم بھکاری
 جو تم ہو سوانی تو ہم ہیں سوک
 جو تم ہو ٹھاکر تو ہم چجاری
 سنا ہے ہم انش ہیں تمہارے
 یہ ہے تو سدھ تم نے کیوں باری
 برے ہیں جو ہم تو ہیں تمہارے
 تمہارے ہو کرہوں ہم دکھاری
 پردان کر دو حسان شکتی
 بھی کساؤ گے تاپ ہارنا
 نہ ہوگی جب تک کیریا کی دڑٹی
 نہ تم بھی تب تک ہونیائے کاری
 ہمیں تو بس ٹیک نام کی ہے

تمہاری تم کجا نو نروکاری
 دیا کرو ہے دیا لو بھگون



جب کھردشن کا ہوارن میں کام تھا
 شور پناکھ کچھڑا ہاں پل پھوٹتی پھر ہم
 جیسے بٹری نے سمیٹا ہوا پھوٹا اچار
 تیوں لنگا ہ کرکٹی نکسی بنٹا ڈھار
 آگ اُس کے ہوٹھی وہ بانی فساد
 راون کے دربار میں بآکر کی فریاد
 ”پڑے تیرے آرام پر اور جام برفاک
 تیرے جیتے جی میری آج کٹ گئی رنگ

اس دندک بن میں آئے ہیں	بھائی دو بڑے کے رام۔ لکھن
شکاری ناری لائے ہیں	اور سنگ میں ایک سیتا نامی
گویا شمشیر انھیں کی ہے	بانگے ہیں اور لڑا کے ہیں
جیسے جاگیر انھیں کی ہے	یوں پنجوٹی میں رہتے ہیں
اُس ناری سے ملنا چاہا	ناگاہ زدھر میں نکل گئی
مجھ سے کچھ حاصل کرنا چاہا	اُس کے نگوڑے چھن نے
سننے ہی اُس نے دی گالی	تب میں نے تیرا نام لیا
اور میری ناک کا ٹڈالی	پھر میرے کان کتر ڈالے

میری تو ناک گئی سو گئی
جگ میں جب اونچی ناک نہیں
میرا تو دم اب ناک میں ہے
میں جتنی رسوا ہوتی ہوں
اب اپنی ناک سنبھا لو تم
تو نہمٹا نام دھرا تو تم
ناکارے ! تیری دہائی ہے
وہ سب تیری رسوائی ہے

اپنی جھگنی کی مٹنی اس پر کار جب لے
راون اٹھ بیٹھا بھی بولا ناک اٹھائے

ہمیشہ تم شناک نہ ہو
بھیجا نتھنوں کی راہ کروں
ناری کی ناک اڑانے میں
ابا پر ہاتھ اٹھانے میں
میں ابھی ناک کی سیدھ پہ جا
اور تیرے پاس ہیں لاکر
بل کریں تو اُن کی ناک چھید
اور موت کا ناکہ دکھلا کر
یہ پر تھوئی اور پاتال ناک
بکری اور سنگھ میرے بھنے سے
یہ سما چار اور ذرا چار
اُس کا تو وہیں اکھڑا تھا
ان کی بھی ناک نہ رکھوں میں
مرچوں کا ناس انھیں دس میں
ہوتی ہے ناک نہیں اونچی
اُٹھتی ہے دھاک نہیں اونچی
ناکے پر انھیں پکڑ واؤں
پر تھوئی پر ناک رگڑ واؤں
اُن کے نکسیر ڈلوادو نگا
بس ناکوں چنے چو ادو نگا
میرے نیاک نے جیتے ہیں
ایک گھاٹ پہ پانی پیتے ہیں
کیا کھر دوشن سے نہیں کہا؟
اُس کل بھوشن سے نہیں کہا؟

وہ بولی مجھ پر ہوا۔ جب یہ ایتیا چار
کھر دوشن پر گئی تھی۔ میں نے جائے بکار

وہ سینا لے کر گئے وہاں
پل بھر میں بڑے پیانے
پر تھوئی پرندی روبر کی تھی
میں دیکھ رہی تھی کھڑی کھڑی
اور بڑا گھوڑ سنگرام کیا
اُن سب کا کام تمام کیا
لاشوں پر لاشیں پٹتی تھیں
اور اُن کی گردنیں کٹتی تھیں

راول نے جب یہ سنا سر کھچ لیا جب کائے
سوچا "میری موکش کا پیدا ہوا آپائے"

جب ایک اکیلی طاقت نے
تو پھر نشیچے یہ سہ ہوا
اپنا پرچہ دیتے ہی کو
اس رن کے کارن ہی میری
اچھا یہی وہ اوتاری ہیں
دوسرے جنم کا بت سن بھی
یہ موت نہیں ہے موکش ہے یہ
وہ بھی ہوں تیر بھی ہوا ان کا

ان سب ویروں کو مار لیا
ٹا رائیں نے اوٹا مار لیا
کی انھوں نے ایسی یکتی ہے
شاید اُس رن سے مکتی ہے
تو بیس کا نامنا جوڑوں گا
اُن کے ہاتھوں سے توڑوں گا
یہ بیر نہیں انوراگ ہے یہ
بھگتوں کیلئے سماگ ہے یہ

انھیں وچاروں میں رہا ذرا دیر آند
پھر اس بھگتی کو کیا من مسند میں بند
ظاہر میں بھر کئی چڑھی نیت ہو گئے لال
اٹھا ایک دم ٹرپ کر لی تلوار نکال

بوللا: دے کاٹیں اک تیری
توٹیں یہ بیس بھج میری
تم بیٹھو بھٹو بڑی دھیر دھرو
اس ناک کاٹنے کا بدلا

اور جیتے رہیں زمانے میں
لعنت ہے ششتر اٹھانے میں
میں زندگ بن میں جاتا ہوں
تپسی سے ابھی چکا تا ہوں

یہ کہہ راول چلا ہوئی ہوئی سوار
جلدی میں پر نیام کا رہتا نہیں وچار
لنکا میں مایچ ایک تھا نامی عیار
اُس سے راول نے کہا سن میرے غمخوار

سنک میں ساتھ متر کا دے
نیو چھا و راج کٹ پر ہو

ہے متر کا سچا کرم یہی
ہے راج بھکت کا دھرم یہی

دھڑپسی بڑکوں نے آکر
کھر دوشن تیر ستر بارے ہیں
اس کارن پتھر کا جڑب
جی جی کے ناک کے بدلے میں
تو چن کر مایا مرگ بن جا
تو رام لکھن کو بہکانا
گنری یہ پنجو ٹی کی ہے
اور شورپ نیمھا کنٹی کی ہے
پتھر ہی سے اُن کو دوں میں
اُن کی ناری کو ہرلوں میں
اور یوگی بن جاؤنگا میں
سیتا کو ہر لاؤں گا میں

یہ سنکر مایہ رنج ہے ۔ کہا کلیہ مقام
”ہے راون منہ بند کر لیا ہے کسی نام

وہ وشو امتر۔ یگیہ والا
جس نے سو یو جن پیر ڈالا
وہ نام کان میں آتے ہی
اور چوٹ پڑانی پڑوں کی
ان سورج ہنشی شیروں کو
گر گیا تو پتھر کے کاپیشی
کھر دوشن جس نے مارے ہیں
سیتا اور تار ہیں شکتی کا
نظارہ سارا آنکھ میں ہے
وہ تیر کرارہ آنکھ میں ہے
جوڑی سی چڑھتی آتی ہے
پھر آج اکھڑتی آتی ہے
مایا مرگ کیا بہکائے گا؟
تیلیاں توڑ اڑ جائے گا
نر نہیں ہیں وہ نارائن ہیں
شیشا و تار سری لکشن ہیں

گر۔ دیوتا۔ برہمن۔ کشل ناراد دھوت

ہاکم۔ وید۔ رسوئیا۔ ہمایہ اور بھوت

جوان سے بیر بڑھاتے ہیں
بے موت موت کے گھاٹ وہی
ید ہر و تو دل سے بدی ہر د
کر و تو سب کا بھلا کر د
اچھے کریموں کے کرنے سے
پر ناری گھر میں لانے سے
وہ آخر مارے جاتے ہیں
بے وقت اتارے جاتے ہیں
سیتا کا ہر ناٹھیک نہیں
پر چوری کرنا ٹھیک نہیں
گرہ میں پرکاش ہو جاتا ہے
گھر کا وناش ہو جاتا ہے

بھائی اچھے کرموں کا تو جسدی کر انسان ہی اچھا
اور بُرے کام کو جیسے ہو ہر طرح ٹالنا ہی اچھا

گانا

زمانہ رنگ برنگ ہے

ہر رنگ میں دن چڑھتا ہے، رات کو ڈھکتا ہے
آج ہوا ہے جہان میں کوئی سنا نہیں کا بھی شاہ
کل کو وہ جی کوڑی کوڑی کو ہوا تباہ
بگڑ کر کوئی سمجھتا ہے زمانہ

پڑے پڑے ہو گئے جہان میں راجہ اور فقیر
نامی ہاتھیں آئے تھے سب خالی گئے اخیر
وقت میں نہیں ملتا ہے زمانہ

بہت سے نوجوان جہاں میں ہو کر مالا مال
انت سنے میں ہاتھ جھاڑتے گئے کال کے کال
میں ہیں کس کا چلنا ہے زمانہ . . .

اچھا اور بُرا جیسا ہو رہ جاتا ہے نام
اسی بے دنیا میں نیکی کرو را دے شام
نہیں تو وقت نکلتا ہے زمانہ

.....

راؤن بولا واہ واہ تو تو ہے درویش
میں سُسنے آیا نہیں تجھ سے یہ اپدیش

سرورم کھلو دم برہم ہے جب تب جھوٹا سارا ناتا ہے
پھر کس کو گمان سنا ہے اور کیا بن کر سمجھتا ہے؟
گر نہیں چلے گا ساتھ میرے تو سارا گیان بھلا دوں گا
سیتا کو ہرنے سے پہلے یم پوری تجھے پہنچا دوں گا

راون کی یہ بات سن کانپ اٹھا مایچ
 پھر من ہی من میں کہا کام تو ہے یہ بیچ
 لیکن کیا کرتے مجبوری ہر طرح موت میری آئی
 اس طرف گردن تو کنو میں ہوں اس طرف جاؤں تو ہے کھائی
 مرنا ہی ہے تو راون کے ہاتھوں مرنا بیکا میرا
 سری راجندر کے ہاتھوں سے مر کر ہے بیٹرا پار میرا
 یہ سوچ :۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا اور جانے کو تیار ہوا
 اب ہوتا ہے وہ سب چہ تر جس لیے رام اوتار ہوا
 دن جب آتے ہیں بُرے ہوتے کھوٹے کام

یہ دونوں پہنچے وہاں جہاں تھے ستارام
 راون نے وہاں پہنچتے ہی یہ سوانگ بنایا منگے کا
 اپنی اصلیت چھپانے کو کر لیا بھیس بھگت منگے کا
 جب بُرا کام کرتا کوئی تو ہر دس سنکت ہوتا ہے
 تیوں بھیس بدلنے کے پہلے راون کچھ کمیت ہوتا ہے
 مایچ بڑا مایا وی ہوتا مرگ روپ دھار کر گیا وہیں
 سینا اور رام جہاں پر تھے چو کڑی مار کر گیا وہیں

مرگ نینی نے جس ممے دیکھا مرگ کی اور
 اسی ممے رگھوناتھ سے پولیس کر کو جو رہا
 ”رگھوکل بھوشن دکھ ہرن میرے جیون پران“

داسی کی ذہنی سنو دین بند ہو گیا
 مرگ ایسا تو دیکھا نہ سنا جیسا یہ شکر سلوتا ہے
 دیکھو تو سرے پاؤں تلک سارا سونا ہی سونا ہے
 ہے ناٹھ کھال لاؤ اسکی تو کٹا کا سنگار ہو گا
 سوئے کے مرگ کی مرگ چھالا کیا ادبھت یادگار ہو گی

جھلا کبیر ہنسار میں سونے کا مرگ ہوئے؟
 ہو نثار ہو کر رہے بیٹ سکے نہیں کوئے
 بان چڑھایا رام نے کھینچ و محس کی دور
 سونپ لکھن کو جانکی چلہ ہرن کی اور

کیا شکار اور کیا مرگ وہ ایک طلسمی چھپا یا تھی
 مایا پتی جان رہے تھے سب جو ہونے والی مایا تھی
 دھنوا یہ دور دور پر شر شر چٹکی میں جھکاتے تھے
 مایا مرگ کے پیچھے پیچھے مایا پتی بھاگتے تھے
 بھوں ہوں پر تھا تر چھا تناؤ پیشانی پر بل پڑے ہوئے
 تھے نیر برابر جو کئے مرگ کے شکار پر پڑے ہوئے
 اس چیلے پر فتویٰ کا بہار اترے یہ شوق پاؤں میں تھا
 نینوں لوگوں کا بوجہ آج تر بھون نایک کی چھاؤں میں تھا
 مایا مرگ مایا کرے۔ پرستے کبھی ڈرائے
 کن آنکھیوں سے ناٹھ کی چب نہا تا جاے

تھک گئے رام چلتے چلتے لکھ پر شرم وند و جھلک آئے
 اور اور دیکھنے پر چہر تر دیوتا بسانوں پر چھائے
 تب ایک تیر مکتی دینے اور ایک پران لینے پہنچا
 اس نین بان کے ساتھ ساتھ وہ کال بان مرگ پر پہنچا
 اب تو مایا سب نشٹ ہوئی اور مایا مرگ مانتیج ہوا
 جی بھر کے رام روپ دیکھا آند بہر دے کے یج ہوا
 بھر مرتے مرتے ابھی اس نے مترتا بھائی راؤن کی
 لکشمی ہمارے سدھ لینا" یہ کہہ کر دہسہ دسر جن کی

و اکیہ نہیں تھا ایک یہ تھا آکاشی تیر
 لکشیہ تھا اس کا جانکی کا سکما بشریہ

سیتا ہرن نے بڑے سدا گتیاں گھبراہٹ سے
 بولیں کہ میں نے بولیں ات گھبراہٹ سے
 ہے کھوں شہر چپا کے بچھو
 بھائی کے لئے ہونے باز
 بھائی کی بات نہا رہے
 بھائی کے لئے ہونے باز
 دیو رام میں ہوں ہونے باز
 دیو رام میں ہوں ہونے باز
 دیو رام میں ہوں ہونے باز
 دیو رام میں ہوں ہونے باز

کس کی مجال ہے نے ہا
 سورج جس جگہ شہر
 اچھا ماتا دکھ آیا بھی
 سہری را چھند نہ کہ درشن کو
 میرا اس بھنے دھرم ہے یہ
 سرد سو بھیا اور ہے میرا
 یہ بن و شال ہیں باگہ دیال
 ماں ! تمھیں اکیلا چھوڑو نہیں
 جو دھنیں دکھ پنہائے گا؟
 وہاں اندھکار کب آئے گا؟
 تو کیا کرتے دکھلائے گا
 شہر کا سرد رہ پنہائے گا
 میں رہ ہوں آپ کی رکھنا پر
 بھائی کی ایک آگیا پر
 بھنے چاروں اور گھنیرا ہے
 کر تو یہ نہیں یہ میرا ہے

جیسی ہو ہو تو تیا تیا ہی رہت ہوئے
 ہوئی ہو کر ہی رہے۔ میٹ سیک نہیں کوئے
 ناری ایسے سے میں۔ کرتی ہے ترنگھات
 سیتا بھی کرنے لگیں۔ اسی طرح کی رہت

بولیں "اب میں نے جان لیا
 تم بن میں ساتھ جو آئے ہو
 ان دنیا کے خود غرضوں میں
 بھائی سا جب میں میت نہیں
 سوار تھ کا بھائی چارہ ہے
 کچھ مطلب اور ہمتا رہا ہے
 کھوئے اپنا جیون نہ کوئی
 اور بھائی سا دشمن نہ کوئی"

پائے پھونکے تھے نہیں۔ پر بات تھا ایک
میں سے دیکھ کر کھنکھاتا ہے۔

اس شہر ہر طرف سے نہیں
جب جگہ ٹھہرنے کی نہ تھی
پل بھر بھی گھبراہٹ اور جھڑپ
وہ نزل نشیں گھر سے بیٹھ کر

تنبہ کیا میں جان کی اور ہوتی تھیں مون
سہو پہنچا ہوا ہے وہ کہیں کہہ سکتا ہے کون؟
کچھ بچوں کے آپریشن پھر بولیں سیتا میں
”تم سچے بھی ہو لیکن تو جی میں نہیں

میری تم کچھ چنتا نہ کرو
تم جہاد رہیں چلے جاؤ
ماتا تم مجھے سمجھتے ہو
میں آگیا تم کو دیتی ہوں

پاس لکھن کے اب نہیں کوئی راجا
کھڑے ہو گئے ایک دم گھٹنے لگے شباب
”ہے یوں دیو تم ساکشی ہو
میری اس دھڑکی نوکا کے
آگیا پالنے کرتا ہوں میں
بھائی بیوی مجھے الہنا دیں
یہ کہہ کر لکشمی نے ایسا کیا آیا
سیتا کے چاروں طرف دی ایک رکھ بنائے

بولے ”ماتا میں جاتا ہوں
میں رہا آگیا کے بھیت
اب ساودھان ہو کہ رہنا
تم رکھا کے بھیت رہنا

یہ دیکھ انگھن کر کے جو
ہے اُسے آن یہ لکشمی کی
اب اپنی سیتا ماما کو
اپنی رکشا ہی میں رکھنا
پکشیو! تمہیں اب رکشا ہو
ہے پتھوئی ہے پرین کئی

گٹیا کے اندر آئے گا
وہ وہیں بھسم ہو جائے گا
ہے ورکشو تم پر چھوڑتا ہوں
بن دیو و تم پر چھوڑتا ہوں
تم ہی پر اپنا گھر سونپا
ماں سیتا کو تم پر سونپا

یہ کہہ کر لکشمی
گٹیا سے بچھڑا ہوا
جاتے ہی لکشمی کے آیا دھوکے باز
سیتا جی کے کان میں پہنچی ایک آواز

سیتا کی آنکھوں نے دیکھا
آواز اسی جوگی کی ہے
دیکھا اکتارا ہاتھ میں ہے
اور میٹھے میٹھے سروں میں وہ

ایک بوڑھا جوگی آتا ہے
وہ ہی جوگی کچھ گاتا ہے
بس اسے جانتا آتا ہے
یہ صدا سنا آتا ہے

”تن کی شدھی کے لیے ہوتا جیسے اشان
من کی شدھی کے لیے ہے ولیم ہی دان

گاما

دھن ہر کے بیت لگا بابا
سورج جیوں جیوں دیتا پرکاش
جیوں جیوں کم روشنی دیتا ہے
دانی کا درجہ بڑا بابا

جوگی کی ہے یہ صدا بابا
تیوں تیوں اور جڑھتا بابا
تیوں تیوں پینچے مگرتا بابا
جوگی کی ہے یہ صدا بابا

وہ نرل کھلاتا بابا
تو گندا ہو جاتا بابا
جوگی کی ہے یہ صدا بابا

جو دریا بہتا رہتا ہے
جن ایک جگہ جب ٹھہر گیا
اس لیے بنو دانی بابا

اسی طرح گاتا ہوا۔ کٹیا کے ڈھنگ آئے

سیتا سے کہنے لگا دونوں ہاتھ اٹھائے

”ہے مائی مجھے کو بھکشا دے مرتبہ رہے اعلیٰ تیرا

بھگوان تجھے جیتا رکھے ہو سدا بول بالاتیرا

تو دو دھوں نہ اور پوتوں پھل دن دن دونا ہو بھاگ تیرا

بھوکے کو تھوڑا بھوجن دے مائی! اٹل ہو سہاگ تیرا

مانگ رہا بھکشا اتھ۔ دروازے پر آئے

گرہ لکشمی کیسے کے خالی ہاتھوں جائے؟

دوپہر کے بھوجن کرنے کو کچھ پھل کٹیا میں رکھتے تھے

لیکن اس برگ کے قصبے میں اب تک کسی نے چکھتے تھے

اپنے کھانے کا سوچ نہیں ہے سوچ دان کی برقی کا

اچھا ہو یا بُرا کنتو ، مشکل ہے دھرم گریہتی کا

اُس ریکھ کے اندر ہی سے بولیں ”لو! جوگی بابا! لو

کٹیا میں جو پھل حاضر ہیں وہ دیتی ہوں لو بھکشا لو

اور دو اب آشیر باد ادیش ہمارا نشٹ نہ ہو

مرگ مارے کشل بہت آئیں برائیش کو کوئی کشٹ نہ ہو“

بھکشا لینے کے لیے آئے بڑھا فقیر

ٹھہر گیا جب بیچ میں دیکھی ایک لکیر

اتنے ہی میں معلوم ہوا وہ ریکھا رنگ بدلتی ہے

جب آگے پاؤں بڑھایا تو دیکھا ایک جوالا جلتی ہے

سوچا یہ کوئی مایا ہے یا تیج یہ کسی جتی کا ہے

یہ نہیں تو سیتا شکتی ہے اور ست یہ اسی ستی کا ہے

گر ریکھ انگن کرے گا تو ہوگا ابھی مرن تیرا

سیتا کا ہرن نہیں ہوگا ہو جائے گا پران ہرن تیرا

یہ سوچ کے جوگی بول آٹا : سیتا کے باہر آئی
 جوگی بابا لیتے ہیں نہیں : اس طرح بندھی ٹھکنا مائی
 سیتا نے کہا : چھوڑ کر دے : میں یہ کچھ نہیں کر سکتی
 یہ آن ہے میرے پیار کی : میں اس کو توڑ نہیں سکتی

وہ بولا : توڑو نہیں تم دیوے کی آن
 بابا بھی بے قاعدہ نہیں نہیں ہے آن

کانا

دھن ہر کے ہیٹے لگا بابا۔ جوگی کہتے ہیں صد بابا
 جو دے اس کا بھی بھلا بابا۔ نا دے اس کے بھی بھلا بابا
 جوگی تو رہتے جوگی ہیں۔ جوگی کو کیا پروا بابا
 صاحب کا در ہے کھلا بابا۔ جوگی کی ہے یہ صد بابا

.....
 سیتا نے سوچا : اگر دیا نہ اس کو دان

گر ہستیوں کے دھرم کا۔ ہوتا ہے اپان

دیوہ کی آن رہے نہ رہے : رکھوں گی دھرم گر ہستی کا
 اب میں رکھیا کا دھیان چھوڑ : کرتی ہوں کرم گر ہستی کا
 دیکھو کیا سچا بھلا ہے یہ : اور کتنا اونچا یہ پران ہے
 اس سیتا ہرن کی نیلاں : بس ایک دان ہی کا دن ہے

بھولیں اس کو تو یہ میں سیتا اتنا دھیان

پیلے جانچے یا تر کو پیچھے دیوے دان

رکھیا کے باہر آتے نہیں : اس جوگی نے بانا بدلا
 راون ، راون ہو گیا ہیں : وہ ٹھاٹھ فقیرانہ بدلا
 بولا : سیتا ہو خبردار : اب تو میرے بچے میں ہے
 میں لنکا کا پتہ راون ہوں : تو راون کے قبضے میں ہے

یہ سننے پر بہ دم سیانگیا جھولے
لیکن جھولنے کی بجائے اور بوجھ یہ ہے

”اوڈشٹ کھڑا رو جبرار
جو دھنش توڑ کر واس کے نہیں
اب تک میں اس کیچھا نہیں بھگا
ابلا ہوں پہر انتہا بل سے
تو کیا سنسا اگر آئے
ستونہ کے ست کے آئے
دانی کے بٹوے کی سمت
سوچ کے پاس پنچ جاؤں
”

راون لبت ہو گیا شکر ایسے بین
اندھکا رہیں ایک دم کہنے ہر دم تہنیں
دیکھا اس نے اس کے ایک اپور ویکاش
نیاوشو پر تھوڑی نئی - نیا سورگ آکاش

مانو ایک نیا میٹھ سنڈل
اس میں ایک جیوترنی مورت
ہیں چاروں دشا بھجا جاؤں
ہیں روم روم میں تارا گن
اب جدھر دیکھتا ہے راون
مانو راون کے کالوں میں
”دانی کے بٹوے کی سمت
سوچ کے پاس پنچ جاؤں
”

اب راون کے ہر دم کو ہوا پورن بشرام
من ہی من میں سیانگیا کو اس نے کیا پرنام

پھر اس کے بعد ہوا وہ ہی
راون کے رتھ میں سیتا تھیں
رتھ جیوں جیوں آگے بڑھتا تھا
”پا رام رام - ہا رام رام“

براہ میں گیدھ جٹایو نے سنا یہ ہا ہا کار
دیکھ سکا نہیں آنکھ سے وہ یہ اٹیا چار
بیدی ہی کی جب سنی کر دنا بھری پکار
ہوا دیا کا نروئی کھگ میں بھی سنچار

بلدان ادشیہ میں رہا ہو گا
پھر بھی اُپکار میں مرنے کو
دینوں کا دُکھ ہرنے کے لیے
بے نزو! گیدھ سے شکشا لو
جب چوری کوئی پکڑتا ہے
لیوں ہی لڑتا تو ہے راون
بس اسی داؤں پر کشتی نے
پلنی جو پنجوں سے مسکتی بار
سیتا کی اور دیکھ لیتا
پر گیدھ گیدھ ہی تھا کب تک
راون نے جب پر کاٹے تو
پکشی کے نیچے گرنے ہی
ادھر ادھر مرا گیدھ وہ کتا تھا! یا! رام! رام!

ادھر جانکی بھی وہ ہی سمر رہی تھیں نام
اس نام کے تاپ سے سنکتی تھیں
برہمانی کے ستاپت تن کو
ہا رام! یہ کہتی جباتی تھیں
آبھوشن ورتہ پھینکتی تھیں

رکتھ پہنچا رشیہ موک پر جب تب بانرو کیلھے سیتا نے
کچھ اپنے بھوشن و ستر سہا اس اور بھی پھینکے سیتا نے
جیوں جیوں لنکا کی طرف رکتھ وہ چلتا جائے
تیوں تیوں پشچم و شامیں سورج ڈھلنا جائے

آخر دن مندے مندے ہئی لنکا میں وہ رکتھ جا پہنچا
پر مارکتھ کو سنگ لیے ہوئے اپنے گھر سوارکتھ جا پہنچا
رگھو کھل کی مہلا کو راون محلوں میں جب لیجانے لگا
اس سے اجانک نل کو برکا شاپ اسے یاد آنے لگا
پدی کسی سستی کو بریائی محلوں میں آنے لانے گا
تو اسی سمے متک تیرا ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا
یہ خیال آتے ہی سوچا کچھ کام نہیں اٹکایا میں
ہے اچھا نکا دیں سیتا کو کچھ دنوں اشوک و اٹکا میں
بس ہوا وہی لکھ گئے ہیں جو شری و الیک جی شلوکوں میں
”شو کوں میں بھری ہوئی سیتا ٹھہرائی سنگتیں اشوکوں میں“
شکتی اشوک بن میں پہنچی سورج پشچم میں جا پہنچا
شری رما کا پیرا دینے کو چند رما ساگنے آ پہنچا
بدھ کی آگت سے اندر دو برہن کو دھیرج بندھا گئے
جس سے نہ بھوک اور پیاس لگے وہ ہو یہ سیا کو کھلا گئے
ہمارا ج اندر کے جاتے ہی سیتا ہر نام سمرنے لگیں
مرگ کے پیچھے جو روپ گیا بس دھیان اسی کا کرنے لگیں
کو لین ہو گئیں دھیان میں جب دُکھ نہاں تھا پھر نہ کسی ٹکھ تھا
جس رام میں یوگی رمتے ہیں وہ ’رام‘ نظر کے سنہیہ تھا

اُدھر ہرن کو مار کے لوٹے تب رگھو نے
آئے دیکھا لکھن کو بولے کچھ گھبرائے

”لکشمی! لکشمی! کیوں کُش تو ہے؟ اے کیے اکلے ہوئے؟
 ہیں چپ کیوں ہو، بولو۔ بولو؟ ایسے کیوں ہو گھبرائے ہوئے؟
 کیا ہوا ہے بتلاؤ تو سہی! کیوں اتنے اتنا دلے آئے؟
 کس لیے اکیلی سیٹا کر آشرم میں چھوڑ چلے آئے؟“

یہ سنتے ہی لکشمی گئے اور گھبرائے

بولے: ”ہیں! کیا کہہ رہے ہیں مجھ سے گھوڑے“

”کیوں آ، کیا جانتے نہیں آپ یہ مار؟“

”سیدہ! دنیا یہ آپ ہی کی تو تھی آواز“

آواز آپ کی سنتے ہی چو نکلیں اور پھر اکلایں دے
 بیچیں ہوئیں بیتاب ہوئیں حد سے زیادہ گھبرائیں دے
 اس کے یہاں آگن میرا اُن کی آگن کا پالن ہے
 ان کا بھی اس میں دیش نہیں آواز کا سارا کارن ہے“

پھر بولے ”ہاں ہوا تھا مجھ کو بھی یہ گیان“

مرگ کے پیچھے جس سے مارا میں زبان

وہ مرگ ایک مایا کا مرگ تھا یہ ساری ساز اُسی کی تھی
 مرگ نہیں مارتے تشاوہ اور یہ آواز اُسی کی تھی
 بس اسی لیے میں سوچتا رہا کچھ ہوا ہے کھٹکا آشرم میں
 کہتی ہے بائیں آنکھ میری اب نہیں ہے سیٹا آشرم میں“

آگے چل روتے ہوئے دیکھے بہت شگال

اور بڑھے تو راستہ روک رہے تھے وہاں

اسی طرح پہنچے جہی، آشرم میں رگھو رائے

ماتھا ٹھنکا، گر پڑے منہ سے نکلے ہائے

پر اکثر تک نزد کی طرح آپ اس کے بلاپ لگے کرنے
 پکشیوں سے بن کے برکتوں سے یوں وار تالاپ لگے کرنے

”یہ کھگ ہے مرگ ہے بھر موزنہ؛ تم نے وہ مرگ نہیں دیکھی؟
 کوکڑا کوک کر بتلا دے تو نے کوکل و بنی دیکھی؟
 مینو مت نہو! بتاؤ تو چل کر اس راج ہنسی کو
 سنگھو! اگر جو! اور بتلا دو اس سورج و نش کی سنگھنی کو
 ہے بن اور ہے بن کے برکشو! بولو بن دیر ہی کدھر گئی؟
 ہے کٹی! کٹی! اب تو ہی بتا وہ راج گئی یا ادھر گئی؟
 ہے پر کرتا بتا مجھ راجندر کی کہاں وہ چارو چکور گئی؟
 مجھ پتی ورت کی ایک مائر وہ پت درتا کس اور گئی؟
 بس اسی طرح سحرانند سب سے سیتا کو پوچھتے تھے
 برہی بن کر سہ و گتہ آج سب وریا کو ڈھونڈتے تھے

دیکھ کتے سیلا برہ کی سن کر برہ دلاپ

یاد آگیا اندر کو نار دجی کا شاب

جتنے دیوتا سورگ میں تھے وے بھی سب یہی پوچھتے تھے
 اور سب آشیچریہ کی آنکھوں سے یہ ادبیت پرست دیکھتے تھے
 کہتے تھے ”دیکھو سیلا دھر کیسی سیلا دکھلاتا ہے
 سنار کی ناطک شا لاس برہی کا ناٹھ رجا تا ہے
 دیکھو یہ چال چلی کیسی کیا ادبیت سیلا کرتے ہیں
 سب جانتے ہیں گھٹا کی پٹ کی لیکن گھونگھٹ میں چھپتے ہیں
 بس یوں ہی دیوتا کہتے تھے اور سارا چرت دیکھتے تھے
 ہیں رام دھنہ اور مایا دھنہ کہہ کے بھول بکھیرتے تھے

چلتے چلتے اس جگہ پہنچ گئے شکر دھام

جہاں ادھ مر اگیدھ وہ کتا تھا ہارام

ان مندتی آنکھوں کے آگے وے دیا بھری آنکھیں پہنیں
 ادھ مرے گیدھ کے کندھوں پر وے بڑی بڑی باہیں پہنیں

مرنے والے کے کانوں میں پہنچی وہ بانی پریم بھری
 "ہے پر دیکاری بول بول کس نے تیری درد شاکری؟
 آنکھیں کھولیں سامنے دیکھے شو بھا دھام
 لیکر آنکھوں میں کیا آنکھوں سے ہی پرنام
 پھر آنکھ موند کر بول اٹھا "ہے کون جو مجھے سنبھالتا ہے؟
 "ہارام" یہ جاپ میں جیتا ہوں اس جاپ میں کھن ڈالتا ہے
 کوئی بھی ہو میں کمت ہوں ہٹ جاؤ مجھ کو مرنے دو!
 "ہارام" یہ منتر ہے ماما کا آرا دھنا اس کی کرنے دو!"

گدگد ہو بولے پر بھو "میں ہی ہوں وہ رام"
 بھکت راج! دیکھو بھکتیں کرتا رام پرنام
 یہ سننے ہی پھر کھلے بھکت راج کے نین
 ٹوٹی پھوٹی زباں سے لگا بولنے بین
 (ہارام) سیا کو ایک دشت
 (ہارام) لڑا تھا میں اس سے
 (ہارام) نہ بولا جاتا ہے
 (ہارام) سامنے آجاؤ
 (ہارام) لے گیا دشمن کو
 (ہارام) چھڑا نہ سکا ان کو
 (ہارام) مجھے اب مرنے دو
 (ہارام) یہ روپ دیکھنے دو
 روتے روتے بھگت سے پیٹ کئے رکھو رے
 گیدھ راج کو گود میں اپنی لیا لٹائے
 بولے "بھائی یہ سماچار
 میں رام ہوں تو وہ دشت چور
 اچھا جاؤ ہے بھکت راج
 جاتے جاتے اتنا سن لو
 یہ سن کر لگا تر بنے وہ
 اس گودی ہی پڑے پڑے
 کمت نہ بتا ہے جا کر کے
 کل سہت کئے گا آ کر کے
 جاؤ اب میری دھام کو تم
 کہ چلے رنی اس رام کو تم
 پھر دیکھا اور پرنام کہا
 آخری بار "ہارام" کہا

پر بھونے اپنے ہاتھ سے کیا اگن سنسکار
 بولے "بھولوں گا نہیں میں اس کا اپکار"

جو مایا پتی سے ملتا ہے اس کی مت ایسی ہوتی ہے
 دیکھئے پروکاریوں کی انتم گت ایسی ہوتی ہے
 جاؤ جٹا یو پر یاد رہے اتنے اونچے پد پر ہو تم
 جب تک کو یوں کی لکھنی ہے تب تک بس اجر امر ہو تم

اسی گیدھ کے گنوں کا کرتے ہوئے بکھان

پہنچے بھلنی کے بیاں۔ کرنا ندھ بھگوان

بھلنی کی آنکھوں کے آگے لکشمی بہت پر بھو جا پہنچے
 مانو بھکتوں سے ملنے کو! بھگوان آپ ہی آ پہنچے
 بھلنی اس طرح ملی ان سے جس طرح دھرم دھرماتا ہے
 یایوں کیسے اس طرح ملی جیو آمتا جیون پر مانتا ہے
 سندرتیوں کے آسن پر اپنے پر بھو کو بھلائی ہے
 مہمانی کے کچھ بیروں کو ڈنپا میں بھر کر لاتی ہے
 وہ بیرتھے جھوٹے شہری (یہ لکھا سورسا گریں ہے)
 ہم بھی کہتے ہیں جو کچھ ہے سب پریم اور آدمی میں ہے
 پریمین کا سچا پریم دیکھ رہو نا تھ جی ہاتھ بڑھاتے ہیں
 جھوٹے بیروں کو بیر بیر خوش ہو کر بھوگ لگاتے ہیں
 لا بیر بیر کیوں بیر کرے امرت سے بڑھ کر بیر ہیں یہ
 مکھن مصری سے بھی اچھے میٹھے طاقو۔ بیر ہیں یہ

گانا

شہری کا ہے کرت ہے بیر مو کو بیر بیر دے بیر
 کوئل۔ اجل۔ مدھر۔ منوہر۔ امرت جیسے بیر

اور بھروسہ اچھا بھری ہیں۔ ایسے میٹھے بیر
گائندھ بدھا رت، سچے لکشمی بھائی پرکرن کے بیر
را دتے شاہد دھنیہ بھی شہری اور دھنیہ بھائی بیر

اب ایک کوئی کی اکت کو کہتے ہیں ہم کائے
کھاتے کھاتے لکھن سے بولنا ٹھکے رکھو رائے

لکشمی تم نے کھایا ہی نہیں دیکھو تو کیسا میٹھا ہے
پاتال سے لیکر سورگ تک جو ہے وہ اس سے پھینکا ہے
تم نے بھی بہت کھلائے ہیں ان سے زیادہ آند نہ ہیں
ان کے آگے سیتا جی کا پسہا بھو جن بھی پسند نہیں
تم کھاتے نہیں سبب کیا ہے سچیت ہو کیوں۔ بولو لکشمی
ان بیروں میں ہے پریم بھرا لہو ایک بیر تو لکشمی

آگیا مانی لکھن نے بیر لے لیا ایک

آنکھ بجا کر رام کی پیچھے کو دیا پھینک

پیچھے کو پھینک تو دیا مگر دل میں کچھ کھٹکا بنا رہا
انتہائی کی آنکھوں سے یہ راز بھلا کیا چھپا رہا؟
یہ کھٹا آگاڑی آئے گی درونا گر پہ وہ جانے گرا
میری راجپندر کی اچھا سے سنجیوں اس سے ہوتی پیدا
جب شکتی لگی تھی لکشمی کے تب ہنومان وہ لائے تھے
تب اسی بیر کی بوٹی نے لکشمی کے پران پچائے تھے
جو کچھ ہو یہی کہیں گے ہم یہ سبھاویاں کا اونچا ہے
لیکن ہمارے پیچی ہے تھکتی کا درجہ اونچا ہے

ادھر رام نے بھی کہا "پریم کا ہے سب ہواد

پریم کے آگے رو نہیں سکتی ہے مراد

بھلنی تو سچی پرہین ہے پرہیوں کا رتبہ اعلیٰ ہے
 یہاں ذات پات کا ذکر ہے کیا یہ پرہیم کی پنتھ نرالا ہے
 ہاں برہم گیان بھی اچھا ہے لسیں کھانڈے کی دھارا ہے
 میں اپنے من کی کہتا ہوں مجھ کو تو پرہیمی پیارا ہے

یہ سنگر بیٹنی کو ہوا پرہیم آنند
 اُدھر کپاریں دیوت "جیتا چندانند"
 تھوڑی دیر کے بعد پھر بول اٹھے ٹھوٹے
 "پرہین! تم سے پوچھتا ہوں میں اب ایک راز"

ہم دو بھائی رام اور لکشمن گھر سے بنواس کو آئے تھے
 ہمراہ میں اپنی سیتا کو اس دنڈک بن میں لائے تھے
 قیمت نے وہ لپٹا کھنایا سب دور ہمارا امن ہوا
 ایک مایا مرگ کے کارن سے اس بن میں سیتا ہرن ہوا

تم کچھ اس میں جاتی ہو تو دیوت بنائے
 کہاں جائیں کس سے کہیں کیا ہم کریں پائے؟
 وہ بولی "یہ باؤلی کیا بتلا دے رائے
 پوچھتے ہیں جو آپ تو سنئے ایک اپائے"

آگے ہے رشیہ موک پر بت سگریو وہاں پر رہتا ہے
 اپنے بھائیوں کے ظلموں سے تکلیف جیسا رہتا ہے
 بس وہاں پدھاریں ہمارا ج سیتا کی قصد ملجائے گی
 جو کھی یہاں مرجھائی ہے وہ اسی جگہ کھل جائے گی

یہ سُکر چلنے لگے جب آنند سرور
 تبھی بسایا آنکھ میں۔ بھلنی نے وہ روپ
 جیون ہی پر مین کی کٹیا سے کُرناندھان باہر نکلے
 تیموں ہی شریہ کو چھوڑ دیں اس کے بھی پران باہر نکلے
 گم نہیں ہے جس اونچے پد پر رشی اور مینوں کی شکتی کا
 اس پد پر بھلنی جاتی ہے دیکھو یہ بل ہے بھکتی کا
 سمن برشتی کرنے لگے سُگر گن سب ہر شے
 تم بھی رادھے شام اب بولو جے رگھو را

گاما

بہکتی بھی ہے گزنگا کی دھار
 ڈوب گئے تو پار گئے۔ پار ہوئے تو پار
 اس پیالی کا پینے والا اس مادکتا کا متولا
 رکھتا ہے سب ہی سے جگ میں پیار بھرادیو پار
 سمجھ نارائن جے سنسار (۱)
 جل سمان بڑھتا ہی ماما اپنا رستہ آپ بناتا
 ”رادھے شام“ نہ ملتا جب تک سندھو روپ اونکار
 وہاں بھر ہوتا ایک کار (۲)

سماپت

نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رہنمائی اور ہمارے ناٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے ای رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر کاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے یہ نقلی کتابیں نہ میں بکسیلہ کو دیا جاتی ہیں جنھیں بکسیلہ ۱۰ روپے ۲ روپے میں بیکھر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کار خریدار کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لجاتا ہے تو چھپتا ہوا ہے خریدار کو ای دھوکہ بازی سے بچنے کے لیے اب ہم اپنی ہر کتاب کے اوپر پنڈت رادھ شیا م جی کی تصویر دیے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رکھو

جن کتابوں پر رادھ شیا م "یا" رادھ شیا م "یا" طرز رادھ شیا م "چھپا رہا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دیکھو کہ وہ اس طرح کے ہیں۔

مینجر شری رادھ شیا م پستکالیہ بریلی :-

چھپ گیا

شرون کمار

چھپ گیا

جس ڈرامہ کو اردو حروف میں دیکھنے کیلئے اردو زبان کے ماہرین ایک مدت سے تقاضہ کرتے چلے آتے تھے وہی سبق آموز اور دلنریز خوبیوں والا "سری سوری" کے ناٹک کالج کے ایجنٹ پر کھیلنے کے بعد بھی کی نیوال فریڈ تصدیق کیں کہ اپنی کے شاندار ایجنٹ پر نئے ساز و سامان اور اصلاح کے ساتھ طبیعت کی دل بستگی کرنوالا ڈرامہ اردو چھپ کر تیار ہو گیا اور بک رہا ہے۔ قیمت ہندی دو روپیہ۔ اردو میں ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ ڈاک محصول ۱۱/۱۰۔ اس پتہ سے قلب و دماغ

مینجر شری رادھ شیا م پستکالیہ بریلی

رام سنگرو کی مترواشری رام کتھاسنکھیا^{۱۲}



لیکھاک
نیال گورنمنٹ سے کتھا واپس پتی کی پدی پراپت
کیرتن کلاندھی۔ کاویہ کلابھوشن۔ شری ہری کتھا وشاردکوی رتن
ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

پرکاشک: شری رادھ شیام پستکالیہ بریلی

سنگھیا ۱۲

شری رام کتھا

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

رکسندھا کاٹھ

گجپری

چیتا

نیپال گورنمنٹ "کتھا واپتی" کی پردی پر اپت

کیرن کلانہ سی کاویہ کلا جھوشن شری ہری کتھا وشاردہ کوی رتن

پنڈت رادھ شیا م کتھا و اچک
(بریلی)

قیمت فی جلد ۴۴ نئے پیسے

۱۹۶۲ء

گیارھویں مرتبہ ۱۰۰۰

پرنٹر پنڈت رام نہراٹن پاشک

شری رادھ شیا م پریس بریلی

پرا رتھنا

بج رنگ بلی میری ناؤ چلی ذرا بلی کر پاکی لگا دینا
مجھے روگ نے شوکے گھیر لیا میرے کیا پکوانا تھ مٹا دینا
میں داس تو آپ کا جنم سے ہوں بالک اور شیشہ بھی دھرم گہوں
بیشرم بمکھہ نج کرم سے ہوں چت سے میرا دوش بھلا دینا
ڈربل مٹن غریبوں دین میں نج کرم کر یا گت کشین ہوں میں
بلویر تیرے آدھین ہوں میں میری بگڑی ہوئی کو بنا دینا
بل دے کے مجھے نہ بھگے کر دو میش شکتی میری اکٹھے کر دو
میرے جیون کو سکھ دے کر دو۔ سنجیون لا کے پلا دینا
کر دنا ندھ آپ کا نام بھی ہے شرنانگت رادھ شام بھی ہے
اس کے اترکت یہ کام بھی ہے۔ شری رام سے مجھ کو ملا دینا

کتنھا پرار مہ

لکھن بہت رش ہوک جب پہنچے کرونا سیو
 دیکھ انھیں کہنے لگا۔ ہنومت سے سگریو یہ تے ہیں
 ہنومان دیکھنا تو جبار
 دو دنوں ہی تپسی تجسوی
 نہ سنگھ سر رش دکھاتے ہیں
 ماتنگ شاپ کے سبب بال
 یدپ نہ یہاں آسکتا ہے
 وہ چین نہیں پاسکتا ہے
 خود کو اس طرح چھپاتے ہوں
 دھوکے میں آجاتے ہوں
 سب پتہ ٹھکانا لینا تم
 تو سمجھے اس شہر دینا تم
 اس کے پر ختم حیرانی سے
 گر ہو میرا سگند یہ سہی

دیر رہا دھوکہ دہاں پہنچے ہون کمار
 موزوں تھا اس کام کو براہمن کا آکار
 کنتو واستو میں نہ تھے براہمن سری بھنگ
 پر بھو کے سنگھ ہو گیا۔ سارا بھنے جنگ
 رکھشا براہمن ویش کی کر نہ سکے کپ رائے
 ہارے پر بھو کے تیج سے بولے ماحتر نوائے
 "کھن راہ ہے یہاں کی۔ بن ہے یہ کبھی
 مسراج تم کون ہو شیاں گویا شریر؟
 اونچے ہسار۔ کانٹوں کے جھاڑ
 بالو بیاں دستر بھگون؟
 ایسے بیٹرو ویرا نے میں حل پر
 آپ تکیوں کر بھگون؟
 ہیں آپ تپسی۔ تپتی کوئی
 یا کوئی شستری بانکے ہیں؟
 یا بھولے بھٹکے آنکے
 جاتے ہیں کہاں کہاں کے ہیں؟

کھڑی رہیں پستی ہو لگ ہے
سے آہیں نہ ہوں شکیں کوئی
میں پتھرت آپ اور ہم دونوں
ید ہی پرچے ہو گا آپس میں
نہ تو ستمیہ کے ہاتھ سے
دیکھا ہے ہم نے کہیں تمھیں

نہیں بولے رگھو وشن من کیا بتلا میں حال
کیا کہیں ہم کون ہیں۔ ہے یہ کھنچ وال
ہم بھی خود اس جگہ نہیں ہیں
جہاں تھے تب تھے شکیں اب تو
ودھنا نے جو لکھ رکھا ہے
سنسار ہے ایسا رہ گسٹھل
ہے ویش آپکا براہمن سا
ایسے ہی ہم بھی اس بن میں
پر دیس میں اپنا ٹھیک پتہ
جو ادھر آپ کی رنگت ہے

لپٹے آئے بھید جو کھلا اٹھیں کا بھید
لجھا گئے اجنی تھے۔ ہو اسوچ اور کھید
بولے "سیدھی طرح میں پوچھ رہا اب حال
کر یا کیئے کون ہیں؟ کیئے کچھ احوال"
پر بھو بولے "ہم بندھو ہیں۔ ہیں او ویش کمار
آئے تھے بن باس کو۔ کھوئی اپنی نار
بن بن سیتا کو ڈھونڈ رہے۔ سدھ نہیں ابھی تک پائی ہے
کوھینوں کے سب ہیں مددگار۔ نروھن کا کون نہلا ہے؟

جس سیاہ فام نے سیاہی
کرتا کارن تو آپ ہی ہیں
مشرقی مہاراج ہم بانہ ہیں
سگریو سے آپ ملیں حل کر
ہم اس کا دیا بچائیں گے
نظا ہر میں ہم کھلائیں گے
براہمن سوروی کا دھوکا ہے
وہ بانہ دل کا راجا ہے

یہ کہ دونوں جنوں کو کندھے لیا چڑھائے
چلے اور سگریو کی ہر شسہت کپرائے
آتے دیکھا جب انھیں وہ بھی ہوا قریب
خوب پریم اُتساہ سے۔ دہائے ملا سگریا

سگریو سے بل کر مہا ویر
پھر پاؤں کو ساکشی کر کے
رگھو بیراجو دھیائے نریش
یہ تیری باسی وہ گر باسی
سگریو کی پتلی بال کے ہے
اسیے پر سپر پریت ہوئی
کس طرح پریت کی ریت ہوئی
ہے شروٹا گن اس سے ہمیں
دوش تین کر دیں الگ جس ہوسا وردام
دوستوا دی جب ملیں دوستی اس کا نام

ہیں ارہہ دوستی کے یہ ہی
دو شریروں اور ایک پران
جس رستے میں سوالی ہو
دل نہیں مٹر کا دکھے کبھی
کیا ذکر یہاں گھر کا زر کا
ہر وقت دعا ہو یہ دل سے
دونوں میں دوش کوئی نہ ہے
مطلب کی دلجوئی نہ ہے
اس پہ نہ مٹر کو چیلنے دے
جی جلتے تو اپنا جلنے دے
سر دینے میں انکار نہ ہو
غمر وہ ہمارا یا رہ نہ ہو

سکھ میں بنتے متر جو ایسے متر انیک
ساکتی ہوں جو دکھ کے سونا کھوں میں ایک

متر تانا ایسا بندھن ہے
مٹی کا نہیں کھلونا ہے
منہ دکھی ہاں میں ہاں بڑا
دینے لینے پر غور کرے
گر تمہیں دوستی کرنا ہے
وہ جفا کرے تم وفا کرو
جو نہ مترے دکھ دھڑی تپتے اپنے تاب
ایسے غرضی متر کو دیکھتے ہے پیپ

جو بچے متر جگت میں ہیں
سب دھرموں میں بڑھ کر جگت میں
ہر وقت بڑے آچروں سے
بادل کی طرح تپا کر کے
اپنا دکھ بہت کے سمان
رائی کی طرح متر کا دکھ
سمبندھ پر ان تن کا سا ہے
بے بیر و ودھ کا سا اُبال
میں یہ ہی دھرم متر تاکے
ان دنوں فرض یہ کہاں ہے
اب تو جتنے متر ہیں ان کے اُلٹے طور
ظاہر میں کچھ اور ہیں باطن میں کچھ اور
غٹھواری کا اب پتہ کہاں
ہم اپنی بیٹی کہتے ہیں
وے کب یہ باتیں جانتے ہیں
وے متر دھرم کو مانتے ہیں
متروں کے لیے بچاتے ہیں
ٹھنڈا پانی بہاتے ہیں
رائی کی طرح جانتے ہیں
پر بہت سمان پہچانتے ہیں
جو جیون جائے تب جائے
جل کے چھنٹے سے دب جائے
یہ بھی سچی دلداری ہے
اب تو منہ دیکھی یاری ہے
اب تو جتنے متر ہیں ان کے اُلٹے طور
ظاہر میں کچھ اور ہیں باطن میں کچھ اور
غٹھواری کا اب پتہ کہاں
ہم اپنی بیٹی کہتے ہیں
اب نہیں ہے یاری آری ہے

جب ہمارا دوست نے مدد کرو
منہ پھیر کر دے جب آگے کو
گر کسی دھننی کے لڑکے کو
تو اپنا پیٹ بھر دے کو
اُس کی دولت کے دشمن بن
یاری میں عیاری کر کے
ایسی خود غرضی پر لگ ہے
جو بگنا بھگتی کر رہا ہے
بس زیادہ کنا ہے فضول
جس سے لاکو ہم کہتے ہیں
سگریو کو رگھو کل نندن نے
گہرائے ہمارے لیتے ہو

پولے ہم کب تیار نہیں
سوچا اپنا یہ کار نہیں
نوجوان بھولا پائے ہیں
تنہا کال میسٹ ہو جاتے ہیں
دولت اسکو لکھ جاتے ہیں
سب سستی اناش کراتے ہیں
ایسی یاری پر لعنت ہے
ان دونوں ہی خوش قسمت ہے
اب پھر محو پر جاتے ہیں
یہ تریا یک کی باتیں ہیں
جو پرست کی ریت دکھائی ہے
تو پتھی یہی متائی ہے

دونوں دودھ پور روک بنے۔ سچے گاٹھے یار

اسی موج آفت میں گزرے دن دو جاہ

ایک روز سگریو نے کہا رام سے حال

”ستیا سداہ ملجائیگی کریں نہ آپ ملاں

میں ایک روز منتر لوں ست

اتنے میں اور نظر کھئی

تھا رتھ کی طرح دمان ایک

نشتر کے دس میں پڑی ہوئی شاید

نشتر کے لو جن لال لال

اس اور پھلتے ہوئے مین

وہ درشید اور وہ نظارہ

جب رام رام کہتے کہتے

کچھ نہ پور ادھر کھینک والا

تو وہ نظارہ دیکھا تھا

اندر کچھ آہ و زاری تھیں

وہ جنک دولا رہی تھیں

جو الہا برساتے جاتے تھے

ایک ہدی بہاتے جاتے تھے

بے نہیں جھول جانے والا

کچھ نہ پور ادھر کھینک والا

میری آنکھوں کے آگے ہی رہ گئے ادھر کنڈل، نوپہ
 اس طرح نکل وہ چور گیا اور رکھ دشمن کی اور گیا
 کہا رام نے "لاؤ وہ" ہیں کیا کہیں قریب؟
 "ہاں ہیں" یہ کہہ کٹی ہے۔ لے آیا سگریہ
 ہیلے تھی سے رام کے پگھل رہے تھے نین
 کنڈل نے جب انہی کے کیا راوڑ بے چین
 بولے "ہاں یہ وہ کنڈل ہے جو کبھی کان میں رہتا تھا
 میں اس نے دشمن کو آتا یہ اوٹ الگ کی گستا تھا
 اب وری کے ہاتھوں آیا یہ "بھوشن" بھی وری ہو کر
 اس کا بھی جو بن خاک ہوا میں بھی گستا ہوں رو رو کر
 کنڈل تو مجھ سے اچھا ہے جو اس کے زیادہ ساتھ رہا
 آجھ کو ہر دے لگاؤں میں پیاری کا تجھ پر ہاتھ رہا
 سیتا کی سُدھ نہیں ملی تو تیرا ملنا سچھل ہے
 لکشن تم بھی آگے آؤ دیکھو سیتا کا کنڈل ہے
 لکشن نے بڑھ کر کیا ہیلے اسے پرنام
 ہاتھ جوڑ کر پھر کہا سنئے لیلادھام
 "میں نے تو چرن نہا رہے ہیں دیکھے ماتا کے کان نہیں
 میں تو بھجیوں کاسیوک ہوں کنڈل کی کچھ پچان نہیں
 پرنا تھ تشگن یہ اچھا ہے وشواس دشمن اور بان میں ہو
 وہ سندر کے آ رہا ہے جب کنڈل اسی کان میں ہو
 کنڈل والی بید ہی کو اس طرح ہرن کرنے والے
 اب ہوشیار ہو کر رہنا آتے ہیں رن کرنے والے
 ستوتی سیتا کی آہیں ناچیں گی تیرے پرانوں پر
 او محلوں میں ہونے والے ہم تجھے سلا میں بانوں پر

سکائن

بس خبردار ہونا پرانی نار چرائے والے
پت ورتا کے تیج اوج کاے سب اور پرکاش
سینا ستونی ناری ہے کروست تیرا وناش
سرٹک پٹک روٹا پرانی نار چرائے والے
پتور تانچا شاپ پڑیگا فٹٹ تو ہوگا آپا
اوسے ہو اسے تیرا سارا اگل پھلایا پاپ
ہمارے بانوں پر سونا پرانی نار چرائے والے

یہ سنتے ہی رام کو بندھی ذرا سی دھیر
مند مند گت سے بھی چلنے لگا سمیر
ہنومان لکھن سگر لو آؤ اٹھے پر بھو کا جی بہلانے
لیکے بنوں میں اسی تھے قدرتی نشاے دکھلانے
بھرتوں کی جھر جھر کا نناد چھپا پکشیوں کا بنکر
دل تازہ ہوا رام جی کا کچھ پھول سنگدھت چن چکر
تاڑ ترورون پر تبھی سب کی پڑی نگاہ
اتنے میں سگر لو کے منہ سے نکلی آہ
دیکھ دشا سگر لو کی بول اٹھے رگھو ویر
”بیوں بھائی تم کس لیے مو اس طرح ادھیر؟“
جب سے ہم رشیہ موک آئے تم کو اور اس ہی پاتے ہیں
یہ حال تمہارا دیکھ دیکھ ہم بھی چننت ہو جاتے ہیں
چھپ کر ہٹا پر رہنے کا کیا گیت بھید کیا کارن ہے؟
ہم بھی شریک سنگھ دیکھ لے ہیں کہہ چلو تمہارا کیا پر ن ہے؟“

یہ سنکر سگریو نے پھر ہی اور بھی "آہ"
"میرے دکھ کے سندھ کی بڑی دور ہے تھوہ"

میں جس کے بھنے سے گائے بنا
گر چہ ہے میرا بھائی ہی
چھوٹی سی سیڑھی غلطی پر
سب راج پاٹ پر قبضہ کر
جو بھائی کبھی چاہتا تھا
افسوس قوت بازو کو
اس کے ہی دڑ سے ڈرا ہوا
آسکتا نہیں شباب کے پیش
ان سات تار کے ورکشوں کو
تک شک لے یہ کہ رکھا ہے
وہ تیرے بال پر پائے گا

متر کشٹ سن متر کے لوہی نہ سن کو دھیر

وہ سن بان سنکو کر بولے شری رگھو دیر

"بس زیادہ نہیں سنا جاتا
معلوم نہیں یہ ہوتا ہے
پی چکے بہت تیرا پیٹا خون
سب راج پاٹ اسگریو تھیں
اب بھجا دھنش کو تولتی ہے
اس کے سہوت بولتی ہے
اب اس کا لہو پلا میں گئے
ہم سندھیا تک دلو میں گئے"

اس پر گارہ کہتے ہوئے۔ رسیا سے رگھو رائے
تار کے ورکشوں کو بھی دیا بان سے اٹھانے
پر بھو آگیا سے بال گھر جا کر جاسگریو
پر کے باہری رہے رکھوت کرونا سیو
گر جن سن سگریو کی بال اٹھا رسیاے
چرن پکڑ تارا تبھی بولی اتی اکلانے

”اس سے نہ باہر جا دیا دل میرا بہت دھڑکتا ہے
میں نہیں سمجھتی کیا کارن جو دایاں نین پھڑکتا ہے
ایک بیک اچانک آنکھوں اندھیرا چھایا جاتا ہے
میں روکے کھڑی کلیجے کو یہ منہ کو آیا جاتا ہے“

کہا بال نے ”چپ رہو۔ نہ ہو دکھ کو پر اپت
رن میں سو سگریو ہوں تو بھی کروں نہایت“
یہ کہہ جھٹکا دیا۔ دامن لیا چھڑائے
تار ادا روتی رہ گئی۔ بال چلا رسیا نے

سگریو سے آنکھیں ملے ہی برسوں کا کرودھ ابھرا آیا
جوشیلا خون بھجاؤں کا آنکھوں کی راہ اتر آیا
آتے ہی آتے لبٹ گیا اور پیسے اپنا وا کیا
گھن کے سامن چٹکھاڑ مار چھاتی پر مشٹ پر مار کیا
”مٹکا کھا سگریو نے کھائی وہیں پچھڑ
پھر بھیا کا حقدائے کر ہاتھ پاؤں بکھڑ

”ہے رام تمہارے کہنے سے میں نے یہ محبت کڑا مول لیا
جم دوت ہے میرے لیے بال بل میں نے اس کا تول لیا
افسوس تمہاری قوت پر میرے بازو لڑتے ہی رہے
تم کھڑے کھڑے مکتے ہی رہے مجھ پر سکتے پڑتے ہی رہے“
”مسکا کر کہنے لگے۔ رگھونندن رگھو دبر

”بند ہوا بھیجے پاؤں گے ایسے وہ ہوا دھیر
میں سوچ رہا تھا کھڑا کھڑا دونوں کا جوش نکلنے دوں
یہ دونوں بھائی بھائی ہیں گر ملجائیں تو ملنے دوں
استے پر بھی میں بار بار دھنوا پر بان چڑھاتا تھا
تم دونوں ایک شکل کے ہو کچھ یہ بھی دھوکا کھاتا تھا

اچھا یہ ہار پہن جاؤ جس سے مجھ کو پہچان رہے
یہ تم پر کوچ سمان رہے اور اسے ہار کا دھیان رہے۔

یہ کہہ کر سگریو کو پہنائی جے مال
ہاتھ شیش پر پھیر کے دودھ لایا تھکال
لڑے کھری کیسری اب تو دودھ برکار
دونوں کے تن سے بھی ایک خون کی دھار

بلوان بال کی چوٹوں کو سگریو برابر بستھا تھا
دم آنکھوں تک ہی آ کر پھر بارے کے بیٹھے رہتا تھا
لے گیا بال بازی آخر سگریو کو زخمی کر ڈالا
ایک ہی بار میں پلٹا دے نرمل کو پر تھوپی پر ڈالا
پھر چھاتی پر جڑھ کر بیٹھا اور چاہا پران کھینچ ہی لوں
کہ چور چور آتیں اس کی بس لہو کھچے کاہلی لوں

جھپکھپکھتے تھے وریش کے نیچے شری رنجوویہ
دیکھ دیکھتا بال کی مارا تیک کر تیر
تھکتے ہی اس تیر کے وہ ہو گیا شکار
گرا جھج کر بھوکا یہ - بھی خون کی دھار
کیا ہونے کیا ہو گیا - دل میں تھا حیران
ایک ورکش کی آڑ میں دیکھے دیا ندھان

مرنے کے پہلے بول اٹھا یہ کس کا تیر کو ار ہے
اُف دغا دغا دھوکا دھوکا مجھ ویر کو جھل سے مارا ہے
سننے ہی ایسے دینگ ویں لگھو نندن تنکشن پرکٹ ہوئے
تاکھ سے یہ کہتے ہوئے بچن اُس آہت جن کے ناٹ ہوئے
دکھتری کل کر جب اٹھتا ہے تب پورا کرتا کام کوئے
کھل دل جیب سنگھار نہ ہو تب تنک آرام نہ - ام کو ہے

یہ سنتے ہی بال نے کھولے دونوں منین
 رام روپ کو دیکھ کر کچھ کچھ آیا چین
 دھیرے دھیرے پھر کہا "ہن کیا تھیں ہو رام؟
 بال میں بھی ستارے اتر رہے تھے یہ نام

سگریو کے سرکش ہو کر
 پیروں کے پیچھے چھپ کر کے
 پیچ مچ تھا تیرا تھپتھپا
 سگریو کے کارن میں نے بھی
 شری مکھ نے جو پیکر ڈالیا کھ
 اب پچھ میرے بھی تیرے نہیں
 ویری کو پھل سے قتل کرے
 چھپ کر جو میرا پران لیا
 رگھو رانی آگے بڑھے کہنے لگے شتاب

"تیری اس تقریر کا ہے یہ صاف جواب
 تو نے وہ ایسا یا یا تھا
 اس کے شریہ کا زیادہ بل
 وردان کسی کا لٹ کر
 بس انھیں خیالوں سے ہم نے
 اس آڑ سے تجھ کو مارا ہے"

کسا بال نے انھیک ہی جی مجھے یہ بات
 اب پر پھلو یہ بتلائیے کیا ہے کیوں پرت گھات
 سگریو تیرا بھوت
 سمد رشی کی نظروں میں تو
 یہ نیا ہے کہاں کا ہے سما
 بھان جھاتی ہیں ہم دونوں
 چاہیں ایک ہی سیم دونوں
 اور بال آپ کا دشمن ہے
 ودھ کرنے کا کیا کارن ہے؟

چتر بال کی بات کا اب کچھ پڑا پر بجا اب
سوچ سوچ کر رام جی دیسے لا جواب
"کدیا بھگنی بٹے کی بہو اور جھوٹے بھائی کی ناری
جو انھیں گدی بٹائی دیکھتا ہے وہاں وہ بھی بونگہ گدی اجاری
سگریو اندر کی بھاریا کو تو نے بچ بھاریا کر ڈالا
اس کارن میرا بان چلا اور تیرا خاتمہ کر ڈالا
پھر مٹر میرا سگریو ہوا یہ سماچار تو جانتا ہے
ہر تے میں مٹر مٹر کا دھک یہ نیت انہیں کیا مانتا ہے؟
جو یہی بچھڑی سیتا کو مجھ سے ہرن کرے ملانے کا
کیا میں کچھ بھی نہ پریشان کروں اس کی تکلیف سٹانے کا؟
مند منہ سگریو بھر کسے بال نے وین
"دھوکا کھایا اپنے سننے کر دنا این
سگریو مٹر کا تو تم نے ملے ہی کشت مٹا یا ہے
اس سے کارن پر پھوٹی پر سے اک بھاری بوجھ بٹایا ہے
پر دیکھت اب سیتا سے تمہیں کب تک سگریو ملتا ہے
یہ دھیان رہے دوست پاکر۔ سجن درجن ہو جاتا ہے
سگریو کا بل اور آشیہ؟ جو سیتا سدھ کا کام کرے؟
گدیڑ میں شکستی کہاں ہے؟ جو ناہر سے سگریو کرے؟
ہاں مجھ سے تم جیسے ملے تو میں تم کو دکھلا دیتا
مٹر تان کی رسک میں پھر ہوتیں سیتا سے پر تقم ملا دیتا
میں خوب جانتا ہوں اسکو جو انھیں خبر اگر بھاگا ہے
میں نے اس بچھ اناری کو چھ ماس کا کچھ میں دیا ہے
اچھا جو بیت سگنی سو گئی اب بکنے سے کیا ہوتا ہے؟
اب تو یہ پران میٹر میں ہیں اور نیت سردا کو سوتا ہے"

دیکھ چیتا بال کی ہوئے پرسن کربال
 دیا درستی سے دیکھ کر بولے دین دیاں
 ”اب تک نہ جانتے تھے ہم یہ تو کیا ہے
 اب اتنی باتیں ہونے پر سمجھے ہیں تجھ کو جتنا ہے
 جو کچھ اچھا ہو مانگ بال بتلاؤ تجھ کو کیا ور دیں؟
 گر مرنا نہیں چاہتا ہوں تو ابھی تجھے زندہ کر دیں؟
 کسا بال نے کس لیے کرتے یہ رکھو رائے؟
 جلدی دوں گا۔ جاننی سے میں تھیں لائے؟“
 رگھو ور بولے ”یہ نہیں سوار تھ نہیں کچھ بات
 سرل بھاؤ سے کہہ رہا۔ میں یہ من کی بات“
 اب پر مودت ہو بال نے کئے اس طرح دین
 ”میں کرتا تھ ہوں آج پر بھو پڑے آپ پرین

پر سمجھدار اس دنیا میں ہر چند دھیان میں لاتا ہے
 لیکن مرنے کے ٹھیک وقت منہ سے نہ رام کہہ آتا ہے
 وہ رام سامنے سے میرے ایسا تو خوش قسمت ہوں میں
 اب ہمارا ج کیا کہتے ہیں جی کرکچہ اور کیا کروں میں؟
 ور دینے کو خود کہتے ہو تو بہتر ہے کچھ لے لوں میں
 انوراگ تھیں سے ہو میرا جس جگہ کریم وشن جمنوں میں
 اس اپنے بالک انگد کا یہ ہاتھ ہاتھ میں لو بھگوان
 بس اب بولا جاتا ہے نہیں سیوک کو اگتا دو بھگوان
 یہ کہہ لے لوٹا چروں میں جگ کا پر پنچ سب چھوڑ دیا
 شری رام رام کہتے کہتے سانسوں کو اس نے توڑ دیا
 سچ بچا و جی ہو گیا بال بدھی بلہام
 مرتے مرتے کر گیا اپنے پورے کام

خود اپنے لیے بھگتی مانگی
بیٹے کے لیے سوئپ پر بھوکو
سگر پوکا تھا وہ پرتم شتر و
اگے لیے راج اگدی
انگد کا ہاتھ رام کو دے
تھا مطلب اور اشارہ یہ
لکشن کو اگیاوئی پر بھونے
سگر پوک کو دیکھ راج تلمک
خود گئے نہیں پر بھو پر بہتر
ماتا جی کی اگیا تو سار

وہی ہوا مرحوم نے سوچا تھا جو کاج
راج ملا سگر پوک کو انگد کو یوراج
دند بھی جی پیا پور میں
”ایشور خوش رکھے راج کو“
اتنا تو دکھ پر بھوکو بھی تھا
پر اس دکھ میں شکہ یہ بھی تھا
مارا رانی اس سے آئی کرتی ہائے؟
روٹی پتی کی لاش پر گری بھاریں کھائے
دیکھا جب گھوڑا تھنے اسکا گھوڑ بلاپ
ستیہ گیان اپیش کر۔ دور کیا سنتاپ

گائے
جیو آتا تو زوان ہے تو کس کے لیے روتی ہے
تو کون ہے پہلے اپنا پتہ بتا دے
جو بول رہا وہ کیا شے ہے دکھلا دے

یہ شہر پر چڑ ہے اس کا دھیان ہٹا دے
 اپنے میں آپ ہی اپنا بودھ جھا دے
 ہے یہ ویدانت کا سا کہوں بلکہ چھوڑ دے رارے دل میں
 بچار۔ یہ ستیہ پرمان ہے تو کس کے لیے روتی ہے؟
 یہ دہیہ۔ انتیہ۔ پدارتھ نہ رتھاک رانی
 اکاش۔ گنی۔ پرکھوی۔ سمیر اور پالی
 ان پانچ نت میں کساں موت زندگانی
 وش اندری بھی سرورگیہ سناتن مانی
 اب جو ہے بولنے والا۔ گورا نہیں کالا جس کا اجیالا
 دیکھا نہیں بھالا۔ نہ کچھ پہچان ہے تو کس کے لیے روتی ہے؟
 نہیں نام روپ کا آتش میں ذرا پتہ ہے
 وہ سب میں ہے سب نے نہیں اُسے لکھا ہے
 پدی اُسی کو تم نے اپنا پتی سمجھا ہے
 تو دہاں بال اور تمارا کساں بنا ہے
 یہ ورتی ہے الگیہ وہ ہے سرورگیہ۔ انتیہ اوکتی ستیہ
 سرور پران کا پران ہے۔ تو کس کے لیے روتی ہے؟
 ہے وہ ہی شدہ انوب سو روپ تمھارا
 من بدھی اتیت اور پنچ کوش ہے نیارا
 نہیں استہ جرم نہیں رکت مانس یو بارا
 نہیں ورشٹا ورشن درشیہ نیو میت نہیں کارا
 پہنچا دے "رادھے شیا م" دہاں پر دھیان دچن لے یاں چھوڑ
 اگیان یہ ستچا گیان ہے۔ تو کس کے لیے روتی ہے؟
 تارا تارا ہو گئی سن کر یہ ادیش
 گئی گیان کو پر اپت کر۔ کھو کر سارا کلش

اُدھر راج کرنے لگا نشکنتک سگریو
اُدھر پرورش شیل پر ٹھہرے کروناستو
ورشاکے کارن رہا گھن گھنڈ بھچھائے
میکھ چھٹا کو دیکھ کر بوئے گھوکل رائے

لکشمی دیکھو امڈ گھنڈ کر
نی بی سہیا - کو کو کو ٹلیا
برہی کو دکھ دیت بھریا
کانن جھنکارت جھینگروا
کلیاوت ہے مور جیروا
گرج گرج گھن آئے ہے میں
سنن سنن رکت پلوٹیا
دادربول سنائے رہے ہیں
اوٹھت پرپان کسک کرچوا
اکھو جان ڈراے رہے ہیں
بھائی ورشارت ہوئی گرج رہے گھنگھور

آج حساب کی کے بنا ڈریت ہے من مور
اور دیکھو لکشمی بھلی کو
جس طرح محبت چھتے کمی
دیکھے کراری بوندوں کو
دُشٹوں کی گانی سن سنگر
اُبلیں چھوٹی چھوٹی ندیاں
جیسے اوچھے بورائے ہیں
پانی پر تھوپی پڑتے ہی
جس طرح سجدائیں جیو
جل سمٹ سمٹ کر جھل سے
جیسے سجن اور بدھمان
ندیوں کا نیر سمندر میں
جس طرح جیو جگد لیشور کو

کیا چمک چمک چھپ جاتی ہے
قائم نہیں رہنے پاتی ہے
یہ پروت کیسے سنتے ہیں
جیسے سجن چپ رہتے ہیں
تھوڑا سا تھیل آجلنے پر
تھوڑی سی دولت پانے پر
سیلی کی طرح بن جاتا ہے
مایا میں آئے بھلاتا ہے
تالاب میں بھرتا آتا ہے
گن سنگرہ کرتا جاتا ہے
جاتے ہی نشچل ہوتا ہے
پاتے ہی نشچل ہوتا ہے

سب طرف ہوئی ہے ہریانی
جیسے جھگڑوں کے بڑھنے سے
ورثہ کے ہوتے ہی کان
جیسے سجن اپنے میں سے
ورثہ چاہے کتنی ہووے
ایسے ہی سچے سنتوں میں
ان دنوں جو اس اکوڑوں کے
جیوں اچھے عالم کے ہوتے
بڈھب تھساؤ لے جلتے ہی
جیسے کپوت کے ہوتے ہی

گیڈنڈی نظر نہ آتی ہے
ایکٹا نشٹ ہو جاتی ہے
کھیتی کو خوب نراتے ہیں
ورگن درو بین ہٹاتے ہیں
اوسر میں آن نہیں ہوتا
اوگن اپن نہیں ہوتا
تے سارے بھڑ جاتے ہیں
بد معاش نہ رہنے پاتے ہیں
بادل گھرائے جاتے ہیں
سب دھرم بلاتے جاتے ہیں

اسی طرح ست سنگ میں بیتے جا تر ماس
اسی کٹی میں شروتیک پر بھونے سکا نو اس
راج سٹے سگریو کو۔ ہوا تہائی سال
سیتا سدھ کا ان دنوں رہا نہ اسے خیال
انتظار کرتے ہوئے گزرے اتنے ماس
تب لکشمی سے ایک دن بولے راما نو اس

”ہے بھائی ورثہ بیت گئی
میں بڑا ابھگا ہوں اب تک
سگریو کی آشا تھی مجھ کو
مایا کی تہل ترنگوں میں
بھائی اس میں سندیہ نہیں
سگریو کا اس میں دوش ہی کیا
جب تک منش کنگال رہے
جب وہی دھنی ہو جاتا ہے

اب شدھ شروت آئی ہے
سیتا کی شدھ نہیں پائی ہے
سو وہ دھن پامغور ہوا
اقرار کا بیڑا دور ہوا
نقدی سب چکا کر سکتی ہے
یہ سب دولت کی خوبی ہے
تب تک اتپات نہیں کرتا
تو منھ سے بات نہیں کرتا

افسوس ہے ایسی دولت پر
لعنت ہے ایسی چاندی پر
یہ سنکر لکشمی بول اُٹھے،
جبانے آنے کی دیری ہے
میں ابھی اُسے شکشاؤں گا
سب اس کا تاؤ نکالوں گا

جس مایانٹھی نے بھلایا ہے
ہر یجن ہو کے مایا میں آیا
چرن کی شرن میں لاؤں
بڑا دکھ پایا ہے۔ دکھائے آن بان
گمان وہ چلائے گرزبان وہ
چڑھاکے میں شان کو توڑ دوں

جو درجن کر دے سجن کو
جو مٹی کر دے جیون کو
”میں میا پور کو جاتا ہوں
سگریو کو باندھے لاتا ہوں
جو راجہ بن کر بیٹھ ہے
وہ کیسا تن کر بیٹھا ہے

میں بھی دیکھوں وہ کیسی مایا ہے
تو اس کو سیوک کو
اب جاتوں سمجھاؤں لے آؤں
وہ اور لائے کچھ
تب تو کمان پے بان
بڑا اترا یا ہے

گاتن

ادھر لکشمی رام میں - تھا جب یہ مسباد
منومت نے سگریو کو ادھر دلائی یاد

”مہاراج آپ تو محلوں میں
ان متروں کی بھی یاد ہے کچھ
میں راج نیت کے چار انگ
یہ سام، دام اور دندر بھید
ہے سام میل اور دام دان
اور بھید کا مطلب ہے یہ ہی
رگھورائی نے چاروں میں سے
ارتھات آپ سے میل کیا

آمنہ راج کا کرتے ہیں
جو بن میں دکھ سے رہتے ہیں؟
یہ بات آپ بھی مانتے ہیں
وے اچھی طرح جانتے ہیں
اور دندر کا ارتھ سزا دینا
آپس میں بھوٹ کرا دینا
دو کو پریشکش دکھایا ہے
اور بال کا راج دلایا ہے

اب دند بھید کی کسری
ہیں بان دند دینے کے لیے
اس لیے مناسب تو یہ ہے
وہ ہیں راج پدوسے بیٹھے
یہ سنگر یو کو آیا پھپلا دھیان
دل ہی دل میں رو پڑا۔ بولایا ہے ہنومان
میں آج کر تگیہ مختار ہوں
میری لجا اور پرانوں کو
اس وشے نے اور اس مایا نے
منہ کیے ان کو دکھلاؤں
یہ سچ ہے دین دیاں ہیں وہ
لمبائیں تو جل کی طرح ملیں
اس لیے ایک ہی راستہ اب
گھر صبح کا بھولا شام آئے
سیتا جی کی سدھ لانے کو
اور تم سب بانر دیشوں میں
اس پر کار سگر یو میں پرکٹ ہوا جب گیان
فوجیں لانے کے لیے وداع ہوئے ہنومان
رو بہت گر۔ ویا ہتگر۔ شوگر
کشپ گر۔ کدنی بن ہوئے
ارجن گر۔ دھند مار گر جا
انجن گر ہوئے انجن ست
جستد ربال کے صوبے تھے
سب جگہ گئے بجرنگ بلی
ہو جا میں نہ اس پر آمادہ
اور بھید کو انگد شہزادہ
اپنا بھی فرض چکا دیں ہم
سیتا سے انھیں ملا دیں ہم،
سوئے کو جگا رہے ہو تم
بجرنگی بجا رہے ہو تم
سب نشٹ کر دیا گیان میرا
اب نہیں وہاں پرمان میرا
لیکن کستری رگھو ونشی ہیں
گرمائیں تو سورج انشی ہیں
میری نظروں میں آتا ہے
تو بھولا نہیں کہتا ہے
خضیہ کچھ قاصد وداع کرو
جا جا کر فوجیں جمع کرو
مینا گر۔ دھولا گر دھائے
دندھیال نیل گری آئے
پہنچے تمہیر گر کے بن میں
دھائے سب دیش ودیش میں
بن باسی۔ بھالو۔ بنوں کے
پر تندر۔ سو تندر پخروں کے

سب ہنومان کے آگرہ سے
اگنت کپ کٹک سمبھٹ کبج
سینا سمیت تیار ہوئے
جو جو بانو یو تھپ آئے
کسندھا کے ترنگار ہوئے
سگر یو انھیں ٹھراتے ہیں
گو یا پسا پور کے ہر سو
دل بادل چھائے جاتے ہیں

اتنے میں آئے وہاں۔ لکھن لالہ رسیائے
بجے دکھائے سگر یو کو۔ میر بھو ڈھنگ گئے تونے
پچھلی باتیں یاد کر۔ رُو اٹھا سرب
”رگھورائی رکشا کرو۔ میں مٹی مند غریب

مایا کے چکر میں پھنس کر
میں تو خود ہی شرمندہ ہوں
بے ناقد یہ میرا حال ہوا
کیا کہوں جو آج ملال ہوا
جو نارمی یہ موہیت نہ ہوا
جو بچا لوبھ کی پھانسی سے
نیڈت۔ تپسی گیانی۔ دھیانی
یوگی۔ بھوگی۔ تیگی۔ راگی
ایسا کوئی بر لا ہی ہے
وہ کون ہے جو دھن پا کر گئے
جو حرص ہوس سے دور ہوا
نہیں لٹے ہیں اس کے چور ہوا
اور گنہگار بھی حاضر ہے
منصفی آپ کے ہی سر ہے
دیکھ دشا سگر یو کی ٹرے رام بھی نہ دے
”بھائی تم زردوش ہو۔ ہونی ہے سو ہوئے

اب منک روو اب مت رلاؤ
مجھ بر ہی کی تم اوشدہ ہو
میرے تو لکھن سمان ہو تم
مجھ دکھا کے اربان ہو تم
وہ اس کا ہمد م ہوتا ہو
الوراگ نہیں کم ہوتا ہے
جو جس کا سچا پیار ہے
درشن چاہئے ہر سوں میں ہو

جو گزری گئی سو گزری گئی اب آئندہ کا ذکر کرو
 سیتا کی جس میں خبر ملے جلدی سے ایسی فکر کرو
 یہ سنکر سگریو نے بانہ لے بلائے
 سیتا سدھ کے واسطے وداع کیا ہر شائے

گانا

جاؤ یارو اے غمخوارو۔ سیتا جی کے کھوجن کو
 کوئی پورب کوئی پچھم کوئی اتر دھن کو
 کام رام کا حکم ہمارا۔ نام آہنسا رکھن کو
 ادھر ادھر کو چاروں طرف کو پہاڑ بستی اور بن کو
 سب اور دھیان جائے۔ سب پر گمان جائے
 چاہے یہ جان جائے۔ ہر گز نہ آن جائے
 تن من دھن سے پران بچن سے پر بھو کی آگیاں رکھن کو

یہ سننے ہی فوج میں ہوا ایک دم شور
 باری باری چل دیے بانہ چاروں اور
 انگنتی چھوٹے بڑے چلے گئے سب شور
 تب دیکھی اڑتی ہوئی ایک طرف کچھ مڑھور
 دیکھا کچھ یو دھانے نئے کلکار سناتے آتے ہیں
 آگے آگے شری ہابیر جے کار سناتے آتے ہیں
 ان بہادروں کے آتے ہی جو شیلہ نعرہ گونج اٹھا
 شری رام نام پر تین بار میدان وہ سارا گونج اٹھا
 تب سب سے سگریو نے کہا یکار یکار
 ”بہادرو اب شیگر ہی ہو جاؤ تیار“

نسوار تھ ساتھ دیں سجن کا
 کر تو یہ میں پران بیان کریں
 اسلئے میں تم سے کہتا ہوں
 یہ جیون نوتن کرنا ہے تو
 یہ سنتے ہی فوج میں گونج اٹھا جیکار
 رام چرن سرنائے کر سب ہو گئے تیار
 تل نبل مسکھیں بگندہ بدن
 شری کھنڈ بگندہ - درگندھ آؤ -
 سب شور بھر سب ستیہ ہر
 آنتہ کند کو شیش نائے
 سب کے پیچھے شری ہما ہیر
 راجیونین کے درشن کر
 وہ پریم بھاؤ، وہ گیت بھاؤ
 نینوں سے نین ملائے ہی
 تباہیوں میں انجی لال
 یارن کا مینا مرت انجن
 اس طرف بھال میں وہ
 اس طرف انگوٹھی انگلی سے
 یہ دشا دیکھ کر رگھونندن
 اور اسی انگوٹھی کو دیکھ
 "ویک لوٹ کر آئیو۔ دیر نہ کر لو بے
 وید ہی کے دکھ میں - میرا دکھی شیر
 سب پر کار اس کی کشل پوچھ
 پھر چترائی کی باتیں کر
 سچا اوپکار یہ ہی تو ہے
 مکٹی کا دوار یہ ہی تو ہے
 سینا سدھ کو پستھان کرو
 پہلے جیون دان کرو
 انڈک ومنت وہو مراکشہ دورد
 در دھرشن - جامونت انگد
 من میں ہلستے جاتے ہیں
 جے کار - ستاتے جاتے ہیں
 رگھونندن کے ڈھنگ آتے ہیں
 من ہی من میں ہلستے ہیں
 کس طرح پرکٹ ہو بیونین
 کچھ بھاؤ آگئے نینوں میں
 اپنے نینوں کو مانجئے ہیں
 گیلی آ نکھوں میں آنجئے ہیں
 یک رنج ابھری آہستہ آہستہ
 اتری آہستہ آہستہ
 کچھ مند مند مسکاتے ہیں
 دھیرے دھیرے سمجھاتے ہیں
 سب میری دشا سنا دینا
 دھیرج بھی اے بندھا دینا

اور لوہیہ انگوٹھی لے جاؤ بلیر اُسے دیتے آنا
 اور اُس کی کوئی نشانی بھی آتی ہریاں لیتے آنا
 سنتے ہی ایسے بچن پھیر نوایا ماتھ
 جنم سار تھک جان کر چلے کین کے ساتھ
 رام بھرو بھا لو کب مانو مست گیند
 سائیں سائیں کرتے ہوئے چلے جائیں سائند
 سب بد بھان بلدھاری تھے سب ستیا سدھ کے شائق تھے
 سب راجین انور اگے تھے سب جاسوسی کے لائق تھے
 جھاڑیاں چھانٹتے جاتے تھے ہڈیاں لانگھتے جاتے تھے
 پر بتوں بنوں اور کھوپڑیوں میں جا جا کر پتہ لگاتے تھے
 چلتے چلتے مارگ میں ملی بیخبری ایک
 تھی وہ پر اوکار نی بھلی آدم نیک
 تھی اُس میں کوئی یوگ شکتی اٹھوا مایا کی قوت تھی
 یہ نہیں تو پر بھو کی لیل تھی یا وایو یان کی طاقت تھی
 جس کے دوارہ راستہ اس نے دکھلایا ان سب بیروں کو
 اتنی شیکھر سمندر کے تپ پر پہنچا یا ان سب بیروں کو
 چمٹکار یہ دیکھ کر ہوئے سبھی حیران
 آپس میں کہنے لگے "کہاں بھٹنے ہیں آن"
 ان بیروں کے ساتھ میں تھا ایک بوڑھا بیر
 جامونت نامی بڑا چستہ اور گمبھیر
 وہ بولا "جس ناوے میں ہم آج سوار
 کیوٹ اُس کا مست ہو یہ گارہ ہالہار
 جا چکے ہیں اوگٹ گھاٹ اب منزل پر ہی آئیگی
 یارو یہ ناؤ دھرم کی ہے جو پار اتر ہی جائے گی

گھبراتے کیوں ہو بہادر
راحت کے بعد مصیبت ہے
شک میں دکھ میں منتوش کریں
ہر رنج و غشی کو ضبط کریں
یہ تو سب ہی کی حالت ہے؟
پھر وہی مصیبت راحت ہے
کہ تو یہ یہ گبیچروں کا ہے
یہ کرم کرم بیروں کا ہے
کیا غم ہے جو مر جائیں گے
دنیا میں نیش کر جائیں گے
انتہم پر نام یہی ہو گا

کانا

بہادر ہو تو شان جانے نہ پائے
پر اپکار کا دھیان جانے نہ پائے
بلا سے چاہے جان جائے تو جائے
مگر آن اور بان جانے نہ پائے
خوشی ہو یا غم ہو سہیں گے سبھی ہم
مگر اپنا ارمان جانے نہ پائے
ہمیشہ بھلوں کو بھلائی ملے گی
اگر ان کا ایمان جانے نہ پائے
ہمیں رادھے شیا م رنج و غم ہو مبارک
ہمارا اگر گیان جانے نہ پائے

نہین نہین نہین

یہ سن ساگر تھ کیا۔ سب نے ہی و شرام
وہیں نکٹ میں گیدہ ایک تھا سمپاتی نام
سمپاتی کی اس سے۔ ان پر پڑی لگا
خوش ہو کر کہنے لگا "واہ ری قیمت واہ"

مدت سے بھوکا پیاسا ہوں بھر پیٹ نہ بھوجن پایا ہے
بدھنا نے آج دیا کر کے سب اکیلا رہ جو آیا ہے

سب دن کی کسر نکالوں گا سب کا ایک گراس بنانا ہوں
 گرا ہوا بیٹھے رہو وہیں تم سب کو کھانے آنا ہوں
 بانز گھبرانے لگے سنکر یہ تقدیر
 آپس میں کہنے لگے "اب بھوٹی تقدیر"
 حیرت بال کے پتر نے دیکھا جب یہ ڈھنگ
 گیدھ جٹاؤ راج کا چھیڑا وہیں ہر سنگ

"اے یارو! دھنیہ جٹاؤ ہوا
 اپکار میں تن بلدان کیا
 مٹی کی دیہہ مٹا اس نے
 دنیا میں خوبیشا بن کر
 تقدیر یہ غم کی بھری ہوئی
 آنکھوں سے آنسو نکل پڑے
 بھائی بھائی کی الفت کو
 جن کے کوئی بھائی ہی نہیں
 آواز میں اب سمیاتی کے
 وہ تو میرا ہی بھائی تھا
 یہ سنکر سب خوش ہوئے اور کیا شکار
 انگد ہی نے اُس سے اُس سے گفتار

"سچ تو یہ ہے اُس یو دھانے
 اور ایک گیدھ کا تن پا کر
 اُس کی پوتر اور پاک روح
 اس طرح پر ان کا بل دینا
 رکھو راج کی پیاری سیتا کا
 تب انھیں دلوں آپکار بہت
 یوگی کا کرم دکھایا ہے
 منجوں کو سبق سکھایا ہے
 پوجا کرنے کے قابل ہے
 دنیا والوں کو مشکل ہے
 جب دندک بن میں ہرن ہوا
 اس گیدھ راج کا من ہوا

جس نے سیتا کا ہرن کیا اُس نے ہی اُس کو مارا ہے
 اِس لیے ہمارا چور ہے جو بیری بھی وہی ہتھارا ہے
 ہم سب اُس کی تلاش میں ہیں تم بھی اُس کو ہی تلاش کرو
 بھائی کا بدلہ لینا ہو تو اُس بیری کا ہاش کرو

سمپاتی کے ہر دے میں بڑھایا کایک جوش
 پر یہ بھائی کی یاد میں رہا ذرا خاموش
 جلا جلی دی بھرات کو پھر جل ندھ ٹھ جائے
 تب کلیوں کے پاس آ۔ بولایوں ہر شائے

”جو دن کرنے کے لائق تھے وہ سب میرے بے کام گئے
 وہ جو بن کے وہ جرات کے وہ طاقت کے ایام گئے
 اے بہادر میں وردھ ہوا ورنہ خود ہی کرتا خدمت
 سیتا کا پتہ لگاؤ تم بتلائے دیتا ہوں حکمت
 گر تڑکوٹ پر بس رہا لنگا نگر و شال
 رکش کو چاروں طرف ہے سمندر کا جال

کرتا ہے راج وہاں راوَن وہ ہی سیتا کا ہر تار ہے
 اپنے اشوک بن میں اس نے اُس مہاستی کو رکھا ہے
 سو یو جن سندھ پار کر کے جو دیر وہاں پر جائے گا
 وہ ہی سیتا کی شدھ لاکر دنیا میں سولیش کما ئیگا

اتنا کہہ کر چل دیا وہ سمپاتی ویر
 جاسونت نے اُس سے کی ایسی تقویر
 ”کہنے والا کہہ گیا۔ کرنے والے آؤ
 اپنے اپنے حوصلے بہادر دکھلاؤ

پدھ نہیں سنگرام نہیں اور نہیں بڑائی مارنا ہے
 مشکل بھی ہے آسان بھی ہے سو یو جن سندھ لا کھنا ہے

گر میں جوان ہوتا یا رو
تم سب بچے مردہ دل ہو
بھگو ان نے بل کو باندھا تھا
اُس سے دو گھڑی میں میرا
اب میں بڑھا ہوتا یا رو
گر وہاں تلک پوتی نہ گیا
انگد بولا "کام یہ کریں گے پورا یا رو
ورنہ ایسے ڈوبنے پر بھی ہے دھکا

شہزادہ ہو کر مہنہ رہوں
اس لیے سمندر لا لکھنے کو
سچا پودھا پن یہ ہی ہے
سچا انکار بھی ہو گا
اس پار سے بیشک جاؤنگا
لیکن اُس پار سے آنے میں
اس رخ سے جب میں جاؤنگا
وہ اپنی طاقت سے مجھ کو
لیکن جب واپس آؤں گا
وہ طاقت وہ دیوی شکتی

انگد کے یہ بھاؤ سن گھلے سب کے بین
جا مونت کہنے لگا - ہو کر کچھ بے چین
"فرمایا جو آپ نے سب ہے صحیح جناب
لیکن اب اس کام کو پورا کرو شباب

تم سب جانے کے لائق ہو
کیوں نہیں روانہ کرتے ہو
لیکن کم ہمت ہو یا رو
ہم سب کے افسر کو یا رو؟

ہم تم سب لوگ ادھورے ہیں پورا وہ رام دولارا ہے
 بتی اُس کے ہی ہاتھوں دو وہ ہی یلاح ہمارا ہے
 یہ کہہ کر بھرتنگ سے کی ایسی تقریر
 ”بیٹھے ہو کس فکر میں یہ ہ کیسی ویہ؟“

تم باز دُل کے نائمک ہو کچھ اپنے بل کی یاد کرو
 ہے رام دولارے ہمارے ہم لوگوں کی امداد کرو
 ہے کام روپ شنکر روپ بھرتنگی نام تمہارا ہے
 اپنے جیون تکو یاد کرو یہ جنگی کام تمہارا ہے
 سورج کو تم نے گرا س کیا پرہتوں کو تم نے توڑا ہے
 جس بل سے ایسے کام کئے وہ بل کب کہ رکھ چھوڑا ہے
 رہندھیر اٹھو۔ بل ویہ اٹھو اب لاج تمہارے ہاتھوں ہے
 ہے راگھو نیدر کے کہ یا پاتر یہ کاج تمہارے ہاتھوں ہے
 جامونت نے جس سے کی ایسی گفتار

رکت ورن نینا ہوئے گرجے یون کمانہ
 ساگر پر ایک ادبال اٹھا اور پر تھوئی کو لیرزہ آیا
 رفتار چو گئی ہوانے کی اور آسمان بھی کھٹرایا
 بن میں بجلی سی چمک اٹھی سورج پر ایک غبار ہوا
 بھرتنگی کارن رنگی کا یوجن بھر کا آکار ہوا
 ”اوجامونت کیا کہتے ہو جاکر سمندر پر گرجوں میں؟
 پہلے اُس راون کو ماروں یا لنگکا اٹھی کردوں میں؟
 اُس کھاری جل کی نالی کو لالکھوں یا ابھی لیل جاؤں؟
 یا جس ہسار پر لنگا ہے وہ گرتے کوٹ ہی لے آؤں؟
 سوگند پور وک کہتا ہوں جو کہتا ہوں دکھلا دوں گا
 اپنی جاتنگی سوامنی کو سوامی سے ابھی ملا دوں گا۔“

یہ سنتے ہی ہو گیا۔ سناٹا سب اور
 جامونت کچھ کانیتا۔ بولا کر کو جو
 " شانت شانت رن کیسری کرو نہ اتنے کام
 اتنا ہی کر یے بی۔ جتن ہے پیغام
 تم صرف وہاں پر جا کر کے
 کچھ تھوڑی سی طاقت اپنی
 نہم تمہیں ملیں گے اسی جگہ
 آشیہ باد ہم دیتے ہیں
 سیتا کا پتہ لگا آؤ
 راون کو بھی دکھلا آؤ
 جلدی یہ سیوا کر لاؤ
 ہے ہساویر جاؤ جاؤ"

گانا

رن رنگی جاؤ جاؤ جبرنگی جاؤ جاؤ
 پر ن ویر رن ویر بل ویر جاؤ جاؤ
 لٹکا میں جے پاؤ ہلساؤ۔ ہر شاؤ
 شنکا نہ کچھ کھاؤ ڈنکا جباؤ آؤ



نقلی کتابوں سے بچو

ہماری رمان اور ہمارے نائٹوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی نام اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقلیوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ نقلی کتابیں نہ میں بکسیر کو دیتی ہیں۔ جتنیں بکسیر آریا ۲ یا ۲۰ میں بیکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور سب کار خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو سمجھتا ہے کہ خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر صنعت کی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ آپ اس کتاب پر دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان دے

جن کتابوں پر ”رادھے شیانم“ یا ”رادھے شیانم و ششٹھ“ یا ”طرز رادھے شیانم“ چھپا رہا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط ہے ہیں انھیں پہچان لیجئے۔

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

نیاز کش: منیجر

پرکاشک شری رادھے شیانم پتکالیم بریلی

اشوک پانچا رام کتھا نمبر ۱۳



لیکھک
نیپال گورنمنٹ سے کتھا واپستی کی پروی پراپت
کیرتن کلاندھی - کادیہ کلا بھوشن - شری ہری کتھا دستار و سکوی رتن -

श्री राम कथा संग्रह

پرکاشک

شری رادھے شyam پستکالیر بریلی

شری حمد حقوق بحق پر کاشک محفوظ ہیں

رام کتھا

سندرکانڈ

اشورو واکا

رجتا

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واکا چپتی کی پندوی پر اپت

کیرتن کلام بھی کاویہ کلا بھوشن تہری کتھا واکا شارڈ

پنڈت رادھ شام کتھا واکا کویرتن بریلی

پرکاشک۔ سری رادھ شام پستکالایہ بریلی

اردو میں نویں مرتبہ ایک ہزار جلد ۱۹۶۱ء قیمت فی جلد ۲۴ روپے

پنڈت رام نرائن پانڈھک پرنٹر کے اہتمام سے

شری رادھ شام پرین بریلی میں چھپ کر شائع ہوئی

بہار تھنا

سب بل کے آج جے کو۔ بھرنگ بلی کی
 کر جوڑ کے بنتی کرو بھرنگ بلی کی
 جے کیلے۔ بل کے لیے۔ کلیان کیلے
 گن کیرتی گاتے چلو بھرنگ بلی کی
 نر بھ بنو نر دند ہو آئندہ میں رہو
 بس بہار تھنا کرتے رہو بھرنگ بلی کی
 لانگول سے رکشا وہ کیا کرتے ہیں جن کی
 یہ ستیہ پر تگیا سنو بھرنگ بلی کی
 مالا پر سادا اور لے سندور رادھ شام
 گائے کرو لیل اکھو بھرنگ بلی کی

اشوک و اٹکا

جامونت کی بات سن ہر شائے ہنومان
راجندر رگھو راج کا کیا ہر دے میں دھیان
پھر کچھ من میں سوچ کر بول اٹھے ہر شائے
”بھائی میری بات کو سن لو کان لگائے“

میں جب تک واپس آؤں نہیں تب تک سب یاں ٹھہرے رہنا
کچھ دکھ اور تکہ کا دھیان نہ کر پھل کھانا۔ بن سنکٹ سہنا
آنکھ تپانگ میرے من میں اور سرش ہر دے میں بڑھتا ہے
کارج کی سدھی ہو وے گی یہ مجھے دکھائی پڑتا ہے
اتنے میں ایک مچھلی دیکھی شیا ما بولی دھن کر کو
شعب شکن دیکھ انجی لال گرجے اور اچھے اور کو
ساتھیوں پہ ایک نظر ڈالی اور راجندر کا دھیان کیا
گھن کے سامن گراٹ ہارس لنگا پور کو یہ ستھان کیا
بھہ پر تھوئی کمیت ہوئے گرجے رگھو بردو
پون بیگ سے بھی پر بل چلے پون کے پوت

پکشیوں میں گھبراہٹ پھیلی اور ٹوٹ ٹوٹ کر رکش کرے
مہر گرڈوے اتی پھن چکے وکیلوں کے دل دہل اٹھے
ساگر جبل بار بار اچھلا جل تھل نہج چر گھبرائے گئے
کیلئے مان چودھوں بھوں بارہا کٹھ اکلانے گئے

جس پہاڑ پر پڑ جائے پیر وہ تلے کو گھٹیتا جاتا تھا
اس طرح گلشن میں پون پتر آگے کو بڑھتا جاتا تھا

شکایا

پون کو بندن گلن پر جائے
نگھن نگھن گر جے دامن سم تر جے
جھک جھک جھک مک شر جائے
مین من ہر شے سُن سُر بر شے
اتل مینا کن پرس کر جائے
جائے کر ڈنکا جلا دے گو یہ لنکا

اشنکا بل بنکا جو سر سر جائے
دیکھ رنگ بجننگ کا چلت ہوئے سب دیو
یہیجا ٹرسا کو تبھی یس پریشا بھیو
روک راہ ہنومان کی بونی وہ للکار
”آج ملا تقدیر سے پورا مجھے ابار“
پون پتر کہنے لگے ”روک رہی کیوں راہ؟“
دھیرج دھر کہہ دے میں سن لے میری صلاح

اب تو لنکا کو جاتا ہوں	جے پا کر جب لوٹوں گاہیں
تب جنک نندی کا سندیش	رگھو بر سے جائے کموں گاہیں
ان کاموں سے فرصت پا کر	پھر تیری خوشی کروں گاہیں
ہٹ جا امیرے آگے سے	اس سے نہ ایک سنوں گاہیں
وہ سر سا باز نہیں آئی	ہر طرح انھوں نے سمجھایا
جب اس کی ایسی ہٹ دیکھی	جس رنگی کو غصہ آیا

بولے گریوں ہی راضی ہے تو ویر ویر تھ تو کرتی ہے
 جو جی چاہے جلدی کرے کیوں تھے ہمارا ہرتی ہے؟
 سنتے ہی ایسے بچن گرجی وہ اک بار
 یو جن بھر کا منہ کیا اور ماری کلکار

گانا

بڑے سنبھل ذرا ! بڑے سنبھل ذرا !
 کس دھیان میں نادان ہے ۔ ڈالوں گی میں چبا
 یو جن کے برابر جی سراسے منہ کیا
 فوراً گرج کے ویر ۔ دو یو جن کا ہو گیا
 اب پڑ گئی جھٹ اب پڑ گئی جھٹ
 وہ جب کہ ہوئی سولہ تو یہ ہو گئے بیس
 جب انت میں سراسے سو یو جن کا منہ کیا
 اس وقت جھٹ ہنومت بہت چھوٹا بن گیا
 چٹ مونہ میں جائے کے چٹ مونہ میں جائے کے
 کر جوڑ کے مانگی بدرا ۔ باہر کو آئے کے
 خوش ہو کے وہ بولی تو خرد مند ہے بے شک
 طاقت سے اور عقل سے دی تو نے مجھے زک
 پورا ہے امتحان پورا ہے امتحان
 جس واسطے سروں نے مجھے بھیجا تھا اس آن
 جہاں شوق سے سیتا کی خبر لینے ہنومان
 سب کام تو کرے گا ۔ ہے بل بدھ کا مدھان
 دیتی ہوں میں دعا دیتی ہوں میں دعا
 تو رام کے اس کام کو انجام کرے گا

اُدھر تو آ شیر باد دے گئی وہ سر سناہ
 اُدھر پر بھوکا دھیان دھر چلے پون کمار
 بل بدھی ان کی دیکھ دیکھ
 وہ چال چلے تھے متوالی
 سمٹ۔ جرأت طاقت قوت
 حکمت۔ منت۔ رشوت صنعت
 سچے شکر اوتاری تھے
 پھر بھلا انھیں کس کا ڈر تھا
 تھی نسا چری اک ساگر میں
 پر جھائیں دیکھ کے پانی میں
 بجز نک سے بھی ایسا ہی کیا
 اک لات میں اس کی جاں لکیر
 پھر دیکھ تماشا لنکا کا
 رجنی میں گھر پر ویش کیا

پہنچے لنکا میں بھی مہا ویر ہنومان
 تلی لنکینی راکششی کالی نسا سمان
 تھی بڑی درونی بکشان
 جسکو دیکھے بھٹے لگتا تھا
 سب بال و پال تھے کھلے ہوئے
 دو دانت چمکتے تھے باہر
 جبرنگی کی آہٹ پا کر
 دانتوں میں ہونٹھ دباتی تھی

”کون سے تو شٹھ بانرے کیا ہے تیرا نام؟
 آیا ہے کیوں رات میں کیا ہے تیرا کام؟“

تو کوئی ٹھگ ہے ڈاکو ہے
کچھ خوف نہیں میرا تجھ کو
میں اس لٹکا کی رکشک ہوں
او چھلی اندھیری رات میں تو
بس وہیں کھڑا رہ خبردار
ہڈی پستی سب توڑ مٹاؤ
بھرتا ہے چوری کرنے کو
کیوں آیا اس جامر نے کو
کچھ تو نہ دیکھتا بھالتا ہے
آنکھوں میں دھول ڈالتا ہے
نیزہ میں ابھی چلاتی ہوں
وانتوں سے تجھے چباتی ہوں

بجھرنکی نے جب سنی یہودہ گفتار
تیور تنک تریر کہ بولے یوں للکار
”کھڑی تو رہ او دشمنی۔ دیکھ بس خبردار
زبان کھینچ لوں گا ابھی ذرا جو کی تکرار

میں رام دوت کہلاتا ہوں
تجھے سی چڑیلیاں مارتا ہوں
بل ویر کی یہ بانی سکر
کٹکٹا کے اس نے کئی بار
جب اس کی یہ حرکت دیکھی
سادھارن ایک مشتک مارا
تھرائے گڑی پر تھوی پر
زحک دھکی بنا بھی بیہوش ہوئی

اچھی سنبھل کے لٹکنی ذرا دیر کے بعد
ہاتھ جوڑ سمیٹنے لگی کر کے پچھلی یاد
جس سے کہ شری برہما جی نے
بس اسی جگہ چلتی بریاں
شری ہما دیر کی مشتک سے
تب جان لیجئے یہ دل میں
بردان دیا تھا راون کو
سمجھایا تھا اس کارن کو
جب پران ترے گھبراٹنے
سب نشچر مارے جائیجئے

سوائی آنکھوں دیکھتھیں
میں بیچ مچ آج پر سہ ہوتی
ہیں دھنہ بھاگ اس سے میرے
میں دھنہ ہوتی میں دھنہ ہوتی
اے شہر جنگ اے مرد زماں
پیغام اجل ہے ساتھ ترے
بیخوف و خطر جہانکا میں
بس فتح فتح ہے ہاتھ ترے

گانا

”جا بجزنگی - جارجنگی - افسر جنگی - ناہر جنگی
لے نام شری رام جی کا جا جا بجزنگی - ملی
نر بھ ہو لکا میں تیری - جے ہو نشہر کے دل کی
چھ ہو ہاں - توڑ بھاڑے آگ لگا دے بیڑ بھاڑے لکا
ڈنکا لے نام شری رام جی کا“

راچندر رگھو راج کا کر کے دونوں دھیان
ادھر بیٹھی وہ لسنکی ادھر بڑے پھر ہنومان
جس سے یہ پہنچے نگر میں گھر گھر میں دیکھتے جاتے تھے
ہر جگہ ہر مکان میں جا کر سیٹا کا پتہ لگاتے تھے
راون کے محلوں میں دیکھا لیکن کچھ پتہ نہیں پایا
ہر طرح سے جب مجبور ہوئے اس وقت انھیں افسوس آیا
اتفاق یہ نظر سے گزرا ایک مکان
دروازہ پہ لکھا تھا راچندر بھگوان
اندرو کو جہاں لکا تو دیکھا تلسی بروا تھے لگے ہوئے
ہر طرف طاق دیواروں پر سری رام نام تھے لکھے ہوئے
خوش ہو کر منہ دیتے سوچا کوئی بھگت یہاں پر رہتا ہے
لیکن اس لشہر نگر میں یہ سر کس طرح کرتا ہے؟

گریہ لائق اور سجن ہے تو کبھی بُرائی ہوگی نہیں
 دوسرے ایک بھیدی بغیر مطلب بُرائی ہوگی نہیں
 سماں تھا پچھلی رات کا ہونا تھا کاج
 رام رام کہتے ہوئے جگے بھیشن راج
 مالک مکان وہ لائق تھا بیشک ہر طرح وہ سجن تھا
 راون کا چھوڑا تھا کھانا اور اس کا نام بھیشن تھا
 یہ گھٹنا پچھنی تب کی ہے جبکہ راون آپ کرتا تھا
 اس کے بھیشن بھالی بھلی شب شکر کا جب کرتا تھا
 میں کسی کے ماروں میں نہیں مانگا تھا بھجن یہ راون نے
 رکھنا ناگھ کی مجھ میں بھکتی ہو بردوان یہ لیا بھیشن نے
 تب ہی سے بھیشن بھکتے ہوئے اور سچی بھکتی رکھتے تھے
 جو کچھ کہ چاہیے بھکتوں میں وہ ساری شکتی رکھتے تھے
 پر پنی پنی دھری کمری اُپکاری بھجنا نندی تھے
 ستیہ ورت تھے ستیہ وکتا تھے سنت دھری تھے ست سنگی تھے
 ہنومان نے جب برہمن بن کر باہر سے جے سہا رام کیا
 ہو چکت بھیشن اٹھ آئے براہمن کو دیکھ پر نام کیا

بھیشن جی پوئے

دھن بھاگہ درشن ملے ہے پر بھو کہ ماندھان
 کیا آشرما ہے داس کو بتاؤ شرمیان
 مہاراج! آپ کو دیکھ دیکھ خود بخود میرا جی کھنٹا ہے
 ہیں آپ کوئی ہری بھکتہ ویر یہ مجھے دکھائی پڑتا ہے
 بڑ بھالگی کرنے آئے ہو کیا مجھ سے موڑھنشا چر کو؟
 ہے مہاراج شری چروں نے کرئیے پوتر میرے گھر کو

جو کچھ بھی رام پر سادی ہے
سو کر یا ناخہ پاؤ چل کر
ہم تن تن دھن پروار بہت
بس آج بھیشن دھنیہ ہوا
پھل کند مول انگامی کے
تم بھکت ہو انتریامی کے
ہیں خواہشمند غلامی کے
جو درشن پائے سوامی کے
شری ہنومان جی نے کہا

دھنیہ بھیشن دھنیہ تم دھنیہ تمہارا پریم
دھنیہ تمہاری شیلتا دھنیہ تمہارا رایتیم

جو سخن ہیں ست سنگی ہیں
بس ایک راہ کی دوراہی
تم آج سے میرے بھرت ہوئے
سب سچا حال سنا تا ہوں
وہ کہیں چھلے چھتے ہیں
دیکھئے اس طرح تلے ہیں
اب تم سے مجھے کیٹ کیا ہے
اب تک جو گیت ہی رکھا ہے
میں ہنومان ایک بانرہوں
شری راجندر کا چاکر ہوں
بھکت بھیشن کے تھے بلوچن نیر
ٹپ ٹپ ٹپک پریم

جس طرح بچاری زبان رہے
بس اسی طرح ہم رہتے ہیں
اے بھائی تم تو دھنیہ ہوئے
ہر وقت ہر گھڑی ہر گھنٹہ
کیا مجھ سے ادھم انا تھ کے بھی
کیا انجہ سے موڑا نہ شجر کو
نر بجن ہوں میں میں بجن ہوں میں
میں کروں بھروسہ لون بھکتا
تینیس نو کیلے دانٹوں میں
ہے ہنومان ان اسروں میں
جو راجندر کے واس تو ہو
سیرانند کے پاس تو ہو
رکھو نا تھ بنیں گے نا تھ کبھی؟
سوامی رکھیں گے ساتھ کبھی؟
کیسے رکھو ویرشمن دیں گے؟
کیا اپنا مجھے وہ کر لیں گے؟

دیکھ بھیش کی دشا بولے شری ہنومان
 ہے بھلا تم کس لیے ہوتے ہو حیران
 رگھونندن بڑے دریا لو ہیں
 وہ تھیں اوشیہ نبھائیں گے
 جب شرن تم ان کے جاؤ گے
 وہ اپنا تمھیں بنائیں گے
 ہمہ ریت سدا سے ہے ان کی
 داسوں سے پریت وہ کرتے ہیں
 جو شرن میں ان کے جاتا ہے
 یوں یوں کہتے سنئے
 سب سنکٹ اسکے ہرتے ہیں
 آنت میں گد گد ہوتے ہیں
 دونوں بھکتوں کے کنٹھ بھرے
 دونوں مل مل کر روتے ہیں

بھکت بھیش نے کہا فرادیر کے بعد
 ”سر آنکھوں لاؤں جیسا جو کچھ ہوا رشاد

تم بیشک دل میں بیاکل ہو
 سیتا جی کی سدھ پائے بنا
 سیتا بھی ادھر ٹپتی ہیں
 سو امی سندیش سنائے بنا
 جس کام سے تم یہاں آئے ہو
 اب جلد اسے انجام کرو
 ہم یہ بتے بیٹھے دیتے ہیں
 تم خبا کر اپنا کام کرو
 ہاں سنو جاؤ اس رستے سے
 آگے چوراہا آؤ گے گا
 داپنے ہاتھ کو مڑ جانا
 وہ رستہ سیدھا جاوے گا
 جس باغ میں مانتا رہی ہیں
 وہ باغ اشوک کہتا ہے
 دانو منشیہ کی کیا گنتی
 پکشی جاتا سمجھتا ہے
 ہم مددگار ہر وقت کے ہیں
 اس لیے کبھی من میں نہ ڈرو
 بس نام رام جی کا لیکر
 تم کام کو اپنے سدھ کرو

گانا

ثری جے ہو۔ جیا بھگتی نہ بھجے ہو جیا
 جنگ جیت جیا لنگ جیت جیا کال جیت جیا

راون نے سیتا جی سے کہا

”سن سیتا سندھ کی چیل جیت چیت چور

ایک بار آتا ہے دیکھ لے میری اور

منجد ہار میں میری لو کلا ہے سو پار لگا دے اے سیتا !
جس راہ میں سچی راحت ہے وہ راہ بتا دے اے سیتا !
کر کر یا درشت میرے اوپر کنیت مسکا دے اے سیتا !
بس یہی آرزو ہے میری دیدار دکھا دے اے سیتا !
ہر طرح پرارتھنا کرتا تھا ہر طرح پریت دکھلاتا تھا
پھر سام۔ دام اور دند بھید چاروں پرکار سمجھاتا تھا
دیکھ اسبر کی بوٹھٹتا۔ لگی ہر دے میں چوٹ
بولیں سچی نظر سے کرتے کی اوٹ

”ہے مورکھ یاد رکھ یہ تیرے پچھلے پالوں کا سایہ ہے
جو سونے بن سے تو مجھ کو اس جگہ چرا کر لایا ہے
گو ہزار جگنو روشن ہوں لیکن نہ کملنی کھلتی ہے
سورج جس سے نکلتے ہیں وہ انھیں کو دیکھ چلتی ہے
میری یہ آنکھ کملنی ہیں سورج سماں سری رگھو ور میں
تیری یہ مدد ماتی باتیں ایک جگنو سے بھی کمتر ہیں
میری اور ان کی شان کو تو نشہ! کچھ بھی پہچانتا ہے؟
ان کھرے کرارے بالوں کی کیا نہیں تو طاقت جانتا ہے؟
افسوس انھیں چوسد ہوتی تو ابھی تجھے بٹلا دیتے
دم بھر میں شان و شوکت کو مٹی میں تیرے ملا دیتے
گر آج نہیں تو کل ہی سہی جلدی ہی وہ دن آتا ہے
ہے ابھانی ہے ہٹ دھرمی تو کرنی کا پھسل پاتا ہے

کرودھ چڑھا دش شیش کو سنکر یہ گفتار
 آنکھیں اپنی لال کیں اور کھینچلی تلوار
 ”بس خبردار ہو اے سیتا!
 کیا کال سے تو نے سنی نہیں
 چلتی ہے زبان بہت تیسری
 طاقت میری جرات میری؟
 بس جلدی مان حکم میرا
 ورنہ تیرا سر کاٹوں گا
 یہ گستاخی تیزی تیرمی
 دم بھر میں ابھی بھلا دوں گا
 شرمی سیتا جی کا بچن!

”چل رہے پانی بات کی کیوں کرتا ہے بکبا دے؟
 دھنش گئی یہی بات کو دل میں کر لے یاد
 گر میری کر پاچا تھا حق
 بل بھتا تو بل بھومی ہی میں
 تو یو دھان میں جو رہے بس
 تیرے سونے کی لنگا پر
 سچی ستونتی ناری کا
 ورت پت برتا کشرانی کا
 تو مجھے اکیلی جان آج
 پنجرے میں پھنسی شاگھنی کو
 تلوار مجھے میرے ست کو
 میرا یوتر اور پاک ہو
 میں بڑی خوشی سے کہتی ہوں
 احسان ترا ہو گا مجھ پر
 پر یاد رہے بیکس کا خون
 یہ ہی تلوار لال ہو کر
 تو وہیں دھنش توڑا ہوتا
 مجھ سے ناتا جوڑا ہوتا
 میں تجھ کو اب دھکارتی ہوں
 نفرت کی ٹھوکر مارتی ہوں
 ست آسمان پر رہتا ہے
 ہر وقت پر اں پر رہتا ہے
 سینہ زور ہی دکھلاتا ہے
 منگی تلوار دکھاتا ہے
 ہرگز بھی کاٹ نہیں سکتی
 ناپاک یہ چاٹ نہیں سکتی
 مجھ پر تلوار خٹا دے تو
 جو دکھ سے مجھے چھٹا دے تو
 روئے گا تیرے دامن پر
 آئے گی تیسری گردن پر

حسرت کی نگاہ ہے تاروں میں
 مجھ بے گناہ کا بکیس نکا
 سنسنار ہی ہے ہوا جو یہ
 دوزخ کی آگ بھڑکتی ہے
 تیرا ادھر مٹسرا یہ ظلم
 ان پیڑوں میں ان پتوں میں
 اور آسمان سب تکتا ہے
 یہ خون کیس چھپ سکتا ہے؟
 سو میرے لیے شہادت ہے
 وہ تیرے لیے قیامت ہے
 وہ سرو ہیا پی گنتا ہے
 کوئی بیٹھا یہ سب سنتا ہے

گانا

کر پاندھو رام ہمارا دشن دشن دکن رہا ہے
 پستی پت راکھن ہارا۔ انکھیں جھلک رہا ہے
 دھرن بیج جل آکرے برکش پھول پھل پات
 ڈار ڈار میں پات پات میں۔ وہی رام درسات
 سدا پر بن پالن ہارا بن بن بہک رہا ہے
 بیج میں جیسے برکش ہے۔ کھن میں جیسے میر
 میرے ہر دے میں تیرے کھرگ میں رہا ہے تیوں رگھو
 جو ہے جگ کا اجیہارا۔ گھر گھر چمک رہا ہے
 رگھندن کے اگن بان سے پران ارے کیوں کھوئے؟
 پت ورتا کی کرو دھانل میں بھسم ارے کیوں جئے؟
 تیرے شرکال پکارا۔ نشدن لپک رہا ہے
 دل آرام اس کو کہیں جس میں دل ہو رام
 وہی رام آرام ہمارا۔ گاؤں رادھے شام
 ہوا تو کیوں متوارا۔ ہسٹ کر انگ رہا ہے
 یہ سننے ہی بدن میں لگ گئی اسکے آگ
 ساتیں ساتیں کرنے لگا جیسے کالا ناگ

بھر پاتھ اٹھایا مارنے کو
 بس اسی سے مندو دری نے
 جب سمجھایا مندو دری نے
 نشچریوں کو یہ حکم دیا
 اک ماہ کی خدمت دیتا ہوں
 تو کرنی کا پھل پاوے گی
 بس اسی طرح کہتا کہتا
 نشچری ڈرانے لگیں انھیں
 ان میں ایک نشچری تھی لائق خوش کام
 رسم سا سے تھا اسے ترحبٹ اس کا نام
 سب رات شیوں کو بھی لیا بلانے شباب
 سب سے وہ کہنے لگی رات کا اپنا خواب
 ”بھنوری سینو دھیان لگا
 ماننا پڑے گا اب تم کو
 میں نے سینے میں دیکھا ہے
 گر وجہ پر چڑھ کر دشمن میں
 نشچر سینا سنگھار ہوئی
 جا ملیں سیارہ گھونندن سے
 ہے رات کال کا یہ سینا
 دو چار روز کے ہی اندر
 بس اسی لیے میں کہتی ہوں
 ہم تم تو اچھی بنی رہیں
 اس ترحبٹ کی باتیں سنکر
 چرنوں میں گریں جگد مہا کے

خنجر ہاتھوں پر تول لیا
 ”انجیت انجیت“ کہہ روک دیا
 تب اس نے روکا غصہ کو
 ہر طرح ستاؤ ستیا کو
 گر بھر بھی نہیں اتر ہوگا
 یہ خنجر اور یہ سر ہوگا
 راون مٹلوں کو چلا آگیا
 جس طرح دشمن سکھا آگیا
 جو کچھ بھی ہے سینا میرا
 آگیا میری کہتا میرا
 راون کے درون آئے ہیں
 اس نے سب شیش ٹٹائے ہیں
 بانر نے لنگ جلایا ہے
 یہ پری بھیش پائی ہے
 سندھ نہیں سچا ہوگا
 ظاہر یہ سب قصہ ہوگا
 لگ جاؤ سیا کی خدمت میں
 کچھ نہیں فائدہ فطرت میں
 سب اپنے من میں ڈرنے لگیں
 اور سیوا ان کی کرنے لگیں

تھوڑی دیر کے بعد سب گئیں نوا کرنا تھ
 ترجبٹا سے بولیں سیبا۔ جوڑے کے دونوں ہاتھ
 "تو میری دھرم کی مانتا ہے
 جھوٹے دنیا کے جھگڑوں سے
 لکڑیاں بین میں لاتی ہوں
 میں چستا بنائے جیتی ہوں
 تیری بھی پریت بھون ہوئی
 اب نہیں سہا جاتا ہے برہ
 ترجبٹا نے دیکھا جیسی سیٹا کا سنتا
 سمجھا یا رگھو ناٹھ کا
 "متھلش کشوری دھیر دھو
 اس سور یہ بنش کا رام سور یہ
 تھوڑے سے برکشا کے دن میں
 جو ورنا کے دھرم کے
 رنجور ہوئیں اور سیتہ سے
 میں دھنیہ یاد دیتی ہوں میں
 سیکھوئے استر لیا دنیا کی
 پتی دیوہ میں جنون رکھنا
 پتی کے ہست بلج محل سچ کر
 بے پتہ جھوٹ کر پھر پتی سے
 آخر اب چستا بنالی ہے
 سنا باش مر جبا دھنیہ یاد لیتا
 سیتا کا جیون رکھنے کو
 "اب رات میں اگنی ملے کہاں"

اچھا میری پوری کر دے
 اب تو میری کتنی کر دے
 تو جیسی ذرا سہارا دے
 جا کہیں ہے تو اگنی لا دے
 اور ان شتوں سے بچو نگلی میں
 بستر ہے یہیں جلوں کی مین
 ان کو برہن پر تاپ
 کیوں ایسی بے گل ہوکل سے؟
 اب ادے ہوا اڈیا چل سے
 اس لیے ذرا دھیرج دھریے
 بس اس سب کا پاکن کرے
 پی خون ششیر نہ سکھایا تے
 اب تک پتی دھرم بھجایا تے
 ست دھرم پتی مدت سیتا سے
 رہنا اس طرح قیسیا سے
 بن میں آ کر سنکٹ سہنا
 یوں ناہر کے منہ میں رہنا
 انگلی نہ کسی کو اٹھانے دی
 اور شرم نہ جہانے دی
 ترجبٹا تیار ہوئی جلدی
 یہ کہہ کے وہاں سے وہ چل دی

جب چلی گئی وہ تر جٹا بھی تب سیتا نے سنتا پ کیا
سوامی کے پریم میں گد گد ہو رو کر اس طرح بلا پ کیا

گانا

”جب تک پران پیارا نہ ہوگا
بھر غم سے کنا رہ نہ ہوگا
تقدیر میں اب یہی مصیبت کی گھڑی ہے
بدھنا کی بھی اس وقت نظر مجھ پہ کڑی ہے
وہ دیکھو میری جان میرے پیچھے کڑی ہے
اور موت مجھے لینے کو تیار کھڑی ہے
اب پران تیاگ دوں ہی بس جی میں اڑی ہے
برصا اب تو گوارہ نہ ہوگا
بس سر بلند اے پہاڑ پیچھے کو ہٹ جا
پانی کے سمندر ابھی تو خاک سے پٹ جا
اے بانی نیرنگ فلک جلد الٹ جا
پتھر نلی اور زمین ذرا تو ہی تو پھٹ جا
اوستیتا او دھیرنا تو سامنے ڈٹ جا
نا تھکا اب نظارہ نہ ہوگا
رگھ بنیشوں کے خون ذرا تو ہی ابل جا
اے سروچاند آج تو آتش سے بدل جا
اے رہنما ہوا تو ہی اوپر کو اھیل جا
اے حسرتِ دل آج ذرا تو ہی سنبھل جا
اور روح ادھیو آتما بس جا تو نکل جا
روتے روتے گزارہ نہ ہوگا“

نہایت

تھے اشوک کے برکش پہ چھپے انجی لال
دیکھ جانکی کی دشا دسی انگوٹھی ڈال
گرتے ہی انگوٹھی کے سوچیا
سیتاجی دوڑیں اٹھانے کو
وہ مندری من کی موہن تھی
کوشل کشور رکھو نندن کا
جس سے انگوٹھی پہچانی
پھر خیال بندھ گئے کچھ ایسے
انگنتی جلی پار ہوئیں

”مندری تو بیشک انھیں کی ہے“
 چھاتی سے لگا کر پیار کیا
 پھر سوچا ”یہ کیسے آئی“
 بن سکے نہ جادو سے ایسی
 معلوم ہی ہوتا ہے اب
 یہ وہ توڑے بہادر ہیں
 بزدل گئے خیال جب ایسے ہی
 اتنے میں آشوک کے اوپر سے

یہ جان لگائی آنکھوں سے
 پھر جو ما اس کو ہونٹوں سے
 بیشک اس میں اندیشہ ہے
 یہ خیال سر اسر جھوٹا ہے
 ان کے پرانوں کا خطرہ ہے
 ایسا بھی نہیں ہو سکتا ہے
 تب روح یکا یک گھبرا گئی
 یہ درد بھری آواز آئی

گانا

جے ہو شری رام رام رام سیار رام رام رام
 اودھ ناتھ - جگت ناتھ - سیتا ناتھ - دینا ناتھ
 رام رام رام اودھ پتی رام رام رام
 ماں! کیسی گھبراہٹ ہے من میں دھارو ذرا دھیر
 اب دل بل سا جے آتے ہیں لنکا میں شری رگھویر
 سگریو سے مل کے کشن دھرم کی ایسی تدبیر
 میں - حد - لینے کو آیا ہوں ماں سنو تمہارے تیر
 سیار رام رام رام جے ہو شری رام رام رام

دھیان لگا کر جب سنی یہ پیاری آواز
 بولیں ”ایسا کون ہے جانتا ہے جو راز؟“
 جو برکش کے اوپر بیٹھا ہے جو چھپ گئے بایں کرتا ہے
 جس کی شرد نامرت باقی سے یہ امرت چرت برستا ہے

جو جان رہا سب بھیدوں کو اور بیچ پریت کا ہوتا ہے
 وہ کون ہے اور کہاں کا ہے کیوں نہیں وہ پرکٹ ہوتا ہے؟
 اگیا پاکرمات کی۔ پرکٹے پون کمار
 ڈریں دیکھ کر جانکی روپ بازار کمار

بجنگ بلی نے جب دیکھا ماما تو مجھ سے ڈرتی ہیں
 پیچھے کو ہٹتی جاتی ہیں کچھ بات چیت نہیں کرتی ہیں
 تب کہا انھوں نے ہے ماما اپنے دین وایماں کی قسم
 کرنا مدھان کا دوت ہوں میں ہے مجھ کو اپنی جاں کی قسم
 میں رام دوت ہوں ہے ماما اور ہنومان ہے نام میرا
 سدھ آپ کی لینے آیا ہوں کرے سوئیکار پر نام میرا

ہنومان کے بچن سن مٹا بھی سندیہ
 دوت جان رگھو راج کا ہوا ہے میں ہنہ

شریتی ستیا جی بولیں۔

”ہے ہنومان! جلدی سے کہو
 پچھن جی کی کیا حالت ہے
 کس طرح انگوٹھی آئی میاں
 نہ بانر کا کیوں ساتھ ہوا
 پھر یہ بتلاؤ ہنومان!
 مجھ دکھایا کو وہ دکھ بھجن
 پرانوں کے ناٹھ اچھے تو ہیں:
 بھانی کے ساتھ نیکے تو ہیں؟
 یہ بھید مجھے سمجھاؤ تو
 یہ بات مجھے بتلاؤ تو
 رہتے ہیں شاید بھی کبھی کبھی؟
 کرتے ہیں یاد بھی کبھی کبھی؟

یہ سنا بجز رنگ نے چرنوں میں لے آئے
بہج تھی سے آج تک دی سب کتھا سنائے

”پیارے کی پیاری مندری
ہاں اچھے ہیں دونوں بھائی
ماں! خبیہ جانیے یہ دل میں
تم جتنے دکھ بیاں سہتی ہو
لنکا پر دُنکا باجے محکا
بشواس پریم دل میں دھڑے
سورج کے ہوتے تاب ہے کیا
جب اہلا آوے گنگا میں
شیریں جو پھرتے ہیں یہاں
تیروں کی شمع جب روشن ہو
ماں حکم نہیں ہے سوامی کا
لنکا کو آج ہی چوٹ کر
پر کروں میں کیا مجبوری ہے
اب تھوڑے ہی دن باقی ہیں

یہ لایا ہوں بطور نشانی کے
جیون وہاں رہیں بن پانی کے
وہ دکھ ہی دکھ میں رہتے ہیں
وہ دونے دکھ وہاں سمیت ہیں
اب سے وہ آنے والا ہے
پھر رام بچانے والا ہے
جو ذرا اُدھیر ارہ جاوے
تب بھلا بُرا سب بد جائے
مٹوانے دیوانوں کی طرح
سب جلیں گے پروانوں کی طرح
دریہ میں ہی دکھلا جاتا
میں تم کو ابھی بوجھاتا
اسکین اتم کچھ مت فکر کرو
ماں! صبر کرو۔ ماں! صبر کرو۔“

سُنے بچن بجننگ کے ہوا ہر سے میں جن
تھوڑی دیر میں سوچ کر بولیں ایسے بچن

”ہیں ٹھے بٹے بھاری کرکشش
تم مجھے دکھائی دیتے ہو
تم ان سے کیسے جیتو گے؟
جھکوان ہی پار لگائے گا

بلوان بھینک کر سولے
چھوٹے اور بھولے بھالے
سندیرہ مجھ پر بھاری ہے
یہ دھرم کی ناؤ تمھاری ہے“

دیکھا ہنوست نے جبھی گھبراتی ہیں مائے
یوگ بل اپنا یاد کر قد کو لیا بڑھانے

اک گنج ہو ایں گونج اٹھی، یو جن بھر کے بل بیر ہوئے
سنگرام بھینکر بکٹان بن بھو دراکار رندھیر ہوئے
بھرائی بجا مارت ڈنکا بھرائے گئی بل کی تپاک
گھبرائے گئی راون کی سین بھرائے گئی ساری لٹکا

دیکھ روپ بجزنگ کا بندھی ہر دے میں آس
ات پر سن سیتا ہوئیں ہو اپورن لبواں
بجزنگی نے جب لکھا بندھی مات کو دھیر

”جے“ کہہ کے رگھو راج کی لکھو کر لیا مشرید۔

”ہے ماما میں کس پوکیہ بھلا یہ پر بھو کی سب پر بھوتانی ہے
ہم بنوں میں بل بدھ نہیں لیکن وہ رام سمائی ہے
اس بات کو سوچو تو مانا! ماروں کو محو کھا جاتا ہے
ہے بانس برابر جو ہاتھی چوٹی سے وہ گھبراتا ہے
اس میں میری کیا طاقت ہے اور کمال کسی کی یکتی ہے
یہ سب پر تاپ سوامی کہے اور ایک آپ کی شکتی ہے
کیا مجھ میں کیا اس میں اس میں سنسار میں مانتا تھیں تو ہو
طاقت کی بل کی بدھی کی ہر چیز کی دانتا تھیں تو ہو
نشچر پر تم نے نظر نہ کی اسلئے کہاں شکتی اس میں؟
وہ تو مردے سے بدتر ہے ہے کمال بل اور بدھی اس میں

ہے شگفتی روپی جیگد مہا
 ید کر پاد رشت ہے تیری ماں
 ہم تیرا آسرا سکتے ہیں
 تو کال سے بھی لڑ سکتے ہیں
 یہ کہہ کر سنگد کھڑے ہوئے
 مستک چرنوں میں جھکا دیا
 اپنے بلوائی بالک کو
 ماں نے ہاتھوں میں اٹھالیا

شری سیتا جی نے کہا

بل بدھ گن ندھ تو ہو وے گا
 بدھی بھی دی نکتی بھی دی
 جا میں نے تجھ کو شکتی دی
 بکتی بھی دی بھکتی بھی دی
 ہو جاؤ اجر امر بیٹا
 آشیر باد میں دیتی ہوں
 تم سدا ہو انوچر بیٹا
 رگھو ناٹھ سہایک رہیں سدا
 وہاں رام دلارا بھی ہوگا
 جس جگہ رام اسمارک ہو
 وہاں ذکر تمہارا بھی ہوگا
 جس جگہ رام چرچا ہوگی



نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رمان اور ہمارے نائٹوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی نگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقلوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں سر میں بک سیر کو دی جاتی ہیں جنہیں بک سیر ۱۰ یا ۲۰ یا ۳۰ میں بیکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کارگر ایک کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ گراہک جب ایسی کتاب کو گھر لے کر جاتا ہے تو چھپتا ہے گراہک کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر کتاب کے اوپر اپنی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر "رادھ شیم" یا "رادھ شیم شوشٹھ" یا "طرز رادھ شیم" چھپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں ہمارے یہاں کی کتابوں پر ہمارے یہ دستخط ہوتے ہیں انہیں پہچان لیجئے۔

Radha Shyam Shoshth

نیا زکیش :- رادھ شیم کتھا واچک
مالک :- شری رادھ شیم پستکالیہ بریلی

لنگا دکن

شری رام کتھیا ۱۴

(سندر کاٹھ)



نپال گورنمنٹ سے کتھا واپسی کی پدوی پر ایت
کیرن۔ کلاندی۔ کادیہ۔ کلابھوشن۔ شری ہری کتھا وشارد کوی رتن

پرکاشک

شری رادھ شیا م پستکالپیہ بریلی

(جلد حقوق محفوظ میں)

ادم

شری رام کتھا سنکھیا ۱۴
(سندرکانڈ)

لکاردی

لیکھک

میپال گورنمنٹ سے کتھا وچس پتی کی پدوی پراپت :-
کیرتن بکلا بھی - کاویہ کلا بھوشن - بری کتھا وشارو - کویرتن -
پنڈت راوے شیا م کتھا و اچک

پرکاشک

سری رافے شیا م پیتکالیہ بریلی

دسویں مرتبہ ... اجلد ۱۹۶۲ء قیمت ۲۳ روپے

بہ اہتمام پنڈت رام نرائن پامھک پرنٹر

شری راوے شیا م پریس بریلی میں چھپی

مرکزِ کھانا

ناکھ اب تو بھائے بٹے گی؛ بگڑی میری بناتے بے لگی
چننا کے سبب جو کھلے مر جھائے کل سے
وہ شوک نے کھیرا ہے کہ کل سے نہیں کل سے
یہ آگئی ہے گرہ و شاخس کرم نے پھل سے
گردیو اُبارو مجھے اب دھرم کے بن سے
دکھ میرا ہٹاے نیکی

دھنوتری بن او شادی جلدی سے کھلاؤ
بنکر سکھیں شیکھر سنجیون ہی پلاؤ
یا جو بھی ٹھیک ہو اسے تم کام میں لاؤ
اکٹھ کر تیرے گن گاتے کامڑے کو جلاؤ
اب نہ زیادہ رُلا سکیگی

واسول کو برا کٹھ یہ ابھیسیر نہیں ہے؟
کیا کاٹنے کو آپ پہ شمشیر نہیں ہے؟
خوشید فلک پر چھپا بس بہر نہیں ہے؟
پر تھوئی پہ پر لیدہ ہوتی ہے اب دیر نہیں ہے!
اب تمہیں کو سنائے بیٹی

آفت اسی پہ زیادہ ہو جو صاف جاگ رہو؟
انصاف کرو نیاے کے پابند اگر ہو
یہ سر ہو میرا سجدہ کو اور آپ کا در ہو!
بقی یہ "رادے شام" کی منظرِ نظر ہو!
اب نہ دیری لگائے بیٹی



سیتا جی نے جب دیا - سچا آشیر باد
 پر مدد سری بھگت نے - پایا پریم پر ساد
 شری مکھ کی شہا شش سکر - انجنتی لال آئند ہوئے
 پہلے جیسے تھے کرپا پاتر - اب اس سے یہ چہند ہوئے
 پھر پریم میں ایسے ڈوب گئے - کچھ کہا نہیں خاموش ہوئے
 پا کر شکتی جھوٹے لگے - پا کر بھگتی مد ہوش ہوئے
 شیش نام بولے چن - کھوڑی دیر کے بعد

”جنم سچل میرا ہوا - پایا آشیر باد
 ہے ماما - اب یہ بنتی ہے - چھ کو کچھ بھوک ستاتی ہے
 یہ پیڑ پھلوں سے لدے دیکھ - طبیعت میسی للپاتی ہے
 جو رکھوالی مالی میں یاں - سو گیا کاجھ کو بھجے ہے نہیں
 جب کرپا در شٹی ماما کی ہے - پھر کوئی بھی منشتے ہے نہیں“

دیکھ بدھ اور ویرتا - بولیں سیتا ”جاؤ
 شری رکھو پت کا نام نے - بیٹھے پھل کھاؤ“

گانا

کپ جاؤ پھل کھاؤ

نر بچے ہو لوٹ نہیں آؤ

تیرا سب کام سچل ہو۔ میرا ورداں سچل ہو
 ملے جو پھل وہ سچل ہو۔ ہاں ہر سے من لگاؤ
 ہے دعا میری تیرا بال بھی نہ باکھا ہو
 یہ بھی اچھا ہے کہ یہاں کی کچھ سیوا ہو
 جاؤ پھل کھاؤ۔ تیری بچے ہو سچل نشا ہو
 سنگ ہو موم تجھے۔ شمش تجھے درد ہو
 آگ پانی ہو تجھے۔ کال تیرا کورہ ہو
 ہے "را دھے ستیام" پاپ

آگیا پاکرات کی۔ چرن لڑا کر ماتھ

را چندر کا نام لے۔ توت چلے کپ ماتھ

جس ڈالی پر ڈالی نگاہ۔ وہ ڈالی پھر ڈالی رہی
 پھل پھول توڑ سب پھینک دیئے۔ سبزی زردی ملالی نہ رہی
 خوش ہو ہو کر کلکار مار۔ ورگشوں کو جڑ سے ملائے لگے
 جلدی جلدی سے چھانٹ چھانٹ۔ پیٹھے پیٹھے پھل کھائے لگے
 پھل کھا کر پیڑ اکھاڑتے تھے۔ پھر سندھ میں انہیں بہاتے تھے
 جو رکھوالی مالی تھے وال۔ سو مار کے انہیں بھگاتے تھے
 پھرے والے باغبان۔ جبکہ پوتے لاچار
 راون کے دربار میں۔ جا کر کرمی بیکار
 سوامی ایک بانر آیا ہے۔ وہ باغ اسٹوٹ آ جا رہا
 پھل کھانے کی کچھ بات نہیں۔ پردہ تو پیڑ اکھاڑ رہا
 بانر ہے نہیں۔ بلا ہے وہ۔ یا پر لے کا وہ ہلکارا ہے
 باغیچے کو بہا رہا ہے، اور ہم سب کو۔ بس مارا ہے

رکھوالوں کی ٹیرسن۔ حکم دیا۔ دشما تھ
 "جاو بھگادو کیش کو" آگنت بھٹ کئے ساتھ
 نشچر آئے ہیں بھت۔ دیکھا جب ہنومان
 برکش بلا کر زور سے گرجے میگھ سمان
 سنتے ہی شد نشچر لرزے۔ پردے کا دیں کے پھٹنے لگے
 بجزنگ نے رنگ وہ دکھلائے۔ بد رنگ ہوئے منہ پھرنے لگے
 کچھ تیج دئے کچھ کھوند دئے کچھ پیڑ گرانے بھٹکائے دئے
 کچھ پکڑ سندھ میں پھینک دئے کچھ پونچھ میں بانڈھٹائے دئے
 بجزنگی نے رن رنگی نے چھن میں سینا بر باد کر دی
 کچھ بچے کچھ ادھروں نے پھر۔ راو ن یہ جافز یاد کر دی
 راو ن کرو دھت ہوا شن ٹیر دوسری بار
 اسی سے سینا بہت۔ بھیجا اکش کمار
 ادھر ملی بجزنگ نے۔ اڑتی دیکھی دھوڑ
 سمجھاسن میں بس تبھی اب کی ہے اک شور
 پھر اٹھاس کر کے گرجے۔ تھی طرز بنی انداز نسیا
 یک برکش اکیھاذا اور مارا۔ بیجا رہے کاٹنے لوٹ گیا
 جھٹ پٹ سے تچھن کو دپڑے۔ اور گردن پکڑ دیا۔ جھٹکا
 ایک لات لگائی چھاتی پر۔ پھٹ گیا کلیجے اکٹھے کا
 بجزنگ شیر کی مورت دیکھ۔ بھری کی طرح مہیا نے لگا
 جیو آتا دیہ سے اکٹھے کی۔ بس جلدی جلدی جانے لگا
 تب جھکے سین پر پون تنے۔ مانو شونت کے پیاسے ہیں
 رپو لے بلائے یوں گویا۔ پانی کی پوچ بتاٹے ہیں
 چٹکی میں چٹ پٹ شتر ہوئے۔ چھن بھر کو پر لے دکھائی دی
 کچھ جان چراکے بھاگ چلے۔ جا کے پھر وہاں دہانی دی

گانا

تیری شاہی میں تباہی ہے دُہائی ہے دُہائی
 باغ واڑھی کھیتی کیاری۔ بانرے نے ٹوٹ کھائی
 توڑ کے۔ مروڑ کے۔ جھکوڑ کے۔ پنچوڑ کے
 برباد باغ کر دیا۔ فزیاد ہے فزیاد
 اکٹے کنور کا چھ ہوا۔ بیداو ہے بیداو
 راج ڈنڈ ہو پر چند۔ انیتھا نہیں بھلائی

سینیتیہ

راون نے فزیاد جب۔ سٹی میسری بار
 اکٹ کنور کی مرتیوشن۔ بولا ذرا وچار
 "اندر جیت بیٹا اُٹھو۔ ابھی اسی چھن جاؤ
 بکٹ ہانرا ہے کوئی۔ پکڑ یہاں پر لاؤ
 دیکھوں گا میں کون ہے۔ ایسا پانی دار
 جس نے میرے اکٹ کو۔ دن میں دیا سنبار
 دیکھ اندرجیت کو آدھر بنے پون کے پوت
 تاڑ لیا اب کی دفعہ۔ آتا ہے یکم دوت
 پھر گرج تروج ترور اکھاڑ۔ یکبار وار بھر پور کیا
 رکھوان سہت گھوڑے ارے۔ رکتھ توڑ کے چکنا چور کیا
 تھے ساتھ انگ رکشک جتنے۔ بجرنگ بلی نے سب مارے
 پھر اندرجیت کے پاس جائے جے را گھویندر کہہ کلکارے
 مشک پر ہار کر چھانی پہ۔ چڑھ گئے برکش پہ کپ رانی
 اُس اندرجیت سے یو دھا کو۔ مکا کھا کے مورچھا آئی
 جب جگا تو جگتے ہی اُس نے ہر طرح سے اپنی مایا کی
 بجرنگ بلی سے بس نہ چلا۔ سب دھول میں مل گئی چاہا کی

چڑھے ہوئے تھے برکش پہ۔ پون پوت کپ رائے
 اندرجیت تھا بھیم پہ۔ بولا یوں جھنجھلائے
 ”ڈالی ڈالی دوڑ کر۔ کیوں دکھلاتا جال؟
 بندی کرتا ہوں ابھی۔ اپنے لئے سنبھال
 میں اندرجیت کہلاتا ہوں۔ اور میگھنا دے نام میرا
 شتروؤں پر رن میں جے پانا۔ یہ رہا سدا سے کام میرا
 پرانج خیرے یہ تجھے کو۔ یم لوک نہیں پہنچاؤں گا
 سمکھ شریکان پتاجی کے۔ بندی کر کے لے جاؤں گا
 ہنومت بولے کس لئے کرتا کوری بات
 کہنے سے کیا لا بھ ہے دکھا کچھ کرامات
 یہ تجھے سے کچھ ہو سکے نہیں۔ تو باپ کو اپنے بلوالے
 کیوں کھڑا ہوا منھ تکتا ہے؟ کچھ اور بھی بھالے چمکالے
 تیرا میرا سنگرام ہی کیا؟ میں تجھے کو کھیل کہلاتا ہوں
 تو میگھنا دکھلاتا ہے۔ میں رام واس کہلاتا ہوں
 تو اندرجیت چھلوالا ہے۔ میں کام جیت بلوالا ہوں
 تو دیک لے کر چلتا ہے۔ میں رام شرے آجیالا ہوں“
 بگڑا اٹھا یہ بات سن۔ وہ دوش شیش کھار۔۔۔
 برہم اترے کر کہا ”روک یہ میرا وار
 مجھ کو تو مجھے باندھنا ہے۔ سوا بھی باندھ لے جاؤں گا
 دس بیس نہیں میں سو پچاس۔ کرتب اپنے دکھلاؤں گا
 تو یو دھا ہے سند بیہ نہیں۔ شور تا تیری میں مانتا ہوں
 لے برہم پھانس اب پھینکتا ہوں۔ اور اس میں تجھے باندھا میں
 کہا انجی لال لئے اب نہ رہا سنگرام
 بندھن ہے یہ دھرم کا۔ بل کا اب کیا کام؟

یہ برہم استریہ برہم بھائش۔ یہ برہم بان ہے برہما کا
 میں اسے کاٹ سکتا ہوں پر۔ اس میں اپہان ہے برہما کا
 جن راچند ر پر شوتم کو گیا نی۔ جن نش دن رتے ہیں
 جن کا کہ نام لینے ہی سے۔ سنسار کے بندھن کٹتے ہیں
 پھر یہ بندھن کیا ہے؟ لیکن کچھ ادب دھرم کا ہے اس میں
 ات ایو سوامی کے کاریہ۔ ہریت۔ یہ سیوک بندھتا ہے اس میں
 یہ کہہ کر بندی ہوئے سویم۔ برکشول کے ڈائے چھوڑ دئے
 بندھتے بندھتے بھی ناہرتے۔ بیوں کے کھجے توڑ دئے

گانا

بھرنگی جنگی۔ دل میں دھاڑے اکیلا
 نئے سنگ سے نئے رنگ سے۔ نئے ڈھنگ سے
 نشچر ساروں کے دل دہلا دے ایسی جنگ سے
 جلی بل میں بڑا متوالا۔ چلے جھوم جھوم جھوم
 گئی گئی میں بڑا گن والا۔ چلے جھوم جھوم جھوم
 کرے کرے گرجن۔ مار تے نندن
 جنگی زمانے والا۔ چلے جھوم جھوم جھوم
 یشی یش کو بڑھانے والا چلے جھوم جھوم جھوم
 رگھو راجے "را دھے شیا م" سنا کرتے نئے ڈھنگ سے
 راون کے دربار میں۔ پہنچے جی بھی کپیش
 دیکھ انہیں کرو دھت ہوا۔ اور بولادش شیش
 "تو کون۔ کہاں کا ہے بنرے؟ کچھ اپنا پتا دے تو؟
 کیوں باغ اجاڑا ہے میرا؟ کیا کارن تھا بتلا دے تو؟
 تو نے لنکا کے راجہ کا۔ کیا نام کان سے سنا نہیں؟
 اس قدر ڈھیسٹ اور غڈر ہوا۔ میرے پر تاپ سے ڈر نہیں؟

مارا ہے اکش کنور میرا۔ بتلاتیرا کیا حال کروں؟
 تو ہی نیائی بنکر کہہ دے۔ کس طرح تجھے پا مال کروں؟
 برہم استر سے مکت ہو۔ یو لے شری مہومان
 ”راجن میری بات کو سنو لگا کہہ سکان!

سچہ اندر سر و داشتند۔ بل بدھ سندھو فرو وند ہیں جو
 رگھو نندن رگھو دور راگھو سیندر شری راجندر رکھ کمن ہیں جو
 جو ایت استھت پر لے روپ۔ پالک پو شک سنہادک ہیں
 بھر کٹی میں جن کے وودھ ہری ہر سندا مار کار یہ پر چالک ہیں
 جو دشتر کھ۔ اجر۔ بہاری ہیں۔ کہلاتے ہیں رگھو کل بھوشن
 ریکھی تھیں جن پہ شورپ نکھا۔ اور وودھ جنھوں نے کھروشن
 پھر اور یاد کر لو جن کی۔ ناری کو ہر کے لائے ہو!
 میں انہیں رام کا سیوک ہوں۔ تم جن سے بیر بڑھائے ہو
 میں اس لنکا میں آیا تھا۔ مانا کا پستہ لگائے کو
 اتنے میں بھوک لگی مجھ کو۔ جی لپیا یا پھل کھانے کو
 مہمان کی تم نے خبر نہ لی۔ کیا خوب تمہاری خصلت ہے
 پھل کھا کے پیر توڑتا ہے۔ بانر کی تو یہ عادت ہے
 سوامی بھو جن پا لیتا ہے۔ تب داس پر سادی پاتے ہیں
 اس کارن بھو جن سے پہلے۔ بھگوان کو بھوگ لگاتے ہیں
 میں نے شری رامارپن کر کے۔ اُن ورکشول کے پھل کھائے ہیں
 ادھکار نہ تمہیں پر سادی کا۔ اس کارن توڑ بہائے ہیں
 شریان ذرا تو کریں دھیان۔ سب کو اپنا تن پیارا ہے
 نشپروں نے جب مجھ کو مارا۔ تو میں نے ان کو مارا ہے
 اب میری کچھ پرار تھنا۔ سنئے دھیان لگائے
 بنا کہہ بنتی نہیں۔ سے وہ پہونچا آئے

شری سیاماں کو دُکھ دیکر - تم بھاری بھول کر رہے ہو
سنار میں اپیش کو لیکے - بن آئی موت مر رہے ہو
سب پیچھے سے پچھتاتے ہیں - جو ہیں دشیش غصے والے
نکٹ پر لے کا ہے پردیش جیتن ہوا لے لنکا والے
ات ایلاچت ہے بیر چھوڑ - پہچاؤ وہاں سیاماں کو
شری رگھندن کی چھایا میں - پھیلاؤ اپنی پر پچھتاؤ
راولن بولا "مون ہو - ادھک نہ کر بواؤ

چور ہے سینہ زور ہے اور بنا استاد
ہے دھاک دھرن سے لگن تلک - یہ اُدے است بھئی ہیں ہے
آگیا کاری میں سور یہ چندر - ویجھو مست مجھ ہی میں ہے
ٹمک میری تیوری چڑھنے سے - یہ بھون چودھوں ڈرتے ہیں
گرہ کال - شیش - کو پر - ورن میرے گھر پانی بھرتے ہیں
سو برومی ہنسی آئی مجھ کو - یہ اوٹ پٹانگ تیری سکر
اُس ادھم تپسوی بچے کو - کس طرح بکھانے چن چن کر
او بانر تو کس دھیان میں ہے - مالک کو اپنے سمجھالے
اس بانر والے تپسی سے - کیا اور جائیں لنکا والے
ویر انجی لال کے - رکت ہو گئے ہیں

بھاؤ دبا کے کرو دھکا - بولے ایسے ہیں
"تو نے جو ان کو ادھم کہا - سوشان نہیں سمجھ گھٹتی ہے
کتنی سی پھینکے خاک کوئی - سورج پر نہیں پہنچتی ہے
آگے مرتپو کے دن سمیپ - تو اسی لئے سٹھیا لئے گیا
کہنا میرا بیکا رہے سب - تو تو سچ مج بورا لئے گیا
میرا جو بکاتا ہے - سو کچھ بھی کام نہ آئے گا
تو مٹھی موندے آیا ہے - اور ہاتھ پسا رہے جلے گا

شری راجندر کو دھیائے گا۔ تو دیو بدھوئی نہ کھیں گی
اور اس کا ر میں بھرا رہا۔ تو لاش پہ مکھی پھنکیں گی
گنا

ارے وشکندھر۔ سچ۔ ابھمان

بھائی بندھ اور کم قبیلہ۔ متر۔ تر یا سنان
فوج خزانے مال اناری۔ گھوڑے گج۔ رتھ بان
ایک وناسب ہی چھٹ جائیں تو ہے اور مان
اور ستوؤں کی کیا کہنے۔ دور کا ہے سامان
ساتھ نہ جاوے یہ شریہ بھی جس پر بڑا گمان
کھان پان نہرا مایا میں۔ بھول رہا نادان
اب تو سچ کر تو یہ سمجھ لے۔ جو چاہے کیا
پنیہ پاپ تیرے سنگ جادیں کر تو اتنا گیان
”رادھے شیان“ نام رہ جاوے جب تک رہے جہان
جیت جیت

راون سے مہاراج کو۔ کہاں اس قدر تاب
کرودھ یکت ہو کر وہیں۔ دیا جواب شباب
”لے میرے دیو صاع و کھو۔ بانہ پورا گیوا دی ہے
دیکھنے میں سیدھا سادہ ہے۔ واستو میں پورن فساد ہی ہے
سچ گھنڈ میں پھولا ہے۔ ان دونوں تپسی بچوں کے
سراسر اس کا عن سے الگ کر۔ سامنے ہماری آنکھوں کے
کھینچ گئیں بیسیوں تلواریں۔ چاہا مہومت پر وار کریں
بھالوں پر انہیں اٹھا لیویں۔ اوپر تیروں کی مار کریں
ٹھہری اچانک آگئے وہاں بھبھش رائے
یو لے کھڑو ہو رہا۔ یہ کیسا اشیائے؟

شری مہاراج کچھ سوچو تو۔ سب جگہ دوت کی معافی سے
تم نیائے وان کھلاتے ہو۔ یہ کتنی بے انصافی ہے

یہ راج سبھا ہے ہے بھائی۔ انیاے نہ یہاں کیجئے گا
 بد دند ہی دینا ہے اس کو۔ تو کوئی اور دیکھئے گا
 اب تو سب کہنے لگے "ٹھیک بجا ہے رائے"
 تباہ شکنہ دھرنے کہا "ہو پھر اتیہ آ پائے"
 بے پوچھے پوچھے سے بانہ نے۔ کیوں باغ آجاڑا سارا ہے
 اس لئے پوچھا کرو اسے۔ بس یہ فرمان ہمارا ہے
 گھی تیل سے بھیگے ہوئے دستر۔ بندھوا دو پونچھ میں بانہ کی
 پھر آگ ذرا سی کھڑی سی۔ گھوا دو پونچھ میں بانہ کی
 جب جلی پونچھ سے جانے گا۔ تو سوامی کو اُکسائے گا
 لانے کے لئے تیسوں کو۔ ات بشلکھ تیار کرانے گا
 سنکراہ۔ آگیا۔ ہنسے ملی ہنومان
 آگیا بیچھا سوچتا نہیں ہے یہ نادان
 ہے سرسوتی شارداماتا۔ تو آج سبھا ہے ہوتی بیشک
 اب ناچ نچا کے میں اس کو۔ سب اس کی کھو دوں گا اک بک
 راج آگیا وش آگیا کاری۔ یہ ساری رچنا رچتے تھے
 گھر گھر سے تیل دستر آئے۔ بانہ کی پوچھ پوچھتے تھے
 لنکا میں خاصہ کو تک تھا۔ بوڑھے بچے سب ہنستے تھے
 اس اور بیون ست ہنومان۔ کچھ اپنی لیلیا کرتے تھے
 وے دستر لگاتے جاتے تھے۔ یہ پوچھ پوچھتے جاتے تھے
 کل شہر کے کپڑے لگا دئے۔ پر چھوڑ نہ اس کا پاتے تھے
 لنکا میں ہا ہا کار ہوا۔ کالا پیلا روغن نہ رہا
 دستروں کا ہوا دوالہ وہ۔ مردوں کیلئے کفن نہ رہا
 بچے بوڑھے اور ترن۔ ہوئے اکٹھے آئے
 کھلواڑیں کرنے لگے۔ ڈھول بجائے بجائے

اندھوں کو تھی کیا خبر۔ سُکھ میں دُکھ کی لاگ
 سارا نگر گھمائے کے پوچھ میں ویدی آگ
 بوڑھے بزرگ جو کہتے ہیں۔ آئی وہ مثل یہاں پر ہے
 ”کھانسی سب روگوں کی جڑ ہے“ اور ”ہنسی لڑائی کا گھر ہے“
 شرمی راجپوت کی یہ بھوتا کو۔ اندھے دینچر کیا جائیں؟
 بجزنگ بلی کی لیدا کو۔ متوائے شجر کیا جائیں؟
 رجنی کے جاتے ہی ترنت۔ بیول ارن ورن مارتنڈ آنھے
 تیول آگ پوچھ میں لگتے ہی۔ ہنومت ہو پر م پر چنڈا تھے
 اٹھاس کر دُرگ پر۔ پنچے پون کمار
 پر تھومی اور آکاش میں چھایا شبدا پار
 لنکا میں بجلی سی چکی۔ پھر گھن سا گھن نن گھور ہوا
 آکار بڑھا جب آندھی سا۔ تو ہال چاروں اور ہوا
 کٹ کٹھ کسک پھن ارگ پھسک۔ دگپال کھسک۔ حرکتی ہوئی
 مہ گن کپت گر دھرن دھنست۔ ات پر بل پر لچیم بھرتی ہوئی
 چل پڑیں ہوائیں انتپاس۔ ترو لٹ لٹ کر گرتے تھے
 آکاس دھراتی ایک ہوا۔ انجنی لال یوں بڑھتے تھے
 اس بھشن آکار میں رہے کچھ سے ویر
 دیر گھ کیا پھر پوچھ کو۔ لگھ کر لیا شریہ
 پڑھ کر آن کنک کنگور ونا۔ کلشوں کو ڈھانے لگے بلی
 پھر ایک جگہ پر بیٹھ گئے۔ اور پوچھ گھانے لگے بلی
 سب ہر کے در مہی اُسروں کو کرنی کا پھل دکھلاتے تھے
 کو تک تھا چاروں اور گھوم۔ جلتوں کو اور جلاتے تھے
 سائیں سائیں بڑھنے لگا۔ پاوک کا دستار
 دھائیں دھائیں جلنے لگا۔ اُسروں کا گھر دوار

بھولوں میں دھک دھک آگ لگی۔ ہزار ہی دیا کل پھرتے تھے
چیتی پر چند چٹھی ایسی۔ گرہ کھنڈ کھنڈ ہو گرتے تھے
جب اوپر کو لپٹیں اٹھیں۔ چلتا رتھ رکا ودا کر کا
سارا تر کوٹ کر بھجک اٹھا۔ جل لگا کھولنے ساگر کا
پت کو نار می بیٹے کو ماں۔ اگرچ کو انج بلا تے تھے
سب لٹکا والے رو رو کریوں ہا ہا کار چھاتے تھے
گانا

چنڈی جی۔ آگ لگی۔ ہائے ہائے! کیسی بھی
گھر جلا اٹاری جی۔ سب جلا پٹاری جل
مار ہے پکار ہے۔ انگار دھندھکا ہے
مارا ہیں راون تیرا ہو جائے ستیا ناس
باہر جلے! بھیتر جلے۔ دھرتی جلے آکاش
جانکی نہ آئی ہائے۔ جان کی تباہی آئی

دیکھ پر جا کی دُر دشا۔ گرج اٹھا دشا ماتھ
ہوٹ کاٹ کر دانت سے مینچے دونوں ہاتھ

ہواؤں کو بل میں جان۔ کبہ کٹی کر ال کر لی اپنی
پھر آنکھ اٹھائی اوپر کو۔ پستی وصال کر لی اپنی
گرویلے نیتروشان کے۔ جیوں ہی اوپر کو اٹھتے ہیں
اڑکن۔ یم۔ اندر۔ کویر۔ ورن۔ روشش کے چھکے چھٹتے ہیں
وہ بجلی کھتی ان آنکھوں میں۔ آکاش پہ گھر آئے ہادل
کر کر کر کے ایک شبہ ہوا۔ جل اندھا دھندلے ہادل
سکیت میں سارے کام ہوئے الو شاسن ہو تو ایسا ہو
گر طاقت ہو تو ایسی ہو۔ ید شاسن ہو تو ایسا ہو!
دُر دن میں ہوتا نہیں۔ کوئی سدھہ آیا ہے
سیدھا سادہ مارگ بھی۔ کنتھاسے ہو جائے

بھگوت کی مایا اوبھت ہے۔ اُس میں نہ کسی کا چار ہے
 جب راگھویندر ہی رُوٹھ رہے۔ تب کون ابارن ہارا ہے
 جس سے اگنی میں جل پنچا۔ تب پھل پر تنکول لگا بھلنے
 گھی کی تاثیر کری جل نے۔ وہ آگ لگی دوتی جلنے
 مانو آکاشی جھرتے سے۔ پاوک کی دھار جھر رہی تھی
 اس اور اشوک و اشکامیں۔ ایک طاقت کام کر رہی تھی
 بالوں کو کھولے ہوئے سیا۔ کہتی تھی "لجا جائے نہیں
 جو الائنیا بجرنگی پہ۔ دیکھنا آج کچھ اے نہیں
 یہ دیکھ الو لک چتکار۔ انجنی لال ہر شاے گئے
 ہنومت کو جب ہنستے دیکھا۔ راون را جا رکھیاے گئے
 بولے "کیا بس ایک دم۔ اٹھا میرا اقبال؟

قید کیا تھا کال کو۔ لاؤ اسے نکال

او کال کہاں تو بیٹھا ہے۔ کچھ مدد نہیں کر سکتا ہے؟
 لنکا میں آگ لگ رہی ہے۔ تو کھڑا کھڑا منہ مکتا ہے؟
 ہے کال یہی ات کال نہ کر۔ اشیگھر جھپٹ کے باہر کو
 میں آگیا تجھ کو دیتا ہوں۔ بھکشن کرے اس بازر کو
 جس طرح مداری کے بچے سے۔ کپ نانا کر تب کرتے ہیں
 تیوں ہی پر تاپ سے راون کے یلم اور کال بھی ڈرتی ہیں
 ات کپت دیکھ دشکنہ دھر کو۔ بچے سے ہو کپت کال گیا
 پھر یہ لہ کال کی طرح جھپٹ۔ ہنومت کی اور تن کال گیا
 کنگر کے بے رگھو راج کی بولے انجنی لال
 "تجھ کو ہی سنسار میں کہتے ہیں کیا کال؟

نرجیت ہے تو جگ جیت ہے تو۔ تو دشو جیت دکھلاتا ہے
 پر یہ شدر ہے رام داس۔ اور کال جیت کہلاتا ہے

تو کال ہے میں ہوں مہا کال۔ تو ہے کراں۔ و کراں ہوں میں
جس کے آدھین ہے شکتی تیری۔ اُس مہاشکتی کالال ہوں میں
یہ کہہ کر جھپٹے اور پکڑا۔ اس کرور کال کو جھن بھر میں
جیوں بال کال کے سے دہائے۔ کہہ لیا تھا سوچ کو کر میں
ترجھون میں ہا ہا کار ہوا۔ بل گیا سورگ اور اندرا سن
کیلاش میں ڈانوا ڈول ہوا۔ شری مہا دیو کا سنگھاسن
کانا

گھسہ در۔ گھن۔ بن۔ جل۔ تھل میں
کھل بھل۔ چھئی۔ نیچہ۔ منڈل میں
ورثی کویر۔ دھن۔ سمیہ
کنت سکا جگ بھر رہ رہ رہ
بل چل بھئی سب لوکن میں
اڈوگن۔ ش۔ گن۔ تر بھون میں
ششی گھبرائے۔ روی اُکلائے
لُٹت۔ گر۔ تر۔ چر۔ رہ رہ رہ

شکر اندراوک ہوئے۔ چنت اور اداس
سب بلکے آئے وکل۔ ہساوینہ کے پاس
”بج رنگ ملی ہو جئے شانت۔ مگر گن سب وئے کر رہے ہیں
پر اکرتک کھیل مٹ جائیگا۔ اس کارن دیو ڈر رہے ہیں
لنکا کو پھونکو خاک کرو۔ کنچن کے کوٹھے توڑو تم
پر ویر ہمارے اگرہ سے۔ اس سے کال کو چھوڑو تم
چھوڑا تب ہنومان نے۔ اپنے کرے کال
دیکھ دشان کی طرف گرجے اُنکھ نکالی
پھر درشت جو ڈالی لنکا پہ۔ دیکھا وہ خوب چمکتی ہے
جوالا جیوں بڑھتی جاتی ہے۔ تیوں کنچن جیوت دکتی ہے

وہ دمک دیکھ کر من ہی من - بولے یہ بات کھسکتی ہے
تبجا "شاہی تہ خانہ میں" - دیکھا ایک لاش لسکتی ہے
نیچے سر اوپر پاؤں بندھے - زنجیر میں جاڑے باہیں نکھیں
پھر دیکھا جان لاش میں ہے کچھ دھیمی دھیمی آہیں نکھیں
مہومت نے کر کے حکمت اُسے "تو کون ہے؟" یہ تنکاں کہا
تب ساودھان ہو کر اُس نے اپنا تھوڑا سا حال کہا
"دھنّیہ وادے آپ کو مجھ کو لیا بجائے
نام سینچر ہے میرا۔ منے دھیان لگاے

میں اپنا پھل بتلانے کو۔ رادن کے ستمکھ آیا تھا
آگنی ساڑھ ساتی تم پر - یہ میں نے اُسے بتایا تھا
یہ ستم ہی وہ بھبک اٹھا۔ آنکھوں کو مجھ پر لال کیا
بندی کر کے "تہ خانے" میں اس پر کار میرا حال کیا
پر آپ نے جو آپکا رکیا۔ اس کا بے پر تیب کا نہیں
کچھ سیوا لو آ بھاری سے۔ تو رہے گا اتنا بھار نہیں
یہ سن کے بولے مہا دیر۔ ید سچ سچ تمہیں سینچر ہو
تو اتنا کام کرو میرا۔ آپکار مہسا راجھ پر ہو
باہر کو آؤ کر پا کر کے۔ لنکا پر درشت پھراؤ تم
سچ مچ ہے دشا مہاری تو۔ سونے کو سیاہ بناؤ تم
درشت سینچر کی پڑھی۔ لنکا ہوئی سیاہ

تب مہومت نے ہر ش سے ڈالی ایک لنکا
یوں الٹ پلٹ لنکا ماری۔ مدچر کر دیا رادن کا
سگری نگری کو پھونک دیا گھر چھوڑا ایک بھیشن کا
سونے کو خاک بنا کر کے بجرنگ بی اسانے لے
جھٹ کو دے تبھی سمندر میں۔ اور اپنی یوچھ بچھالے لے

پوچھ مجھا شرم دور کر چھوٹا روپ بناے
 سیٹا مان کے سامنے۔ آپہنچے ہر شاے
 بولے اب چنتا چنتا ہے۔ اس لئے ودا کر یے گا ماں
 پھر ہاتھ کر پا کا اس سر پر چلتی بریاں دھریے گا ماں
 پر بھولے جیوں مندری دی تھی۔ تیوں تم بھی دو چھٹ کر پا کر کے
 سندیش کو جو کہنا ہو۔ کہدوں گا سب سمجھا کر کے
 یہ سنگرماں کو ہوا۔ ات سکھ اور آلہاد
 دیا پریم سے پتر کو۔ آشیر باد پر شاد
 "لیجاؤ میری چوڑا من۔ اُن کے چروں میں دھردینا
 کر جوڑ کے میری اور سے پھر۔ اس طرح نویدن کر دینا
 کر تو یہ سمجھ کے وہ اپنا۔ ات شیکھ مجھے اُن ادا کر کے
 جو بان جینتا یہ چھوڑا۔ اُس بان کو اپنے یاد کریں
 یاد ایک ماس کے بھیتری۔ آ کے نہیں پر بھو چھڑائیں گے
 تو اسپشٹ کھول کے کہہ دینا۔ پھر مجھے نہ جیتا پائیں گے
 بل میرا دھرتم جاتے ہو۔ کیا خبر ادا دھر کیا ہونا ہے
 سنویش ملا تھا کچھ تم سے۔ پھر وہی رات دن رونا ہے
 پر کیا کر یے لا چاری ہے۔ اس کارن دکھ بھر ہی ہوں
 چھاتی پہ پتھر سا رکھ کے۔ میں تم کو ودا کر رہی ہوں"
 دھیرج دیکر شانت کر بہو پر کار سمجھاے
 چرن کمل شرنائے کر۔ ودا ہوئے کپ رائے
 چلتی بریاں ایسے گر جے۔ دل کہت ہوئے ویر یوں کے
 وہ پیرے میگھ سا شبد ہوا۔ گرھے گر بھہ نشچریوں کے
 سن آٹ ہاس کا پر لے شبد۔ پر کھومی پہاڑ بھی ڈول اُٹھے
 آواز گرج کی ستے ہی۔ اس پار کے ہانز بول اُٹھے

گانا

بج رنگ کی آمد ہے لگن کانپ رہا ہے
 رن کیرمی گر جتا ہے۔ بن کانپ رہا ہے
 آکاش میں پاتال میں یہ کیا شور ہے
 وہ زور ہے کہ سارا بھون کانپ رہا ہے؟
 پہنچی جہاں پہ گونج یہ۔ جھٹکے چھٹا دے
 دگ سمیت ناگ کا پھن کانپ رہا ہے
 موجوں پہ سمندر ہے غضب سنسی پھیلی
 کس جھوم جھپٹے سے پون کانپ رہا ہے
 بل دیر آ رہے ہیں دجے پائے راتھے شام
 یہ وہ ہیں جن کے نام سے رن کانپ رہا ہے

ہل چل ایسی دیکھ کر۔ وانر تھے سیران
 جے راگھو کتے ادھر۔ آتے تھے ہنومان
 اس پار جھبی پہنچے آکر۔ کپ دل میں ہر شس اپار ہوا
 جنگل پہاڑ سب گونج اُٹھے۔ اس پر کار جے کار ہوا
 سب گھیر کے ہنومت کو بیٹھے۔ لانگول کو اُن کی چومتے تھے
 پھر سن سن کے باتیں اُن کی۔ آئند گن ہو جھومتے تھے
 کھا مڈھون کے مڈھر پھل دے کپ پت کو اس
 کرتے جے جیار سب۔ آئے پر بھو کے پاس
 شیش نانے رگھو رائے کو۔ بیٹھے سب ہر شائے
 جام دنت لے دی تبھی۔ ساری کتھا سنائے
 بولے "ہے نا تھو دجے پائی۔ واسوں نے چرنوں کے بل سے
 پھل آیا ہے اس پودے میں۔ بنیچا تھا جسے کر باہل سے

سارانش یہی ہے کہنے کا۔ بیری کے گھر بھی نام کیا
ہم سب کے جیون نور کھ کے۔ ہنومان نے پورا کام کیا
جام و نت کی بات سن چک اٹھے رگھورائی
دیر انجی دل سے بھینٹے بھجا بڑھاتے

”ہے بھرتی ہے ہما در۔ بل پر تیرے بلہا رہوں میں
اس کارہ کے بد میں کیا دول۔ کچھ دستو نہیں لاپا رہوں میں
میں تجھ سے ارن نہ ہو سکتا۔ ایسا ہے رنگ اور دھنگ تیرا
جبتک پر تھوی آکاش رہے۔ میں قرضدار بھرتی تیرا
اچھا اب بولو دید یہی۔ کس طرح دہاں پر رہتی ہے؟
کیسے اپنی رکشا کرے۔ انبیائے کھلوں کا سہتی ہے؟
یہ سنکر ہنومان نے ہاتھ جوڑ بھرتی ناے

”اوسے لیکرا نت تک۔ دی سب کتھانائے
”سنکھنی کھڑے میں جیسے۔ یار سنا جیسے دانقوں میں
تیوں ہی ستوتی رہتی ہے۔ اُن رچنیچر د باتوں میں
یار ہے جس طرح پھن میں من۔ اٹھوا جیوں کمل پاتس میں
ایسے بستی میں مات وہاں۔ جس طرح چندر کا بادل میں
یوں چلتے سے کہا تجھ سے۔ سب میرا حال سنا دینا
جو بان جتا پر چھوڑا اس کی کچھ سے یاد دل دینا
اپرادھ ہو۔ ہے کیا تجھ سے جو تجھے بسا رہے بیٹھے ہیں؟
وے پر نت پال کہلا کر کے کیوں پران کو ہاں بیٹھے ہیں؟
دن رات کال کے مکھ میں رہوں۔ پھر بھی نہیں پران نکلتے ہیں
درشن کے پیاسے نینا یہ۔ پرانوں کو روکے رکھتے ہیں
شدھ نہیں مہینہ بھر میں لار۔ رگھورائی نے آہاں میری
نود یہ بھلے ہی رہے یہاں۔ آتا پیچھے گی دہاں میری

چوڑا من چلتے سمے دیا۔ سوامی یہ چنہتر لیجے گا
 دُکھ بھری کہانی سیتا کی ہے ناٹھ کہاں تک۔ سننے کا
 وید ہی کی کٹھا سن۔ وکرا ہوتے رکھو ویہ
 کھید ہوا کچھ چت کو۔ بھوکے ولوچن نیر
 بولے ہا ایسی ہتی ورتا۔ ایسے سنکٹ کے کٹھ میں ہو
 جس کا جھہ ساپت جیوت ہے۔ وہ ناری ایسے دکھ میں ہو
 ہو کش کا تھری سیج اسکی۔ محلوں کا جیون جس کا ہے
 کرنی کا لکھ نہیں ہٹا۔ ہونی میں چار اکس کا ہے
 ہنومت بولے ناٹھ کے۔ میں ات لُج وچار
 پر سیدک کی بھی دئے۔ ذرا سنیں سہ کار

دُکھ اُس کو ہوتا ہے سوامی۔ جہان چر لوں کی شمن نہ ہو
 ہے اُسی جگہ سنکٹ اور دُکھ جس جگہ آپ کا بھجن نہ ہو
 ماما کو دُکھ سنکٹ کیسا۔ نشدن وہ نام سمرتی دس
 من مندر میں رگھورانی ہیں۔ ساکشات انھیں کا کرتی ہیں
 ہے ورہاٹل جس جگہ وہاں۔ انتر چہب کی نرمی بھی ہے
 سنسار کا ہے ولو ہار یہی۔ سروی بھی ہے گرمی بھی ہے
 دوسرے بات گنتی سی ہے۔ بس رن بھری بچے دیکھے
 لنکا پر دہاوا کرنے کو۔ با تر سینا سمجھ دیکھے
 اٹھ کے راگھو نے کہا۔ دھنیہ تمہیں ہوان

تیری گت مت یو گتیا۔ ہو کس طرح بھجان
 تجھ سا پکاری اور نہیں۔ شرنہ منی سکل چرہ آچر میں
 بل ویر ہوا تو امرت جل میرے جیون لے خرد ورمیں
 اب اور وشیش کہیں ہم کیا۔ تو اب سے یران ہارا ہے
 شری بھرت۔ ستوہن۔ لکشن سے بیتا سے بڑھ کر پیارا ہے

یوں پریم واکہ کہہ راگھو پندر۔ نینوں کا نیر روکتے تھے
 بھنگی باندھ کر بار بار۔ بجرنگی کا منہ دیکھتے تھے
 کر پا پورن مکھ دیکھ کے یوں سرس بکھان
 ہوک مار رگھو ناتھ کے۔ چرن گرے ہنومان
 ہے پریم کا دونوں اور زور۔ کپ دل بھی سب پلکائے رہا
 سوامی سیوک کا ملن دیکھ۔ تر بھون منڈل ہر شاے رہا
 بجرنگ کو رام اٹھاتے لگے۔ دے پریم دوش اٹھتے ہی نہیں
 چرنوں سے جب لگ گئے نیتر ملتے ہی نہیں جتنے ہی نہیں
 بریائی تب کیش کو۔ سپتھ دلائے اٹھائے
 پنج سیپ بھلائے کے۔ بولی شری رگھو
 گانا

”بجرنگ پیارے۔ گن پہ تہارے بلہار میں
 سن کپ تو ہے۔ ارن میں ناہیں
 نام کیا اُپکار میں۔ کیا دونگا اُپہار میں
 مانگ مانگ کپ ورا نو کو لا
 تن من سروں وار میں۔ سب کرہوں سوکار میں“

اس پر کار پو لے وچن۔ جب پر بھورا جو نین
 انہیں سروں میں کہے تب۔ ہنومت نے کچھ میں

”مہاراج ہمارے چرن تہارے کوہوں واس میں
 یہ سب پر بھو پر تاپ رگھورانی
 مان چرن کی آس میں۔ کینو ہے دشواس میں
 ناتھ بھکت تب شو من بھاو
 مانگت ہوں سو پرکاش میں۔ انو چہو ہوں پاس میں“

ایو مستو پر پھونکے کہا۔ سے ہوا زنگول
 بجیں گگن میں دُند بھی۔ لگے برسے پھول
 اب آگے کی بات کو سنئے مکان لگائے
 پر ات کال سگریو سے بولے رگھو کل راتے
 "اس بات میں اب سندیہ نہیں۔ لنکا پت سے لڑنا ہوگا
 پڑ جانے پڑاؤ سمندر پہ۔ اب آگے کو بڑھنا ہوگا
 اے میرے ویر ورنندھیرو۔ پر تھوئی کو لال کرنا ہوگا
 انصاف۔ دھرم اور عزت پر۔ کٹنا ہوگا مرنا ہوگا"
 یہ سنکر سگریو نے بلیرائے سردار
 بولے اکھٹے بھال کپ۔ اتل انگھیاہ اپار
 یاں کش کوٹ کی بات نہیں۔ گنتی اربوں کھربوں کی ہے
 ایک اگنت ٹڈی دل جیسی۔ سینا بھالو بنروں کی ہے
 تھتے ات پر چنڈ ڈرو وٹڈ۔ وکٹ۔ رن متوالے جیدار سبھی
 گبھیہر سبھی۔ رن ویر سبھی۔ بل ویر بھو دھرا کار سبھی
 سھکار مار کر کیش کٹک۔ ساگر کے تٹ پر جاتا حصا
 آکاش دھور دھو سرت ہوا۔ سورج نہ درستی میں آتا تھا
 دل لگے دلنے دُشتوں کے۔ کھل دل میں کھلبیل پھیل ہے
 جے کار دُشو میں گونج رہا کیا اے مان سب جل تھل ہے
 ایک بانر گھر میں آجائے۔ تو گھر والے گھبراتے ہیں
 لنکا میں بیتے گی کیسی۔ جہاں اتنے چڑھ کر جاتے ہیں

پیدا کرتے موٹے یوں۔ جل تھل میں بھونچال
 ساگر کے تٹ پر پہونچ۔ تھرا کٹک و سال

گانا

شکر ٹھہرا جا ساگر پہ۔ گوئج رہی ہے جے جیکار
و گچ چنگھاڑے و شان کے ڈولی دھرتی گرجاں کے
گھلبیل گھلبیل جل مدھان کے سن سن ہوں ہنکار
تراو پر بانرے چڑھے۔ دیکھیں بیٹھے رگھویر ترے
صاحب نہ رام سے کہوں کئے رادھے شیا م پکار



مشرقی حور

مصنف پنڈت رادھ شyam لکھاواچک

پنڈت رادھ شyam جی کی زبردست قلم سے لکھا گیا یہ ناولک ہے اسکو بھی بمبئی کی نیوالفریڈ
تھیٹر کیل کمپنی نے کھیلا ہے اس کی تصنیف پاکیزہ اردو بولی میں کی گئی ہے اردو میں شائع
ہوئیوا لے بیٹا رانگلوں سے اس ناولک کا مقصد ایک دم ہمیش اور نرالا ہے اس ناولک نے
ایک نئی روش ایجاد کر کے پڑھنی روٹ کو بڑے خوبصورت ڈھنگ سے پڑھ دیا ہے ناولک میں
خاص رنگ ہے شجاعت مگر عشق سہمی درج خوشی وغیرہ کا جگہ جگہ دلفریب نظارہ دکھایا گیا
ہے پاکیزہ قربانی کی ایسی تصویر کھینچی گئی ہے کہ دیکھنے و پڑھنے والے دونوں محو حیرت ہو جاتے ہیں
ہندی وار دو روپیہ۔

شرون کمار

جس ڈرامہ کو اردو حروف میں دیکھنے کے لئے اور زبان کے ماہرین ایک مدت سے
تھامہ کرتے چلے آتے تھے وہی سبق آموز اور دلفریب غویوں والا "سری سورو جے نالک ساج"
کے اسٹیج پر کھلنے کے بعد بمبئی کی الفرید تھیٹر کیل کمپنی کے اسٹیج پر نئے ساز و سامان اور اصلاح
کے ساتھ طبیعت کی لببستگی کرنے والا ڈرامہ اردو میں چھپ کر تیار ہو گیا اور یک رہا
ہے قیمت ہندی دو روپیہ اردو ایک روپیہ آٹھ آنے۔
اس پتہ سے طلب فرمائیے

مینجر شری رادھ شyam لکھاواچک

محبت کی شہنائی

رام کتھا نمبر ۱۵



لیکھک :- نیپال گورنمنٹ سے کتھا واپس پتی کی پدوی پریت
کیرن کلاندھی - کاویہ کلابھوشن - شری ہری کتھا وشارد - کوی زن

رام کتھا نمبر ۱۵

مالک :- شری رادھ شیا م پستکالیہ بریلی

ادم (جہ حقوق بحق پرکاشا محفوظ ہیں)

شری
رام کتھا

سندر کاٹھ

مختصر کی شری

کیرتن کلاندھی توی رتن - رچیتا
پنڈت رادھے شیا م کتھا و اچاک بریلی

پرکاشک :- سری رادھے شیا م پتہ کالینہ بلی

قیمت ۳۲ نئے پیسے

۱۹۶۱ء

اردو میں دسویں مرتبہ ۱۰۰۰

پنٹر

پنڈت رام نرائن پاٹھک

شری رادھے شیا م پریس بریلی

پرار تھنا

ایسی مہر ہو شکر حجب پران تن سے نکلے
 ہو پران پیارا لب پر حجب پران تن سے نکلے
 سری گنگا جی کا تھ ہو اور نیل کا ٹپ ہو
 رجنی رہے پہر بھر حجب پران تن سے نکلے
 انجلی میں گنگا جل ہو اور مکھ میں تلسی دل ہو
 ہر سوانس میں ہو ہر ہر حجب پران تن سے نکلے
 برت کی تر لودھی ہو اور چند وار بھی ہو
 اور آپ ہوں برابر حجب پران تن سے نکلے
 دامن کو جب پکڑ لوں تب تین ہچکیاں لوں
 گو دی میں گر پڑے سر حجب پران تن سے نکلے
 پر نام بد ہی ہو تو مجھ کو شانتی ہو
 نش آپ کا ہو سنا حجب پران تن سے نکلے
 جب تن مجا پتت نے پاؤں کیا تھا شونے
 چرچا ہی ہو گھر گھر حجب پران تن سے نکلے
 ہے رادھے شیا م آنو چہ بہتر ہے یا ہے بدتر
 مارا پھرے نہ در در حجب پران تن سے نکلے

بھیشن کی شرناکتی

سندھ تیرکپ دل سہت ٹھہرے کر پاندھان
اب جو کچھ گزرا اُدھر سُنئے وہی بیان
جس دن سے لنگا اُدھر جلا گئے بجرنگ
اُس دن سے دشمنوں کے ہوئے رنگ بد رنگ
ہمارا فی مندو دری گئی بہت گھبرائے
راون سے کہنے لگی ہاتھ جوڑ سرنائے

ہے پران ناٹھ ہے پر جاناٹھ
میرنی نظروں میں گھومتا ہے اب
بجرنگ سے جن کے پاک ہیں
تم لڑ کے جنہیں سمجھتے ہو
کسمتے میں سندھی کر لینا
اوروں کو لے آنا ڈوبیں
وہ کام ہی کیوں نہ کیا جاوے
آگے تو وہ ہی ہووے گا
دنیا میں آبرو ہی رہے
بس یہی جیت اور یہی فتح
بگڑاٹھا راون تبھی سن کے یہ گفتار
بس بس اب خاموش ہو اور ڈر پوکی نار

وہ شور نہیں ہیں کا یہ ہیں
وہ مرد نہیں نامزد سے ہیں
خواہ گنگا آلتی طرف بہیں
ایسا بھی کہیں ہو سکتا ہے
جس کے ماتجھی ناقابل ہیں
جس نے صلح لی استری سے
اُس بازو اے تپسی سے کیا
ہرگز نہ جانکی کو دوں گا

جو دن میں آئے نکل جاویں
جو کہہ کر بات بدل جاویں
یا پشیم میں سہج نکلیں
جو خیال راون کے بدلیں
وہ بیڑا اوگٹ گھاٹ ہوا
اس کا گھر بارہ باٹ ہوا
میری شہنشاہی کم ہے
جب تک میرے دم میں دم ہے

گانا

”میں ہوں آن والا میں ہوں بان والا بڑا گپان والا
بڑی شان والا چپ اناری ناری مت باری گناری بالا
یہ اتری یا چپا تری نہ کا تری جستا
گنگا گری او جبا گری۔ دلاوری سنا
جا۔ جا۔ جا۔ جا۔ آنکھ سے اوٹ ہو جا
ات بیر ہوں میں زندھیر ہوں میں گچھیر ہوں میں علی“

یہ کہہ کر راون اٹھا۔ آیا سردربار
راج سنتریوں سے تپھی کی ایسی گفتار
اے میرے وزیر و سرور و دیو لو
بیری ساگہ کے پار کھڑا
اے کرم چاریو ویر شا سکو
جلدی شتر و ناشک اور پائے

کیا رائے تمہاری ہے؟
کر تا اپنی تیاری ہے
چتر منتریو بتلاؤ
اے میرے بازو کہہ جاؤ

وہ سب بولے

”جے ہو سری مہاراج کی کون بڑی ہے بات

ویر سنگھ کے سامنے سیار کی کیا اوقات

دو چھو کرے ہیں چھوٹے چھوٹے کچھ بھلوے ہیں کچھ نہرے ہیں
ہم لوگوں کے بل کے آگے سب بھنگے ہیں سب پھرے ہیں
یہ تو نشیروں کا بھوجن ہے سو اس میں اور اُوپاتے ہی کیا
مہاراج پڑے آنند کریں اس تجھ بات میں رائے ہی کیا
”اٹھ کے بھیشن نے کہا“ ہائی اترتھا اکاج

منہ دیکھی یہ بات نے ناشل کر دیا راج

بیشک یہ بش کی بوندیں ہیں جو میٹھی میٹھی باتیں ہیں
یہ جی ہاں جی ہاں کی رائیں بس بھی ہوئی تلواریں ہیں
منہ دیکھی جھوٹی کہتے ہیں غیروں کے خوش کرنے کے لیے
بھگوان انھیں غارت کرے وہ جیتے ہیں مرنے کے لیے
جو راجندر ہیں پر شوتم چھو کر انھیں پھسرایا ہے
ہے لعل بیش قیمت جو ایک اس کو کھنکھی بتلایا ہے
اس عقل پہ پتھر پڑ جائیں اس سبھا پہ بجلی ٹوٹ پڑے
وہ گھر کیا رہ سکتا ہے جہاں بھائی بھائی ہیں پھوٹ پڑے

بھائی کان لگائے کے سنئے میری بات

ایسے چکنے مت بنو جیوں کدلی کی پات

تم نہ پڑت ہو تم شاسک ہو تم راجہ ہو مہاراجہ ہو
وہ بات ہی تم کو زیبا ہے جو نیت دھرم مراد ہو
کیوں اپنے ہاتھ سے پیروں میں تم آپ کلہاڑی مارتے ہو

کس بل پر کس بو تے پہ
میتا کو ہر کے بریا نی
صد حیف ستم افسوس الم
افسوس زبردستی کر کے
پہلے تو آگ میں کود پڑے
اچھا جو کچھ بھی ہوئی سو ہوئی
جو چلی گئی سو چلی گئی
رگھنندن سے کر نیو صلح
جرے ہی مٹا دو کیوں نہ رار
بھرات تم اپنا پاؤں پسارتے ہو
ناحق جھگڑا اٹھسرایا ہے
سوتا ہوا شیر جگا یا ہے
تم کال سے جا کر جو جھپٹے ہو
اب رائے سجھائیں پوچھتے ہو
اب رفت گذشت کا ذکر کرو
جو رہی ہے اس کی فکر کرو
یہ میری رائے ہے دشمن نہر
سیتا کو رام کے ارپن کر
شکستی روپ میں جہان کی جگہ مباحکات
ان کو بند کی کشت دے کشل نہ موہ دکھات

گانا

عمر یاسرانی . تجت نہ گمانی
دھن ہر کنیو تج کے چا تر یا کہ جگ میں پیش لینو
ہست کے ارجت کو لگست میں بینا مدھرم مدھرم پڑت میں چینا
رادھے شیام سجانا . تجت نہ گمانی (دعمریا)

سنت بھیشن کے بچن . بگڑ اٹھا دس شیس
نہون برن نینا ہوئے پھر دس اٹھیں بیس
”بس بس خاموش بھیشن ہو
گر دوسرا کوئی یوں کہتا
دشمن کو جھکائے سر جا کر
مر جاؤں مگر لے کے کلنک دوں
تو میرے نام کی عزت کو
جیسا ہے سزا برادر کو
میں ابھی کاٹ دیتا سر کو
راون کا یہ دستور نہیں
سیا کو یہ منظور نہیں
کیا داغ لگانا چاہتا ہے

اس تاج و تخت کی عظمت کو مٹی میں بلانا چاہتا ہے
 ہے کل دروہی کا در بدھی ہٹ گیا منہ میری آنکھوں سے
 ان کو ہی سنا یہ نیت شاستر جا مل جا پسی بچوں سے
 کچھ کام نہیں تیرایاں پہ چل چوم حرن نہ گھنڈن کے
 یہ کہہ کر اٹھا سناکھاسن سے ماری آگ لالت بھیشن کے
 اٹھ کے بھیشن نے کہا "ہے مجھ کو منظور

لکھا ہے جو تقدیر میں ہو گا وہی ضرور
 بھائی! جب بھائی بھائی بہت اب بھائی بھائی غم کیا ہے
 ادروں کو لے اپنا ڈوبے اُس سے ہٹنے میں شرم کیا ہے
 امرت اوروش دونوں چیزیں گو ایک جگہ سے نکلی ہیں
 اس میں صفیتیں چھ اور یہی میں اُس میں تاثیریں اور یہی ہیں
 جب ہو فی سربہ آئی ہے پڑتا ہے عقلوں پر پردہ
 تم سنکر پتھر پر ہی مرو مرے تو موتی ہاتھ لگا
 جو کہا سنا ہو معاف کرو منظور ہے حکم مجھے راجن
 تو تمہیں مبارک ہو لنگا اور مجھے مبارک راجن

گانا

ہائے بھائی میرے۔ میری تو نے تنک نہ مانی
 جو وطن سے نکلے ہیں ہو کہ تو وہاں بھی قیمت ساتھ ہے
 جو چٹا ہے گھر پر وار سب تو نباہ رام کے ہاتھ ہے
 میں نے کی تھی بھلائی بُرائی ملی ناگمانی
 جو قفس سے لیل اڑ چلی تو یہ بولی بادِ بہار سے
 ہر غرور میں اتر آ کے چل ذرا درخزاں کے بخار سے

رسی کس کی ہمیشہ دنیا ہے یہ آنی جانی
 جو کھلی تھیں کل وہ ہیں آج گل کھلا دیکھو کیا گلزار ہے
 یوں ہی کھل کھلا کے ہوں گل کو گل نہ تو باغ ہے نہ بار ہے
 بنے ناحق گمانی ۔ قسائم نہیں زندگانی
 جو بچن ہیں راد سے قیام یہ نہیں اس میں کچھ بھی طول ہے
 شبھ کرم میں دیری لگانا یاد بھاری بھول ہے
 کروں درشن پر بھوکے ۔ میں نے یہ من میں ٹھانی

تج لنکا کا مال دھن چھوڑ کسٹم پروار
 چلا بھیشن رام ڈھنگ کرت انیک وچار
بھیشن کا وچار

”من من مدھو کر کنج جو موہن للت للام
 ان نینن اب دیکھ ہوں سو سرو چھبے ہما
 جن چرنوں کا شب سنگاوک سر زن دھیان لگاتے ہیں
 جن چرنوں کی نیلا ہما نار و بھشنڈنت گاتے ہیں
 جن چرنوں کی مل ناشاک نکلی گنگا کی دھارا ہے
 گوتم کی نار اہلبا کو جن چرنوں نے ستارا ہے
 جن چرنوں کو انجستی لال آنند سے دیکھا کرتے ہیں
 جن چرنوں کی پاد کا بھرت شردھ سے پوجا کرتے ہیں
 اب تمکے وہ آئے والا ہے ان چرنوں کو دیکھوں گا میں
 اقبال بلند رہے قسمت ان قدموں کو چوموں گا میں

اے دل گھبراہٹ نہ کر حسرت ہو شمار
 بے ادبی کچھ ہو نہیں شوق بس خبردار

اتنے میں ایسا خیال ہوا
 دشمن کا بھائی سمجھ مجھے
 پھر سوچا یہ کچھ بات نہیں
 رگھوناتھ سے مجھ کو غرض ہے کیا
 اُن چہرہ کی آشا ہے مجھے
 پیچھے رگھوناتھ یہ نظر اٹھے
 یہ چہرہ نہ مجھے نبھائیں گے
 پیر رام نے فحکوتیا کا تو
 پیر دونوں ہی پھر جائیں گے
 چہرہ کی ہے سوگند مجھے
 جوگی بن کر مالا لے کر
 چہرہ سے دھیان لگا کر کے
 ممکن ہے رام نہ لائیں یقیں
 وہ نظر پھر ایویں نہ کہیں
 کیا ذکر یہاں ان باتوں کا
 میں تو ہوں داس ان چہرہ کا
 ان چہرہ کو میں پکڑوں گا
 ہلے چہرہ کو دیکھوں گا
 تب رگھنندن سے کہوں گا میں
 چہرہ کی سفارش لوں گا میں
 پھر بھی کیا میں پھر جاؤں گا
 چہرہ پر کھبہ رماؤں گا
 بن بن میں اکھ جگاؤں گا
 رگھنندن کے گن گاؤں گا

گانا

جاؤں جاؤں رام چہرہ شرن میں جاؤں
 ہری کو دھیاؤں پر پھوٹاؤں پاؤں
 دھاؤں دھاؤں ہنسی سے خوشی سے
 ولی سے جلدی سے دھاؤں
 جوڑوں کر کو . ناؤں سر کو
 تیاگوں ڈر کو . مانگوں بر کو
 گت جانت دیاو . تن . من . دھن کن
 مو ہے چنٹا نہ جتا ہے . راجہ پن کی
 چت چڑھ نہ ہی چھب رگھنندن کی
 بڑی پریتی پریتی . انھیں ہے جن کی

گھڑی گھڑی اب ہے بھاری درشن چاہ اپاری
 ”رادھے شیان“ کھڑی یچوں آس ہماری
 گاؤں گاؤں پر بھو کے گنوں کے
 گنوں کے گانوں کو گانوں

است انیک پرکار سے کرتے ہوئے وچار
 بھکت بھتیشن شگیرہ ہی آئے ساگر پار
 درشت بھتیشن پر پڑی کپیوں کی ناگاہ
 سب نے جاسگر یو کو کیا بھی آگاہ

سگر یو رام جی سے بولے
 بیری کا بھسراتا آتا ہے
 یہ نشچر مایا دھاری ہیں
 پورب کی راہ بتاتے ہیں
 میرا وچار تو ایسا ہے
 نہ بخیروں میں بندھو اگر کے
 بھائی کو بیاں پر قید جان
 سیتا کو ہیں دجبانے گا
 ”کچھ نیا سوانگ ہے گرٹھا ہوا
 کچھ بھید ہے اس میں چھپا ہوا
 بشواس نہیں ان کا ہم کو
 اور جاتے ہیں یہ پچم کو
 سب مزاجکھا دوں اسکو میں
 بس قید کرادوں اس کو میں
 گھبرا کے راون آئے گا
 بدلے میں اسے لے جائے گا

جاونت نے کہا

اے عاقل اے بشیر دل اے راجہ سگر یو
 ہم تم کو زیبا نہیں یہ بیجا ترکیب

جو جو انمرد اور جنگی ہیں
 دشمن سے کہہ کر جتلا کر
 گر بھید یہ لینے آیا ہے
 کچھ بیاں بھید کی بات نہیں
 میدان میں وہ لٹکارتے ہیں
 ہوشیار کر کے مارتے ہیں
 تب بھی کچھ اس کی فکر نہیں
 کچھ بیاں کپٹ کا ذکر نہیں

گر دھوکے سے لڑنے آیا
لکشن ایک بان میں مایں گے
ہم اپنی طرف سے کیوں چھڑیں
مکمن ہے یہاں وہ آتا ہو
یا راون کا معافی نامہ وہ
یا راون سے کچھ بگڑ گئی
شرناکت کی بات سن بول اٹھے رگھوناتھ
خاطر سے باقاعدہ لاؤ، لوا کر ساتھ

جو نزل ہے اور شچھل ہے
مکار - فری - دغا باز
جو سبھیت شرناکت ہو فے
گو لاکھ برہمہ ہتیارہ ہو
میں اس کا سچا ساتھی ہوں
میں اس کا سچا سنگی ہوں
گریشن میری وہ آیا ہے
کچھ اس میں شک اور شبہ نہیں

بس وہ ہی مجھ کو پاتا ہے
کب میرے آگے آتا ہے
دامن میں اُسے ڈھکونگا میں
ہرگز اُس کو نہ تجونگا میں
جو تن من دھن سے آرت ہے
جو جن میری شرناکت ہے
تو پران کی نائیں دکھوں گا
لکشن سے زیادہ سمجھوں گا

گائن

سنو بھائی شرناکت آرت کو جو دکھائے
اس جگ میں جیون میں کل وہ بھی نہ پائے
شرناکت کو تیاگ کے - زاتی پاوے ہاں
یا کارن تیاگو نہیں چاہے جاویں پران
ان دھن بھوشن تن - من جیون جائے تو جائے
پر بھائی شرناکت کے چہت کو نہ دکھائے

شرناگت پر پریت لکھ ہنسنے انجنی لال

رام سبھاؤ ولوک کے بولے بجن رسال

جے شرناگت تیسل ہمیش
جے بھانو بنش او تنش
ہے ناتھ آج تک یاد مجھے
یہ ورشن کا ابدلشی ہے
سیوا یہ کرنا چاہتا ہے
بھجنیک بھکت ہے پریمی ہے
ہم سب جا کر لاتے ہیں اسے
اپنا تو اس میں نفع ہی ہے

جے آرٹ ہرن نام ہرے
ہنس جے اشرن شرن نام ہے
واقف میں خوب بھجشن سے
اور واس خاص تن من دھن کے
اچھٹا لڑکا کے راج کی ہے
اور شرناگت مہاراج کی ہے
وہ ساتھ ہمارے آوے گا
گھر کا بھیدی مل جاوے گا

پون تنے کی یکت سن بھنے کر پاندھان

جے کر پال کہہ کر چلے

گھر میں بن میں بیروں میں بھی
سواگت سنان پوربک
ہے تو دور ہی سے دیکھا
ترخچی جیون میں ٹاڑ لیا
پھر پیچی نظر روں میں دیکھا
تلوروں کو نگھوں کو پنجوں کو
پھر نظر اٹھ کر کچھ اوپر
پھر دیکھتے آجاو بانہو
پھر ایک باریک نظر ڈالی
پرف انگ انگ پرت روم روم
پھر کچھ آگے بڑھ کر دیکھا
ٹکٹکی باندھ کر پھر دیکھا

ڈر نہیں کہیں بھی سجن کو
سب خاطر سے لائے بھجشن کو
دربار کو اور سنگھاسن کو
ویرا سن بیٹھے لکشمی کو
کوشل کشور کے چرنوں کو
انگلیوں کو اور رکھاؤں کو
دیکھا اس کدلی جنگھا کو
پھر جٹا جوٹ اور گریبا کو
اور خوب جمایا آنکھوں کو
دیکھا اگنت برہانڈوں کو
راجوین کی جتوں کو
شری راجپندر چند راجن کو

بھڑسمیپ جا کر ہوک مار گد گد پلکار - زمان تن سے
 کر جوڑ سا منے کھڑا ہوا اور بولا دشمن تھ نندن سے

بھجنک پر بات چھند

نموسیدہ اند - اند کہند
 کھلم گنجمن رنجمن دیو برندم
 اکو ہم اکامم مسا کال کام
 انا تھیں ناتھم سدا رکش پالم
 سدا نرد کارم انزہیم کھڑا رم
 نرا کار رویم نرا کار دھارم
 گنا گار اشرن شرن رگھو نیدرم
 شود ادھار آرت ہرم راجنندرم
 جگنا تھ جن کا تھیا پران ناتھم
 است بھانو کوئی پر تھیا شجر گاتم
 اہم نشیرو موڑہ مست بھانی
 نہ جانا نام تو ، روپ شادنگ پانی
 اہم پادید مسید شرنم ریشہ
 پر بھو رگشہ نام رکشہ نام کوشلیشہ
 سامی چہ اند رویم بھجانی
 نامیشٹیاں دھیم نامی

است کرات پریم ہے چرن گئے اکولائے
 شرنالگت کی لاج اب دھو شری دھو رائے

حیرت میں ساری فوج ہوئی
رو پڑے لیکا یکا رانچندر
گدگد تھے ہنومت جامونت
سگر لپ کو ات لبت آئی
جب دیکھی دتا بھیش کی
ہسکی بھر آئی کشمن کی
ات ہرش ملے دونوں بھائی
یہا لو گہ بھٹے سکل

بھرت دھنگ بھلائے کے بولے شری رگھو آئی
کتنے تکیش پر سنہ تو ہو
باقی سب خیر و عافیت سے
بتلاؤ مجھے میں حاضر ہوں
میرے لائق کیا خدمت ہے
تم گیانی اور سجن ہو کر
لنکا میں کیوں کر آئے ہو
کھل کے ظلموں کو سہتے ہو
کس طرح دھرم کی رکشا کر
سب حال کہو اپنے من کا
سچا ساتھی ہوں سجن کا
وہ مجھے پران سے پیارا ہے
وہ ہی مجھ سے مل سکتا ہے

مدھنجن سن رام کے من نہیں مود سمانے
بھلت بھیش نے کسانے کوشل رائے

وہ جن بیشیش بڑبھاگی ہے
وہ داس اگنٹک نہ بجے ہے
یہ کام کرو وہ مد لوہ موہ
جس سے آپ لے وحش بان
مایا میں پھنسا یہ دشت جیو
جب تک نشکام شدہ من سے
جو بات جنم سے سنتا تھا
اقبال کی کیوں نہ ترقی ہو
جو رام چرن انوگامی ہو
جس کے سر وام سا سوانی ہو
اس سے ہرے سے ہٹتے ہیں
بھکتوں کے چت میں بستے ہیں
تب تک یا تا آرام نہیں
لکھ سے گاتا شری رام نہیں
وہ آج ہو ہو دیکھی ہے
مزیا د جہاں پر دھرم کی ہے

نشتر کل میں پیدا ہو کر میں آج ملک بھر آیا ہوں
 رکھنڈوں میری بائیں گہو میں شرن تھاری آیا ہوں
 ہے بشو بھر نرے سچے شاہنشاہ
 آج بھیشن دین کا تیرے ہاتھ نباہ
 دھن دھام چھٹا پر دابھٹا کچھ اس کی مجھے نہ چنتا ہے
 کچھ خیال پہنچ میں اور بھی تھا اس کی بھی نہیں اب اچھا ہے
 یہ خاک پا اب سر پہ ہو میں خاکسار ہو پاس رہوں
 بھکتی کا مجھے بردان ملے اور چرن کسل کا داس رہوں

لاؤنی

جب سنی بھیشن کی آرت بیت بانی
 کہہ ایو مست اٹھ بیٹھے شارنگ پانی
 لکھ ساخی پریت پریت پریم دھرتائیں
 بونے رکھنڈن نرکھ بھیشن گھائیں
 ہے سکھا توہ یدپ اچھا کچھ ناہیں
 پر مو درشن پھل ہے اموگہ جگ ماہیں
 اس کہہ مانگا رگھو راج سندھ کر پانی

کہہ ایو مستو (۱)

جو وستو امولیہ پر تھم راون نے چینی
 نچ شرن نہ کاٹ جیہ کارن پوجا کینی
 دس ماتھ دیے سمپدا جو تھوسن لینی
 سو ہی بھیشن سکھ رام نے دینی
 کر دیو تلک ہوئی مدت سین ہر شانی

کہہ ایو مستو (۲)

پھر آنت باز بھالو بائیں دہنے
آمین مبارکباد لگے سب کہنے
دند بھی بجیں پشیا نخل لاغے بہنے
کر کرات جے جے کلہرام گھن گھنے
ات دین بھیشن دھنیہ رام سے دانی

کہہ ایو مستو (۳)

جو پریم بھاؤ سے جس کو اپنائے گا
وہ نشے نند یہ اُسے پائے گا
ہے وہی دھنیہ جو ہری کے گن گائے گا
ویسے تو یہاں جو آیا ہے جائے گا
یہ لیلہ رادھے شیانم جانتے گیانی

کہہ ایو مستو (۴)

اب آگے جو کچھ ہوا سنیئے دھیان لگائے
لکھ کپیش لکیش کو بولے شری رگھو رائے
”اے میرے بھائی یہ تو کو
اُس لکھا دھیش دشان سے
اب ہم کو کیا کرنا ہوگا
کس کس ڈھب سے لڑنا ہوگا
درمیان میں اپنے اور اسکے
دریا عبور کرنے کے لیے
بہہ رہا سمندر کو سول تک
پل باندھنا ہی ہوگا بیشک

اٹھ کے بھیشن نے کہا ”بنئے سنو سرکار
سادھرم کی جے رہے ہوگا بیڑا پار

بیشمار اپنا لشکر ہے کیا شکل پل کا باندھنا ہے
 کر عبور دریائے اعظم جلدی لنکا پر چڑھنا ہے
 پر خیاں فراسا ہوتا ہے پل بندھوانے میں سمندر کے
 یہ پر بھو پوجیہ ہے گھوکھل کا سو بانگو راہ بنے کر کے
 لکھن لال کر دو دھت ہوئے شکر ایشی رائے

شیش نانی رگھورائی کو بولے اوسر پاپے
 "جو کام کہ جلدی کرنا ہے وہ کب ہو سیدھی باتوں سے
 مشورے گئی نہ نکلتا ہے بے بھائی سیدھی انگلیوں سے
 جب چڑھے کمان پر تیر قتل دھکدھکی جگر پر بندھ جائے
 ایک ساگر کیا دس ساگر ہوں آرت ہو چرن شرن آئے"

شانت شانت ہو لکھن بولے شری گھیر
 ایسا ہی ہوگا فراس میں باندھو دھیر
 اس کہہ جانی سدرتھ بیٹھے درجہ ڈسائے
 اب کچھ درسیانی کتھا سنئے دھیان لگائے

لنکا سے چل راما دل میں جس سے بھیش آئے تھے
 پیچھے ان کے لینے کو بھید راوون نے دوت پھائے تھے
 سو وہ شکل بانز بن کر لشکر میں گھومتے پھرتے تھے
 سری رام بھیشن من دیکھ خوش ہو کے جھومتے پھرتے تھے
 شری رام کتھا کہتے سنتے آخر اتنے بے ہوش ہوئے
 گھر کی تن کی سدھ بھول گئے مد ہوش ہوئے خاموش ہوئے
 ہو گئے پر گٹ کھل گیا کیٹ بانروں نے چٹ پچیان لیا
 مارا باندھا خلیجان کیا حیران کیا بے دھیان کیا

ناک کان جب کاٹنے اٹھی کین کی سین
 رام لکھن کی وہ تبھی لگے دوہائی دین

شری مکھن لال کے کان بڑھیں
 بلو اکرا اپنے پاس وہیں
 پہلے تو حال چال پوچھا
 پھر تھوڑی دیر میں سوچ سمجھ
 لے جا وہ ہمارا یہ نامہ
 پھر کچھ پیغام زبانی بھی
 غمناک صدائیں دونوں کی
 مشکیں کھلوادیں دونوں کی
 پھر دونوں کو آزادی دی
 لکھ کر اُن کو اک پاتی دی
 اس راون کو دکھلادینا
 ناداں کو یوں سمجھا دینا
 کرو وہ کلمہ ناستک پنا چوری اور پرہار

کہنا اتنی چیز ہیں بنش بناشن ہار

کچھ سوچتا ہے یا اندھا ہے
 شان و شوکت گئی بڑی ہے
 اس خواہ مخواہ کے جھگڑے میں
 یہ خوب زور سے کہہ دینا
 جو بیج زہر کا بوتا ہے
 شیروں کے مقابل ہوتا ہے
 لنکا کی ستیاناسی ہے
 جہان کی جاں کی پیاسی ہے

مکھن لال کا پترے چلے دوت سرنائے

راون کے دربار میں دونوں پہنچے جائے

دوتوں سے راون نے پوچھا

شک سارن کیا آگئے کہو وہاں کا حال

کس پر بندھائیں ہیں وہاں وہ دشر تھ کے لال

پہلے تو حال بتاؤ مجھے
 جو تاج کا جانی دشمن ہے
 پھر ان لڑکوں کی بات کہو
 پھر جس نے لنکا دہن کیا
 اس کپٹی موڑہ بھیشن کا
 اور مارہ آہستین راون کا
 جو جان پہ اپنی کھیلے ہیں
 ویسے واں سکتے نہرے ہیں

ہاتھ جوڑ دربار میں کہنے لگے سفیر
 مہاراج یہ لیجئے لکشمی کی تحریر
 رکھن دن نے جاتے ہی دیا لنکا کا راج بھیشن کو
 کیوں نے ہمیں پہچان لیا اور اٹھے کروڑہ کر ترسن کو
 شری لکھن لال کو آئی دیا جب ہم لوگوں نے دو ہائی دی
 دو چار نہ بان بارت کہیں بھر خط لکھ دیا ہائی دی
 بے ناتھ رام بوا دھت میں شو بھا سروپ کی کون کہے
 درشتی جس انگ پر جانے پڑے من وہیں بھجائے بھجائے ہے
 چرنوں کی چھب دیکھتے تہ بنے کچھ سخی نہیں کہتے بنتی ہے
 درشن کرنے والے کی درشتی جہاں گھوم گھوم کر گرتی ہے
 آسین ششوبھت روپ سندھو تین پن لنکا دیش ہیرتے تھے
 شو بھایمان تھا دھنش بان ہاتھوں میں اسکو پھیرتے تھے
 سکل کلائیٹ شانت بیج راگھو رام کریال
 جسکے تن شو بھت بھلی دھور جال تر و چھپال
 سری مہاراج کیا عرض کریں جو کچھ کیفیت وہاں کی ہے
 اربا دل کا ذکر کرے طاقت یہ کہاں کہاں کی ہے
 جس طرف دیکھتے نظر اٹھا بے شمار بھلک بانہر ہیں
 دل بدھ ہیں سب بن مست ہیں سب اور ایک سے ایک بھینکے ہیں
 سگریہ نیل نیل جامونت انگد ہنومان میند وید
 دھومر اکش کی سری گے گو اکش دوہ گال شر بھگ کوید
 اگنت کپت کٹک بہت کجہر کٹ کٹ کر گرج تہر جھپٹیں
 جن ابھی کریں گے رکھنڈ کھنڈ ام کال درشت نکلے ہیریں
 ہاتھ کہاں تک ہم کہیں ان کی کتھا امار
 دیکھ کے لنکا کی طرف کہتے تھے کلکار

وش منڈ کو کر کے کھنڈ کھنڈ
 سب راج پاٹا اور تخت و تاج
 بشری رام نہ اگیا دیتے ہیں
 سینا سمیت دشمن دھڑ کو
 رنو اس محل کو توڑ پھوڑ
 سگری نگری کو چوٹ کر
 جگر مہا جگتیا۔ جسنی
 ایک آسن راجیں رام سیا
 اس طرح ہرن کر بھوم بھار
 تب گونج اٹھے تر بھون میں
 سنکر دو توں کی کتھا
 ہنکر راون نے کہا
 بنروں بھلووں کی فکر ہی کیا
 راون سے لڑنے آتے ہیں
 دیکھو تو چھوٹے تپسی کو
 دھرتی پر رنے چوٹی کی طرح
 لیں چھین چھتر سنگھاسن کو
 ارین کر دیں بھیشن کو
 ورنہ آج ہی دکھا دیں ہم
 مل ڈالیں گرد ملا دیں ہم
 دربار میں آگ لگا دیں ہم
 ساگر میں ڈھائے بھاویں ہم
 سیتا ماں کو لے آویں ہم
 پوجا کر لپٹ چڑھا دیں ہم
 شر نرمین کو کر دیں نر بھ
 سہری راجہ راجندر کی جے
 لکھن پتر کا بانج
 ار بل نینو جانچ
 وہ تو نشیروں کا بھوجن ہے
 لڑکوں کا یہی لڑکپن ہے
 کیسی بکوا دیں ہانکتا ہے
 اور چاند کو چھونا چاہتا ہے

گانا

ان بچے بالوں میں چھوٹے سے لالوں میں بانروالوں میں ایسی شان
 باتیں بناتے ہیں بالامتوالا میں نے اب تک ٹالا بھسہ بھی شیخی
 دھمکی والا بھند اڈالا۔ دند چایا ہے کال لے آیا ہے درماتے
 ہیں اتراتے ہیں مل کھاتے ہیں اعلیٰ میں رنگ والا۔ رن بد
 والا پی کر پیالہ۔ لیکر بھالا۔ کر دوں تہ و بالا۔

ہاتھ باندھ شک نے کہا سنئے سری مہاراج

روٹھ رہا ہے آپ سے تخت اور یہ تاج

کچھ ہونسا ہے لنکا میں یہ ہمیں دکھائی پڑتی ہے
جو بھلی بات بھی ہاتھ نہیں کڑوی زہریلی لگتی ہے
بیشک وہ بڑے بہادر ہیں ہم آنکھوں دیکھ کے آئے ہیں
ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں وہ تم سے بڑے سوائے ہیں
سیتا کو دے کر نیے کا صلح دنیا میں اور گر رہا ہے
ڈنکے کی چوٹ ہم کہتے ہیں ان سے لڑنا خود مرنا ہے
تم لڑ کے جن کو کہتے ہو وہ لڑ کے موٹھ کو موڑیں گے
وہ لڑ کے آپ کھلونے ہیں بس کھیل کھیل کر توڑیں گے

برکت برن راون ہوا نہیں ہو گئے لال

لات مار دربار سے دونوں دئے نکال

یہ آئے ڈھنگ رگھندن کے اور اپنی حقیقت بتلائی
شری راگھو دیندر نے کرپا کر دوںوں نے اپنی گت پائی
یہ دونوں واقعی برہمن تھے نشچر ہو گئے تھے شاپ کے برہمن
اب شاپ کاٹ سچے من ہو سچ آئرم گئے گائے سولیش

بنئے نہ ساگر نے سنی بیت گئے دن تین

تب کچھ کچھ رسیائے کر بوئے رام پرہین

ہے لکشن پریت نہ ہو بھ بن لاف تو اگنی بان میرا
سوکھے گا تیر سمندر کو تب مانے گا یہ مان میرا
یہ کہہ کر دھنش کو ٹنکورا پھر اگن بان کو سندھانا
ساگر میں ہا ہا کار ہوا ، جل چر دل سارا اگولانا

اُس بان کے چڑھتے ہی دیکھا دریا کے سوتے جاگ اُٹھے
 جس طرف دیکھئے ساگر کو اندر ہی اندر آگ اُٹھے
 اوپر سے رام کی کردھال نیچے سے بھسکی بڑوا مل
 جب دواگنی بجی آیا کھل تب پھیلی ساگر میں کھل بل
 تب تو کچن تھاں میں من گن بھرے الوپ

آیا شرن کرپال کے دھڑ براہمن کا روبر
 پہلے تو نظر بھر کر دیکھا پھوڑا ہوتی من نظر کئے
 پھر آگے بڑھ کر ہاتھوں سے بس چرن کل ہی پکڑ لئے
 پھر کہا ناٹھ رگنشا کرئے تم کرپا سندھ ہو دانی ہو
 جل نے جلنے کی ٹھہرا دی آبرو نہ پانی پانی ہو

سندھ چن من مند سنس بولے رام اودار
 بتلاؤ بانر کشاک اترے کون پرکار
 ہاتھ جوڑ ساگر کسا سنئے عرض حضور
 جب مرضی ہو آپ کی وہ مجھ کو منظور

پر بھوکے پر ماب سے بیشک میں جاؤں گا سوکھا بریانی
 پر سوچ تو تو اس میں میری مٹ جائے بڑی رگھو رانی
 وہ کام ہی کیوں نہ کیا جائے جس کی جگ جگ تک یاد رہے
 ہے رام آپ کا کام بنے اور میری بھی مر یاد رہے
 نل نیل ناٹھ بردانی میں یہ جلدی سیٹ بنائیں گے
 کارن ان کے ہاتھوں کے چھوئے پھر حل میں تیرائیں گے
 پھر کروں گا آسانی سہاے اپنے بل کے لائق میں بھی
 مل بندھے پار اترے لشکر لڑکا ہو فتح شائق میں بھی
 اس اگن بان سے کھل مارو رہتے ہیں میرے اتروش میں
 ہے ناٹھ کاریہ آج بھج کرو جاری ہی رہے دینش میں

منت تر تہ گھوٹ ہری ساگر کی سب پیر
مگن سندھ گمنو بھوں بہر شائے گھوٹ پیر

سگریو نے آگے بڑھ کے کہا
نیل نیل کام پرار مجھ کرو
اتنا سنتے ہی سینا میں
پاشانوں کے لانے کے لیے
چکے چوڑے اُجلے موٹے
چن چن کر پتھر لانے لگے
لے لے کر نام رام جی کا
وہ برکت تھی ان ہاتھوں میں
مستریوں میں اور مزدوروں میں
بھارت کی کار گیری کا وہ
زندہ اور خاص نمونہ تھا

اس پر کار جب ہو گیا سندرسیت تیار
ہو پرسن کہنے لگے تب رکھو راج اودار

جو کام نہیں ہو سکتا ہے
شاہنشاہ کرم ویر و مہم نے
اچھا اب میری اچھا ہے
لنگا پر چڑھنے سے پہلے
رن کے دیوتا تیر لوچن نہیں
مرتیو نچے کا ارادھن کر
میں ان کا ہوں وہ میرے ہیں
ارادہ یہ دیو اور ایش دیو
راجاؤں سے بھی برسوں میں
وہ کر دکھلایا دوسوں میں
استھاپنا ہو دے شنکر کی
آرادھنا ہو دے شنکر کی
پہلے ہم انھیں منادیں گے
ہم دشمن پر جے پاؤں گے
میں بشیر ہوں تو وہ شکر ہیں
جو کچھ ہیں میرے شنکر ہیں

اتنا سنتے ہی ہوا چہر ایک جے جے کا۔
اپنے ہاتھوں رام نے کی شب مورت تیار

استھاپن . آواہن . ارچن	ارادھن ہر کا ہونے لگا
سری رام کے ہاتھوں سے پوجن	سری رامیشور کا ہونے لگا
پرہجو بولے "شو میل ہر مجھ میں	ہے لیش ماتر بھی بھید نہیں
جو جن او دیت او پاسک ہیں	ہوتا ہے ان کو کھید نہیں
جیسے سب ندیوں کا پانی	ساگر ہی میں ٹھہراتا ہے
تیسے سب دیوؤں کا پوجن	پر ماتا ہی میں جاتا ہے
یہ سن کر کہا پوں ست نے	لو روئی کا دور تمام ہوا
اُس لیے آج سے آگے کو	شو رام ایک ہی نام ہو
یہ سنکر پھر جے کار ہوا	دھن گو بنجے لگی ہری ہر کی
تم بھی اب رادھے شیانم	کہو جے رام اور رامیشور کی



نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رمانیں اور ناولوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اکی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقلیوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں سر میں بکسیر کو دیتی ہیں۔ جنھیں بکسیر ا. ریامر یا سر میں بیچ کر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کار گراہک کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ گراہک جب ایسی کتاب کو کھرید کر جاتا ہے تو جھٹکتا ہے گراہک کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر اپنی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر رادھے شیاام، وشٹھ یا طرز رادھے شیاام چھپتا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر ہمارے یہ دستخط رہتے ہیں انھیں پہچان لیجئے۔

Radhe Shyam

نیا رکش :- رادھے شیاام کتھا وچک
مالک :- رادھے شیاام پتر کالیہ بریلی۔

انگدراون کا سمباد رام کتھا ۱۴



لیکھک: بینال گورنٹ سے کتھا واپس ہی کی بددی سہایت
کیرتن کلاندھتی کاویہ کلا جوشن، شری ہرچی کتھا وشارد کیتی تن

श्रीराम पंचांग

شری رادھ شیا م پتکالیہ بریلی۔

(جو حقوق پر کاشک محفوظ ہیں)

شری
رام کتھا
(لنکا کاٹھ)

انکھ راون کا سمبار

لیکھ

نیپال گورنمنٹ سے کتھا واچن پی کی پدوی پر اپت

کیرن کلانڈھی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ شری ہری کتھا وشارد۔ کوئی متن۔

پنڈت راوے شیا م کتھا واچک

پرکاشک بشری راوے شیا م۔ پستکالیہ۔ بریلی

ستویں مرتبہ ۱۰۰۰ جلد ۱۹۶۱ء قیمت ۳۲ نئے پیسے

پرنٹر پنڈت رام نرائن پانگلک۔

شری راوے شیا م پریس بریلی

پرا رخصت

(۱)

ہے کرونا دھجگو ان
 کرتے ہیں شکتی پردان
 گن گائیں آپ کا جھگون
 آنند سہت ہو کیرتن
 ہو آج کوٹ کا جیون
 اور ہر شٹ پشت ہو تن من
 کہ ہم بھی ہوں بلوان
 کرتے ہیں شکتی پردان

(۲)

ہے پر بھو دکھی ہم اٹے
 تم کہلاتے ہو دیا منے
 بھگو ان بھکت کی ہو جئے
 یہ رادھے شیا م ہو زبجے
 کہ دیجئے یہ بردان
 کرتے ہیں شکتی پردان

اکتھا پر ارمبھ

رامیشور کی استھا پنا کر کے رام اُدار
بازر سینا کے سمت۔ اترے ساگر پار
پر دات کال۔ رگھو راج نے کیا ایک دربار
اپنے منتری گنوں میں۔ کرنے لگے دھار

”ہے جہائی اب یہ بھلاؤ تم سب نے کیا ٹھہرایا ہے
دیکھو اس راون راجہ نے کیا ادبھت چکر چھلایا ہے
یہاں بیت چکے ہیں کئی دوس وہ نہیں دیکھ میں آیا ہے
لنکا کے دوار بند ہیں کیوں کچھ بھید بھی اس کا پایا ہے؟
پر تھم و بھیشن نے کہا“ سنے کر پاندھان

راون سا دھارن نہیں۔ ہے بھان و دوان

دروازے بند کئے ہیں سو یہ مت سمجھو ڈرتا ہوگا
منتریوں سے سینا پلٹیوں سے منترنا وہ کچھ کرتا ہوگا
کچھ دنوں اور دیکھئے راہ یہ راج نیست بتلاتی ہے
رہو پو کو پر بندھ کرنے کیلئے کچھ مہلت بھی دیجاتی ہے“
مہلت کا پرستاؤ سن ہنس بولے بھرتنگ

”راج نیست کا اس سے چھیڑو نہیں پر سنگ

دو چادر روز کی یہ مہلت وہاں ستیا ماں کی گھڑی گھڑی
مچھ کو تو بہت کھٹکتی ہے برسوں کی نائیں کٹتی ہے
ہم درکشوں اور پتھروں سے راون کا دُرگ دھارے گئے
پل بھر میں دوار کیا ٹوڑ لنکا میں پر لے مجا دیں گے
جب راج محل کو توڑیں گے تب تو راون گھبرائے گا
ستیاجی کو دے جائے گا یارن میں لڑنے آئے گا

گانا

کر پر ہار توڑ دو اکریں ہا ہا کار سیتا ماں کا ہو اوتار
 چلیں ہم قدم قدم نہ کم نہ غم۔ دیر ہم
 کریں اُس کو دم کے دم ختم ہو بیڑا پار
 دیں محل کو ڈھائے سندھ میں ہائے
 تیرے اڑائے۔ آگن سے جلنے
 تنگ کر کے جنگ کر کے۔ دنگ کر کے دھنگ کر کے
 سنگ سنگ جاگی۔ کولائیں گے چھڑائے
 تب ہو اپنا نام شیگر ہو سب کام
 جشن ہو تمام۔ ہے ہو۔ رادھے شیانم
 دیر میں ابیر ہو گی حکم دوسر کار سیتا ماں کا ہو اوتار

~~~~~

بجرتگی کی بات سن۔ اٹھ بونے سگریب

”شیگر وجے ہو جائے گی۔ ٹھیک ہی ترکیب

پھر بھی یہ رائے میں دیتا ہوں قاصد کا کام پیشتر ہے  
 اس ڈھنگ سے یہ معلوم کریں کیا اس کے جی کے اندر ہے  
 یہ کسی پرکار سندھ ہی ہوئے تب تو وچار یہ سندر ہے  
 اس مرنے کئے سے پہلے سمجھانا اس کو بہتر ہے  
 تم بدھان ہو ہنومان کہتے ہو بات ٹھکانے کی  
 پھر ایک بار بس تمہیں وہاں تکلیف اٹھاؤ جانے کی  
 جامونت کئے لگے ”ٹھیک تو ہے یہ رائے  
 کنت ذرا سا بھید ہے۔ کہتا ہوں سمجھائے

بہرنگ بلی سکے جانے سے ہم کو ہر طرح سببت ہے  
 دوسری باریہ جاتے ہیں اسلئے ذرا سا کھٹکا ہے



راون اوشیہ یہ سمجھے گا  
 سب دار و مدار اسی پر ہے  
 سر بار اسی کو بھیجتے ہیں  
 بس یہ ہی ایک در در ہے  
 جو کچھ کہ عرض میں کرتا ہوں  
 سب لیا ہر خام و عام کہ ہے  
 اسی بار بھیجتے انگد کو  
 یہ بھی تو یوگیہ ان کام کے ہے  
 انگد اپنا نام سن  
 بیٹھ ہر شاخے  
 اسی سے کہنے لگے - راجندر رگھوور  
 "ہے انگد تم کو ہر سے ہم  
 بچ پتر سے - بھیجتے ہیں  
 بھے - ہر کچھ تمھیں بھیجنے میں  
 اس سے بھیجتے در سے ہیں  
 پھر اچھا نہیں ہے دروازہ  
 ایک رات پتر شہزادے کو  
 اس کا دن ہم یہ کہتے ہیں  
 اب تم بھی کیوں دے کو  
 ہاتھ جوڑ انگد کا  
 سننے کو شل ناٹھ  
 رکھنے آشیر باد کا - میرے سر پر ہاتھ  
 جس جن پر کر یا آپ کی ہے  
 وہ جا کر رتے راتوں تک  
 نہ بچے بچا کو خوف نہیں  
 آڑیا چلے استیاں تک  
 پھر لنگا والے تو کیا ہیں  
 وہ کون جو اس کو ٹنڈ پائے؟  
 اقبال آپ کا ایسا ہے  
 پانی پر پھٹ کر مبر ہے  
 جن سے ہو کار یہ جنار دن کا  
 یو راج آپ کا دوت بنے  
 یہ سب نیچھے ظاہر ہو گا  
 یو راج آپ کا دوت بنے  
 ہے دھمتا ناٹھ آگیا ہو  
 یہ سب نیچھے ظاہر ہو گا  
 انگد کی شن نکیتاں - ہر شاخے رکھو ناٹھ  
 سب کچھ بدھی بل دیا - رکھا سر پر ہاتھ  
 "یو راج ہماری بات سنو  
 اس کو سپد خدے سے ہیں  
 کیا اور تمھیں سمجھائیں ہم  
 تم خود ہی ہو عاقل و دان

کچھ بل بھی اپن دکھانا  
 کچھ راج نیت کچھ گیان سیکھ  
 سب رفع دفع کر کے آنا  
 یو راج جہاں تک سمجھو ہو  
 انگد جب جانے لگے  
 انگد جب جانے لگے  
 تھجی وینیشن نے کہا  
 تھجی وینیشن نے کہا  
 کہ تو دینا اس راون سے  
 دوا ایک سندیش ہمارے بھی  
 میرے اٹھ کے سنگھاسن سے  
 جس نے ایک لاکھ لاکھی  
 وہ تو سب بات سمجھتا ہے  
 میں سورنہ اور دیوانہ ہوں  
 کس ڈھنگ سے رکھتا کرتا ہے  
 اس اچھی طرح بتا دینا  
 اس ابھانی راون کے لیے  
 سارے کل کے ترین کے لیے  
 سند منہ بننے لگے  
 رائچندر رکھو رنے  
 انگد کو کرنے دوا  
 اٹھا کیش سدائے  
 گانا

جاؤ بیبر۔ جاؤ نہ پھر  
 رکھشک تیرے رکھو ویر۔ دھیر نکا اشکا بچاڑ کے  
 لڑکھاؤ نکا دھاڑ کے۔ جسا کر جسم کر  
 بے کر سب کر کام۔ پائے مراد آ شیر باد  
 تیری وہاں جے ہو جے۔ کر سباد چتر تمبھیر  
 گرت پون گت چدے۔ ہال سون بلیر  
 ملک ملک نہکھیں پریم سے لکشن اور چوڑ  
 پگ پوہار سے توڑ کے۔ لکھا دوار کیاٹ  
 دھینو نگر بالی تنے۔ دوار پالیں ذات  
 بانکا بل والا ستوالا  
 ابیلہ جنگی جھوم جھوم کر  
 مستانی چال سے جاتا تھا  
 ناہرے غرتا تھا

ناگاہ تیرے راون کے  
تغصیم نہ کی کچھ انگد نے  
پہلے بھر کئی تیرھی کر کے  
رہتے تھے ہمارے ہٹا نہیں  
اس اس بھٹتا کا مزہ تجھے  
میں راج مہارہاں کا ہوں  
تو کس گھمنڈ میں پھولا ہے  
نالائق مرنے سے پہلے  
رہتے ہی میں مڈھ بھڑھوٹی  
بس اسی بات پر چھڑھوٹی  
اُس نے اس مٹن کلام کہنے  
جباتا ہے بنا پر نام کہنے  
گستاخ ابھی دکھلاؤں گا  
بوٹی بوٹی پنجراؤں گا  
کرتا ہوں تجھے ابھی جیان  
بتلا دے اپنا نام و نشان  
انگد انگارا ہونے کا "بسی خبردار"

دودھ نہ سوکھا ہونٹ کا بنا سپہ سالار  
میں جس کا بھیجا آیا ہوں  
رہتے تھے نہیں پر نام کریں  
میں اس بالی کا لڑکا ہوں  
تو کیا ہے تیرے راون کو  
کرتا ہے یہودہ گوئی،  
نادان ہر دے کو تھام دیکھ  
اب پڑا ہے پالا انگد سے "

"بھاری اس شکل کے۔ چپ بے ڈھیت غلام  
آج مقابل ہو گیا۔ سنا تھا تیرا نام

ہم شہنشاہ کے لڑکے ہیں  
ہم شیریں سے بھی بڑھ کر ہیں  
کیا دوت تو ان لڑکوں کا ہے  
ماں باپ کا جن کے پتہ نہیں  
جن کی وہ سندھی ناری  
اُن کا سیوک ہوا رہے مورکھ  
تو غلام سے بھی کست رہے  
تو گیدڑ سے بھی بدتر رہے  
جو بن داسی ناکارہ ہیں؟  
جو باغی اور آوارہ ہیں  
دن رات ہماری قید میں ہے  
یہاں آیا کس امید میں ہے؟

وہیں کاٹ کمر بات کو۔ بولے بال کمار  
 ”واہ واہ کیا بات ہے! چور کے بر خور دار

لے آئے رانی ناری کو  
 تعریف تمھاری تو تب تھی  
 اب سے ہمارا آتنا ہے  
 لنکا میں کر کے قتل عام  
 ہم اسکے قاصد میں جس نے  
 آئے ہی بولے مجا دی ہے  
 جس کا ایک چھوٹا سا دائرہ  
 لنکا میں آگ لگا دی اور  
 اور بولا تمھاری سو ب نکھا  
 بھلا رہو نہیں ات یہ کچھ نکھیں  
 بولیں سوامی! مجھ دانسی کو  
 تب لکھن لال نے کرو دھت ہو  
 بھروپ بنا کر جو ری سے  
 لاتے لڑ کر شہ زوری سے  
 ٹھیسر و تم کو دکھلا میں گے  
 جگد مہا اکو بیجا میں گے  
 پتھر تیرے پانی میں  
 ساری لنکا راجدھانی میں  
 اکٹھے کمار کو مار گسبا  
 راون کی شان بگاڑ گسبا  
 جو بڑی سستی ہیں لنکا میں  
 جن کے شری مکھی شوہر ہیں  
 لے چلو اودھ شادھا کیے  
 بھیجا نکھی بوجی کر کے

یوں ہی بات ہی بات میں بہت بڑھ گئی مار  
 دونوں تھے رن کسیری۔ دونوں راج کمار

انگد سے منہ نہ دے کر کے  
 تلوار کھینچ کر تڑپا اٹھسا  
 یہ کہہ کر وار پر وار کے  
 انگد نے اپنی طاقت سے  
 پھر تھوڑی دیر تک بات ہوئی  
 بڑھتے بڑھتے جب بات طبعی  
 پھر تو سب ہنسنے لگے  
 دل کھول بیچ پڑی گئے  
 اس رٹ کے نے منہ کی کھائی  
 اور بولا ”کیوں شامت آئی؟“  
 جیسا کلام دوچارہ کئے  
 ہر بار وار بیکار کئے  
 شہزادوں کی تلواروں سے  
 تو ہوئی لڑائی گھونٹوں سے  
 اور دونوں میں کشتی ٹھہری  
 ایسے کھیلے قہری زہری

آخری بی مشالی انگد نے دی کمر توڑ ناکام کی  
 چکر دے پتھر پر مارا بلی بھر میں کام تمام کی  
 اب تو لنکا میں ہوا گھر گھر بابا کا  
 زنا رسی ڈرنے لگے بند ہو بازار  
 محلوں میں گھروں میں بیتوں میں ہر ایک جگہ یہ بات چلی  
 "پھر ایک مرتبہ لنکا میں آیا ہے وہ جس رنگ بلی  
 اپنے اپنے گھر کو دیکھو رات تو یہ مرن سمان ہوا  
 لنکا نگر کے حصے کا یارو بھپڑے سا دن ہوا  
 یوں ہی سرور نشا چینیں انگد کی باتیں کرتے تھے  
 انگد کی اتنی دھماک بندھی انگد کے نام سے ڈرتے تھے  
 انگد جس کو بھی دیکھتے تھے وہ بچے سے سوکھا جاتا تھا  
 مگ جس سے پوچھا جاتے تھے وہ بن پوچھے بتلاتا تھا  
 اُس طرف خبر گیروں نے جباراؤن پر کی یہ خبر عیاں  
 اس طرف بہادر یاں سے بس ہوئے سوئے دربار رواں

گانا

چلانا سرگیزد کشکاری کو ہار دھائیں دھائیں سائیں سائیں  
 اہل لاکھ سوتے کارنا شیر برہے خونی نظر ہے بلی اور نڈر ہے  
 قمر ہے زہر ہے سحر ہے ہنر ہے ہنر ہے بالاکرم بلی ہے  
 گنی ہے نیچی ہے دلاور بہادر سخن در سالار

نہیں نہیں نہیں

راؤن بیٹھا تخت پر جمع تھا سب دربار  
 دوار پال آیا تبھی کیا حال اظہار  
 "اے عالیجاہ اے جہاں پناہ دشمن زید و ناچار رہیں  
 مہاراج کے برہن ہیں بالے جم جم جگ جگ جے کار ہیں

اُن دانا تپسی سینا سے  
 اپنے کو دو بتاتا ہے  
 ہے بدھمان بلوان بھی ہے  
 جلدی سے جا کر خبر کرو  
 ہے عکڑا ست بائقی کی طرح  
 یہ آگیا مو تو آنے دوں  
 اتنا کم کمون ہو  
 اُمی سے کہنے لگا۔  
 "ماراج دی وائر ہوگا  
 روتوں نے جس کا ذکر کیا  
 نیر زرد ہے وہ۔ منھ زور ہے وہ  
 آیا ہے وُرگ کپاٹ ٹوڑ  
 اس لیے ہمارے رائے ہے یہ  
 کل ہرات کال چورا ہے پر  
 منتری کا پرستاؤ سن۔  
 ترپا شاہی تخت پر۔  
 "دیوان! ہوا ہے دیوانا  
 وہ دائر نہیں ہے ناہر ہے  
 ہے اُخت کریں سواکت اُس کا  
 اس یو دھنا تھو چترالی سے  
 اب یہی بات شہزادے کی  
 وہ بدنامی کا ٹیکہ تھا  
 طائر سے لڑ کر کھیل گیا  
 اچھا ہی ہوا جو مارا گیا  
 انگد ایک وائر آیا ہے  
 کچھ راج سندھیہ آیا ہے  
 کہتا یوں تالبدار سے ہے  
 کچھ سرور کا۔ سرکار سے ہے  
 ہمارا راج کی ڈیوڑھی میں  
 اس کو دربار شاہی میں  
 کھڑا رہا دربان  
 ہاتھ چھوڑ دیوان  
 جو بھی حال میں آیا ہے  
 گھر گھر جس کا بھج چھایا ہے  
 اور بے مستقل ارادے کا  
 اور قابل ہے شہزادے کا  
 بندھوا کر قید کرادیجے  
 سولی اس کو دلوادیجے  
 ہوا دشان لال  
 بولا آنکھ لکال  
 پرستاد یہ جڑے وچار کا ہے  
 جو قاتل راجکمار کا ہے  
 آدر سے اُسے بلانیو میں  
 ہم اپنی اور ملا نیو میں  
 اس کی بھج کو کچھ فکر نہیں  
 تھچا میرا پستہ نہیں  
 کا یہ تھا اور نالائق تھا  
 ایسے گیدڑ کا سوچ ہی کیا

بدھ راج دوت کا نہ جیت ہے اس لیے نہ نہ تیرا ہے یہ  
دور بار میں اس کو آئے دو ہر غرج بات میں ٹھیک ہے یہ

آگیا دن ہمارا جنے ہو حاضر دربار  
دور پاں نے جا کہا آئے بال کس  
راون بولا "کون تو؟ کیا ہے تیرا نام؟  
آیا ہے کس جگہ سے؟ کیا ہے مجھ سے کام؟"

انگد بولے "ہے ہمارا راج میں دوت رام رھو راج کا ہوں  
یو راج ہوں وائر دوتیوں کا اور بالک بال راج کا ہوں  
ہمارا راج بال میں اور تم میں تھا سچا پیار دوستانہ  
کچھ تم کو اچت منتر نادوں اسے ہوا میرا آتما  
راون بولا "میں تیرے سمجھا نہیں کلام  
یاد مجھے آتا نہیں کون بال اور رام"

انگد بولے "ہاں یاد نہ ہو اس سے آپ کو مور جھا تھی  
جس سے بال کی کانکھیں تھے اتینت اچیت او سٹھا تھی  
اس لیے چھا کرتا ہوں میں وہ سب گھٹنا تھی غفلت کی  
اس میں مجھ کو آشچریہ نہیں پر ایک بات ہے حیرت کی  
بھگنی شری شوپ نکھا جی کو گھر میں تم ننتہ دیکھتے ہو!  
اسیے اچھا تو یہ ہے شری رام کو تکیے بھولتے ہو!  
اب جان گئے شری رام کو تم یاد نہیں تو کچھ پہلی کہروں  
پہاؤں خیال جنگ پور میں اور کتھا سو میر کی کہروں  
شری رام راج راجیشور میں پر شوہ تم ہیں سکھد ایک میں  
وائر تو کوئی چسند نہیں سر نرتن جن کے یا کی ہیں  
اب تم کو مکھ پر یو جن میں سب صاف صاف بتاتا ہوں  
انگد وائر ہے نام سیرا شری رام کا بھیجا آتا ہوں

سینے نما راج یہ ہے عرض ہماری  
 تم بیست کے نامی ہو، تم کو سب جانتی ہو  
 سو ہے رنگا کا تاج - یہ ہے عرض ہماری  
 جب تپا تم خوب کہے ہیں اور دان نیک ہیں  
 رہی یہ ہوتی تھی - چھان - یہ ہے عرض ہماری  
 کیوں انکار میں آئے سیتا جی کو ہر لئے  
 نہیں یہ اچھے کاج یہ ہے عرض ہماری  
 اسلئے مدھی کرے اب سیتا کو درے ملے اب  
 چھان کر دیں رکھو راج یہ ہے عرض ہماری  
 کئے دوت شام ہے دوزن بھگھو درے کاج  
 راج نہوتا - ان یہ ہے عرض ہماری

برالگا ہمارا راج کو - انگد کا دیا خیان  
 آنکھ بدل کر کہا "بس مومن ہوائے گمان  
 انگد کیا تو ہی انگد ہے؟ کیا تو ہی بال کا بالک ہے؟  
 کیا تو ہی بانس کی مالک ہے؟ کیا تو ہی پتا کا گھالک ہے؟  
 یہ تیرا گر بھنشت ہوتا تو ہوتا آج اکاج نہیں  
 پیسی کا دوت کہانے میں آتی ہے تجھ کو لاج نہیں  
 جو گھاتی تیرے باپ کا ہے افسوس تو اس کا داس ہوا  
 اور مٹر جو تیرے باپ کا ہے اس کا کچھ مجھے نہ پاس ہوا  
 اس سے تو تو مسہا ہوتا یا میری اور رلا ہوتا  
 تو دیکھ پر تاپ بھان میرا تیرا لیش کسل کھلا ہوتا  
 اب بھی تو مجھ سے مل جائے تو تیری شبہ گت ہو جائے  
 اس بڑے راج کا لنگا کجا کل سے سینا پت ہو جائے"



انگد نے جب یہ سنا۔ بھید بھرا کو دیا۔  
 بولے "کیا تمہارا ج کو سینا پت درکار؟  
 میں یہ سیوا کرتا ہوں تو۔  
 مجھ میں اتنی یوگیت کہاں؟  
 میں بنوں تمہارا سینا پتی  
 یہ بدھ اور وگیت کہاں؟  
 سینا پتی کی جو ضرورت ہو  
 تو راما دل میں فاضل ہیں  
 دوچار نہیں سینکڑوں وہاں  
 سینا پتی بننے قابل ہیں  
 پر شایہ ہی سو یکا کرے  
 کوئی اس میں گھنے کو  
 ناریاں جرائی جانیں جہاں  
 ایسے مقام پر رہنے کو  
 البتہ ایک بھیشن تو  
 اس سیوا کو؟ سکتا ہے  
 وہ راج بھی چلا سکتا ہے  
 ساری لنکا میں ایک وہی  
 اس لئے تیاگ کر بیر بھاؤ  
 اس لنکا پتی راون کے لیے  
 رہ جاتے گاترین کے لیے  
 رگھو راج سے کرے سندھو اور  
 اچل اپنا درپن کرے  
 سینا ان کے اپن کرے۔  
 سنی کاٹ کرنی ہوتی۔ انگد کی تقریر  
 تب راون کہنے لگا۔ ہو کر کچھ مہیگر  
 "اچھا یہ سندھی جاتے ہیں  
 سو یکا رہے ان شرطوں پر  
 پہلے دیں بھیج بھیشن کو  
 ہر دھڑے وہ میہ چروں پر  
 پھر توڑیں سیت سمندر کا  
 دیں تجھ کو نظر سلامی میں  
 پھر ہنومان کے ہاتھ باندھ کر  
 دیوں میری سلامی میں  
 پھر دانٹوں میں تنکا دباؤں  
 شہزادہ گت ہوں ان بانوں کی  
 کہ جوڑیں میرے رام لکھن  
 اور بھگشا مانگیں پرانوں کی  
 سننے ہی اس بات کے انگد کے رساتے  
 رہے ہوں کچھ دیر پھر بولے کہ دودھ دباؤں

بس یہ ہی یا کچھ اور بھی ہیں؟  
 میں جا کر ان سے کہہ دوں گا  
 جن ہاتھوں نے پل باندھا ہے  
 اور ماں بھیشن آپ کا ہے  
 جتنی ہانیاں ہوئیں اب تک  
 پر ایک ہوئی ہے مہا ہان  
 جب جب تم گھر میں جاؤ گے  
 شری سوپ لکھا کی کئی ناک  
 یہ تو شری علیں معمولی ہیں!  
 ساری باتیں معمولی ہیں!  
 وہ اُسے توڑ بھی دلیں گے  
 ہم اس کو ہاں پھاڑیں گے  
 ان سب کو تو ہم بھڑیں گے  
 وہ کیسے پوری کر دیں گے!  
 تب تب نظروں میں آئیگی  
 کس پر کار جوڑی جائے گی؟

رازن اب گر جا کہا: ارے ڈھیٹ ہو مون  
 لنکا پتی سے رن کرے ایسا جگ ہیں کون؟

سوامی تیرا ناقابل ہے  
 اُس کے دکھ سے بھائی اُس کا  
 فائر سب مولی گا جیسے ہیں  
 جس پودھا پر ہے، گرد و تھیں  
 نل نیل شلب کا کاریہ کریں  
 اور بھائی ہمارا گیدڑ ہے  
 کچھ ہے تو ایک دی کچھ ہے  
 افسوس! توڑ کر تیلی کو  
 انگد بولے ہیں! پھر کہنا  
 کیا اُس چھوٹے سے وارنے  
 اس میں تو بل کا نام نہیں  
 بس بھاگ دوڑ میں اول ہے  
 سگر بونے چلتے سے اسے  
 آگئی یاد اس سے مجھے  
 پھر ناری کا دکھ ہوتا ہے  
 سب سے دکھی ہی رہتا ہے  
 تم اور سگر بوندی کے پیڑ  
 وہ جامونت بھی ہوا ادھیڑ  
 سیکھے نہ پتھ میں آنا وہ  
 کیا جانے کھڑک اٹھانا وہ  
 جو آکر لنکا جلا گیا  
 دھوکے سے پکشی چلا گیا  
 کیا تم نے مجھ کو سنا دیا  
 سچ مج لنکا کو جلا دیا  
 وہ تو جا سو ہی کر رہا ہے  
 اور خوب راستہ چلتا ہے  
 یہ چار کام بتلائے تھے  
 جو اس کو حکم گائے تھے

پہلے جاتے ہی لنکا میں      سفیری سیناجی کی سدھ لینا  
دوسرے توڑ سکر لنکا کو      ساگر میں ڈرائے بہا دینا  
تیسرے جہانکی مائتا کو      سری رنگھو بند کے ڈھنگ لانا  
پھر چوتھے باندھ کے راون کو      ساتھ ہی ساتھ لیتے آنا  
اصلیت آج معلوم ہوئی      کچھ کام نہ وہ کر پایا ہے  
اس لیے وہاں پہنچا ہی نہیں      شاید منہ بھی نہ دکھایا ہے  
کچھ پتہ نہیں ہے کہاں گیا      رہ گیا کہاں کس استھل میں  
جو تمھیں کھٹکتا ہے راجن      وہ ہے ہی نہیں رامادل میں

انگد کی یہ بات سن کاچی سبھا تمام  
کے کہیں پورے کرے۔ یہ ہی نہ چاروں کام  
گھی پڑتے ہی جس طرح۔ یادک ہوئے وصال  
راون اُسی پرکار سے۔ جھبک اٹھات کال

بوللا تجھ کو یہ خبر نہیں      میں آفت کا پرکالہ ہوں  
جس سے وگیلیں دہکتے ہیں      وہ مست اور مستوالا ہوں  
میری ان بڑی بھجاول نے      کیلاش پہاڑ اٹھایا ہے  
دانویم۔ اندب۔ کویر۔ ورن      ان بانوں سے تھرا یا ہے  
سورج بھی میری بھرکئی پر      پورے پشیم جاتا ہے  
اور یون دیو بھی مرضی پر      سرداتا اور گرماتا ہے  
مجھ سا پنڈت مجھسا یو دھا      سنسار میں اور نہ دو جا ہے  
اپنے شیشیوں کو کاٹ کاٹ      شنکر کو میں نے پوجا ہے

انگد بولے دھنیہ ہے جادو گر ہمارا ج  
سویم بڑائی مارتے تمھیں نہ آتی لاج  
جو کرنی کرنے والے ہیں      وہ کرتے ہیں کہتے ہیں نہیں  
یہ مثل آپ بھی جانتے ہیں۔ جو گر جے ہیں برے سے نہیں

شہر بیان کبھی پامال گئے  
کچھ چھوٹے چھوٹے بچوں نے  
جب گھر ٹالہ میں باندھا تھا  
تب دیا آگنی بھتی بل کو  
اس روز سہسہرا ہو جی نے  
کچھ یاد ہے سپا سو میسر میں  
تم یہ کہتے ہو شیش کاٹ  
جادوگر سب شہر پر کائیں  
تم بار بار یہ کہتے ہو  
میں بلہاری یہ بھی تو کہو  
شہری بال کی کانکھ کا قیدی ہوں

گانا

ایسی بات بنانے والے ہم نے لاکھوں دیکھے بھالے  
ریشیوں کو ستائیں والے اور نیائی کھلانے والے  
پر ناری چرانے والے اور گورو دکھانے والے  
جس کو سادہا رن سمجھا ہے۔ تپسی بالک مانا ہے  
وہ ہی بالک کال ہے تیرا کیا جانا کیا جانا ہے  
اب بھی بچنے کا موقع ہے ورنہ پورا اندیشہ ہے  
گوزرا وقت نہاں ملتا ہے۔ مرنے کا دن آپہنچا ہے  
ہاتھی ٹینڈک کو اسے تو اسکی کچھ تو مصیبت نہیں ہے  
گھوڑا چوٹی کو اسے تو اس کی کچھ تعریف نہیں ہے  
اسی لیے ان کو کچھ کھن ہے مجھے مار تے پھوٹا میں ہے  
لیکن تیرے در کا دن ہے۔ گھوٹنی کا در و دھو کھن ہے  
سوئے والے جاگ! آلس پن کو جلدی تیاگ  
تج یہ مغوری کا راگ طبعیت میں لے آ ازاگ  
تجہ کو آدازیں دیتے ہیں تیرے ہو جگانے والے ایسے...

براون بولنا اب نہ کر۔ زیادہ کچھ بکواد  
 تپسی کا تو دوست ہے۔ یا میرا استاد؟  
 تو اپنی پدی پدی رہ۔ ادھکار نہ براہ بڑھانے کا  
 بکواد کی تیسرا کام نہیں منہ زوری کر سچانے کا  
 وہ دونوں آپ نہٹ لیں گے جن میں ٹھن رہی لڑائی ہے  
 تو ویرتھ منہ سے جاتا ہے اور ناحق بات بڑھاتی ہے  
 انگد بولے تھیک ہے۔ گنتو سنو سرکار  
 یہ آدھیک بات ہے نہیں ویرتھ کی رار  
 یہ دونوں اور سندھی ہوگی سینک بیدان نہیں ہو چکے  
 سب اور شانہ کا لہجہ رہے جھگڑے نقصان نہیں ہو چکے  
 پر ن چندی پد چیت اچھی تو پر تھوڑی شوڑت سے ہوئی  
 جے پاکہ پرا جے پھیر ہوئی پہلے تو مہارے ہو گئی  
 جس کے آرا جکتا ہوگی تب آپس میں ٹھن جائے گی  
 یہ ہری بھری لنگا بگری شمشان جھوم بڑا جائے گی  
 بچے۔ بچتی لاوارث ہوں عورتیں رانڈ بوجھائیں گی  
 لاکھوں پتروں کی ماتائیں ماتم کہرام مچائیں گی  
 ایک بات ہے اور بھی ہے وہ بھی وچیا۔  
 ذرا اُسے بھی دھیان دھر سٹن لیجئے سرکار  
 جب تلک دشانن راجہ کی یہ سندر مورت بھی رہا ہے  
 تب تلک بال راجہ کی بھی سرو ترمکیرتی زندہ سی ہے  
 ارتھات آپ کے دشمن کہ دشمن یہ ہوتی جاتا ہے  
 جو رہا بال کی کانکھی میں یہ وہ ہی، راون۔ اب بات  
 یہ پرا کر می راون زرش جس روز یہاں سے جائیں گے۔  
 زیش میرے پتا بال کا بھی اس روز یہاں سے جائیں گے۔

اس نے جیو اور خوب جیو تم بالی راج کے مہاراج ہو  
اور جینے کا ہے تین یہی شری بدھ میندر کے سیوک ہو

اب جو راون گرج کر بولا "جی یہ گھات  
چھوٹے منہ سے کہہ رہا بہت بڑی بات

جو کایر اور بھیڑیا تر ہیں وہ صلے کے پاڑے ملتے ہیں  
بچے دلیر مرد میدان سرورے کے مرے کھیلے ہیں  
میں وہ نہری دیش والا ہوں جس کے کائے کے دوانیس  
تو دوست ہے اس سے بھیا میں میں دے سکتا تجھ کو سزا میں  
پر اب میں نے یہ ٹھکان لیا ان باتوں کا بد نہ توں گا  
جب بھیا کے تو باہر ہو گا تب تجھ کو مرد داؤوں گا

انگدہ بولے "ہو چکا شونی کا آدیش

تو جی کا جی کھول کر کہہ دوں سب ہندیش

او بیو توف اور دلو نے کس گھنڈ میں دھولا ہے  
دنیا میں نہ ہے اس پرکار جل پر جس طرح بولا ہے  
تو اپنی اس شیخی میں ہے دنیا کو میں نے جتا ہے  
اس مسئلہ کو جانتا نہیں غمی تھوڑے دن جتا ہے  
جب دن مرنے کے آتے ہیں اور آ یونیونر بجائی ہے  
تب بدھ نیٹ الی ہوئے بد کے جل میں بہر جاتی ہے  
پاپوں نے اندھا کیا تجھے انتم دن آنے والا ہے  
دو چار روز میں راون تو دنیا سے جلنے والا ہے  
مہاراج بال سے مل کرے سب میری مثل سنا دینا  
مگر لو کے دھما چرائوں کی سب ان کو بات بتا دینا  
لنکا کا راج بھیشن کو چلتے ہاتھوں دیے جاؤ  
شری کبھ کرن شری میگھنا دو ساتھ ساتھ لیتے جاؤ

نہ سننے کو یوں راہیوں سے . لٹکا کے ڈانڈھ  
 کون کون سی ہوں گی بستی تھارے ساتھ  
 یہ سنتے ہی ہوتے گئے . راون زبہ آگ  
 بولنے بجوا دی کھنکھناتے یہ بجوا دیں تیا آگ  
 جس کے بل پر تو نے مجھ کو یہ تیکھی تیکھی بات کہیں  
 اس تپسی میں میں بچے میں بل بدھ مان انگریز نہیں  
 گن ہین باپ نے جب جانا تب دیش لکلا دیا اُسے  
 مردتا ہے ناروہ میں وہ اس دُکھ لے نمرودہ کیا اُسے  
 میرے رنج پر ہسا . ملی اور بکٹانن کھلاتے ہیں  
 ایسے ایسے بچوں کا تو ایک ہی گھر اس رجاتے ہیں  
 جب رنجو در کی شان میں . بولا یوں بوجھال  
 انگد منت کشن ہو گئے . کرودھ پون و کرال

جو سیوک اپنے کانوں سے سوامی کی ننداستا ہے  
 اس کو گنو ہتیا کا بھیاری اپرا دھ وہیں پر لگتا ہے  
 یہ سورج کے انگد کڑک اٹھے گرجے تہجے اور کلکارے  
 لکٹناٹے دونوں ہاتھ وہیں پر تھوی پر دھم بے دے مارے  
 پر تھوی تکشن ڈگڑکا اٹھی بن گیا کیچہ اشچر کا  
 دربار میں دھرتی کپ ہوا اٹھ گیا رنگ دس کدھر کا  
 وہ چکر راون کو آیا گدی سے آیا پر تھوی پر  
 ہاتھوں سے انھیں اٹھاتا تھا جو مکٹ گرتے تھے دھرتی پر  
 چھ تو راون نے اٹھا لیے اور جھٹ پٹ سر پر ٹیک لیے  
 پر چار اٹھا کر انگد نے مٹری راماد ل کو چھینک دینے

مٹوں پر و نروں کی جس دم پڑی نگاہ  
 بولے "تارے ٹوٹے دن میں دیکھے واہ

یہ تارے ہیں یا گہوائے  
یا جلی ہیں یا وجہیں یہ؟  
یا دشمن صحرے شستر ہیں یہ؟  
”ہیں شستر نہ وجہ نہ شتر ہیں یہ“  
راون کے مکٹ گھر ہیں یہ؟  
چادروں کو گہ کر لے آئے  
شرعی راجندر کو دکھلائے  
راون کے پاس نہ رو پائے  
یہ سام دام اور دند بھید  
مہاراج کی آج شرن آئے

وہاں بگڑ راون اٹھا بولا یوں لگا

”یو دھاؤ جلدی اٹھو۔ ہو جاؤ تیار“

پکڑو اس ڈھیٹ وانرے کو  
زنجیر باندھنے کو لاؤ  
لوہے کی پھریں گرم کر کے  
اس کے شر پر پر لگو آؤ  
لکھیا بلوان ادھر آؤ  
مسیب میرا حکم بجالاؤ  
جسٹو را ما دل میں جاؤ  
پنروں بھلوؤں کو کھا جاؤ  
ان بن باسی دو لڑکوں کو  
یہ کام ذرا کچھ مشکل ہو  
تو بیٹا گھنٹا نام جاؤ  
جب راون کی یوں سنی جلی جھنی تقریر

پرے میگے سے گرج کر۔ بولے انگد بیر

اور جھوٹے تادی چور مورکھ

کوئی اور حکیم بلا لاؤں  
کیا نیاسجھے سر سام ہوا؟  
اپنی آنکھوں بل دیکھ لیا  
پھر اب تک نہیں آرام ہوا؟  
جس کے سیوک میں یہ مہٹ ہے وہ سوامی ہے  
شرعی راجندر کے قاصد کا؟  
لنکا ایک درکش ہے گورنر کا  
پھل پھول میں نشتر تپتے ہیں  
بازر تو یہ ہی کہتے ہیں  
پھل کھا کر پیر توڑتے ہیں



جس گھر میں سہر کا نام نہیں وہ اُجاڑ ہو دے ٹوٹ پڑے  
 جس رننے اس کو نہ بھیجا وہ رننا کھمے ٹوٹ پڑے  
 راون بولا "ہو چکا بس سارا سمباد  
 اب جو تو نے کچھ کہا تو ہو جائے وشاد  
 ساگر کو ایسی غرض ہے کیا تالاب سے جا کر میل کرے  
 صوبج کی شان کہا ہے یہ جو ایک دیے سے کھیل کرے  
 تپسی دونوں داود سے ہیں میرا ہر شجر باقی ہے  
 کیوں اجان کی سی بات کرے جانکی جان کی ساٹھی ہے"

انگد نے جب پھر سنا ایسا وار تالاب  
 گرج ترج کہنے لگے راون چھوڑ پڑا

انجان، اجان کی جان کھینچ  
 دے جانکی جان کی خیر و تیر  
 تو ابلا کو کلیاے کھا  
 ظلمی ان ظلموں کا بدلا  
 لشچروں کے گن تو گاتا ہے  
 اچھا لیتا ہوں یہ بیکشائیں  
 یہ کمکر دھیان شکتی کا دھر  
 یو راج بھکتی کا ادا سرن  
 چھن بھر میں پاؤں پاڑے ہوا  
 تب گرج کے انگد بول اٹھے  
 یہ پاؤں میرا بھڑکی سے پد  
 تو راجچند رہ پھر جائیں گے  
 اب تو بھل چل ہو گی

اب تو بھل چل ہو گی۔ اٹھے سمجھی سردار  
 جھٹ سے پکڑا پیر کو۔ زور کیا ہو بار

کٹھ کے تڑکے لیکے۔ محکے  
 ہنس کے جھنسن کے کستے۔ مستے  
 بل بل کے یک کو موڑتے تھے  
 رس کے دش ہونسن توڑتے تھے  
 اور اندر حبیت بھی گھٹا وہاں  
 پر پاؤں نہ تل بھر سٹا وہاں  
 اور اپنا ہاتھ بڑھایا جب  
 انگڑے پاؤں ٹٹایا تب  
 کیوں اپنی شان گھٹاتا ہے؟  
 اس میں لجا کیوں کھاتا ہے؟  
 میں نہیں جھما کر سکتا ہوں  
 کیسے رکشا کر سکتا ہوں؟  
 انکد کی یہ یکت سنسن  
 جیتے جی ہی مر گیا۔ گرا تخت کے پاس

بیتاب، بکل، بیابکل، بکل بچلین  
 لٹسا کے جل میں ڈوب گیا  
 انکد بولے ہیں ہوا ہے کیا؟  
 میں پتھر تھارے مٹر کا ہوں  
 رے جاؤ کوئی شیکھر جاد  
 راجہ پر پریت سوار ہوا  
 انکد کا یہ ہاسین  
 آنکھ بدل کر پھر کہا "

جلا جل گیا اور  
 انکد سن باغور  
 انیتھا بُرا بھل پائے گا  
 یہ اور تو زباں چلائے گا  
 تیار ہوں میں لڑنے کے لیے  
 کیوں آئے ہیں مرنے کیلئے؟  
 جا چلا جا اور بھاگ جا تو  
 میں اب تلوار چلاؤں گا  
 جا تمسی بچوں سے کہہ دے  
 وہ اٹے پیروں گھر جائیں

انگد بولے: ”وصیہ ہے۔ ہے جواب معقول

مہاراج کی زبان سے برس برس رہے ہیں بھول

شرمی مہاراج ناراض نہ ہوں  
انتہ پر ابرھنا اور بھی ہے  
یہ بھورائی سے میں ہوا  
مہاراج نہیں تو دنیا میں  
جس شری پر سے گرو تھیں  
بس انت بنت کا آتے ہی  
جو منی ہے مٹی ہی ہو  
جو ایک رنگ میں رہے نہیں  
جو چیز سراسر جھوٹی ہے  
جل جائے گریٹم میں جو بروا  
ہے استھائی ساتھ نہیں جس کا  
جن پشیوں کو مرتھانا ہے  
ہے خاک کا پتلا خاکسار  
پھر خاک میں پتہ لگاؤ تو  
اسلئے اٹھو نیکی کے لیے  
ہے مارگ مکت کا ہی صاف  
جس قدر بڑھاؤ ترشنا کو  
ناگن کو جتنا دودھ ملے  
اس لیے چھوڑ کہ راج کو بھیج  
سچا آرام چاہتا ہو تو  
جو ان داتا کو بھول گیا  
انجام جانتا ہے سب کچھ

میں رامادل کو جاتا ہوں  
چلتے چلتے سمجھاتا ہوں  
تو جیتے جی ہی ترو گے تم  
بے آئی موت مرو گے تم  
وہ ایک روز چٹ جائے گا  
اقدان تیرا لٹ رہے گا  
بتلاؤ وہ مورت کیسی؟  
اس کی رنگت رنگت کیسی؟  
اس میں انوراگ بڑھانا کیا؟  
اس کو جل سے سچوانا کیا؟  
اس کی کچھ کال سندھ ہی کیا؟  
ان کی وہ مست سکندھ ہی کیا؟  
اور خاک ہی میں مل جاتا ہے  
ملت کیا خاک ٹھکانا ہے  
لعنت دو حسن پرستی کو  
پھیا نو اپنی ہستی کو  
یہ ڈائن بڑھتی اتنا ہے  
وہ زہر آگتی اتنا ہے  
آنند و بام میں آراون  
رام نام میں آراون  
دنیا میں نک حرام وہی  
بھر بھی ہاتھوں میں جام وہی

یہ مال و ملک دولت دنیا  
ہے یہی وقت گر نکل گیا تو  
جائیں گے تیرے ساتھ نہیں  
بھر آئے گا ہاتھ نہیں  
دنیا میں جو سونے ہیں انھیں  
ہم "رادھے شام" جگائیں گے  
تو مان چاہے مت تان مور کھڑے  
ہم تو تجھ کو سمجھائیں گے

گانا

کیسو بیٹھو ہے آئیں میں تو بے رام کھونا جائے  
بھور بھیرو مل مل منہ دھو یو دن چڑھتے ہی اڑنٹو یو  
باتن باتن سب دن کھو یو سا بچھ بھئی پلکا برسو یو  
سووت سووت عمر گز گئی کال شیش منڈرنے کیسو .....  
لکھ چورامی میں بھرائی برے جاک نزدیکی ہے پانی  
اب کی چوک نہ جانا بھائی - لٹنے پاوے نہیں کھائی  
رادھے شام، سچے پھیرایا - بار بار نہیں آئے کیسو  
اسی طرح اپیش یہ دے کر بار مبار  
سز دھیا جب ہونے لگی بوٹے بال کما  
رامن بھی محلوں گیا - ہوا تینٹ ادا اس  
انگہ ہر شاتے ہوئے - آئے پر بھوکے پاس

یو راج کے وہاں پہنچتے ہی  
تباہیوں نے آوے انت ملک  
پھران کھوڑی کی کھنچا چلی  
پھرا روہ راتر تک انگہ کو  
تب جا موت بوئے انگہ  
تم بھی اب رادھے شام بھو

رگھو راج اچھے سنان کیا  
سارا سمباد بکھان کیا  
گھنٹوں تک وہ ہی سنی رہی  
گھیرے بانر منڈ لی رہی  
اب ذرا دیر جا کر سو یو  
شری راجندر کی جے بولو

سماپت



# نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رامائن اور نالکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر سہ کاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں نہ میں بک سیلر کو دیتی ہیں۔ جنہیں بک سیلر ۱۰ روپے یا ۲۰ روپے میں بیچ کر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر گاہک کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ مگر ایک جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو کچھتا ہے۔

مگر ایک کو اتنی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے ادھر اپنی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

## دھیان رہے

جن کتابوں پر ”رادھے شیام“ یا ”رادھے شیام دستخط“ یا ”طرز رادھے شیام“ چھاپا رہتا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہے۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط نہیں ہے۔ انہیں پہچان لیجئے

Radhe Shyam

نیاؤ کیش :- منیجر

شری :- رادھے شیام پستکالیہ بریلی

# میکھنا دکا شکستی پر یوگ

رام کتھا نمبر ۱۱



لیکھاک

ہیپال سرکار سے کتھا واپستی کی پدوی پر اپنا  
کیترن - کلاندھی - کاویہ کلا بھوشن - کوی رتن وغیرہ

پیشکش

پرکاشک بشری رادھ شیا م پتیکا لیریٹی





شری رام کتھا  
لنکا کا نڈ

۴م  
سرور ادھکار پر کاشک کے آدھن ہیں

# سکھنا و کا چستی پوٹ

لیکھک  
نیپال سرکار سے کتھا چستی کی بدوی پر اپت  
کیترن کلاندھی - کوی رتن - کاویہ کلا بھوشن -  
پنڈت رادھے شام کتھا و اچک

اردو میں چوتھی مرتبہ ... ۱ جلد ۱۹۶۲ء قیمت ۳۷ نئے پیسے  
پر کاشک

شری رادھے شام پستکالیہ بریلی

شری

## پیر ارتھنا

پکارا جس نے سنی اُس کی ہی بھنگ بلی  
 ہو اپنی بات کے ایسے دھنی بھنگ بلی  
 کپیش کیش سبھوں نے یہ کئی بار کہا  
 ”تمہیں نے دی ہے ہیں زندگی بھنگ بلی“  
 پڑے تھے پران لکھن لال کے جب سنکٹ میں  
 تمہیں تولائے تھے سنجیونی بھنگ بلی  
 سیا کو اور بھرت کو تمہیں نے رکھا تھا  
 جب اُن کے پران پہ آکے پڑی بھنگ بلی  
 کہا تھا ایک سٹے جانکی جیون نے بھی  
 ”تمہارے آج سے ہم ہیں رنی بھنگ بلی“  
 تمہارے آسے نہ بھگے تمہارا دے شیاام  
 تمہارے ہاتھ میں ہے جی بھنگ بلی“

اوم

# کتھا پر ارمجہ

انگد دوارا جب سنا ۔ لنکا کا سب حال  
 بول اٹھے سگر نیوے ۔ سیتا تھی تنکا ل  
 مجبور ہے اب یہ رکھو بخشی ۔ رکھو کل کا بانا رکھنا ہے  
 بدمت ہوا جو لنکا پتی ۔ اس کا پھل اسکو چکھنا ہے  
 پڑتا ہے فرق ستو گن میں ۔ خونوں کی ندیاں بننے سے  
 پر آتی ہے کا یہ تا بھی ۔ خاموش سر اسر رہنے سے  
 مسروں کا رکت اچھلتا ہے ۔ نیچے گئی جانب آنے کو  
 کشتی کی بھجا پھرتی ہے ۔ پر تھوی کا بھار بٹانے کو  
 پاپوں کی بھومی رو دھروارا ۔ جب خوب سپنچ دجائی ہے  
 تب شانتی سرشتی لیکر دنیا ۔ اپنا سوندریہ دکھاتی ہے  
 پرورتن شیل جگت ہے جب ۔ تو پرورتن ہونا ہی ہے  
 راگھو اب روک نہیں سکتا ۔ لنکا میں رن ہونا ہی ہے  
 اس آریہ دیش کی سیتا ہر ۔ لنکا پتی چین نہ پائے گا  
 کشکندھا کا یہ کپ دل ہی ۔ لنکا کی اینٹ ہلائے گا  
 اس لیے نیائے کے ناتے سے ۔ اس آریہ دیش کے ناتے سے  
 اپنے آدیش کے ناتے سے ۔ میرے آدیش کے ناتے سے  
 کہہ کر کے ۔ ہر ہر مسادو ۔ آگے کو بڑھ جاؤ دیرو  
 شنکا ہٹائے ۔ دنکا بچائے ۔ لنکا پہ چڑھو جاؤ ویرو

# گانا

جودھرم پر درتہ ہے جس کا سچہ ہر دے ہے  
 کہتے ہیں وید اور شاستر اسی کی سچ ہے  
 جس نے اپنے کو تو یہ ہے رن بھٹانا ہے  
 جس نے پر کا بونج کا پسنا بانا ہے  
 جس نے سو جات کا مول تو جانا ہے  
 جس نے سودیش کا گو رو پہچانا ہے  
 جو سو ابھان کے کارن دیوانا ہے  
 جو آن پہ مرٹھے کو مردانا ہے  
 وہ ہی ہے رن بانکرا اور زبھے ہے  
 کہتے ہیں وید اور شاستر اسی کی سچ ہے

آگیا سن کب راج نے یو تھپ لئے لیکار  
 چارو بھاگوں میں کیا د انر کٹک تیار  
 دھائے لنکا کی طرف کپ سب کہہ "جے رام"  
 چاروں دواروں پہ پھڑا پر تل پر لے سنگرام  
 پشیم پھاٹک پہ ڈٹے انگد اد منو منٹ  
 ہمیشہ شکیں پا دیہ بار کر توڑا دوار ترنت  
 اب تو شپورنیں سب آئی کہہ کے زور  
 ورشا میں جیسے گھر میں گھمنڈ گھمنڈ گھور  
 آندھی کی نائیں بڑھے داند بھی تیکال  
 ایک ایک سے بھڑگئے کر بیکار کرال

ڈف ڈھول اور سنگھوں کے سر دھرتی دلائے دیتے تھے  
 بلوانوں کے گرجن ترجن آکاش دلائے دیتے تھے  
 جھن جھن دھونیوں سے ایک اور کھڑگاؤک شستر اچھلتے تھے  
 دوسری اور کھٹ کھٹ مٹر سے گر کھنڈ مٹلے چلتے تھے

جب اور دوا رہتی ہوئے تو  
جو گنی شکتی سے رن چندی  
رن رنگ استھل میں متوالے  
لاشوں پہ لاشیں بوٹاٹھیں  
آشا سے ادھک لڑے وانز  
شسترو کی دھاریں ہار گئیں  
کٹ کٹ کر جب نشتر سینا  
انیاے نیائے کا تب زرنے  
چھوٹے چھوٹے وزنوں دوا  
جگ نے ادھرم کی چھاتی پر

کئی روز وجئی رہا کپ دل پورن پرکار  
تب اسروں سے لنک پتی۔ بولایوں لکار  
”دھکار“ تمہارے شستروں پر  
جو دس دس بیس بیس وانز  
آرام پسندو آیسو۔ کیوں  
لنکا ویشیوں کو دے کر  
جی جان لڑا کر رکھنا ہے  
مجھ سے بھی بڑھی چڑھی سمجھو  
تم وہ ہو جن سے دنیا کو  
تم وہ ہو یہ لنکا دھیشور  
جس کا راجہ ہو سورگ جیت  
جس کے رب نے بندی گرہ میں  
اس کی رعیت اُس کے بچے  
تو سچ مچ لاکھ لاکھ لعنت

رہو سینا روش ممیت اٹھی  
سنگرم کھیت میں جیت اٹھی  
رجنچر کیشن ناچ اٹھے  
شیشوں پر شیش ناچ اٹھے  
اُن رجنچر بلونٹوں سے  
مشکوں۔ نکھوں اور دنتوں سے  
اس کال سمر میں مرقی تھی  
پر تھوی کی لالی کرتی تھی  
ہو گئی پر اجے کھل دل کی  
او لو کی جیت دھرم بل کی  
لبے چوڑے آکاروں پر  
کر جائیں کام ہزاروں پر  
دودھ لجاتے ہو اپنا  
استو مٹاتے ہو اپنا  
اس جنم بھوم کی عزت کو  
لنکا نگر سی کی عظمت کو  
اس دشکنہ دھرنے جیتا ہے  
جن کی طاقت سے جیتا ہے  
کیلاش اٹھانے والا ہو  
یم سی طاقت کو ڈالا ہو  
وزروں سے گھٹیں نہانے میں  
مردانی قوم کھانے میں

راون کی لکارنے کر دکھلایا کام  
کھل دل نے اگلے دوس کیا گھور سنگرام  
کنٹو دباں تو یدھ تھا۔ پاپ پانیہ کے بیج  
ڑسکتے تے کب تک۔ پو تر تا سے بیج  
اون۔ اپکن آدھٹ۔ جو جھ گئے جب جا  
سوئے جب رن جوم میں۔ بحر دت اٹکائے  
تب لنکا کے ماتھ سے۔ لے آگیا بردان  
حلا سمر کے واسطے۔ میگھن ادبولان

لنکا میں پنج پنج بڑھی ہوئی  
یہ سینا کا سچا لک تھا  
جیتا تھا اس نے اندر لوک  
یہ ہی سب سے پیارا بیٹا  
پتی تھی اس کی سلوچنا  
یہ بھی پتی ورت رکھتا تھا  
جس سے نار نے دواع کیا  
کہ اٹھی سستی کے بل سے  
مج گیا تھلکہ اسی سے  
سب گیت شکتیاں ماکل تھیں  
”ہے دوصنا۔ دیا ورث رکھنا  
آشر باد کے ساتھ ساتھ  
جتنے بھی ورت ہیں ان سب میں  
سفسار مانتا ہے لوہا  
ست کے بھ سے جب جل جھل  
تب دیکھ پر کرت کے گیت بھید

طاقت اس میگھن اد کی تھی  
یو دراج کی اسکو پدی تھی  
یہ اندر جیت کسلاتا تھا  
دشمنکھ کا سمجھا جاتا تھا  
جو پورتا لاشانی تھی  
مخلوں میں اور زانی تھی  
پتی کو ”جے مالا“ پھر ا کے  
”آؤ گے آج وجے پا کے“  
ان شبدوں سے منڈول میں  
کیا ہو گا آج رن استھل میں  
سمنکھ اپات دکھاتا ہے  
گھنا دیدھ میں جاتا ہے  
اونچا ہے برت پات ورت کا  
ستونتی کے بچے ست کا  
پر پھوی اور نہج کی کیا اٹھے  
تھ گوان ڈرامکرا اٹھے

اُسی سے سنگرام میں۔ آپہنچا گھنٹا د  
 وانر سینا میں ابھی۔ ویا یا دشمن دشاد  
 چھل سے بل سے اور کھل سے  
 چھپ جاتا۔ کبھی پرکٹ ہوتا  
 لڑتا تھا وہ یو دھارن میں  
 دن کرتا کبھی نثارن میں  
 آکاش مارگ پہ جا جا کر  
 ہڈیاں رُودھر برساتا تھا  
 تک تک کروید وانروں پہ  
 نانا دودھ بان چلاتا تھا  
 لڑتے لڑتے جب چور ہوئی  
 تب ڈول اٹھی وانر سینا  
 تر گھوکل کے ناتھ دوہائی ہے  
 یہ بول اٹھی وانر سینا

دیکھا جب رن بھوم میں۔ وانر ہیں لاچار  
 آگیا لے گھو ناتھ کی۔ ہوئے لکھن تیار  
 جٹا جٹ کو باندھ کے۔ دھنش بان لے ہاتھ  
 یدھ استھل میں آگئے۔ تبھی اڑ ملا ناتھ  
 آتے ہی بلویر نے۔ رن میں کیا پرکاش  
 ایک بان میں اس کی مایا کر دی ناش  
 میگھناد کہنے لگا۔ سنگھ انھیں نہار  
 ”اوہو! بچے بھی ہوئے۔ اب رن کو تیار

یہ یدھ استھل ویر دی ہے  
 دھاریں ہیں یہاں کریا تو نکلی  
 بچوں کا ہے کھلوار نہیں  
 مشٹانوں کا بازار نہیں  
 یہ شور پ نکھا کی ناک نہیں  
 یہ نہیں شکار شرون کا ہے  
 چھپا نہ ہاں وانر کا ہے  
 لوہو یہ نلکیشور کا ہے  
 جن دانتوں کا سوکھا نہ دودھ  
 اس لیے لوٹ جاؤ گھر کو  
 دھک ہو مایا انھیں توڑنے میں  
 خوش ہے گھنٹا جھونٹنے میں  
 ورنہ تاڑ کا ہنن والا  
 ابھان چورن ہو جائے گا  
 کھر دشن تر شر کے ودھ کا  
 پرت گھات پورن ہو جائے گا

لکھن لال کہنے لگے کر کے کڑی نگاہ

”مبرا چور کی بات کا نہیں مانتے شاہ

لنکا پر رگھو کل کی کمان  
رشیوں کے گیتوں کی جوالا  
ہاں ہاں پرت گھات آج ہوگا  
سُرمندل کے سُرمندل کے  
اپنی پرت ہنس کی پیڑا  
اُتسروں کے تے رکنوں سے  
اسلئے سنبھل جا اندر بیت  
گشتری کے کال جیت دھڑپہ  
وہ نہیں کہیں دب سکتا ہے  
رگھو ورنش آن کا پورا ہے

اس کا رن آ کر کڑی ہے  
بدنہ لینے کو بھڑکی ہے  
اندر اسن والے پاؤں کا  
گو منڈل کے سنتاؤں کا  
اب شیکھر مٹائے گی برحقوی  
دل کھول نہائے گی برحقوی  
یہ اندر یہ بیت بڑھ رہا ہے  
شایک جگہ جیت چڑھ رہا ہے  
جوبل رکھتا ہے مشنوں کا  
چورا کر دے گا دُشٹوں کا

لکھن لال کے بین سن - ہوا اندر جت لال

م ا پس میں اب بھڑٹئے دونوں ویر و شال

کھانڈوں پر کھانڈے کھڑکھے  
ویروں کا بانکا میدھ دیکھ  
چھوڑا جب رپونے میگھ بان  
وہ لگا چھوڑنے اگنی بان  
نانا برکارسی جیسترائی  
کوشل کوشل کے کوشل سے  
ہر طرح میدھ میں اندر جیت  
اڑ ملا ناٹھ کے بانوں سے  
تب لگا سوچنے کیا کرتے  
لکشمی سادھارن منج نہیں

بانوں پر بان بول اٹھے  
پر حقوی آکا ش ڈول اٹھے  
تب ادھر سمیر بان چھوڑا  
لکشمی نے نیر بان چھوڑا  
وشکن دھرتئے دکھاتا تھا  
بیکار وار ہو جاتا تھا  
جب ہار گیا حیران ہوا  
غش کھا کھا کے بیجان ہوا  
یہ تو سامنا پر لے کا ہے  
بچ بچ ادھار روچے کا ہے



باقی بس رہ گیا تھا۔ برہم شکست کا وار  
 وہی بیکر ہاتھ میں۔ بولا یوں للکار  
 ”اب تک میں کھیل کھلاتا تھا اس شکنتی بان کی صورت میں  
 اب کھا جانے کی باری ہے آ پہنچی موت تمھاری ہے  
 یہ برہم شکست ہے برہما کی جس سے اندر کو جیتا ہے  
 جو دیو لوک سے پائی ہے اس سے ہاتھ میں آئی ہے  
 اس کا مارا بچتا ہی نہیں جیون ہی یہ تن پر پڑتی ہے  
 دن اگتے پران گنوا تا ہے تن مرتک تلیہ ہو جاتا ہے  
 تو آج نہ بچنے پائے گا اس لیے سنبھل اور گھوٹنی  
 اب لکھن جیت کھلائے گا یہ اندر جیت اس دنیا میں  
 ہنس کر لکشتن نے کہا ”اس مد پر دھکار  
 بان گئے مگد گئے۔ گئی کھڑگ تلوار  
 جو بھی ستھیا تمھارے تھے ان سب نے ہاری مانی ہے  
 جب شتریدھ میں ہار گئے تو برہم یدھ کی ٹھانی ہے  
 کتنے ہی آج پت ہو تم پر براہمن و نش تمھارا ہے  
 بے برہم شکنت کا ادب میں اس سے سر جھکا ہمارا ہے  
 اینٹھا تمھاری طاقت کو ہم چکنا چور اور کرتے  
 براہمن کشتی کا ہے سوال ورنہ مجبور اور کرتے  
 کیا ڈر ہے برہما کے کارن یہ کشتی ہارا جاتا ہے  
 پھر چلے گا کچھ گھڑیوں کو اب چاند گرہن میں آتا ہے  
 یہ کہ جھانی کو آگے کر سکھ سے وہ مہا پر ہار سہا  
 اپنے کشتوں پر دھیان دے اس برہم شکست کا وار سہا  
 بول اٹھیں سنسار کی گیت شکنتیاں دھنیہ  
 رن میں یہ برہمنیا، نمود دیو برہمنیا“

سمر بھوم میں جب گرے۔ گھائل ہو بل بیر  
ہر شش ناد کر آگیا۔ میکھنا دتب تیر

سوچا ایسے ہی انھیں اٹھا  
اپنے پہلے رن کا یہ پھل  
پر بہیم شکست تھی اور بات  
شیشا و تار کی مہا کو  
ایڑی سے لیکر چوٹی تک  
سہسان جب اٹھ سکے نہیں  
اتنے ہی میں اس سے

راما دل کی اور سے  
مور چھت پڑے شریہ کو  
دونوں ہاتھ بڑھائے کے  
چلا رام جی کی طرف  
پیچھے پیچھے ہولیا  
رتب نشجر کی آنکھ نے  
چھمن جی شکو لے گئے  
گرے لکھن کی دیہ پر  
وانر منڈل میں تھا

کہتے تھے بڑے بڑے وانر  
رگھو کل پر اُلک پات ہوا  
جب لکھن نہیں تو رام کہاں  
جب وجہ نہیں تو سیا کہاں  
اُن کا تو رن سیتا پہ تھا  
انپارن پر مارتھ پر تھا

لے جاؤں سنکھ راون کے  
پہنچاؤں سنکھ راون کے  
آسان نہ انھیں اٹھانا تھا  
اب تک نہ اُس پرچا نا تھا  
ساری طاقت کو تول اٹھا  
تو نکھ اُترا یک ڈول اٹھا  
آندھی ویک سمان  
آیا ایک بلوان  
سادر شیش نوائے  
چھن میں لیا اٹھائے  
جب وہ یو دھسا ویر  
سب کپ کٹک ادھیر  
بھید لیا یہ جان  
ہاتھوں پر بنو مان  
مور چھا کھا کر رام  
ما تم اور کہرام  
کپ دل پر وجہ لگات ہوا  
جب رام نہیں تو وجہ کہاں  
جب سیا نہیں شجہ سمے کہاں  
لنکا پر تھا۔ آدیش پہ تھا  
ساہس پر تھا۔ آدیش پہ تھا

تھا اُن سے زیادہ کپش ہمیں  
جب سہاؤنا کو ستھہ پوتے  
سنسار کے گا و نروں نے  
و نرے تو بن کو بھاگ گئے  
لعنت ہے ایسے جیون پر  
بہتر ہے ڈوبیں ساگر میں  
کہا تبھیشن نے تہی  
سبے پڑے پر بھی خیر کرتے ہیں تیر  
لنکا میں یاد مجھے آتا  
وہ اس کی اوشدھ جانتا ہے  
خطرہ ہے میرے جانے میں  
وہ ہی اسکو لاسکتا ہے  
”میں جاتا ہوں“ اس طرح بول اٹھے ہنومان  
تبھی تبھیشن نے دیا سارا پتہ نشان  
رگھو رانی کا دھیان دھرم چلے بی پرشائے  
شتیا بہت سکھیں کولائے وہیں اٹھائے  
جاگا سکھیں رامادول میں  
چھوٹے بھائی کو گود لیے  
وہ سندھ رشیام سلونا منہ  
مانو پانی سے بھر امیگھ  
سنگھ دیکھ سکھیں کو بولے کوشل رائے  
ویدیہ راج ات شیگر ہی کرے کوئی اپائے  
یہ سنگر اس نے کہے مرم بھرے کچھ بین  
”ایک بات کا دیجئے اتر راجو راجو نین“

میں وید ہوں راون کے گھر کا      کس طرح آپ کا کام کروں  
 انجنت ہوگا۔ ید بیری کو      دشکندھر کے آرام کروں  
 جس میں پرتیکشن برائی ہے      کیسے وہ کام کیا جائے  
 ہے رام۔ اگیا۔ دیتے ہو؟      اس سے ادھر م کیا جائے؟  
 یہ سنتے ہی چونک کر بول اٹھے سکھائے  
 "دھرم چھوڑنے کی کبھی رام نہ دیگا رائے  
 جس دھرم پہ اپنا راج کیا      شری پتر دیو کا مرن ہوا  
 جس دھرم پہ بھائی بھرت چھٹا      سیتا پاری کا ہرن ہوا  
 بس اسی دھرم پہ بھائی بھی      یدی مر جائے تو مر جائے  
 آواز یہی ہوگی اپنی      ہاں! دھرم نہیں جانے پائے

## گانا

ہر چیز اس جگت کی۔ قسبان دھرم پر ہے  
 تن اور سمپدا کیا۔ جی جان دھرم پر ہے  
 بھنگی کے گھر کے تھے۔ پڑکھا ہمارے جا کر  
 رگھوکل کی سروداسے سنتان دھرم پر ہے  
 برہاستر دوارا بھائی۔ مورچیت ہوا تو سیا ہے  
 اُس کی کمان اب بھی۔ بلوان دھرم پر ہے  
 موقع اگر ملا تو۔ دکھلائے گا یہ راگھو  
 بھائی کے ساتھ خود بھی۔ بلدان دھرم پر ہے  
 ایسے پاون شبدرسن۔ ویدیہ اٹھا پلکائے  
 چرنوں میں گر رام کے بولا۔ جے رگھو رائے

پر بھوجی سچ میں دھرم دتار      میں ورشن پاکر دھنیہ ہوا  
 میرا جڑ جیون۔ جڑ شریہ      ان شبدرن سے جیتیہ ہوا

ہے ناتھ دھرم چسپا کی تھی سیوک نے صرف پریکشا کو  
 اینتھا داس تو آیا ہے کرنے سوامی کی سیوا کو  
 لنکا میں رہ کر بھی سکھیں ہے نہیں دشانن کے دل کا  
 سب بھانٹ رہے انوراگی وہ رہا، سمجھیشن سنڈل کا  
 یہ کہہ ناڑی دیکھنے لگا وید یہ ہر شائے

بولا "گہری چوٹ ہے۔ ہے ات دور اپائے  
 سورج اُگنے کے پہلے ہی تلجائے دوا تو جیون ہے  
 اینتھا اسمبھو ہے اٹھنا ورش نے نرجو کیا تن ہے  
 آئینت دور ہے اوشدھ بھی آسکتی نہیں بات ہی میں  
 ایسا ہے کون یہاں یودھا بولائے اُسے رات ہی میں  
 "لا سکتا ہے داس یہ۔ پر بھوپد کی ہے آن"

آ کو دے بس اس جگہ یہ کہتے ہنومان  
 آکاش میں ہو۔ پاتال میں ہو۔ پر بت میں ہو۔ ساگر میں ہو  
 لائے گا داس اُسے چاہے وہ برہما کے بھی گھر میں ہو  
 بتلاؤ اُس کا روپ رنگ کس جگہ ہاتھ وہ آئے گی  
 رگھو رائے سہائی ہے تو وہ دن کے پہلے آجائے گی

اس ساہس پر وید یہ بھی۔ بولے کہ الاس  
 "جیت نہ ہو کیونکر وہاں۔ جہاں ہیں ایسے داس  
 اچھا بلبیر بڑھو آگے تم لے آؤ گے اوشدھ وہ  
 اتر میں جو دروناگر ہے اُس پر پاؤ گے اوشدھ وہ  
 سنجیون اس کو کہتے ہیں جو الاسی اس میں ملتی ہے  
 یدی نہیں صبح تک آئی وہ تو سمجھو جان نکلتی ہے"

وید یہ راج کے ساتھ ہی بول اُٹھے رگھو راج  
 "ویر بہتارے ہاتھ ہے۔ اب رگھو کل کی لاج

سنگھار کی تم سے رشتا کی      و نروں کو تم نے تارا تھا  
 بن میں، شوک کے تم نے ہی      سیتا کا پران اُبارا تھا  
 اب جان لوں کرکشمین میں      راگھو کو پورن سکھی کرنا  
 جو سرا تھا رانی رہا      اُس کو پھر آج رنی کرنا

## گانا

بلبیرا بیگی - بوٹی یہ لیو جاوے  
 سجے سجے پر رام کی - دھری ہے تم نے دھیر  
 آج امانک آن کر - پڑی ہے بھاری بھیر  
 سنگٹ کے ساتھی - دو یہ پیر مٹائے  
 لکھن لال کی دیہ میں - دیا پاوش بھر پور  
 بھرت بھرات ہے اودھ میں - اودھ پوری ات دور  
 اہیہ میں بھتیا - تم ہی کرو گے سہائے  
 گود سمتر مات کی - بھری رہے کپ ناٹھ  
 ہے سہاگ اُٹھا کا - آج تمھارے ہاتھ  
 ہے جیون داتا - سنجیون دو لائے

اس پرکار - جب رام نے - وچن کے اکولائے  
 شیش نائے ہنومت چلے - کہہ تھے کوشل رائے  
 کلپنا دیر کر جاتی ہے      پر نہیں دیر کی جنگی نے  
 رفتار ہوا سے بھی زیادہ      کر لی اپنی جبرنگی نے  
 جو بل سورج پر جھپٹا تھا      لنکا کو جو بھلا تا تھا  
 وہ ہی آندھی کی طرح آج      بوٹی لینے کو جاتا تھا  
 غافل بیٹھا تھا نہیں - لنکا میں دشبھال  
 ذرا فراسی دیر کا - منگوا تا تھا حال

سنا جی ہنویان کا اس پر بل پیریاں  
الکافے کا مارگ میں۔ کر ڈالا سامان  
کالینم کو بھیج کر۔ مایا دی پر جو اسے  
منشا یہ تھی راہ میں۔ دیر انھیں لگ جائے  
”سے بیت جائے اگر۔ تو بگڑے سب کام  
پھر تو بوٹی بھی نہیں۔ کر سکتی آرام۔“  
چتر انجنی لال جب۔ گئے جال یہ تاڑ  
تب لپیٹ لانگول سے۔ رہ کو دیا بچھاڑ  
اس پر کار اس مارگ میں نکالینم کو مار  
چلے پون ست اس طرح کرتے ہوئے بجا

”سے سورج اتنا دھیان ہے  
لنکا کے نیچے راہو دوارا  
اس لیے مجھے رہنا تب تک  
اس سے پرکٹ ہونا بھگون  
میری سیوا کے پہلے یہ  
تو سورج دنش میں سور یہ دیو  
آش ہے سوالپ پراقتنا یہ  
آتر کی اذت اوستھا کو  
انیتھا چھما کرنا دنکر  
بچپن سے جان ہے ہو تم  
مکھ میں تم کو دھر رکھنے کا  
شری کشمن کا دکھ سوچن کر  
یہی سوچتے ہوئے کپ۔ گر ڈھنگ پہنچے دھائے  
دیکھا سارے شیل پر۔ آگ رہی بھہرائے

رادن نے اس جگہ بھی - کھیلی اپنی خیال  
 بھیج دیا نون پہ سچو - کہ دایا گر لال  
 ہو رہا تھا جو الٹھی شیل سب اور دھکا دھک جلتا تھا  
 حیران ہوئے ہنومان وہاں بوٹی کا پتہ نہ چلتا تھا  
 جتنے زیادہ بل والے ہیں وہ بہت بچارہ کرتے ہیں  
 جب آجاتا ہے جوش نہیں تو من چاہا کر اٹھتے ہیں  
 ہنومت میں بھی اٹھی ترنگ سوچا - چھوڑ دو اس حجت کو  
 دیکھا بھالی کا سہے نہیں لے چلو اٹھا کر برت کو  
 یہ سوچ کر توڑا شیل کھنڈ جتنے سے مطلب تھا اپنا  
 بائیں کر اس کو دھارن کر جھٹ پٹ پکڑا رستہ اپنا

## گانا

وانہ ورگر در کر لئے جائے ہے  
 سرمن سب ہر شیں - بھون سب نہ کہیں  
 سوامی کا کاج سیوک کئے جائے ہے  
 جو بھے نہیں کھاتے وہی جے پاتے  
 جلکت کو یہ شکشا دیے جائے ہے

گلن مارگ سے راتری میں - شیل بہت کپ لئے  
 چلے اتر کھنڈ ہے - دشن دش کو دھائے  
 تیلے پڑا بلدھام کے - جہی اچودھیا دھام  
 پر دشن ہو کر نا پڑا - انھیں وہاں دشرام  
 گھٹنا یہ تھی - دان شکتی لگی جب لکھن لال جی کے ار میں  
 دیکھا تباہات مسترانے دُستوپن یہاں کو شل پور میں



تت چھن ہی نندی گرام چھوڑ  
پرار مہر کردیا شانت گیہ  
اتنے میں مارت کے سمان  
اتپات سمجھ کر بھرت اٹھے

ایک بات ہے اس جگہ۔ کدینے کی خاص  
شیل لے جا رہے تھے۔ جب رکھوڑ کے واس

تب سوچا۔ اب لکشمی ضرور  
میں ٹھیک سمجھ پر اوشدہ کو  
"میں" کا اتنا ہی سا انکور  
تیوں ہی آنگا گردھاری  
گر گئے بھومی پر ہاتھ ٹیک  
وہ نام ماتر کا مد آترا

پڑا بھرت کے کان میں۔ جیوں ہی یہ پرینام  
دوڑے بولے "کون ہے۔ جو پکارتا "رام"

"اُس ہسانتر کی ہما مدھر  
میری رگ رگ میں نس نس میں  
جس نے یہ نام پکارا وہ  
اس ایک پکار میں بس وہ تھا

بول بول بول ہے بولنے والے۔ پھر وہ بول

پھر خبر دے اُس بول کے میرے من کا ڈول

پر تھوڑی۔ اکاش۔ یوں اور جل  
اس شانت پر کرت کے کن کہیں  
جڑ بھی چیتہ ہوئے جس سے  
اس تار تار میں تر بھون کے

سب میں گنبار بھری تو نے  
ٹپٹی جھنکار بھری تو نے  
وہ سدا سدا سدا  
تیرا سنگیت سما یا ہے

تو وہ ہے جس نے پایا ہے  
میں وہ ہوں جو پوپو کر کے  
اس لیے تو ہی دے کچھ اپنے  
تب تو بھی گا میں بھی گاؤں

انہیں بچاؤں میں بھرت - پہنچے کپ کے تیر

دیکھا مورچھا میں پڑا وہ بانکا بل ویر

بہت تیر بھرت جگاتے تھے  
کیا جانے کیسی مورچھا تھی  
نارنگی دیکھی تو پرکٹ ہوا  
سری رام رام کی اچھو اسین  
یہ بھی دیکھا تن زخمی ہے  
پر یا یاں ہاتھ نہیں لچکا  
یہ دشا دیکھ کر کپ درسی  
تن سے نکال منتروں کا شر

ہائے مجھی سے یہ ہوا - سبجن کا ایلکار

مجھ پر میرے بان پر - بار بار دھکار

پھر بولے "یدی رام کا ہوں میں سچا داس

ہے پدی میرے سر کے میں پورن اٹل وشواس

تو تم جاگو ویرور تمہیں ہے ان کی آن

جن کا پاؤں نام لے ہوئے ہو بلوان

تھا ان شبدوں میں بھرا - لاکھ دوا کا سار

اٹھ بیٹھے جے رام کہ شری آجی کمار

دھوکا کھایا بھگت نے دیکھ سائو زار وپ

وہی سلونا - سوہنا - کول انگ انوب

سوندریہ مری منورہ وہ ہی جس پر تر بھون بن جاتے ہیں  
 ہیں نہیں وہی چیتون مری جس سے رت ناچھ لجاتے ہیں  
 وہ ہی مٹائے جٹا جوٹ متوالے گھو گھو والے ہیں  
 جو کھل جائیں تو سنبل ہیں بل کھا جائیں تو کالے ہیں

پریم مکن ہو واسن نے جھکا دیا بج ماتھ

بوللا میں آیا کہاں آپ کہاں ہیں ناٹھ

مُسکا کر کہنے لگے تب رگھو ور کے بھرات

”ہو تم کو شل دیش میں۔ نیکٹ بھرت ہت مات“

”اوہ۔ بھرت مہراج ہیں۔ میرے سنکھ آج“

یہ کہے پھر پریم سے چرن پڑے کپ راج

سنتا تھا پریم پو تر تمام جن کا ان شروٹوں کے دوارا

پیا سا تھا جن کے درشن کا ان کو بھی ینوں کے دوارا

میرے آرا دھیہ دیو کے جو آرا دھیہ دیو ہیں اس جگ میں

میں بڑ بھاگی ہوں آن پڑا اُن کے ہی سپر پادوں پگ میں

ان شبدوں کے ساتھ ہی پرکٹ کیا بج نام

کہہ ڈالی سنکشیپ میں رن کی کتھا تمام

سنی جس سے بھرت نے لکھن لال کی پیر

دھیر ہر دے بھی ہو گیا۔ چھن کے لیے ادھیر

روئے، ہاں روئے خوب بھرت پر نہیں لکھن کے وکھوں سے

کتی چوٹ اور ہی چھاتی میں جو ابھرا اُٹھی ان صدوں سے

بولے ”بڑ بھاگی ہے لکشمں جو لپٹا اُن چرنوں میں ہے

چرن ہی میں اب تلک جیا اب مریا ان چرنوں میں ہے

ہے بھرت ابھا کا جواب تک پر بھو کے کچھ کام نہ آیا ہے

کھلنے سونے ہی میں اس نے اپنا سب جنم گنوا یا ہے

ہے دھنا یہ ہی کرنا تھا تو کیوں اُجیا یا تھا تو نے  
کیا اسی مرتب سے جیون کو جگ میں جنما یا تھا تو نے  
پیدا ہی یہ کرنا تھا تو کشمن کا بھاگ دیا ہوتا  
انیتھا ابھاگے کے بدلے یہ حق آتین کیا ہوتا

دھتکار ہے ایسے جینے پر جس جینے میں کچھ سائیں  
ٹھا کر کی سورت ہوتے بھی۔ پوجا کا ہے ادھکا نہیں  
گانا

اُسی کا جیون ہے دھنیہ جگ میں جو سیوا برت میں لگا ہوا ہے  
سکھایا دنیا کو دھرم اس نے جو دھرم پہ خود مٹا ہوا ہے  
اُسی کا ہے تیج نبھ کے اوپر۔ اُسی کا تپ بھوم کے ہے بھیر  
سدا جو پرارتھ کی اُٹل میں۔ سورن جیسا تپ ہوا ہے  
جیا ہے جو دوسروں کی خاطر۔ مرا ہے جو دوسروں کی خاطر  
امر سدا ہے وہ اس جگت میں۔ جگت اُسی پر کھڑا ہوا ہے  
جہاں کے تختے پہ نام اس کا سدا یو سوزنا کشروں میں چسکا  
اُٹت ہے جس نے قدم نہ رکھا۔ سدا جو ست پر ڈٹا ہوا ہے  
اُسی نے پایا ہے اُس سدا کو۔ وہی رجھاتا ہے دیوتا کو  
مٹائی ہے جس نے اپنی رنگت۔ امٹ کے رنگ میں رنگا ہوا ہے  
سمان میں ہر شے شوک اس کو ہیں ایک سے دونوں لوک اس کو  
لگا کے تو ترا دھے شیان "پیر بھو میں۔ سدا کو جو ٹھو اہوا ہے

سنو نا تھ کے پاس میں۔ رہنے والے دیر  
تمہیں بھرت کے ہر دے کی بہرے جاؤ کچھ پیر  
میری بھی کچھ چاکری۔ دو پر بھو تک پہنچائے  
جس سے چاکر ورنہ میں۔ گننا تو ہو جائے

رات ہی رات میں دیر تمھیں بوٹی کے ساتھ پہنچنا ہے  
 منزل ہے دور دہیہ زخمی آسان نہ راہ پکڑنا ہے  
 چڑھ جاؤ میرے بان میں دُرگم کو سگم بناؤں گا  
 نش ہی میں رام کریا سے وہاں گر بہت تمھیں پہنچاؤں گا  
 یہ کہہ کر گمش بان کی چھما مانگ تنکا ل  
 کھڑے ہوئے اس کا رہ کو۔ وہ رھوکل کے لال  
 کپ نے سوچا بان پہ پہنچ رہے سرکار  
 اپنی طاقت سے؟ نہیں۔ رام کر پیا آدھار

اس بھرت بان میں رام کر پیا بدھما شکتی بھر سکتی ہے  
 تو کیا میرے زخمی تن میں کچھ کام نہیں کر سکتی ہے  
 جس سے انہیہ اُپاسک کے یہ لہراھی من مانس میں  
 بھر گئے زخم طاقت آئی تجلی سی دوڑی نش میں  
 بولے آشیر باد دو پر بھو جائے گا بان سامان سچو  
 شہری رام کر پیا سے نش ہی میں پہنچے گا یہ ہنومان سچو  
 ہے نہیں دیر زیادہ اچھی رخصت اب مجھے کیجئے گا  
 بس وداع۔ بھرت مہاراج وداع دندوت پر نام لیجئے گا

یہ کہہ کر مستک نوا دھاء چلے ہنومان  
 من ہی من کرتے ہوئے۔ بھرت لال کا گان  
 گانا۔

دھنیہ دھنیہ اس سوار تھی جگ میں بھرت لال جیسا بھائی  
 ایسے ہی بھائی سے پائی۔ دلش نے ہے گوروتائی  
 بھرا تر بھاد ہو جان پاپا۔ دھان پورن بہت ہے  
 وہیں سمت ہے وہیں سوگت ہے۔ وہیں سروات ہے  
 ہے شانتی داما نمونہ۔ اورش بھرا تا نمونہ

اودھ کے ماتا منو نہ۔ ادرش بھرا تا منو نہ  
روم روم میں اس درشن سے۔ میرے موو لہرانی  
جنم کرتا رہتا ہوا ہے میرا۔ نہ کھچھوئے رگھو پانی  
انھیں پیاروں میں گن آتے تھے کپ رائے  
آدھی سے زیادہ ادھر رہتی گئی بتائے  
نرسلا کو اس سے۔ نارائن خود آپ  
گر لکشمی کی دیہہ پر کسے کے بلاپ  
”دیہہ ہوئی۔ اب تک نہیں آیا۔ منو مست دیہہ  
پائے۔ بدھانا کس طرح۔ ہر دے دھرے یہ دھیر

کیا جانے اس دروناگر تک جاسی نہ سکا کپرائی ہو  
ڈوبا ہو کہیں راہ ہی میں اس ہاتھ پر لجا آئی ہو  
یدی لکھن لال کے ساتھ ساتھ اس نے بھی دنیا چھوڑی ہے  
تب تو بدھنا تو نے میری دوسری بھجیا بھی توڑی ہے

بٹا۔ بٹٹی۔ بھجیا منی۔ سب سوار بھٹ کے میت

بھجائی سے بھجائی سدا کرتا پچی پرہیرت

کارن وشر۔ بھجائی بھجائی میں چاہے کتنی ہی ان بن ہو  
پرہیت پڑے پر بھجائی ہی دیتا ہے ساتھ ایکٹن ہو  
ہے ایک خون جب دونوں کا تو آئے کیونکہ جوش نہیں  
بھجائی ہی بھجائی کے دکھ میں رہ سکتا ہے خاموش نہیں

مل جاتے ہیں دشو میں سنت اور متر ہزار

لیکن ملتا ہے نہیں بھجائی باہم بار

اس بھجائی چارے کو دیکھو جب بھجائی پہ دکھ آیا ہے  
تو بھجائی نے یدہ استھل میں پہلے بچ پران گنوا یا ہے  
بھجائی کو مار جیا ید میں تو لاکھ لاکھ دھکار مجھے

وہ تو ہنس رہا تھا کہ اب ہونا ہے ہمارے مجھے  
 سنسار دیکھ لے ادا کیا  
 آیا تھا کار مجھے لینے  
 ہمارے ہر سانس پر  
 مرنے میں جی دکھانا ہے  
 پہلے تو ملنا کٹھن  
 پھر وہ بھی سو مٹر سا۔ جگ اجیارا بھرات

بن باس ملا تھا جب مجھ کو  
 بھائی کی سیوا کو پہلے  
 میں نے تو ماں کی آگیت سے  
 پر اس نے بھرا تر بھاؤ ہی پر  
 جنگل کے کانٹے پر بھائی خاطر  
 میرے ہی سکھ کو بن بلو  
 سیوک بھی تھا کہ شک بھی تھا  
 کھانے کو چھل۔ پیٹنے کو چھل  
 آؤرش بنا جو اوروں کو  
 اے دنیا۔ تو ہی بتلا دے  
 لکشمی یہ بھائی کو کھو کر  
 ہے ہر دم شگفتی سے چھوٹے  
 یہ چھوٹا اور بڑا ہوں میں  
 ہے کمال اسے پیچھے چھوٹا  
 یا یہ اچھا ہے ایک ساتھ  
 بھائی بھائی کا ایک خون

تب ابل اٹھا تھا بھائی یہ  
 تیار ہوا تھا بھائی یہ  
 شاہی پوشاک اتاری تھی  
 محلوں کو ٹھوکر ماری تھی  
 اس نے سو یکارے تھے  
 اس نے سبک پر دھارے تھے  
 پاک بھی یہ ہی بھراتا تھا  
 ہر روز بنوں میں لاتا تھا  
 ملتا ہے نہیں بھرات این  
 دیکھا ہو کہیں بھرات اب  
 دھکا رہے ایسے جینے پر  
 اور آجنا میرے سینے پر  
 انوچت اس کا مرنے پہلے  
 مجھ کو سہا پت کرنا پہلے  
 دونوں کا پران نکل جائے  
 ایک ہی چتا پر جل جائے

یہ کہہ کر اس دیہ پر۔ گرے پچھاڑیں کھائے  
 پھر چونکے پھر گر گئے۔ پھر بولے گھبرائے  
 "تارے پھینکے پڑ چلے۔ بیت چلی ہے رات  
 مجھے اکیلا چھوڑ تم کہاں جا رہے بھرات؟

تم تو کہتے تھے سیوا کو ہر دم تیار یہ بھائی ہے  
 اب جب سیوا کا سہ ہوا تب تم کو ندرا آئی ہے  
 سیوا یہ ہے یہ دھ استھل میں راون کا گرو گھٹانا ہے  
 میں نے جو پر ن کر ڈالا ہے وہ پورا تمہیں کرانا ہے  
 رگھو کل کی مہلا۔ سیتا کو اسروں سے شگھیر چھڑانا ہے  
 جے بہت اودھ پور میں جا کر ماتا کو منجھ دکھلانا ہے

تم یہی سوتے ہی رہے تو نہ بنے گا کام  
 بنا تمہارے کس طرح جے پائے گا رام

لنکا پہ میں چڑھ آیا ہوں ہے تات تمہارے ہی بل پر  
 میرے بل کا دار و مدار ہے بھرات تمہارے ہی بل پر  
 کرتا ہے کام اور کوئی پتہ نام اور کا چلتا ہے  
 جلتا تو ہے کپڑا۔ ردغن کہتے ہیں دیکھ جلتا ہے

ہاں۔ بھائی یہ تو سنو۔ ایک مکھن ہے کاج

جھلت بجھیش کو دیا۔ ہے لنکا کا راج

ہے سوچ نہیں اب سیتا کا ڈکھ نہیں تمہارے جانے کا  
 سنکوچ نہیں اس وید میں اپنے بھی پران گنوانے کا  
 کچھ چلتا ہے تو بس یہ ہے پکڑی ہے ہانہ بجھیش کی  
 ہے بھائی اٹھ کر یا ر کرو یہ نوکا رگھو کل کے پر ن کی

ایک بات ہے اور بھی۔ اس ڈکھ کے ہی ساتھ

ماتا نے چلتے سے، پکڑایا ہے ہاتھ



میں بنا تمہارے ہے جیتا  
ماں پوچھے گی جب لکھن کہاں؟  
جل ہیں میں سی دیا کل ہو  
اس تھاتی ہے اس کو دی سے  
تب تھلاؤ لکھن جیتا  
بچ سکتے کیا بچھ لکھنوں سے  
تم اس مور چھاپ رہے ہو  
ماتا اور رہے سے خبر نہ  
اتنوں کو اگر مارنا ہے تو  
انیتھا سمجھوں کے جیون کو  
کس طرح اودھ پور جاؤں گا  
تو کیا کہہ کر سمجھاؤں گا  
میتا تڑپڑا اٹھے گی جب  
جوالا بھڑ بھڑا اٹھیں گی جب  
کیسے نہ جلے گا جگت وہاں  
سشتر و حن اور تڑپ بھرت وہاں  
سیتا مرقی ہے سنگا میں  
رہے ہیں ادھر اوجو دھیا میں  
اپنے پران تجو بھیتا  
جلدی سے جاگ اٹھو بھیتا  
بھائی کو کھو کر ملا۔ اگر وجے کا ہار

تو یہ بڑھ کر ہار سے ہے۔ رن کا آپ ہار

دھکا رہے ایسے لڑنے پر  
لکھن سے پیار سے بھائی کو  
مرنے داتے تھانوں رو دھر  
سومیرہ ہی تھی رن کے  
دنیا دیکھے تھی۔ لکھن مرا  
پر رام مرا کا یر تھانے  
یہ جباتا ہے اس پر سر سے  
پتی کے بہت بھائی ھویا  
رگ رگ میں گانے چھتے  
مور چیت پھر پھر دیر کو  
اب کی جو آنکھیں کھلیں تو دیکھی یہ بات  
پرات پون چلنے لگا رہی ذرا سی رات

جامونت سگریو کو۔ اپنے پاس بٹھائے  
 بول اٹھے اب اس طرح دیکھ سے گھوکل رائے  
 ”جب لکشن ہی نہیں۔ تو جینے سے کیا کام  
 بندھو ورو۔ تم سے وراغ ہوتا اب یہ رام  
 اپنے احسانوں کے گھٹ کو پھر آج اور بھرتے جانا  
 آخری وصیت راگھو کی اس طرح پورن کرتے جانا  
 اتنا کرنا ہم دونوں کی چھپا تیاں ملا دینا بھائی  
 ایک ہی دسترس دونوں کو کس گر لپٹا دینا بھائی  
 یہ جتنا بتانی مشکل ہو۔ تو جل میں ہیں بہا دینا  
 ساگر کی ٹھنڈی لہروں میں دونوں کو ساتھ ملا دینا  
 دونوں کے رو دھروں سے اتنا لکھ دینا ساگر کے تھٹ پہ  
 بھائی بھائی کی یادگار ہے اسی سگر کے مر گھٹ پہ

## گانا

بھائی کوئی مجھے یہ بتائے۔ کس نے دنیا میں دیکھ ایسے پائے  
 کس پہ کوہ الم یوں گرا ہے۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے  
 دیش سے ہو ویشیوں میں آنا۔ یہ پھر ایسا بھیشن ہو ٹھانا  
 کس کو دن دیکھنا بہ پڑا ہے۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے  
 جو کہ بے باپ کا ہو جہاں میں۔ جسکی ماں پھوٹ ڈالے کانیں  
 کون ایسا ابھا گا جیا ہے۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے  
 جس کو گدی کے بدلے کٹی ہو۔ جس کی ناری ہری جا چکی ہو  
 ایسا راجہ بھلا کون ہے۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے  
 جس کی ماما سگی رو رہی ہو۔ جس کے بھرا تانوں کو پکلی ہو  
 کوئی ایسا کہیں بے خطا ہے۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مرا ہے

جس نے بگ بگ پہ نکلٹ اٹھایا۔ زندگی بھر نہ کچھ چین پایا  
ایسا پتھر کا کس کا ہیا ہے۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مر رہا ہے  
انت میں دیکھی ایسی گھڑی ہو۔ لاش بھائی کی آگے پڑی ہو  
کون اتنے پہ بھی جی رہا ہے۔ کس کا یوں چھوٹا بھائی مر رہا ہے

اتنی دیا کل تھے اس طرح دُکھ سے جب رگھو رائے  
اُسی سے ایشان میں گئی لالسا چھائے  
پر پھوٹنے سمجھا شوک میں۔ "اب نہ رہی کچھ آتش  
ارنودے کا ہو رہا۔ ہے اس طرف پر نکاش  
پرانو۔ تم بھی جاؤ اب۔ لکھن لال کے ساتھ"  
یہ کہہ گرنے لگے۔ جب پھر کوشل ناتھ  
تبھی کہا سگریو نے "ٹھہر میں شری رگھو رائے  
لالی یہ ایشان کی کر ترم مجھے دکھائے"  
جامونت بولا "اگر نہیں ہے کوئی جال  
تو اس لالی میں چمک رہا یوں کا لال"  
سچ بچ اتنے میں وہاں آ پہنچے کب ناتھ  
جوالا سے جلتے ہوئے۔ اس پر ورت کے ساتھ  
سنجیو نے سنا کہیں نے۔ دی جب مکھ میں ڈال  
اُٹھے رام کا نام لے۔ لکھن لال تتکال

اس چھین کے ایک نظارے پہ  
نار و شہار دھبی کیا ورنیں  
دو بھائیوں میں بننے پر بھی  
اس پہلو میں تھے لکھن لال  
لاکھوں کوئی دند تھکت سے ہیں  
جی جی پر سویم جھکت سے ہیں  
پر پھوٹا ملاپ ایک رہا بھی تھا  
اس پہلو میں بجرنگی تھا

جے رگھو برکی - جب ہوئی - کپ دل میں گنجا  
جے ہنومت، جے لکھن، تب بول اٹھا سنار  
بجیں دُند بھی، یوم پر - کئے سمجھ ان کو  
سُگر بن برسانے لگے - مہا مود سے پھول

## گانا

لکھن لال کی نور چھا - ہوئی جس سے بھنگ  
بجھرت لال کے اودھ میں پھر کے دائیں انگ  
ہیں رنگ ریلیاں - جے جے کاریاں بسکھی ہوئے سنار  
جھوٹی ہیں دالیاں بھولی ہیں کیاریاں چھائی ہے ہر سو بہار  
دور سب دپت بھی ہے - وہ دیر بھوم - مگر بھوم ہوئی ہے  
سنی ہے خوشی ہے - ہوئی ہے کل کلی سرشار

ہو کر تکیہ پر بھونے کئے - دواغ دیدیہ مہراج  
پہنچا آیا - بھون تک - سدا رکیش ساج  
راون نے جب یسنا - گئے - لکھن جی جاگ  
"بولو" لنگا پورہی کے - پھوٹ گئے ہیں بھاگ  
کنبہ کرن کے محل میں - پہنچا وہ گھبرائے  
فانا بھانت پر تینہ کر - اس کو دیا جگائے

|                            |                         |
|----------------------------|-------------------------|
| یہ کنبہ کرن تھا مہا بانی   | راون کا چھوٹا بھرتا تھا |
| سونے والا تھا - لاثانی     | سونا ہی اسے تھاتا تھا   |
| کہتے ہیں - چھ ماسوں میں یہ | بس ایک دوس کر جلتا تھا  |
| کچھ گھنٹوں ہی میں دنیا کو  | بھو جن سے چوڑا کرتا تھا |

جاگا جیوں ہی راکشش کہ کے آنکھیں لال  
 راون نے سنکشیپ میں سنا دیا سب حال  
 پھر کہا "تمہارے سونے سے لنکا کی چاندی ہوتی ہے  
 جس کو رانی کی پڑوی ہے وہ ہی اب باندی ہوتی ہے  
 ایسا بھی سونا . کیا سونا جیوں سب جائے کھاؤں میں  
 کٹ جائیں بہن کے ناک کان تم پیڑے رہو خراٹوں میں"  
 کنبہ کرن کہنے لگا "واہ بھرات بلوان  
 پر ناری ہر کے مجھے سکھلاتے ہو گیان  
 کیوں گئی وہاں یہ شور پکھا کیا کام بھلا تھا جانے کا  
 کوئی تو کارن ہو گا ہی لڑکوں سے ناک کٹانے کا  
 اس بے مطلب کے جھگڑ میں لنکا کی ستیا ناسی ہے  
 بھائی یہ خوب سمجھ لینا اب اپنی پورن مائشی ہے"  
 راون نے دیکھا صبحی - بھائی کا یہ حال  
 خوب نشیلی دستوں - دیں اسکو تھکال  
 ہوائے میں جس کے متوالا وہ ویر  
 چلا یدھ کے واسطے کر گر جن گمبھیر  
 لکھنے لائق بات ہے اس کے رن کی ایک  
 بنتا اس کا گر اس تھا بھال بکیش پرتیک  
 مٹی اور مزے کی بات ایک جس جس کو بھی یہ کھاتا تھا  
 وہ ناک کان کے رستے سے باہر کو جھٹ آجاتا تھا  
 مطلب یہ ہے وہ ڈیل ڈول دنیا میں اس کو حاصل تھا  
 انگوں کو چھونا کیا جس کے ستمہ بھی ہونا شکل تھا  
 کانپ اٹھا اس یدھ سے بھاوکیش سمدائے  
 چاہا لکشمی نے مجھے رن آگیا طجائے

کنتہ اُٹھے ہیں یہ ابھی۔ پا کر کشٹ ایا۔  
 یہی سوچ کر سویم پر بھو۔ رن کو ہوئے تیار۔  
 ان مکمل سر کیجے ہاتھوں سے جب دھنوا کاٹ نکو رہوا  
 دشمن کا بھی دل دل اکٹھا وہ پرے کال سا شور ہوا  
 جب تک کہ سانوری صورت پہ وہ گھڑ جٹا بن کھرتی تھیں  
 تب تک مانوسب شو بھائیں اس مکھ پر آ کر نکھری تھیں  
 بندھ گیا جھبی جوٹا ان کا چھبیاں بھی بندھی ساتھ ہی ہیں  
 مانو اپنی رکشا کے ہمت وہ سب رہ گئیں ساتھ ہی ہیں  
 اس طرح بھی سوئی اُدے ہوا ایک دومیہ تیج سا چمک اٹھا  
 اُس مکھ منڈل کا دشمن کا سا رارن منڈل دمک اٹھا  
 کٹ میں نشنگ کر میں دھنوا چٹکی میں تیر دبائے ہوئے  
 اس رو در روپ میں بھی راگھو تھے شو بھاول سے چھلے ہوئے  
 ہو گیا چکلت رجنیج بھی جب دیکھا اس سُندر تا کو  
 چھن بھر کے لیے بھول بیٹھا اپنی سب سمر کشلتا کو  
 بولا یہ کیا تمھیں اودھتی ہو؟ کیا تمھیں سور یہ کل نندن ہو؟  
 راون سے رن رچنے والے کیا تمھیں جابکی چوں ہو؟  
 یہ نیل بہج شیا مل شریہ رن مدھ اُترنے یوگیہ نہیں  
 ہے رام تمھاری مدھ صورت سچ مچ وودھ کرنے یوگیہ نہیں  
 انشچر کے یہ بین شن دھنے سیتا نا تھ  
 اُتر میں کہنے لگے۔ رکھ دھنوا یہ ہاتھ  
 ”ہے کنبھو کرن یوں باتوں کا تو مار نہ شو بھیا پاتا ہے  
 رن میں باتیں کرنے والا کایر ڈر پوک کہتا ہے  
 لنکا میں ویر اگر ہو تم تو ممتا چھوڑ وپرانوں کی  
 سنبھلو اور دیکھو موتی ہے ورشا اب تم پر بانوں کی“

یہ کہہ دھنوا کو شکورا اور چلت کیا بوچھا روں سے  
 سارا یدھ استھل گونج اٹھا بے راگھو، کی گنجی روں سے  
 تر پراسر کے سنکھ رن میں جس طرح شو بھت شنکر تھے  
 تیوں کنبھ کرن سے لڑنے میں شو بھایان شری رگھو ور تھے  
 پر بھو سے رن کرتے کے اسر اس طرح دکھائی پڑتا ہے  
 مانو شر یہ دھرا اندھکار آجول پرکاش سے لڑتا ہے  
 اتھوا جیسے کالا کلنک نرمل یش یہ جھنجھلا یا ہو  
 یایوں کئے کل کش پاپ سورگیہ۔ پنیہ پر دھایا ہو  
 رجنیچ نے شکت بھر۔ جتن کئے بہہ بار  
 پہنچ سکا رگھو ناٹھ کے نکٹ نہ کسی پرکار  
 تب بولا۔ "سانند وہ" دھنیہ تمھیں ہے رام  
 ایسا کو مل انگ۔ اور یہ درنت سنگرام  
 ہے رام بھارا بان یدھ بس دیکھے ہی بن آتا ہے  
 کب لیتے اور چڑھاتے ہو یہ نہیں نہ سارا جاتا ہے  
 ہاں ایک بار پھر ایک بار کو تک دکھلا ڈالو اپنا  
 میں تمھیں پکڑنے آتا ہوں تم بان چلا ڈالو اپنا

دھایا اب پر بھو کی طرف۔ جب وہ کھکھلائے  
 دلیو اور وانر بھی۔ مجھے سے بولے ہائے،  
 چنٹایت دیکھا بھی۔ سر وانر سدا ئے  
 کال بان رگھو رائے نے۔ رہا پر دیا چلائے  
 اتر گیا سارا نشہ۔ لگتے ہی وہ بان  
 من ہی من بولا اسر۔ اب نہ بچیں گے پران

گانا

ہے رام آج تم نے کیا روپ دکھایا ہے  
 دیں کھول میری آنکھیں وہ تیر چلایا ہے  
 بھگون۔ تمہیں میں اب تک چھتری سمجھ رہا تھا  
 اس وقت جو دیکھا تو کچھ اور ہی پایا ہے  
 نہ روپ میں نارائن۔ آئے مجھے جلانے  
 یہ بان نہیں مارا۔ امرت سا پلایا ہے  
 چکر جو چل رہا تھا۔ وہ تین جنم والا  
 اس میں ہے آج دوجا۔ یہ پہنہ چھڑایا ہے  
 سنگرام کے لگن میں قسمت کا تارا چمکا  
 کر بیر بھکت ہم نے۔ بھگون کو پایا ہے  
 یہ ہی سدا کی صورت۔ پھر موتی بے میں  
 آگے کو بھی نبھانا۔ اب تک تو نبھایا ہے۔

رام رام، کوہ بھکت نے۔ لی جس سے سدا  
 سر منڈل کا دکھ گیا۔ مٹی بھوم کی بیا دھ  
 دے پور روک پدھ سے۔ لوٹے ہیں رگھو رائے  
 جے رخصن یاد ہے شیا، تب رگنی جکت میں چھائے

سمپا پت





# نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رمان اور ہمارے ناولوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور  
روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقلیوں کی کئی برس  
کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں  
شر میں بک سیلر کو دی جاتی ہیں۔ جنھیں بک سیلر ۱۰ روپ یا ۲۰ روپ میں  
میں بیکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کار خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔  
خریدار جب ایسی کتاب کو لیکر گھر جاتا ہے تو پھپھتا ہے۔ خریدار کو  
اسی دھوکے بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر اپنی  
تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔  
اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیے گا

## دھیان رہے

جن کتابوں پر ”رادھے شام“ یا ”رادھے شام“ و ”ششٹھ“ یا ”طرز رادھے شام“  
چھپا رہا ہے۔ وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں  
انھیں پہچان لیجئے

© 1994 by Shyam Prasad Shastri

نیازدکیش :- رادھے شام کتھا واپک

ہاٹ :- شری رادھے شام پبلیکیشنز

رام کتھا نمبر ۱۸

سنتی سہل و سہا



لیکھک  
نیپال کی سہریا میں سرکار سے کتھا واپستی کا خطاب پائے ہوئے  
کیترن کلا رہی۔ کاویہ کلا بھوشن۔ سہری ہری کتھا و سہا رو۔ کوئی دن

श्री राधे श्याम प्रसाद

پیرکاشک  
شری رادھے شیا م پستکالیہ بریلی  
(وقت ۳۲ بجے)



شہری رام کتھا<sup>۱۲</sup>  
 سنگمیا نمبر ۱۸ (سنگا کانٹ)  
 جملہ حقوق محفوظ ہیں

# شہری رام کتھا

لیکھک  
 نیپال گورنمنٹ سے کتھا واپسی کا خطاب پائے ہوئے

کیرتن کلانڈھی کاویہ کلا بھوشن شہری ہری کتھا وشارو کوئی تن  
 پنڈت رادھے شیا م کتھا و اچک

پرکاشک

شہری رادھے شیا م پستکالیہ بریلی

چوتھی بار ۱۰۰۰ جلد ۱۹۶۴ء قیمت فی جلد ۳۲ روپے

زیر اہتمام پنڈت رام نرائن پاٹھک شہری رادھے شیا م پریس بریلی میں شائع ہوئی

# گانا

## پہرا تھنا

اس تن میں رہا کرنا۔ اس من میں رہا کرنا  
 بیکٹھ ہیں تو ہے۔ اس میں ہی بسا کرنا  
 ہم مور بن کے موہن۔ ناچا کریں گے بن میں  
 تم شیا م گھٹا بن کر۔ اُس بن میں اٹھا کرنا  
 ہو کر کے ہم پیہا۔ پی پی رٹا کریں گے  
 تم سوات بوند بنکر۔ پیاسے پہ دیا کرنا  
 ہم رادھے شیا م۔ جگ میں مکھو ہی نہا رنگے  
 تم ددیہ جوت بن کر۔ نینوں میں رہا کرنا



راون دوارا جب سوا کنبھ کرن سہار  
 لنگا میں گھر گھر نچا۔ بھیشن ہا با کار  
 میگھنا دکنے لگا۔ راون کے ڈھنگ لے  
 ڈھک مجھ کو جو آگے بکھ سے نکلے پائے  
 میں وہ ہوں ناگ پاس دوارا جکڑا اٹھا جس نے کبی گن کو  
 بج گئے نہیں کل ہی سمایت کر دیتا رام اور لکشن کو  
 چا چا کا بدلہ لیے بنا۔ کب بھاتا ہے دشرام مجھے  
 جب تک نہ وجے یا کر آؤں تب تک جل پان حرام منجھے  
 یہ کہہ کر جیون ہی چلا رن مد ماتا ویر  
 تھجی و شان نے کہا۔ پھرو نہ ہو ادھیر  
 بیکار ہو گئی برہمہ شکتی۔ جب تپسی بچوں کے آگے  
 تو اور شکتیاں پھیریں گی کب تپسی بچوں کے آگے  
 اسلے اے شکتی لینے۔ مندر میں جاؤ یاگ کرو  
 رن ویر۔ اٹھ دیوی سے تم رن کے پہلے انوراک کرو  
 پتر بھگت نے مان لی ویر دھ پتا کی رائے  
 وجے نگیہ کرنے لگا۔ دیوی مٹھ پر خائے  
 بھوتل پر آیا پلا چلا۔ سارا منڈل تمللا اٹھا  
 ات پر بل تاتسی نگیہ دیکھ۔ سا تو کی جگت کپکپا اٹھا

دھن تو تھی ویدینتری کی ۔ یہ ویدک دھرم مٹانے کو  
 پوجا تھی مہاشکتی ہی کی ۔ پر جگ کا ناش کرانے کو  
 پھیلا بھر دھواں وہ جیو نہی چاہوں اور  
 بھگت بھیش سے بھی بڑے اودھ کشور  
 یہ کیسے بادل چھائے ہیں انہی آٹھ آئی ہے؟  
 اُس مایا دیا وشنو کے سر سے کہ مایا ہی رحائی ہے؟  
 سچ سچ ہی دھواں اُٹایا ہے ۔ تانترک نے تندرؤں کے دوارا  
 یا دیش پھیلا یا ہے کوئی ۔ ویسیا تک نیتروں کے دوارا  
 کہا دھیش بھگت نے "یہ جگ کے ریتیاں  
 مایا بھی کوئی نہیں ۔ اور نہ کوئی چال  
 جگ جننی تے مٹھے اٹھ کر ۔ جگ میں یہ دھواں بھر رہا ہے  
 اُس مٹھے میں بیٹھا اندر جیت ۔ دیوی کو سدھ کر رہا ہے  
 سندھیہ نہیں ہے کچھ اس میں ۔ وہ وجہ یکہ میں تپ رہے  
 یدرگیہ پورن ہو جائے گا ۔ تو اُسے جیتنا دُست ہے"  
 یہ سنتے ہی ہنس پڑے ۔ شری اجنئی کمار  
 بولے "ہارے ہر دھم کی کچھ بچا ہے ہار  
 جگ میں جب اپنے پوجک سے لاجبار نہ رہتا ہے  
 تو دیوی اور دیوتا کو ۔ کایرنی جانتا ہے  
 یا گل ہے وہ جو دیوی کے مندر پہ ناک رکھتا ہے  
 دیوی تو اُس کی رکشک ہے ۔ جو یدھ دھرم پر کرتا ہے"  
 یوں تنے کی یکتی سے سبھی اٹھے مسکائے  
 آنکھیں لیکر اُس طرف ۔ چلا کیش سمدائے  
 جیون وکش تپتے میں پہنچے تھے ۔ اوندھویر گن شکر کے  
 تیوں اسرگیہ میں جادھمکے ۔ دردند چنڈ کپی رکھوڑ کے



چھن بھر کے بھیر کچھ کا کچھ - رنگ پلٹ دیا بنی دھیروں نے  
 اس دیوہیکتہ کی ویدی پر - رن یکتہ رجب امن دھیروں نے  
 چنڈی کی پر تما کے آگے - رن چنڈی کا آہوان ہوا  
 بھر گیا رکت سے ہون کُنڈ - ایسا بیچشٹن بلین ہوا  
 مانو راون کا پور ویاپ - سب آج اُدے ہو آیا ہے  
 یا وید ہی کا ورہ تاب - اس بھانت پورن رنگ لایا ہے  
 اسواہا - دھن سے جب بھڑا - ہاہا کار کرال  
 میگھ ناد کر کے اٹھا - میگھنا دتت کال

کتنوں کو اُٹھتے اُٹھتے ہی - دانٹوں سے وبا چبا ڈالا  
 کتنوں کو اُس مدماتے نے - مٹی میں وہیں ملا ڈالا  
 چٹ پٹ چٹکی میں - چٹکی سے کبھی کھٹک جرحیت کر ڈالا  
 مکھیا مکھیا جو لودھا تھے - اُن سب کو مور چھت کر ڈالا  
 بچا کھچا کچھ کیش دل - چٹیکار کر گھور  
 بھاگا ہمت ہار کر - راکھو بندہ کی اور  
 بھٹی اُر ملا تھا کا - گیا دھلتش پر ہاتھ  
 بولے "رن آگیا مجھے - پھر دیں شری رگھناتھ

یہ سنگھ - چنڈا سنگھ - آج - بس ہر دے دوار لگا اُس کا  
 سو گند انھیں چرووں کی ہے - اب شیش اتار لگا اُس کا  
 کبتک نہ کپٹ کی چھاتی پر - بولے گا ستیا کا ڈنکا  
 لنکا میں آج بجاؤنگا - میں آریہ ویرما کا ڈنکا  
 رہو بولے "ہے آگیا - جاؤ لڑنے بھرات  
 نیکن لڑنے سے پر ختم - دھیان رہے یہ بات

گھن ناوسا دھو ہے تپسی ہے - بل شالی ہے وردانی ہے  
 سینی - ناری ورت والا ہے - ایک ہی پر سپلا رانی ہے

وہ یوگی۔ یوگ کر یا دوا رہ۔ چاہے تو خود مر سکتا ہے  
 مگر پھر اپنے پرانوں کا۔ تن میں پرورش کر سکتا ہے  
 اس کارن ایسے یو دھا کا۔ تن چھن چھن کر انا تم  
 سر کو ہاتھوں ہی ہاتھوں میں۔ سادہ میرے ڈھنگ لانا تم  
 کارن کہ شیش آجانے پر۔ ایک اور کاریہ بھی کرنا ہے  
 دگیان درشتی سے وہ متک۔ تم سب کو یہاں پر کہنا ہے  
 اس مہا کاریہ کے ساتھ ساتھ کچھ گپت اور بھی بہارن ہے  
 اس کارن پر بھی ادبیت۔ اپنی جے ہے اینارن ہے  
 وہ سستی پر مپلا۔ سلو چنا۔ جو میگھنا د کی ناری ہے  
 تر بھون دکھیات سادھوی ہے۔ واسک کی راجکاری ہے  
 اتم شرمی کی پت ورتا اس جگ میں وہ کہلاتی ہے  
 اس کے ہی ورت کی شکتی سدا۔ سوامی کو دجے دلاتی ہے  
 ایسی ستونتی کے پت کا۔ سر اگر بھوم پر آئے گا  
 کپی دل تو کس گنتی میں ہے۔ سنار بھسم ہو جائے گا  
 کبھ کر ن کھر آدکا ہوا ہے جو سنار

اس نے تو سب سے ہرا۔ دھرنی کا کچھ بہار  
 پر میگھنا دودھ کے پہلے۔ ہوتا ہے کچھ سنکوچ مجھے  
 پر تھوی سے نراک اٹھتا ہے۔ رہ رہ ہوتا یہ سوچ مجھے  
 ناری ید پت ورتا ہے تو۔ وہ بھی ناری ورت والا ہے  
 برہمانے یہ نہ مل جوڑا۔ اُجھل ہاتھوں سے ڈھالا ہے  
 سچ ہے راون کا پاپ آج۔ اس کی بھی ناؤ ڈباتا ہے  
 گھر کا سوامی پانی ہو تو۔ گھر بھر کا ناش کرتا ہے  
 جاڈ اس نر کا دودھ کرنے اب اور نہیں کچھ کہنا ہے  
 دنیا تو آنی جانی ہے۔ آخر تک کس کو رہنا ہے؟

دھنہ دھنہ کرنے لگا۔ بھالو کیش سمدائے  
 لکھن چلے۔ رن کے لیے۔ پر بھو کو شیش نوائے  
 سنکھ لکشن کو نہ رکھ۔ بول اٹھا گھن ناد  
 "ارے آج پھر آگیا؟۔ رمی نہ کھچلی یاد  
 اس بار بھاگنے نے بچا دیا۔ اس بار نہ بچنے پائے گا  
 پہلے تو مورچھا آتی تھی۔ پر اب کے پران ٹھنڈے گا  
 میں وہ ساگر ہوں بڑھا اگر۔ تو پر لیہ کال دکھلائے گا  
 وہ جو الہ مکھی شیل میں ہیں۔ پھوٹا تو جگ جل جائے گا"  
 لکشن بولے "گر وہ یہ۔ یہ گھنڈ دے تیاگ  
 میں۔ میں کا اچھا نہیں۔ ہوتا زیادہ راگ  
 ہے وہی شکتی شالی جگ میں، جو غبر بھاؤ دکھلاتا ہے  
 پھل والا ترو جب پھلتا ہے نیچے کو جھکتا جاتا ہے  
 مینا جو میں۔ ناکھتی ہے۔ وہ سب کے من کو بھاتی ہے  
 بکری جو میں میں کرتی ہے۔ وہ گلے چھری پھر داتی ہے"  
 بات کاٹ کر پیچ میں بول اٹھا گھن ناد  
 "بچے یہ رن بھوم ہے۔ نہیں راج پراساد  
 ساہس اور سو ابھیمان ہی تو۔ رن دیروں کا آجھوشن ہے  
 ناہر ساگر جن تر جن ہی۔ سچے یو دھا کا لکشن ہے  
 مینا جو میں ناکھتی ہے۔ پیچھے میں جسم بتاتی ہے  
 بکری گردن کٹواتی ہے۔ لیکن میں کبھی نہ جاتی ہے"  
 "جاتی ہے" بولے لکھن۔ "اس کی بھی یہ ٹیک  
 میں والی کے لیے بھی۔ آتا ہے دن ایک  
 بڑی اور مانس علیحدہ کر۔ جب آنت نکالی جاتی ہے  
 اس آنت کی اوزاروں سے پھر جب تانت بنائی جاتی ہے

وہ تانت کسی دھنکی والے ہاتھوں میں جس دن جاتی ہے  
 ”دھنیا جب روئی دھنکتا ہے تب تو ہی تو ہی گاتی ہے  
 گانا“

گمرو ہے بڑا ارے گھننا د

بڑے بڑوں کو گردیتا ہے جھین میں یہ برباد  
 گمرو کیا تھا کھر دوشن نے رہا نہ پتہ نشان  
 گمرو کیا تھا کبھہ کرن نے پہنچا تڑت مسان  
 گمرو کا ہے پر نیام و شاد

لکشمین کا اُپدیش سن۔ گرجا پھر بلوان  
 بولا۔ ”بچ سکتے نہیں آج تمہارے پران  
 برہم شکنی کا پھر کہیں کرے نہ یہ آہوان“

یہی سوچ چھوڑا وہیں لکشمین نے بچ بان  
 وہ بان نہ تھا۔ تھا کال بان۔ چھین۔ بھر میں سائیکال کیا  
 اس اندرجیت سے یو دھا کا۔ جر جر ت ہر دے تیکال کیا  
 سدھ بدھ شریہ کی نشٹ ہوئی۔ یہ حال ہو گیا یو دھا کا  
 آنکھوں کے آگے اندھ کا۔ چھا گیا مریہو کی تیرا کا  
 اتنے ہی میں دوسرا بان۔ لکشمین کے گھر سے پھسل گیا  
 وہ اس کی دائیں بھجا کاٹ۔ آکاش مارگ سے نکل گیا  
 ہاتھوں اور پاؤں کو اس کے جب کچھ تیروں نے بھن کیا  
 شب کی تیرا یہ پہنچے۔ سمپورن انگ کو چھین کیا  
 جے راگھو مندر رگھو مندر تروت۔ سر کاٹا اس کا لکشمین نے  
 پہنچا یا اس کو یہ دم دھام۔ شری رام نام اُچارن نے  
 جو سر لنکا میں رہتا تھا۔ لنکا والوں کے ہاتھوں پہ  
 اس کے رکت سے لہتہ پت وہ تھا مساویہ کے ہاتھوں پر

لکھن لال آئے اُدھر۔ وانرول کے سنگ  
 اب جو کچھ گزرا اُدھر۔ سنے وہی پسنگ  
 سلوچنا کے نام سے، ہے جو جگ و گھیاٹ  
 اسی پر پلاستی کی کہتے ہیں اب بات  
 آسروں میں رہنے پر بھی وہ۔ سو رنگیا بھی جاتی تھی  
 کالے امبر پر رنگا کے۔ چند رکا سماں سہاتی تھی  
 مینا نیکے بہتی کے سے۔ جھپل۔ اُجول۔ رنتارے تھے  
 کھنجن مد گنجن۔ من رنجن۔ پن انجن بھی۔ متوارے تھے  
 ست اور پتی ورت کے کا دن۔ یدستی پکاری جاتی تھی  
 تو اپنے انہی لوچوں سے۔ وہ سلوچنا سہلاتی تھی  
 آج سویرے وہ سستی۔ کہ اُڈیاں وہار  
 پت سیوا کو گونہ تھنے۔ بیٹھی سندرہار  
 ہاتھوں سے ہو رہا تھا۔ پھولوں کا ستان  
 ادھروں سے جھرا ہوا تھا۔ مٹھا سرس یہ گان

## گانا

”میرے جیون کی مالا کے جیون دھن تار تھیں تو ہو  
 اس بار میں جو آپ ہار کو ہے۔ کر ہے وہار تھیں تو ہو  
 جیسی پر دتی بیٹھکر۔ میں دھاگے میں پھول  
 تبھی ورہ کے اور بھی چھتے تن میں قبول  
 دیکھنا ڈور نہ یہ ٹوٹے۔ ہاتھ سے چھو نہ یہ چھوٹے  
 مالا اور مالا والی کا۔ سارا شرنکار تھیں تو ہو  
 اتنے ہی میں وایو کا۔ جھونکا آیا ایک  
 ادھر اُدھر کو اڑ چلے۔ تھے جو پھول انک  
 پھر تک اٹھا دایاں نین۔ کھلے شیش کے بال

گھبراہٹ میں ہاتھ سے چھوٹ پڑی وہ مال  
ساڑی نے مانگ بگاڑی جب۔ ہاتھ کی بند کی جھبی گری  
شر پیرت بجرسمان بھجا۔ آکاش مارگ سے بھی گری  
مکا سا چھائی پر بیٹھا۔ آنکھیں پتھر انھیں دونوں  
اُس ایک بھجا سے ملنے کو۔ پتی کی بھجا بڑھیں دونوں  
بولی "ہیں! یہ کیا ہوا۔ ارے ہاتھ کے ہاتھ

شر کا ساتھی کیوں بنا۔ سچ دای بکا ساتھ؟  
جن ہاتھوں نے رکھنا کے ہت۔ تجھ کو سرو سو بنا یا تھا  
بدلے میں سیوا کرنے کا۔ اک بھاری بھار اٹھا یا تھا  
جو تجھے چھوڑ کر بڑھے نہیں۔ جگ یا جگ نشور کے آگے  
چوڑیاں پہنے تک کو بھی جو گئے نہیں نر کے آگے  
بے پتی کے ہاتھ بتا اتنا۔ اُن ہاتھوں کو کیوں چھوڑا ہے؟  
پتھوں میں جن کو پکڑا تھا۔ اُن سے کیوں ناتا توڑا ہے؟  
تو چھوڑ رہا ان ہاتھوں کو۔ یہ ہاتھ نہ تجھ کو چھوڑیں گے  
سمبندھ جنم جمانتر کا۔ توڑا ہے اور نہ توڑیں گے  
اس دھڑیہ جگت میں ناری کی بشو بھاساری تھی ہی سے ہے  
یہ دنیا بھی پتی ہی سے ہے۔ وہ دنیا بھی پتی ہی سے ہے"

یہ کہہ کر اُس بھجاسک ہاتھ دیئے پہنچائے  
چاہا چھائی سے ابھی کون اُسکو لپیٹائے  
پر کچھ ٹھٹھکی اسی چھیں۔ سوچی ایسی بات  
"نایا کا تو ہے نہیں۔ اس میں کچھ اشیات؟  
سبھو ہے تار پر پکٹا کو۔ پتی نے یہ پھیل چاہا ہو  
یا بن کر پتی کا ہاتھ تمہیں۔ پر۔ پتی کا ہاتھ نہ آیا ہو  
اس لیے شیکھتا کرنے میں۔ ست پن پر بیٹھ آئے گا  
تپ جائے گا۔ لیش جائے گا اور پانی ورت بھی جائے گا

سر دے سنبھلے میں جب اٹھی۔ یہ گمبھیر ہلور  
 پتی کے کر سے اُسی چھن۔ بولی وہ کر جور  
 یدِی تیر پتی کا ہاتھ ہے۔ نہیں ہے کوئی چال  
 تو تجھ کو میری شینہ کمرے سجا حال  
 ان بندوں سے ستی کے۔ ڈول اٹھا بھو گول  
 آہٹا اُس گھنادر کی۔ پڑی بھجا میں بول

کھڑیا سے پر تھوی کے اور پر ادناشی شکتی بڑھی لکھنے  
 اُسی پتی ورتا کے پر شنوں کا اتر۔ وہ بھجا لگی لکھنے  
 شنکا کی جگہ نہیں ہے۔ یہ سادھوی کی ست کی لیلہ ہے  
 یہ سو کشم شکتی کی باتیں ہیں۔ یہ گیت جگت کی لیلہ ہے  
 لکھا ہاتھ نے۔ پر تھے۔ پر دوش چھوٹا ساتھ

ہاتھ نہ ہے یہ اور کا ہے میرا ہی ہاتھ  
 شیشا دتار ہیں لکھن لال۔ اُن کے دوارہ سنہار ہوا  
 اس ویر بھکتی میں مکتی ہوئی۔ اس رن دوارہ اُدھار ہوا  
 دھڑ پڑا ہے لنگا کے دوارے۔ سر رکھشت ہے راماد میں  
 آتما ادناشی وچر رہا۔ سکھ سے اکاش کے آچل میں  
 پتی پتی کا سنبھلے سدا۔ آتمک سنبھلے کہتا ہے  
 شاریرک ناتا نشور ہے۔ ادناشی یہ ہی ناتا ہے  
 اس ناتے سے کہتا ہوں یدِی۔ تم نے یہ تم تو پالیا ہے  
 تو نشیچہ سمجھو سلوچنے۔ پتی کا سو تو پالیا ہے  
 ستونتی اُسی سو تو کی تم۔ لنگا میں جوت جگا دینا  
 پاتھی۔ ورت کس کو کہتے ہیں۔ یہ دنیا کو دکھلا دینا

آتما گئی انت میں۔ لکھ کر اتنی بات  
 سلوچنا کے شیش پر ہوا بجر سا پات

گرنے دیا نہ بھوم پیر۔ روکا ہاتھ بڑھائے

ہر ویٹھور کے ہاتھ نو ہر مٹھے۔ لیا پٹائے

”بولی“ پہلے کی بھانٹ ناتھ۔ کچھ بھید نہ اب کی بتلایا  
کہہ گئے یگیہ کی بات یہاں اور وہاں میڈھ کر دکھلایا  
یہ کیسا گیگیہ کیا سوامی۔ آہستہ دے ڈانی پرائوں کی؟  
رہ تھئی کسانا اب باقی، پتی دیو تمہارے بانوں کی  
بھگوان کسی ناری کو بھی۔ دکھلائے نہ دن اس سیلے کا  
سارے دکھوں سے بڑھ کر ہے۔ دنیا میں دکھ رنڈائے کا  
رہ گیا کھید اتنا مجھ کو میں ساتھ نہ رہی رن استھل میں  
تم سے پہلے اپنی آہستہ دے دیتی اس سمرانل میں  
یا تم میرے سر پر ہوتے، میں ہوتی چرن تمہارے پر  
ہم دونوں ساتھ ساتھ مرکز۔ سوتے اس شانت کنا سے پر  
آنے دو آ رہی ہے یدری سنکٹ کی رات

میں تو اس کی کرن ہوں جس کے ساتھ بھجات

اس دنیا میں اپنی جوڑی۔ اتی اتم مانی جاتی تھی  
تم پتنی ورت میں پورے تھے۔ میں پتی ورتا کھلاتی تھی  
اب اس دنیا میں بھی پریم۔ یہ ہی آدرش دکھانے کو  
آئے گی تمہاری اردھانگن۔ پتی پتنی دھرم نبھانے کو  
پان۔ بان پتی۔ پتنی کا ناتا۔ جنمانتہ تک کا ناتا ہے  
پر تھوی سے لے کر سورگ تک۔ یہ ناتا مانا جاتا ہے  
اس لیے تمہاری آتما میں، اپنی آتما پہنچاؤں گی  
تم میڈھ مارگ سے چلے گئے میں سستی مارگ سے آؤں گی  
اب تک پھولوں کے ہاروں کو برتا پرنتیہ چڑھایا ہے  
اب جیون روپی آپ بن کے نیموچھا ورت کا دن آیا ہے



اٹھ گئی سیویہ پر نہا تو پھر سیوک پر تما کا کام نہیں  
 تالاب سٹوٹھ جب جاتا ہے ۔ رہتا چھلی کا نام نہیں  
 سندور بھرے گی کیشوں میں اب وہی دھڑکتی ہوئی چتا  
 ودھوا کی فکے سج ہوئی ۔ پت دیو کی جلتی ہوئی چتا  
**گانا**

ہوئی تھی سیو ہوئی ، ناتھ اب کھیلو گی ہوئی  
 انگ انگ میں ورہ رنگ نے کیسری ہے گھولی  
 ہڈی ہڈی میں امیر ہے نینوں میں ہے رولی  
 بھری ہے ست کی بھولی ۔ ہوئی تھی سو....  
 دھواں دھار جب ہو جائیگی سب مچھری اور پھولی  
 جلی ہوئی بتا پر ہوگی ۔ تب پتی ساٹھ ٹھٹھولی  
 جائے گی سر پر ڈولی ۔ ہوئی تھی سو....  
 چڑھا سستی پر جس سے ۔ ست کا ایسا رنگ  
 دسکنہ صراپا بھی ۔ مندور کے سنگ

بولا : بیٹی کیوں روئی ہو؟ کیوں کرونا ندی بہائی ہے؟  
 تم تو اُس کی پر یہ پتی ہو ۔ جس نے کہ ویرگت پائی ہے  
 گھنٹا د کا بدلہ لینے کو ۔ میں ابھی سمر میں جاتا ہوں  
 اُس ایک شیش کے بدلے میں لاکھوں شیشوں کو لاتا ہوں  
 ان دھنوں سے اور بھی بھڑکی تن کی جوال  
 لاج شرم سب چھوڑ کر بولی وہ تہ کال

”مہاراج اس سے یہ پتری کیوں آ شیش چاہتی ہے  
 اچھا نہ کسی کے شیش کی ہے ۔ نج پتی کا شیش چاہتی ہے  
 وہ گئے ویرگت پا کر ہیں ۔ میں ناراجت گت پاؤں گی  
 پت کا شہر ساتھ چتا میں لے ۔ ساندستی ہو جاؤں گی

## گانا

بنا پت سونا سب سنا

پت ہی چپ ہے۔ پت ہی تپ ہے پت ہی ہے کرتار  
پت ہی سے پت ہے اس تن کی۔ بن بچہ دپت ہزار  
ایک تچا ورت رہے جگت میں۔ تو سب بات ہے بیکار  
بنا تچا ورت کے ناری کا۔ جیون ہے دھکار  
پترو دھوکے یہ بچن۔ سن نہ سکاوٹ بھال  
رن پر بندھ کیوا سٹے۔ چلا گیا تہ کا ل  
تب مندو ورنے کہا۔ بیٹی۔ یہ بتلاؤ  
اس بڑھیا کی کس طرح پار لگے گی ناؤ؟

مرنے سے میگھنا دی کے۔ جرجرت ہو رہی چھاتی ہے  
یہ دکھ پہ اور دکھ ٹوٹا۔ جوستی تو ہونے جاتی ہے  
میں جیوں گی اب کیسے جگ میں؟ اتنا مجھ کو سمجھائے جا  
تو مجھ اندھی کی لکڑی ہے۔ رستہ تو مجھے دکھائے جا  
بوڑھی ماں کے ہروے پر کشٹ اتھاہ ولوک  
دو دھو پر میلانے کہا۔ ماتا کرو مد شوک  
ایشور اور دیش جات کے ہت۔ جو رن میں پران گنواتا ہے  
وہ ہی تو جگ میں جتا ہے۔ اُس کی ماتا۔ ہی ماتا ہے  
اس لئے مات رونا چھوڑو۔ یہ او سر رونے لوگ ہمیں  
جگ سے اتنا ہی ناتا تھا۔ تھا اور یہاں کا بھوک نہیں  
تم سی بھی سنار میں۔ نار نہ ہوگی انہ  
دیکھ تمہارے چرت کو کہنا پڑتا دھنیہ  
من کے وردھ پت پا کر بھی۔ ایشور تم اُسے مانتی ہو  
اُس کے دکھ میں ہوتی ہو دکھی۔ اُس کے سکھ کو سکھ مانتی ہو

سیاہے یہ پاتھ ورت کی۔ جو کچھ آدرش تمہارا ہے  
 "سچ پُچ تم جس پتھ پر ہوا۔ وہ پتھ کھانڈسکی دھارا ہے  
 تِس پر بھی ایک سورن پنا۔ اتہاس میں رکھا لنکا کے  
 نثری اندرجیت سے بل شالی سنجی پتر کو اُپجا کے  
 پھر میرا جیون بھی جیون۔ تم نے ہی مات بنایا ہے  
 پیو کے گرہ میں جو سُکھ نہ بلا۔ وہ سُکھ لنکائیں پایا ہے

میں بتلاؤں کیا تمہیں۔ تم مجھ کو بتلاؤ  
 وو دھواؤں کے دشتے میں۔ باتا کچھ سمجھاؤ  
 بیٹھ گئی مندووری۔ یہ سنکر اُس ٹھور  
 بولی۔ تجھ سی بھی بہو۔ نہیں ملے گی اور

جگ میں جو دھرم پھوکا ہے۔ وہ تو نے پورا جانا ہے  
 بھولے بھی ساس نہیں سمجھا۔ اتا ہی مجھ کو مانا ہے  
 گھر کے جھکڑوں سے دُور رہی۔ گھر والوں کا نت مان کیا  
 گنے کپڑے کا چاؤ چھوڑ۔ گرہ چریہ پر ہی دھیان دیا  
 اسی لئے وٹیدھو یہ میں تجھ کو آج نہار

وو دھواؤں کے بھید میں کہتی ہوں دوچار  
 سچ تو یہ ہے۔ اُتم وو دھوا۔ وے ہی جگ میں کہلاتی ہیں  
 جو پت کے ساتھ ستی ہو کر۔ پت لوک کو سیدھی جاتی ہیں  
 وے بھی ہیں اُتم کے سماں۔ جو رستی ہیں تپسن بن کر  
 جگ پت کی پو جا کرتی ہیں۔ اپنے پت کی برہن بن کر  
 اٹھوا بج بہنوں کا سدھار۔ رکھتی ہیں نت اپنے چت میں  
 سبھی سنیا سن بنکر کے لگتی ہیں دلش جات ہت میں  
 تماراٹن چند رائن کر کے۔ دن پر ت دن وہیم سکھاتی ہیں  
 اُتم آدرش کھٹاؤں کو۔ سستی ہیں اور سناٹی رہیں

وے مدھیم ہیں جنکا جگ میں بھوگوں سے چت نہ بھرتا ہے  
گھر میں من مارے رہتی ہیں۔ پر من نہ کسی چھن مرتا ہے  
چوڑیاں توڑ دینے پر بھی۔ جو نہیں چوڑیاں توڑ سکیں  
جیون شرنگار ساپت ہوا۔ پھر بھی شرنگار نہ چھوڑ سکیں  
ست سنگت جن کے پاس نہیں من میں جنگے ستوش نہیں  
ایسی ودھواؤں کا وواہ۔ پھر ہو جائے تو دوش نہیں  
چوتھی ودھوائیں نہیں دُیا کو درکار

اُن کا رہنا بھوم پر ہے۔ ات بھاری بھار  
وے ودھوائیں ہیں؟ کبھی نہیں۔ لو پکے کل سی کٹائیں ہیں  
ویشیاؤں سے بھی گرمی ہوئی۔ پردے والی ویشائیں ہیں  
ان ویشیاؤں کی آتائیں۔ بھیتری بھیتری سڑتی ہیں  
سینکڑوں سہسروں برسوں تک۔ دور دور کوں میں پڑتی ہیں  
سلوچنا چرنوں گرمی۔ سنگریہ اُپدیش  
”اس ودھوا کیلئے مال۔ کیا ہے اب آدیش؟“

”اُم ودھوا آگہ ہی ہے۔ جو پت کے ساتھ ستی جو دے  
تو کہد ودھو پر مہیلا بھی۔ ویسی ہی سگت وئی ہوئے  
سنگوچ چھوڑ دو۔ موہ بچو۔ وہ کہو بات جو دھرم کی ہے  
منار میں سب سے بڑی ساکھ۔ ست ورت کی ہے ست کرم کی ہے“

مند وور کے نینن لے۔ دیں دو بوند گرائے  
مالو آگیا دے اکھی۔ وہ بوڑھی پلکائے  
آنکھوں آنکھوں میں ہوئی جب عرضی منظور  
تبھی آنکھ سے ہو گئی۔ سلوچنا بھی دور  
منگا وہیں پر یا لگی۔ پت سے دھیان لگائے  
راما دل کی اور کو۔ چلی ستی ہر شائے

واماں سندھو تھ پڑا ہے۔ ایک شویت یاشان  
 راج رہے ہیں اسی پر۔ وہ بھگتوں کے پران  
 کول تن دھول دھو سرت ہے۔ جو مائے شیش جٹاؤں کا  
 اپنے سر بھار اٹھائے ہیں۔ مانول جگ کی سیواؤں کا  
 منجل ریشم کا نام نہیں۔ واکل کا وستر وہیہ پر ہے  
 وہ وستر بتاتا ہے جگ کو۔ تیاگی راج سے بڑھ کر ہے  
 ادبجت ہے شانت فسکر است اس شیاں سلوئے آسن پر  
 گچھیرا وج رہتا جیسے۔ پانی سے بھرے ہوئے گھنیر  
 پر تھوی پر رکھی ہے کمان۔ جگ ادھارک جگ بندن کی  
 تر جھون سنڈل ہے لوٹ لوٹ۔ اس چھب پر کوشل نندن کی  
 بھالوؤں بانروں سے بن ہیں۔ کھستری نے منجا بجائی ہے  
 مانو اس بھانت پر کرت دو آہ جگ پت کی پیدی پائی ہے  
 پھل پھول پات پر ہی رہتی۔ یو شاکیں۔ رسو بنیتی ہے  
 گرگھنوں۔ درکشوں سے لڑتی شستروں کو کٹ نہ دیتی ہے  
 اسی سینا سنکھ پا کر سینا پت ملکت۔ گروت ہے  
 سینا بھی اپنے راج پر۔ اندت۔ پرمدت۔ ہرشت ہے  
 اتنے میں دی یہ خبر۔ گیت چروں نے آئے  
 "ایک پالکی اس طرف آتی ہے رکھو رائے"  
 کلکاری بھر کر بھی۔ بول اٹھے کچھ کیش  
 "بتویہ پر تیکش ہے ارگیا دش شیش  
 اُس مکھریا لگی میں اُس نے سیتا ماں کو بھجوا یا ہے  
 ہے یہ ہی سچا سندھ پتر۔ جو سب سے پہلے آیا ہے  
 مرگیا ہے دشمن جیتے جی گھن ناویتر۔ کے مرنے سے  
 شرناتک ہونے والا ہے۔ گھبرایا ہے رن کرنے سے

شرناگت کی بات سے۔ وہ منہ پون کمار  
بول اٹھے تب آئیگی۔ سچ مچ بڑی بہار  
پھر کہنے لگے۔ بھیشن سے۔ اب کیا ہو گا بتلاؤ تو؟  
گو رکھ دھندے کی خاص کر ڈی۔ ابھی ہے وہ سلجھاؤ تو؟  
کہہ دوں؟ بتلا دوں؟ کیا ہے وہ؟ بھیشن ہے اپنے کھٹائی  
راون بھی شرن آگیا تو۔ ہو گا لٹکیش کون بھائی؟  
بھگت و بھیشن ذرا بھی چننا کو ہو پر اپت

اس کے پہلے یہ و شے۔ پر بھو نے کیا سمات  
بولے۔ ہم بھارت واسی ہیں۔ شرناگت کو نہ بھلائیں گے  
ان کو لٹکیش کیا ہے تو۔ اُس کو اوڈھیش بنائیں گے  
اب تک دو بھائی پھرتے تھے۔ بن بن میں بنو اسی ہو کر  
اب چاروں بھائی و چرنکے۔ سب جگ میں سنیا سی ہو کر،  
اسی سے وہ پالکی۔ گئی وہاں پر آئے  
”جے شری راجہ رام کی“ بولا پسیمودا

پھر سب نے دیکھا ہیں یہ کیا۔ یہ جاگرت ہے یا سہنا ہے  
سیتا ماتا کا دھو کا تھا۔ یہ تو رپ و دھو سنیا ہے  
یہ وہ ہے جس کا بیج دیکھ شرماتے سو رہے چندرما تھے  
یہ وہ ہے شکت سی دیوی جس سے بچے بھیت دلو تا تھے  
راون کی پیر و دھو ہے یہ واسک کی پیاری گنیا ہے  
جو آج ملک کی آنکھوں میں بن کر کے آئی کرنا ہے  
جس نے تم بھی رو نہ دیکھا وہ خود پیریکش رہ رہی ہے  
پر کھوی کے اوپر کھڑی روتی پر کھوی کا بھار بڑی ہے  
سارا مادل کا نپ اُکھا۔ اُس سنت کی ابھا کے آگے  
بھگوان رام بھی سکچائے۔ تیجوسی پر تمہارے آگے

دیکھ ستی کے بھیس کو۔ سدھ بھساری کھڑے  
پڑے بالکوں کی طرح بھکت و بھیش روئے  
تبھی سینا نے کہا۔ کرنج پت کا دھیان  
تم سب کی جے ہو پتا۔ تم سب کا کلیان  
میں آج وید کی ماری ہوں۔ میں وکھ کی آج ستائی ہوں  
اپنا سر نیچا کئے ہوئے۔ پت کا سر لینے آئی ہوں  
ید رام دیا کے دھام ہیں تو۔ رکھینے ٹیک بھکارن کی  
آٹا تو ہے سوکرت ہوگی۔ دنتی یہ ایک بھکارن کی  
گانا

پت نے دیروں کی عسکت یدھ کاہنا سمجھا  
ہم نے ہو کر ستی سنار سے ترنا سمجھا  
مشتہ کی کی راہ سے گزرا ہے جب اپنا سامی  
اگن کی راہ سے تب ہم نے گزرا سمجھا  
خون میں منائے پیا۔ اگ میں ہم نہا میں گے  
اب رنڈاپے کے سہ۔ مانگ کا بھرنا سمجھا  
موکش خود گود میں لینے کو ہمیں آئے گی  
اُم بلدان اگر دھرم یہ کرنا سمجھا

سرونا ندھ نے جب سنے۔ کرونا کے یہین  
لگے دیکھنے بھوم کو۔ نت چھن دونوں عین  
ستونتی کے تیج کا۔ ایسا پڑا پر بھاؤ  
بول نہ سکے ترنت ہی۔ رگھو رانی رکھو راؤ  
پر بھوی مال کی اوٹ میں۔ کچھ چھن کے اپرا انت  
اس پر کار کہنے لگے۔ سیتا پت تری کانت  
”ہے دیوی تم پر وکھ دیکھ۔ میں ہی آت دیکھی ہو رہا ہوں

تم روتی ہو رہی تھیں۔ تو میں من ہی من آج رو رہا ہوں  
جگ میں اب میٹھنا دھیا۔ بل شانی ہونا ڈر لکھ ہے  
وہ شور و مہرتا۔ وہ داس پر تھو سی پرے آسمھو ہے  
یکسی بھانت۔ یکسی طرح۔ آتما کے یاتپ کے بل سے  
جیوت ہو جائے وہ یو دھا۔ شہہ دھرم کرم کے پرت پل سے  
تو ہر ش پوروک میں اپنے سب سکرت وال کر سکتا ہوں  
لنگا کی راج پتو ہو کا۔ اس بھانت مان کر سکتا ہوں

اسرار ہی کے جب سنے۔ یہ آوار پر یہ بین

وہ ہول ہوتی سلوچنا۔ بھرے اشرو سے نین

بولی ہے بھائی دلش جھوشن۔ ہے رکھوت رکھو در رکھو رانی  
کہہ گئے۔ آپ جو بات ابھی۔ یہ بات بڑھی ہے سکھائی  
اوروں کیلئے آپ اپنا سکھ چھوڑے۔ آد بھٹ بل ہے  
ہے رام آپ کا یہ چہرہ۔ ات نر بل ہے ات اعل ہے  
لیکن میں کہتی ہوں۔ میرا سماں نہیں ہے کچھ اس میں  
پر لوک نہ اسی پت کا بھی۔ کلیان نہیں ہے کچھ اس میں  
دے دیو لوک سے واپس ہو۔ یہ مرتیہ لوک میں آپیں گے  
تو اس میں کچھ سندھ نہیں۔ پھر ایسی سگت نہ پائیں گے  
ایک اور نبی بات ہے۔ کہدوں وہ اسرار؟

پاپ نہ بیگی شیش یہ اندرجیت کی نار

لکشمی سے پی کا پت۔ نے سب بھانت یورن سماں کیا  
پو جا کرتے یا چک آیا۔ اس کو یہ انوں کا دان کیا  
اب بھرات سے اسکے پران دان نے سکتی نہیں پر میلا ہے  
دھی ہوئی بھیک کیا یگی یہ دے سکتی نہیں پر میلا ہے

لکشمی تم اس بات کا کرنا مت ابھیمان

مارا ہے گھنا د کو۔ ہوں میں ات بلوان



کھن ناو لکھن جی کاڑنا۔ بس ایک اوپری پردہ تھا  
 واستو میں دوستیوں کا ست۔ سنگرام بھوم میں لڑنا تھا  
 چو او دھ پوری میں بیٹھی ہے۔ اُس تپن سے رن تھا میرا  
 پت دیو کو رکھت رکھتی تھی۔ یہ ہا کھٹن پر ن تھا میرا  
 لیکن پت اسی کے ساتھی تھے۔ پر پتی جو ہر لایا ہے  
 بس اسی ایک کمزوری نے مجھ کو یہ دن دکھلایا ہے  
 میں تو اس اور اکیس جاں۔ اُس اور ساتھ میں سینا ہے  
 اس لئے پر میل سے یہ رن۔ ارٹا ستی نے جیتا ہے  
 اچھا اب جس کام سے۔ آئی بول میں رام  
 کر پیا پورن کیجئے۔ وہ ہی میرا کام  
 پت کا کر شر سے بندھا ہوا۔ آکاش مارگ سے آیا تھا  
 اُس نے ہی پر کھوی پر لکھ کر۔ سہ کا سب پتہ بتایا تھا  
 سلکت اُسی کا پا کر کے۔ آگیا اُس کی ہی پا کر کے  
 اپنا دھن فانگ رہی ہے۔ یہ ودھو آچل پھیل کر کے  
 گانا

کیجئے بس اتنا آپکار  
 رکھو کل تلک لازم۔ رام کرونا کے پاراوار  
 جھنجھمی نیا چھ دکھیا کی۔ ڈوب رہی منجھدار  
 سیگھر کرپا بی سے اس کو کرے پتی پار  
 پت پتنی کے دل پر لیم کا۔ ٹوٹ نہ جائے تار  
 اسی اس کو لئے پیہی۔ پیو۔ پیو رہی پکار

پتنی کا پت میں نہ کہ۔ اتنا پر لیم اغنیہ  
 ملک اُٹھے رکھو و نش میں۔ بولے دیوی ٹھنیہ  
 کہہ سکتا کون تمہیں اب یہ۔ تم نشچر کل کی دارا ہو  
 تم لٹکا کے مُرد جنگل میں۔ سہ سری کی پاؤں دھارا ہو

ست کا پر بھاؤ بڑتا ہی ہے۔ کب کس کے روکے رکھتا ہے؟  
 تم اتنے اونچے پد پر ہو۔ راگھو کا مستک جھکتا ہے  
 یہ کہہ کر سکیت میں۔ دمی آگیا ہر شائے  
 نے آیا اس شیش کو۔ تر ت کیش سداے  
 آگے بڑھ کر اسی چھن۔ بول اٹھے سگریو  
 ”نچھ ایک ندر صدیہ ہے رگھوپت کرونا سیو“

یر کھوی کے او پر کٹی بھجا۔ کس طرح بیکھ لکھ سکتی ہے؟  
 جو بات پر کرت کہے ہے وِردودھ وہ نہیں جچائے جیتی ہے  
 نلکیش چھا کر نا مجھ کو۔ یہ سننے بے اُپہاس نہیں  
 لنکا والے مایا دمی ہیں۔ ہمکو اُن کا دشلواس نہیں  
 کہا وِجیش نے سبھی۔ شاید ہو یہ ٹھیک

سیدھی ہوتی ہی نہیں۔ سمرنیت کی لیک  
 لیکن میرا یہ کہتا ہے۔ سننے کا اس میں نام نہیں  
 یہ دھار مک جگ کی باتیں ہیں۔ رن نیت سے کوئی کام نہیں  
 ناری کے پاؤرت کا بل۔ آہوئی بھی کر سکتا ہے  
 پات دوت جو ہو اُنھے پر بل تو کال تلک دُر سکتا ہے  
 اُتر میں سگر پوتب بولے ہاتھ اٹھائے  
 ”یہ ہے تو اس کا جلیں۔ پر تپے بھی بل جئے

عم سمر سٹھل پر کھڑے ہوئے۔ بس ایک راستہ جانتے ہیں  
 وِشو اس نہ گیت جگت پر ہے۔ پر تیش پرمان مانتے ہیں  
 جس نے ست وہاں دکھایا ہے۔ وہ چھنکار دکھلائے یہاں  
 ہو جائیگا وِشو اس ہمیں۔ یہ کنا شیش ہنس جائے یہاں  
 ”ہاں ہنس دے کنا شیش بھی کرے مت نہ دیہ“

لولی وہ ”سنسار میں بڑی چیز ہے نہیہ  
 ہے پر ایشور کے سے مشیش۔ اگنی بات بات ورت پر

ٹھکھانہ آڑے اس دودھو اکا۔ بٹہ نہ کہیں آئے ست پر  
 آنکھیں تم کو ہی دیکھ رہیں۔ اس بھری سبھا میں آج یہاں  
 ان ٹوٹی ہوئی چوڑیوں کی۔ ہنسی میں لے نہ لاج یہاں  
 آدیش تمہارے پر آئی۔ رامادول میں یہ ناری ہے  
 اب لوک ہنسائی ہوئی یہاں۔ تو میری نہیں تمہاری ہے  
 کیوں ہنستے نہیں پران جیون؟ کیوں جھوٹی مجھ بتاتے ہو؟  
 ایسی بھی ہنسی نہیں اچھی بچوں میں ہنسی کراتے ہو  
 گکانا

آگیا ہے اب انتم اوسر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر  
 اٹکی ہے ناؤ کنارے پر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر  
 ہنس رہے ہیں کیوں اس جگ کے در۔ ہنس رہے ہیں کیوں دھڑا اسر  
 تو ہنس کر ان سب کوچپ کر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر  
 تو روپ کے بل پر ہنستا تھا۔ تو سر منڈل پر ہلستا تھا  
 اب چپ کیوں بیٹھا۔ یو گیشور۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر  
 ہال کٹا ہاتھ بھی لکھتا ہے۔ بھر کٹا شیش بھی ہنستا ہے  
 ہنس ہنس کر دے اتنا اثر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر  
 کیا ہوا جو سر ہے کٹا ہوا۔ کر کہیں۔ کہیں دھڑ پڑا ہوا  
 آتا تو ہے سب سے امر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر  
 کچھ پہلے خبر جو بل پاتی۔ تو پتا کو اپنے بلو آتی  
 کب ہوتا پھر اس بھانت سمر۔ ہنس دے میرے سرتاج کے سر

سر نے سوچا۔ "وہ پتا وہ واسک وہ شیش

ہوا یہاں اوتیرن ہے۔ دھار لکھن کا ولش

گلیا مرنے کا لیا بدلہ اس نے آن

ارکیش کی کب دشا۔ دیتی جیوں وال؟

اسی بات پر سر ہنسا۔ اٹھ ہاس کے ساتھ  
 کانپ اٹھے پر تھوڑی گنگن دہل گیا ہل نا تھ  
 کچھ چھن تک یہ درشہ تھا مسکائے جلدیش  
 جھکاشیش سگر یو کا۔ ہنسا آسکر کاشیش  
 تبھی سینا نے اُسے اٹھا لیا ساکھا و  
 رکھو رائی کو پھر دیا۔ ایسا آشیر باد  
 ہے ادھی شور۔ ہے کوئل پت۔ سچائی جگ کو پیاری ہے  
 بھارت جس طرح تمہارا ہے۔ لنگا اس طرح تمہاری ہے  
 جگ جگ تک رام رہو گے تم۔ اتہاس کے پایہ پیوں پر  
 یہ نام چنیں گے بھگت سدا۔ مالائے پاؤں منگوں پر  
 لنگا میں وہ آگئی۔ لے کریت کاشیش  
 پہنچانے کو یہاں تک۔ آئے تھے کچھ کاشیش  
 بس اب کیوں یہ کہنا ہے۔ چندن کی چتا تیار ہوئی  
 یہ درشہ دیکھنے کی خاطر۔ ساگر پر بھیڑا پار ہوئی  
 جو آلا یس دو بھو تک شریر۔ جس سے جلے اس بھائیل پر  
 پت تپنی دونوں پریم بہت۔ مل گئے تھے نبھ منڈل پر  
 گیت شکتیوں نے کیا۔ جو نبی کیرت بکھان  
 ذرہ ذرہ پر کرت کا۔ گگا اٹھا یہ گانا  
 گانا

ستی جاو پتیا کے پر یہ دھام  
 مرتیہ لوک کے دکھ شوق سے ہمیں مذاب کچھ کام  
 کیرت تمہاری اچل ہوئی ہے امروا ہے نام  
 بڑے پنی پھیل سے ہو تا ہے۔ یہ سند پر نام  
 پتت جات بھی پاؤں ہوئی۔ کرپا کریں مڈرام  
 ایسے دیا پرائس کی جے۔ بو بورادھے شام



# منقلی کتابوں سے بچو

ہماری رمان اور ہمارے ڈراموں کی زبردست اشاعت دیکھ کر لوگوں نے ہو بہو اسی رنگ اور ڈھنگ کا منقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر شائع کی ہیں۔ نقالوں کی کئی سالوں کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں منقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ منقلی کتاب سر میں بکسیر کو دی جاتی ہے جسے بکسیر ریاس ریاس میں چمکے فائدہ اٹھاتا ہے اور اس طرح خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب اس منقلی اور ناقص چیز کو گھر پہنچ کر دیکھتا تو رٹھتا ہے تو چھتا تا اور افسوس کرتا ہے خریدار کو اس دھوکہ بازی سے بچانے کے لئے اب ہم اپنی ہر اصلی کتاب پر پرنٹ رادھے شام جی کی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیے گا۔

دھیان رہے

جن کتابوں پر آپ "رادھے شام" یا "رادھے شام و ششہ" یا "طرز رادھے شام" چھپا ہوا دیکھیں۔ انہیں قطعی منقلی سمجھ لیں وہ ہمارے یہاں کی اصلی سنیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر پرنٹ رادھے شام جی کے نیچے دیئے ہوئے دستخط بھی چھپے رہتے ہیں ان دستخطوں کو پہچان لیجئے۔

نیاز کیش

منجھ رادھے شام پستکالیری ملی

شہری رام کتھا سنگھیابہ  
جمہ حقوق بحق پرکاشک محفوظ ہیں  
(لنکا کافٹ)

# امراون ورہ

مصنف  
نیپال گورنمنٹ سے کتھا واپستی کا خطا پاہوئے  
کیرتن کلاندھی، کاویہ کلا بھوشن، ہری کتھا وشارد، کوی برتن

پنڈت رادھے شیم کتھا و اچک

پرکاشک، سری رادھے شیم بپتکالیہ بریلی

قیمت فی جلد ۳۱ روپے

۱۹۶۱ء

اردو میں پانچویں مرتبہ ۱۰۰۰

پرنٹسرنٹ رام نرائن پاٹھک

سری رادھے شیم پرین بریلی

# پرار تھنا

جیون جیوتی جگاؤ۔ پجاری۔ جیون جیوتی جگاؤ

|                          |                            |
|--------------------------|----------------------------|
| بھیتہ درشتی جماؤ۔ پجاری  | باہر کا او لو کن چھوڑو     |
| باس جہاں کرتا ہے پیارا   | ہر دے بھون سے ٹھا کر دوارہ |
| پر بھوکے سنکھ جاؤ۔ پجاری | نیتہ سورے آرتی لیکر        |
| باہر کرو گندگی ساری      | سچائی کی اٹھا ہساری        |
| پیارے کو نہلاؤ۔ پجاری    | آنکھوں کی گنگا جنسائیں     |
| سواس سواس کی جھنکار وچ   | اپنے پرانوں کے تاروں پہ    |
| وگ وگنت گجاؤ۔ پجاری      | ہری ہری کا سنکیرتن کر کے   |
| یہی بھجن سمرن بندن ہے    | رادھے شیا م ہی پوجن ہے     |

ناراین جیسے بھی رہیں  
وہ لیے انھیں رجھاؤ۔ پجاری





راگھو دل تھا وجے سے جب آنند وہ پور  
 پورن چند پر کٹا بھی پورب دشا کی اور  
 پر بھو بونے دیکھو ششٹی میں ہے اجلتا شیتلت بھی  
 یہ نہیں سمجھ میں آتا ہے کیوں ہے اس میں شیا ملتا بھی  
 سمبھو ہے بدھ نے پورن نہ ہو اس کا دن ایسا کیا اسے  
 سندرتانی کے ساتھ ساتھ کالا دھبہ بھی دیا اسے  
 مل بولا چندر بنانے میں کوشل ات برہما جی کا ہے  
 اس کو نہ کو دسٹی لگے اس سے کاٹھیا یہ کالایکا ہے  
 تب کہانیل نے نہیں نہیں نقل کی ششٹی پر یہ پایا ہے  
 کوسناٹک اس لیے ہے اتنا پر تھوئی کی اس پر چھپا ہے  
 "سکا ہے دھندھلا پن اس میں" اسکا ہے دھندھلا پن اس میں  
 ات ابو سانولا پن اس میں رستا نہ پاپ ہے چھپا ہوا  
 "گمنا ہے تم" اگمہ بوسے مسکا کر بوسے جاسو دان  
 آچرنوں میں یہ دوست ہے وہ ہی کلنک ہے لگا ہوا  
 جڑی میں نس بدھو کی امبر پر سرور  
 شو بہت تھے مکتا سورش تیر تیر نکشتر  
 بڑھا پورب کی گما سے تب تینک مرگراج  
 مانو تم جگ بھال کو چورن کرے گا آج

دیکھ در شیبہ یہ مدت من بول اٹھے بھرنگ  
 "میری بھی اب کچھ سنیں ہے جب یہی پرنگ  
 سری رام چندر کو زکھ چندر زبھے ہو آگے بڑھتا ہے  
 پر بھو کی شامل چھپی اُمیں ہے اس کارن یہ شیا ملتا ہے  
 نکش تروں کا کر تیج مند نش پت جیون نبھ پر چھایا ہے  
 تیوں ہی اسروں کو کر راست رکھو پتی نے سولش کما یا ہے"

ہنو مت کی اس اُمتی نے ڈالانیا پر کاش  
 جے سے سری رکھو ناٹھ کی گوج اٹھا آ کاش  
 کپی دل چاروں اور تھا۔ مدھیہ ویر ہنومان  
 سب مل کر کرنے لگے۔ پنج پر بھو کا گن گان  
 گانا (۱)

رام کہو رام کہو رام کہو بھائی رے  
 رام، جی کا نام ہے سدیو ہر ش دانی رے  
 سوت جگتے سب سے رہے رام کا دھیان  
 تو جیون سنگرام کا جیت لیا میدان  
 جنم کا یہ بڑا لالچ بڑی یہ کمائی رے  
 من میں ہوں سری رام جی مکھیں میٹھے بول  
 جیون یا تیرا میں بڑھو ایک ایک پگ ٹول  
 اسی میں ہے رادھے شیا م سر و تھا بھلائی رے

رام نام کی گوج تھی۔ جب اس اور اپار  
 رادن کے رنواس میں تھا تب ہا ہا کا

نشچر پت نے جب کر دیکھا کرنا کی گھٹا بھار ہی ہے  
 بیٹے کے مرنے سے رانی جیتے جی مرے جا رہی ہے  
 اس میں کچھ ہی سندھیہ نہیں جب دکھ شیشن آتا ہے  
 کتنا بھی دھیرج والا ہو دھیرج اس کا چھٹ جاتا ہے

پھر بھی ساہس کر دیں کندھر  
بولاً: کیسا یہ سیاہ ہے؟  
میرے جیسے ہی جی گھر میں  
اس بھانت شوک کیوں دیا ہے؟  
رونا دھونا اب بند کرو  
میں ادبجت شکتی دکھاتا ہوں  
اپنے سوت کے ہتھارے سے  
سب بدلہ آج چکا تا ہوں  
یہ کہہ کر منٹھ میں گیا۔ جب پر کرشن منتر  
اہراون پاتال سے آیا کھچ پر منتر

یہ اہراون بھی راون کا  
بیٹا پر انوں سے پیارا تھا  
جس کے بھے سے پانال لوک  
تھر تھر تھرتھاتا سارا تھا  
ساہس میں اور کشلتا میں  
بل میں بھی نہیں ادھورا تھا  
دیوی کا پر مایا سک تھا  
نچ اسٹ سدھی میں پورا تھا  
وردان بل چکا تھا اسکو  
تجھ کو نہ ہر اے گا کوئی  
پر چھل سے تو نے چوری کی  
تو پھر نہ بچا تنگا کوئی  
اہراون نے جب سنا راون کا منبہ  
سوچ سمجھ لکچھے کیا۔ سیموچت کر تبہ

بولاً: جاتا ہوں نش میں ہی  
دولوں کو ہر لے جاؤنگا  
بلد ان مانگتی ہیں دیوی  
ان کو بل بھینٹ چڑھاؤنگا  
چاندنی رات اتی بادھاکے  
پہلے اس کو ہی ہرنا ہے  
مایا سے اپنی اندھکار  
اس راہ دل میں کرنا ہے

یہ کہہ اہراون چلا۔ کیا منتر اچار  
ماؤس جیسا ترث ہی۔ پھیلا تھر اچار  
مانورن بھج پر راہو تھیتو  
لے ساتھ بہت سادل آئے  
چندر ما چھیا جائزناٹا  
کالے کالے بادل چھائے  
تیب روپ بھیشن نکا دھکر  
کب کٹک نکٹ نشیچر ہنچا  
اتینت کشل نٹ کے سمان  
کھل نایک ادھر نڈر ہنچا

کپی دل میں عقی کھل کھل۔ نہ کہ اندھیرا گھور  
 فہا ویر کر رہے تھے دیکھ بھال چہو اور  
 مان و بھیش کا سدا کرتے تھے منہ مان  
 اسی پیو آس روپ پر دے نہ سکے اتنی دھیان

وہ کپٹی چھام بھیس دھاری ہو گیا پھل اپنے پھل میں  
 ہنومت کو بھلی دھوکا دیکر پہنچا بھیترا مادل میں  
 جاتے ہی اس دیا دی نے مایا کا کو تک دکھا دیا  
 جنگتوں کی آنکھیں پھیکا دیں سو توں کو گہرا سلا دیا

دھیرے دھیرے پاؤں دھیر چتر چور کچھ  
 اسی ٹھور پہنچا۔ جہاں سوتے تھے رگھو دیر

مہی پر اشوک کے پتوں کا تھا دل بھوننا بھچا ہوا  
 تکمہ تھا رچرکشاؤں کا سرہانے پر بھوکے لگا ہوا  
 تشننت منیشور کے سمان منی جن من رجن سوتے تھے  
 چھب پتی کی آس دھت چھب تر بھون نیو چھا ور ہوتے تھے  
 دنیا کے سو جانے پر بھی جو سدا جا گئے رہتے ہیں  
 لیلایہ ہے وہ لیلادھر ندرا لیلایہ بھی کرتے ہیں  
 ہے ایک ہاتھ تو دھنواں پر دوسرا ہاتھ لکشن پر ہے  
 پاؤں کے نیچے لڑکا ہے منک کے اوپر ساگر ہے  
 خیاروں دیش تپنی دل موٹا ہے بیس جس میں کر مینہ دورو  
 سگریو نیں بل جابھوون دھوم رکش شکھین بودہ انگ  
 مانو یو دھاؤں کا منڈل پرتیکشہ چھیر ساگر سا ہے  
 سری سیٹا پتی کا دویر روپ اس میں سری کمار سا ہے  
 اہراون نے سستھ ہو کر آگے بڑھ کر وہ ٹکھو دیکھا  
 اپنے کتے ہی مینوں کا جنموں کا بھل سمکھ دیکھا

جب چیت ہوا تو دھیان کیا      راون کے کام بنانے کا  
 لکشمی سمیت رگھو راں کو      چپکے سے ہر ایش جانے کا  
 راون نے سیتا ہرن کیا      لنگا کا ناش کرانے کو  
 اہراون انھیں لپیلا اب      راون کا دنش ملنے کو  
 مامادی کا ہو گیا سا رتھک مایا جاں  
 مایا پتی کو لے گیا۔ مہی سے وہ پاتاں  
 مامادل سے ہوا جب۔ مایا کو تک دور  
 چھین بھر ہی میں ہو گیا۔ اُجیا لا بھر نوہر  
 اب جگنے والوں نے دیکھا      رن تو اسروں سے ہوا نہیں  
 پر راگھو نیند رگھو رانی کا      لکشمی سمیت ہے پتہ نہیں  
 رگھو کل پتی کے کھو جانے سے      ستاٹا سا چھایا دل میں  
 مانو سب سویم کھو گئے ہوں      اس بھانت کل تھے بل میں  
 - گانا -

رام بن کی دل سکل ادھیر  
 ویا کل وکل دین بچ نہ رکھت کئے گئے رگھو دیر  
 دھاویں کہہو لنگ نگری دنش کہہو سندن حصو کے تیر  
 بھئے اسکت مین جیوں جل بن۔ پنکھ میں جیوں کیر

اس گھٹنا سے اتنی ادھک جنمیں اٹھے وچار  
 وہ تھے پر بھوکے پر پر یہ۔ یا ایک یون کمار  
 سوچا۔ یہ تو ہے بکٹ بات      کیا جانے اس کا چھوڑ کہاں  
 ہے بہتے ہوئے سمندر بہتا      اپنے وہ اودھ کشور کہاں؟  
 جس نے سیتا کا ہرن کیا      کیا اس نے ہر ارام کو بھی؟  
 نروئی نسا چر۔ ہتیا را      نے بھاگا دیا دھام کو بھی؟

ایسا ہے تو ساری لنکا  
دش مکھ کے شت شت ٹکڑے کر  
ہے یا مریالی سا ودھان  
کل ملک لنکا داھک ہی تھا  
پھر سوچا "جن پر بھونے نہیں  
جن لکشمی نے وہ میگھ ناد  
جن کے کہ نام ہی کے بل سے  
انگہ نے پاؤں جمایا وہ  
ان سوامی کو کسکا ساہس  
راون تو کیا یم راج ملک  
تب؛ تب؛ ہم سے کچھ بھول بونی  
بھکتوں کو سوتا چھوڑ گئے  
کچھ نہیں سمجھ میں آتا ہے  
سے رام آپ ہی دین پکا سن  
بس انھیں وچاروں میں اپنے  
کیا کریں؟ کہاں جائیں؟ یہ ہی

ساگر میں آج بہادوں گا  
گیدھوں کا گراس بنادوں گا  
اب یہ ہنومان بھینکر ہے  
پر آج پورن پر لیت کر ہے۔  
اُس مکھ کرن کو مارا ہے  
وہ اندر بیت سنہارا ہے  
میں نے لنکا کا دہن کیا  
کھل دل کا بل سب سن کیا  
جولے جائے کی منڈل سے،  
تھرا آتا ہے رامادل سے  
جو اس پر کار مکھ موڑ گئے  
داسوں کو روتا چھوڑ گئے  
کچھ نہیں دھیان میں جیتا ہے  
سموک کو نہیں سوچتا ہے  
ویاکل اتینت ویرور تھے  
سب سوچ رہے اس اور تھے

گانا  
، بھنور میں ہے اپنا نوکار و بی سنسار،  
سوچہ نہیں بڑھتا ہے اب تو کہ ضرور مایا،  
جگت جال میں اچھے جب تو دکھا آنا کھنسا،  
آنا جانا جینا مرنا۔ سب کچھ ہے تجھ خاں  
چھوٹا سا مستک ایک ہے بھرے ہنکھہ و چار  
شانتی کہاں؟ ایک تبت کہاں، جیسا تباہ سر بھار  
سمجھو ہے سر سٹالے جب یہ رجا مہرشی بیونکار  
ہوا شانت اس سے سویم وہ مہاشانتی تھنڈا  
"رادھے شیام" وکار ووب ہے مایا کا واپار  
شانت سر وپ ایک ہی ہے سب کا مہر جن ہزار

اتنے میں آئے وہاں۔ بھگت و بھیشن رائے  
ساتھ ساتھ تھا اور بھی۔ بہاؤ کیش ہمارے  
دیکھ و بھیشن کو کیا ہنومت نے ستمان

پھر کچھ بیتی رات کا۔ آیا ان کو دھیان  
بولے ”میں جب پر بندھ میں تھا تب آپ کہیں سے آئے تھے  
اس ڈراونی اندھیاری میں کچھ بات نہیں کہہ پائے تھے  
میں رہا ادھر اپنی دھن میں پر آپ ناخاکہ کی اور گئے  
ات ایو آپ ہی بتلا دیں کس دیش وہ ادھر کھڑے گئے؟“

بھگت و بھیشن چونک کر بولے دین ترنت  
یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ جبرنگی بلونت؟  
میں آیا ہی کب ادھر تھی جب کالی رت؟  
دیکھا تم نے سونپہ ہے۔ یا ہے بھرم کی بات

چندرودے کے ایرانت رہا میں تو پر بھوہی کی سیوا میں  
پھران چرنوں کی کیمپ سویا کچھ گہری ندر میں  
اُس پل یہ بیرن آنکھ کھنی جب کپ دل میں کولابل تھا  
سوئے تھے جہاں کر یا ساگر سونا وہ سب شینہ استھل تھا

ہاں اب آیا سمجھ میں کیا ہے یہ اُتیات  
کچھ سندیش سکھیں نے۔ کھلایا حقارات

راون کا بیٹا اپراون پاتال نوک سے آیا ہے  
نشے اندھیاری کا کوکب اُس نے ہی یہاں رجا یا ہے  
میرے موروپ میں آوہ ہی پر بھو ور کو اٹھانے تجھا ہے  
دکھ بھجن کو اس بھانٹا چھین مکھ ہم کو دشت دے گیا ہے

تم سے بھی ہے دیر۔ کھیل گیا وہ حال  
پر تھوڑی پر جو تھے اُنھیں۔ پہنچا یا پانال

چٹیکار کر کسی کٹک بولا۔ "ہیں یا تال !  
تب تو ٹوٹا شیش پر۔ اپنے شیل خال"  
جام و نت نے اسی کشن۔ کسا سگر و پکار  
اُتر دیں گے چال کا۔ اس کو پون کمار  
وہ پت پڑے پر سدا ہی۔ کیا انھوں نے کام  
بلد اتا نر بلوں کے۔ ہیں یہ ہی بلدھام  
یہ کہہ کر بھرنگ پر درشتی ڈال گمبھیر  
اس پر کار کھنے لگا۔ پھر وہ بوڑھا دیر

"جاگو جاگو ہے رام دوت  
ہم سب کی جیون رکشا کو  
رات ہی رات میں بوٹی لا  
جو کام پون کر سکتا ہے  
جب جب بھی دُکھ کے اوسر پر  
اتنا کھٹہ ہوا اتنا بھیت ہوا  
تب تب تم نے ہی مہا دیر  
تم وہ پرکاش ہو بھوتل کے  
لیتے تھی نام پون ست کا  
گر جن باتا تچ کاسن کر  
پھر آج سناؤ گاج دی  
لنگھا میں ہو سری رام راج  
نچ پر چھو کو نہیں چھڑایا تو  
اُکار یہی تو سچ ہے  
وئیے تو جیون کا جب میں  
دیں جیون دان دوسروں کو

کیسری سوں جاگو جاگو  
بارت نندن جاگو جاگو  
لکشن کو پران دیے تم نے  
وہ پون کمار کئے تم نے  
سارا نگہی دل نرو پائے ہوا  
اسم تھ ہوا اسہائے ہوا  
سب میں نو جیون ڈالا ہے  
جس کاروی پر اجیا لا ہے  
اسروں کا دل مل جاتا ہے  
پر پھوئی منڈل مل جاتا ہے  
جیوت یہ کشن سماج رہے  
باز منڈل کی لاج رہے  
دھکار سبھی چترائی پر  
مر جائیں وپت پیرا لی پر  
رہتا ہی مکن آتمن ہے  
اُن کا ہی جیون جیون ہے



## گانا

” جاؤ جاؤ ہے ابھی سندن کرو پورن یہ کام  
 ستار جب سنکٹ تھا تو کشن میں دیا نیر  
 ستیاچی کے سنکٹ پر اب لگا رہے کیوں دیر  
 دھاؤ دھاؤ ہے سنکٹ نوجن بلار ہے ہر دم  
 بن میں ہوتا سنگھ ایک - تو گھر میں ایک تاجان  
 اسی بھانت اس دن میں تم ہو - دیر ایک ہومان  
 لاؤ لاؤ ہے دکھ و بھجن پر بھوکھ پھر اس کھام

جس کا آدر سدا سے کرتے تھے بھرنک  
 اسی وردھ نے آج پھر ان میں بھری اُنک  
 جامبو وان کے والیہ تھے - جیون سدھاسمان  
 نوجیون سا پر اپت کر - کر جے سری ہومان  
 نشے ہی تھے یہ ہمارے  
 شاریک بل پھر آتمک بل  
 ہر ویہنت اسٹ دیوتا نے  
 جھونکوں سے یون دیونے بھی  
 ”جو آگیا“ ساتھیوں سے - بوئے کپی بلدھام  
 ”کتنی سی ہے بات یہ - کون بڑا ہے کام؟“

جن پر بھوک کی کر پاسداجن سے  
 پھر ایکبار نوتن یقہ پر  
 دے کر پاندھان بھگت و نل  
 اس کا رہیہ یہ ہے بھائی  
 ساہس کے کام کراتی ہے  
 اس سیوک کو ایجاتی ہے  
 جن سے جو کام کراتے ہیں  
 بھگتوں کا مان بڑھاتے ہیں

اچھا پیار و دو وداع سو تہا سولہاس  
 رام کا یہ کہ ہیتو پھر چلا رام کا داس  
 دور ہوئے کپی کنگ سے جب سری یون کمار  
 بار بار آٹھ رہے تھے - گت میں اپنی وچار

گانا  
 پتھک چل دور نہیں ہے کھام  
 سانس جس نے نہیں گنوا یا جتا وہ سنگرام پتھک  
 جان رہا ہے سمجھ رہا ہے اسٹ مدھی گڑا کیا ہے  
 ست پتھ پر چھنے والا ہی سچل سدیو ہوا ہے  
 اُسی نے بائے اپنے رام  
 آگے بڑھنا ہی جیتا ہے روک جانا مرنا ہے  
 ایک ایک پل مولیہ وان ہے کرچ کھڑا ہے  
 یہی ہے اوسر رادھ شیانم  
 ..... پتھک .....

گیدھوں سے برتانت سب سنگر پہلے پرکار  
 اہراون کے نگر میں پہنچے پورن کمار  
 مکر دھوج ناک ویر ایک اُس رجدھانی کارکشک تھا  
 ہنومان رام کے پاک تھے وہ اہراون کا سیوک تھا  
 یہ منجھ کھلاڑی تھے رن کے وہ ابھی یوک نو سکھیا تھا  
 پھر بھی نج بل میں سانس میں کس والا بانکا یودھا تھا  
 روک انھیں اس نے کہا۔ نج پر بھوکا آدش  
 ”آج کسی کانگر میں ہوگا نہیں پریش

اگیا سوکار نہ کی تو پھر اُت پات پورن ہو جائیگا  
 بالک دوارہ ہے وردکشش ابھیمان چورن ہو جائیگا  
 اس لیے یہاں سے لوٹ جاؤ باز کے ناستے کہتا ہوں  
 کارن یہ ہے میں مکر دھوج کبھی درہنومت کا بیٹا ہوں  
 ”ہنومت کے تم بتر ہو“؟ چونکے ہری کے بھکتے

ہو انہیں میں تو بھی زاری میں انور کہتے  
 مکر دھوج بولا ”وہ ہنومت جو جلا کے ہیں لنگا کو“  
 ہنومانج میں گرج اٹھے ”کیوں بڑھتا ہے غم کا کو؟“

میں ہی ہنومت ہوں ادھر کچھ پر بھوکا اگیا کاری ہوں میں  
کیسا بیٹا؟ کس کا بیٹا؟ جب بال برہم چاری ہوں میں  
ہنومت کے یہ واکین سن۔ کانیا وہ تنکال  
تن کے سارے روضہ میں آیا ایک اُبال  
رہا دھیتا پتا کو۔ جھکا دیا پھر ماتھ  
پھر بدرج لینے لگے اس کے دونوں ہاتھ  
بولاً: ”کر نکا ذہن پتا جب جل میں پونچھ بھائی تھی  
اس سے پسینہ کی دھارا ساگر میں بہہ کر آئی تھی  
مچھلی نے اس کا پان کیا رہ گیا گر بھت تنکال اُسے  
مل گیا بچتر دیو کرم سے یہ مکر دھوج سالال اُسے“

”نشے بات بچتر ہے“ ہنسنے رام کے دوت  
”پھر بچتر یہ ترن بھی شیکر ہو گیا پوتا“

وہ بولا اہر ادن پر بھوکا میرے پر کر با بھار ہے یہ  
دیوی مٹا ہے سدھ نہیں ان کا ہی چمتکار ہے یہ  
سوامی کا ہے آدیش ادھر آدر اس اور پتا کا ہے  
اس منجس میں ہے مکر دھوج یہ سوچ رہا کرنا کیا ہے  
اس اور کتنا ہے دیکھ رہا اس اور دیکھتی کھاتی ہے  
ہے ایسے کھور کھڑا سیوک پتہ دیتا نہیں دکھاتی ہے  
پتہ دیو آپ ہی بتلائیں اس سے دھرم کیا ہے میرا؟  
ہے کرم شیل ہے کرم دیو کر تو یہ کرم کیا ہے میرا؟  
بٹے میں کر تو یہ کیا دیکھی جھجھکی ہلور  
پریم درشتی سے باپ نے نہ کھا سنی اور

”کر تو یہ تو اچھے سو بیٹا؟ تو سنو باپ سبتت ہوا  
تم نشے ہی میرے ست ہو یہ سدھ ہو یا یہ لپٹ ہوا“

ہنومت ہی کا بیٹا ایسا  
 کرتو یہ دپکشی تک سے بھی  
 میں جساویر کسلا ناہوں  
 میں لگا سیوک ہوں پر بھو کا  
 تم مجھ سے پوچھ رہے ہو یہ  
 میں تم سے پوچھ رہا ہوں یہ  
 میں ہی کمدوں؟ زرنے کردو؟  
 اہراون کو سنا ہنومت  
 اس لیے دھرم ہے میرا یہ  
 کرتو یہ تمہارا ہے رو کو  
 جب لکشمی بھنے دونوں کا ہے  
 دو ویروروں میں مل بدھ  
 اب شکستی کرے گی نیائے  
 تم بھیر بھی مچھلی نندن ہو  
 گانا۔

بتا کا پتر ہی سے سامنا ہے  
 پرکرت میں کیا نیا بانگ بنا ہے  
 ادھر پر بھو کو چڑا کر دشت لایا  
 اسی انیسائے بد تو رن ٹھنا ہے  
 ادھر پر بھو کو چھوڑنے داس آیا  
 بردے میں ہر شے ساسن گھنا ہے  
 دوت ہوتا ہے رادھ شام اس کے  
 وہی جیتے گا جس کو جیتنا ہے

آگے بڑھ اب بھڑگئے پر لے اور بھونچال  
 دونوں ہی تھے کیسری دونوں تیل و شال

مارت سٹ مارت سٹ کاسٹ دونوں بھٹ جیوٹ والے تھے  
 کس والے تھے بل والے تھے متی والے تھے متوالے تھے  
 کرے کر چھاتی سے چھاتی ماتھے سے ماتھا لڑتا تھا  
 پر تھوی پر ایک دوسرے کو لانے کا داؤں ڈھونڈتا تھا

جے راگھو کی گر جنہا کر اٹھے ہنومان  
 اس گر جن سے غنس بھر سہا وہ بلوان  
 وہی غنس تھا وہی کشن جیتے راگھو داس  
 مکر دھوج ہی پر گرہا گر کر ہوا اداس  
 باندھ دیا بجرنگ نے اُسے وہیں تنکال  
 پور میں کیا پردیش پھر کہہ جے دشر تھ لال  
 دیوئی مندر پر ادھر تھی ہوئی تھی دھوم  
 ناچ رہے تھے اسرگن مٹھ کے جیووں گھوم  
 دل چندر کو دور سے جیسے تیکے چکور  
 تیوں ہی کپی کے ورگ گئے راجندر کی اور  
 دونوں پر بھوؤں کو کیا من ہی من ابواد  
 من ہی من انو بھو ہوا پایا آشیر واد  
 دیکھا چاروں اور پھر دونوں نین پسار  
 پوجا ہست تھا وہاں پر دودھ دستو بھنڈا  
 کام بنانے کو بڑھے کام روپ ہنومان  
 ایک پھول میں چھپ گئے ہو کر مشک سمان  
 دیوی کے سر پر چڑھا جیسے ہی وہ پھول  
 پھول گئے بجرنگ کچھ جان سمے انوکول

مانسک پر اڑھتھنا کی مٹا پھر آج لاج رکھنی ہوگی  
 سر پر چڑھنے کی اسینٹھا اس سے شما کرنی ہوگی

سیتا سروپ میں تم نے ہی  
اتی یاون من بھاؤن پر سدا  
وردان شکتی کا دیا مجھے  
سری رام بھکتی کا دیا مجھے  
ماتا کی جس چہ درستی سدا  
وہ ست نہ ہیک کھلتا ہے  
آج ماتا کبھی گود میں ہے  
تو کبھی شیش پر چڑھتا ہے

جگہ مہانے یہاں بھی۔ رکھی ست کی آن  
سویم دھنس گئیں تلے کوچ کر اچھستان  
اتھو اماں نے پتر کو دے کر بھاری بھار  
اپنے ہی آکار میں۔ اس کو دیا ابھار

اب جتنا بھی مٹان  
دلوی سروپ میں دلوا وہ  
اور پکوان چُبا یا آتا تھا  
منہ بھاڑ بھاڑ کر کھاتا تھا  
رکتش دلوت یہ چمتکار  
سمجھے دیوی جی نکٹ ہوئیں  
لے رہیں پڑھا وہ ہنس ہنس کر  
ساکشات آج ہی پرکٹ ہوئیں  
ابھی ناچ جو رہے تھے ہو ہو کر اُنمت  
اب آرٹ کرنے لگے متوالے مدمت

## گانا

جے دیوی ماتا۔ جے دیوی ماتا  
چرن شرن جو آتا چرن شرن جو آتا میں بچپٹ پاسا  
جے دیوی ماتا  
ور داین ہو۔ سکھ داین ہو۔ ہو منگل کر تری کہ ماتا ہو منگل کر تری  
سکل چہ اچر کی ہو۔ سکل چہ اچر کی ہو۔ دکھ دار دہر تری  
جے دیوی ماتا  
درگا۔ جیا جیتی۔ ماتا گوری۔ کلیانی۔ کہ ماتا گوری کلیانی  
ابھت پھل بل واتری۔ ابھت پھل بل واتری۔ دیوی شروانی  
جے دیوی ماتا

اہراون اب دیکھ کر۔ رام لکھن کی اور  
ہنسا ٹھہرا کا ماتر۔ بولا ورجن کھٹور

”تم اب تک یہی جانتے ہو دیوی کی بل کو اے ہیں  
کچھ اور بات بھی ہے کہیں؟ کس ہیئت تمھیں ہم لائے ہیں  
راون سے تم نے رارٹھان سراپے بہت اٹھائے ہیں  
وہ سر دیوی کی بھینٹ چڑھیں اس ہیئت تمھیں ہم لائے ہیں  
ابھمان تمہارا ہی تم کو یہ بھاری دندڑنے رہا ہے  
راون سے بھڑنے کا بدلہ اہراون آج لے رہا ہے

لکھن لال کے یوگل درگ۔ ہوئے کروڑھ لال  
کہا۔ مون ہوارے کھل۔ بجارہا کیوں گال؟

سیتا دیوی کے کارن ہی رن ہم راون سے کرتے ہیں  
راون سے بھی کیوں؟ لون نہیں اس دشت چور سے لڑتے ہیں  
تو نے بھی چوری کی اس سے یہ کتھن سدھ ہو جاتا ہے  
چوروں کا ساٹھی نشے ہی گٹھکٹا سدا کہلاتا ہے؟  
جب من میں بھاؤ دوسرے تو دیوی آرا دھن کیسا؟  
بدلے کی آگ ہر دے میں ہے تو بلی پروان پوجن کیسا؟  
دیوی ماں سویم بھتی ہیں اس رجن کے بھیر پھل ہے  
جب چھل ہے تو یہ اہراون یہ اُسر آپ ہی نر بل ہے  
سیتا کے بل پر ہیں ہے پورا وشنو اس

تو کیا کوئی بھی اُسر دے نہ سکیگا تراس  
جو ہاتھ اٹھا تیگا کھانڈا وہ ہاتھ آپ گل جائیگا  
سیتا کے ست کی جوا لیں پانی سدھ چل جائیگا  
اس کارن تجھے چتاتے ہیں تو پتی درتا کا شاپ نہ لے  
راون کی نائیں اہراون اپنے ماتھے پر پاپ نہ لے

یہ ہی اور سر ہے جاگ جیت  
گھر سہت کل بہت سہت سہت  
یہ دیوی یہ دیوی میتا  
لے جن کی آٹ آنکھ میں  
وہ جان رہیں سب سمجھ رہیں  
ستی سستی سادھوی کا  
اس لیے پھر سمجھیدی تیری  
تو ابھی یہی دیوی تجھ پر  
نئے سہتر اتنے کے۔ اس پر کار جب ہیں  
اہر ادن کہنے لگا۔ کرائی پیڑھے ہیں

”لوڑھوں کی کمی کہاوت وہ  
رستی تمام جل جاتی ہے  
مرنے کو کھڑا ہوا ہے ہر  
آچیکا کال کے منہ میں ہے  
اچھٹا تو اکڑ دکھائے جا  
جو یم پور جانے والا ہے  
اتنا کم دوں تم دونوں سے  
اس کارن دیوی کے سنگھ  
انتم اکا نکشائیں کیا ہیں  
اتی شے پیارا ہو جو تیرے کو  
راکھو بندہ رہو و نش من تھے اس کشن کہ من

اب بولے۔ کر دیں پرکٹ! اتی شے پیارا کون؟  
یوں تو بھائی سری بھرت لکھن  
کیسکی کو شلیا دونوں  
راکھو کی یوگل۔ بھجائیں ہیں  
جیون دائری ماتائیں ہیں



میرا آج دھیان میں منہموت ہے      سیتا کا جو کہ دُلا رہا ہے  
شمرن اس سے اُسی کا ہے      وہ ہی پرانوں کا پیارا ہے

دیوی کی آنکھیں بھریں۔ ہلک اٹھا سگت  
کتے کتے رک گئیں۔ مانو وہ کچھ بات  
اہراون سمجھا نہیں دیر نہیں سویکا۔  
کھانڈ بچ کر میں اٹھا۔ بولا یوں لکنا۔

”میتا کچھ دکھی ہو رہی ہیں      اس کا رن ویر نہیں اچھی  
بلی دینے کا اوسر آیا      اب ویر تیر ویر نہیں اچھی  
ہے دھنیہ تمہارا یہ شریہ      جو دیوی کی بی جڑھتا ہے  
ایسا اچھا سنجوگ بھندا      کیا کہیں سبج میں سکتا ہے؟“

دیوی اب سُکا پڑیں۔ خود کو نہیں نہ روک  
مُسکائے رکھنا تھ بھی یہ آ شجر یہ ولوک  
دھیرے دھیرے مورتی کا۔ ہوا وحیر آکار  
پر کھو کی آنکھوں سے ہلا۔ ان آنکھوں کا تار

تب پھر پر بھو بے ہاں سن لے      منہموت ہی آج سہارا ہے  
شمرن اس سے اُسی کا ہے      وہ ہی پرانوں کا پیارا ہے  
منہموت کے ہوتے راگھو کو      کوئی بھی ستا نہ سکتا ہے  
راون اہراون تو کیا ہیں      یم تک بھی ڈرانہ سکتا ہے؟

راکش جھنجھلا ہی پڑا۔ سن رکھو وہ کے بول  
اُتر میں کہنے لگا      اپنا کھانا اٹا ٹول

”منہموت منہموت کیسا منہموت؟  
تم دونوں اس کو روتے ہو  
بھاؤ با چھوڑ دو سیتا کی  
سنمروں کا بھی مرن بھی  
کپی دل میں وہ تو سوتا ہے  
وہ تم دونوں کو روتا ہے  
ست اس کا یہاں نہ آئے گا  
سر کٹتے ہی ہو جائے گا“

اس کا رن پھر کہتا ہوں میں      بڑ بھانگی ہی یوں مڑتا ہے  
ایسا اچھا سنجوگ بھلا      کیا نہیں سہج مل سکتا ہے

اٹ پاس کر اٹھیں اب ۔ دیوی بھلے پرکار  
ادھر لکھن رکھنا تھ بھی منہ ہٹھا کا مار  
کھانڈا دیر کو اٹھا ۔ بڑھا جی کھلنا تھ  
تبھی کسی تے ہاتھ نے ۔ پکڑا تیجھے ہاتھ  
دیکھا سب نے کھڑے ہیں ۔ ویر انجی لال  
جے راگھو کی گرج سے ۔ کانپ اٹھا یا تال  
پرکٹ روپ میں داس نے ۔ پر بھو کو ناگرا تھ  
لات مار کر جھوم پر ۔ گرا دیا کھلنا تھ

راکشش دوڑے چار دوس      لیں ابھی اٹھا اہراون کو  
لاٹکول بڑھا تب کپی ورنے      جھٹ باندھ دیا اہراون کو  
پھر جن جن چیل نشجروں کو      جھٹکی میں جھٹ پٹ کرتے تھے  
جگ پتی کے سمبھہ ہی کپ پتی      جگ کی پیڑا کو ہرتے تھے

## گانا

بجنگی جنگی دھڑکوں کو دلتا ہے اکیدا  
نئے چاؤ سے نئے تاؤ سے ۔ نئے داؤ سے  
کرنا مٹھ پھیر گھیر کے اٹکاؤ سے بجنگی جنگی  
کبھی مکوں سے یم پور پھساتا کینری سون  
کبھی لاتوں سے نہی پر سلاتا ۔ مارت نندن  
کھل دل میں کھل بھل بچل ڈال کے ابھارے بجنگی جنگی  
کبھی ماتھوں سے ماتھے لڑا کر کرتا چورن  
کبھی اوپر اٹھا کر گھسا کر دیتا پیشکن  
راگھو کی جے پرتی بار پکار سرل سو بھاو سے  
کچھ ہت کچھ آہست ہوتے کچھ بھاگے منو جاد  
پر بھو چرنوں کو داس نے تب دیکھا سالما د

ہندھن سے لانگول کے ۔ اہراون کو کھول  
 بولے اس سے دشت آگے ۔ اب کھاندے تولوں  
 ہاں سدھی دکھا ۔ مایا دکھلا  
 مہنوت چوروں کی بھانت نہیں  
 دیوی میا ۔ سچتی ہیں تو  
 راکشش تیری بل لینے کو  
 سچ پچ سچتی تیری کی ۔ ہوئی چتکرت پورت  
 تیرے سے اور اچھی  
 جبکہ سبا کی مورت  
 تب جے جگ جگ جی جے مانا  
 نشتر کا کھاندا بج کر لے  
 ہے دھنیہ آج تیرا شریہ  
 ایسا اچھا سنجوگ بھلا  
 پھر راگھو بندر کی اور دیکھ لوے  
 دیوی کی بھینٹ کروں اسکو  
 لنگا کے دہن سے ہے پر بھو  
 "رگھوناتھ سنہاریں گے اسکو"  
 راون نہ سہی اہراون ہی  
 بانک جب بنا اچانک ہے  
 "سنہانو" سنکیت میں ۔ کہہ اٹھے سری رام  
 پہنچ گیا بل ماتر میں ۔ اہراون پر بھو دھام  
 دیوی پوجن تب کیا ۔ سب نے بھلے پرکار  
 گو تخبہ ہریش اللاس سے ۔ گیت ریکٹ سنہار  
 جن پر دوش سے ہوئی ۔ وردہست کی چھانو  
 چھوٹے جیہی ماں کے چرن اور رام کے پانو

پر بھوبولے "سیتا لکشمی کو  
 پر آج رام راگھو کو بھی  
 اب تم اس پر پہنچ گئے  
 ہو گئے رام ہنومان ایک  
 پر انوں کا دان دیا تم نے  
 جیون ہنومان دیا تم نے  
 ہے جہاں دودھ کا کھید نہیں  
 ہنومان رام میں بھید نہیں"

سوامی کا دیکھا جی بھی یہ اوار بیو بار  
 گرے چرن میں یلک کر سیدک پون کمار  
 شکر و دل ہو گئے جب یہ کہا پر سنگ  
 سمجھ بھوانی بھی گئیں ان کے من کا رنگ  
 پور انک جگت جانتا ہے  
 اچھو اب جرننگی چولے میں  
 جب آئی دھیان اوتھا وہ  
 پد سمانتا کا دینے میں  
 رو در اوتار بجرنگی ہیں  
 یوں سمجھ سوئم رو در جی میں  
 تو گد گد ہوئے مہیشور بھی  
 جھجھکے نہ اسی سے رگھو ور بھی

مکر دھونج کو مکت کر و ہنسے دیان دھان  
 اہراون کا کر دیا۔ اُس کو راج پر دان  
 ہنومت لکشمی کے سہت۔ لوٹے جب سکھ کند  
 نو جیون یا بھا لو کی۔ ناچ اٹھے سانند  
 اکسمات آئی جہاں۔ دکھ کی کالی رات  
 اودے ہوا اب وہیں پر شکھ کا سوچہ پر بھات  
 گانا

آج بھاری جے کار ہے رام دل میں  
 چھایا آئند ایا رہے رام دل میں  
 سندھو میں ہے اتساہ ہوڑ  
 دیو منڈل ہو ہرش و بھوڑ  
 پون ہی ہی سنگھ بھی ہوڑ  
 فشب رساتا پر بھو کی اور  
 رام نام کی گنجار ہے رام پون میں  
 آج بھاری جے کار ہے رام دل میں

راہراون کا جب سُنا راون نے درنانت  
 کھوم گیا مستک پھر۔ چیت بھڑھوا اُشانت  
 اُتپنہ مول میں ہونے سے جس سُت کا سندھو پرواہ ہوا  
 جیوت جو دیو لوگ سے رہ بھو اول کا زناہ ہوا  
 اس نارانتک کو سینہ بہت بُھوایا اس لکیشور نے  
 بھیشن رن کیا کئی دن تک ور پر اپت ویرور نشچرنے  
 ناروتے دوارہ ہو اگیت بھید جب گیات  
 تبھی کسی سگر یونے۔ ہنومت سب بات  
 میرے سُت وہ بل کے ہاتھوں ودھ ہوگا اس نارانتک کا  
 ودھی واکہ اُبل ہے اسی ہتھو نشپھل رن رہا آج تک کا  
 جیسے تم سنجیون لائے ودھی بل کو لاؤ اب ہنومت  
 تب درو ناگر بردھا گتھے دھولا گر جاؤ اب ہنومت

ہنومت ہی پر بھڑا۔ نئے کاریہ کا بھار  
 ماتھ نوار گھوننا تھکتو۔ چلے بندھی اگار  
 وہی ایک ہی ٹیک تھی۔ وہی ایک ہی دھیان  
 سوچ رہے تھے مارگ میں اس پر کار ہنومان  
 گانا

بھگوان اپنے واس کو بلوان بنا دے  
 لینا ہے اور کام تو اب شکتی بڑھا دے  
 میں ہوں سدا پورن۔ تو پری پورن سدا ہے  
 بھکشا مجھے بھنڈا رہے کچھ اور دلا دے  
 تیرے ہی تو سنکیت سے بھوندھو میں کو دا  
 ملاج میرے تیرنا مجھ کو بھی سکھا دے  
 کہ جوڑ بار بار یہ فنی ہے رادھے شلام  
 سنسار دکھایا ہے تو اب سار دکھا دے

ودھی بل کولائے جیھی - مہا ویر بل دھام  
 اسپھل جو مہور ہاتھا - سپھل ہوا سنگرام  
 نارائناک مارا گیا - کچی پتی ست کے ہاتھ  
 بند و پر یا اسکی تر یا رستی ہو گئی ساتھ  
 گھیر لیا کچی ورنہ نے ہنومت کو تھکال  
 بولے "نیتا آج سے ہوئے انجنی لال"  
 کچی پت سے بولے جاہودان "تم نے نہ کسی کو سنہارا  
 پر چلو تمہارے بیٹے نے براؤن کا بیٹا تو مارا"  
 پھر ہنومان جی سے بولے نشے تم ویر وجیتا ہو  
 ہم بھی کہتے ہیں اب سے تم اس رامادل کے نیتا ہو  
 دھنیہ واستو میں ہوئے اس کشن لون مکار  
 پہنا یا رگھو ناتھ نے - بج کر سے جت ہار  
 ایک نہیں سو بھی نہیں نہیں سس دستار  
 کوٹ کوٹ ہی کنٹھ سے نکلا یہ جے کار  
 (گانا)  
 جے مارت نندن - جے جے مارت نندن  
 سنکٹ موچن سنکٹ موچن پاپ تاپ موچن  
 رلو مد گنجن - کھل مد گنجن - دوش مکھ مد گنجن  
 بچے بھرم بھجن - بھید بھجن - بھوم بہار بھجن  
 جے جے مارت نندن  
 رلو مد گنجن - کھل مد گنجن - دوش مکھ مد گنجن  
 بچے بھرم بھجن - بھید بھجن - بھوم بہار بھجن  
 جے جے مارت نندن  
 پر بھوم رجن کچی جن رجن سس زنی رجن  
 راز سے شیا م دین کے سادھن اپن تیج درجن  
 جے جے مارت نندن

اوم  
جمہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

شری  
رام کھٹا  
(لنکا کانڈ)

راون دودھ

رچیتا  
نیپال گورنمنٹ کھٹا واپس پتی کی بددی پراپ  
کیرن کلاندرھی کا دیہ کلا بھوشن شری ہری کھٹا وشارد کویرتن  
پنڈت رادھ شیا م کھٹا و اچک  
اد پرکاشک

شری رادھ شیا م پستکالینہ بریلی

دسویں بار ... اجلد ۱۹۶۱ء قیمت ۴۴ نئے پیسے

شری رادھ شیا م پریس بریلی

(پرنٹر پنڈت رام نرائن پاٹھک سری رادھ شیا م پریس بریلی)

# منگلاچرن

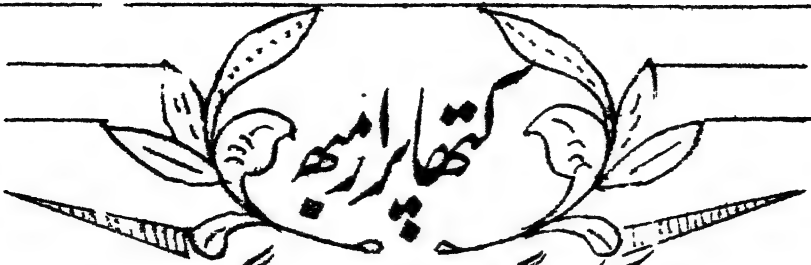
رام جن من رنجن رام کھل دل گنجن رام  
 بھو بھو بھنجن رام سیتا رام سیتا رام  
 جے جگ دندان جن ارچندن

دشٹ نکندن رام دشرتھ نمندن رام  
 رگھو کل کے پت رام نرمل کے بل رام  
 زردھن کے دھن رام سیتا رام سیتا رام  
 ورتھا کی چھوڑ کے سب دھوم دھام رام کہو

وچرتے جاگتے سوتے تمام رام کہو  
 جو تم کو چاہیے آرام رام رام کہو

پردھان نام ہی "رادھے شام" رام کہو  
 رام اپنے تو ایک رام جے جے سیتا رام  
 ہج لے رے من رام سیتا رام سیتا رام





کبھی کرن گھنناؤ کا جب ہو چکا سنگھار  
لنکا پت نے تب کیا۔ لنکا میں درید  
بولاد شکنہ ہوا۔ اب تک جو سنگرام  
اُس کا اپنے واسطے بُرا رہا پر نام  
میرا تو یہ کتنن ہے اُچت نہیں دشرام  
بناو جے کے جئے تو۔ ماں کا دودھ حرام

لنکا کے اسروں کا منڈل۔ وحشی منڈل کہلاتا ہے  
پھر کارن کیا ہے دن پر دن۔ نشچر دل دلتا جاتا ہے  
مرجاویں رن میں کبھی کرن۔ گھنناؤ۔ نرائنک اھراؤن  
تس پر بھی راؤن ہون رہے۔ سوچے نہ ذرا اس کا کارن؟  
بیشک جسمانی قوت تو۔ تم لوگوں میں ہے بڑھی ہوئی  
پر دل کے دریاے کافی ہے پوچھنے کی چڑھی ہوئی  
اور ادھر صلح کے نتیجے نئے۔ آندوٹن آپ اٹھاتے ہیں  
بے سمجھے ودر وہی ہو کر۔ دشمن سے ملے جاتے ہیں  
ہلڑ بازی کو چھوڑو گے۔ تب بات سمجھ میں آئے گی  
پیچھے جائے گا سندھ پتر۔ پہلے تو عزت جائے گی  
پھر ہر جانے کی صورت میں۔ ہائے کی ہوئی آئے گی  
سونے کی لنکا سونے سے۔ دیر و سونی ہو جائے گی

اسی لیے یہ آجت ہے۔ ہر دے کر دلوں  
 یدِ مستحل میں دوڑی جا کر گئے گھمان  
 تیغے پر شے۔ تو مر گدرد۔ شر۔ دھنوا۔ بھالے لیلو تم  
 استرون سستروں سے بخت ہو۔ رن میں آگے بڑھ کھیلو تم  
 میں بھی چلتا ہوں ساتھ ساتھ۔ دھاوا آندھی سا کرنا ہے  
 یا وحشی ہو کر جینا ہے۔ یا ویر بھوم پر مرنا ہے  
 — گانا —

رن ویر چلو۔ کل ویر چلو۔ دل ویر چلو۔ بل ویر چلو  
 چنے چیلو سے چابو۔ چیشیلو کی چونوں سے۔ ریکھوں کو کشیوں کو چیر دھرو  
 خود کو غارت کرو۔ لنگا کے بچانے کے لیے  
 راستہ گھر میں نہ دو۔ خیر کو آنے کے لیے  
 تیغ کا پانی ہے اب پینے پلانے کے لیے  
 یہ ہی سا کر ہے سپاہی کے نہانے کے لیے  
 پانی کے استھان پے خون کا پان ہو۔ بیری کو یدھ کی بھومی سان ہو  
 دھاوا پر واد سے آگے بڑھو

اس پر کا سچ کر چلا۔ نشتر کٹک و شال  
 پر تقویٰ تھرائے لگی۔ دل گئے دیال  
 آندھی اور بادل کے سماں۔ اٹھ اٹھ کر بڑھتا جاتا تھا  
 نشی کر دی نشتر دن نے۔ دن میں دکر نہ دکھاتا تھا  
 راون دل ساتھ میں راون کے۔ جب راوادل میں جا پہنچا  
 تو جے کو شلا دھیش "کہہ کر۔ کچی کٹک مقابل آ پہنچا  
 یہ کو پا ہو اٹک۔ چھن میں کھل کھل کر دل دلنے لگا  
 راون کی آنکھوں کے آگے۔ راون دل پیچھے۔ چلنے لگا

بچ دل پیچھے بجا گناہ دیکھا جب دشت حال  
 تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے  
 تیرے تیروں نے کیا جاتے ہی یہ کام  
 کالی سا بھٹنے لگا۔ وائز لکنا تمام  
 دیکھا جب ورجنگ نے ترست ہوئی کیا ہیں  
 تیری ارن مارنڈ کے تیرے تیرے تیرے  
 پروت کا ایک پرچند کھنڈ۔ بلویر کے کمرے سے چھوٹ گیا  
 دہلائے اٹھا سب لشکر دل زینت جہت کا رتھ ٹوٹ گیا  
 سنائے میں دشت کندھ ہے۔ اچھا تو تیرا کشتش دل ہے  
 ہیں: منومت کے کرکا پھینکا۔ پروت رتھ اٹھا اٹھا بل ہے؟  
 دشت کندھ بولا "اے بل بدعت شالی کنیش  
 خوش ہے تیری شکتی پر یہ لکھا کنیش  
 سترن من۔ کنر بکش۔ کنش جو صلہ کسی کا یہ نہ ہوا  
 راون کے رتھ کو توڑ کے۔ مرتبہ کسی کا یہ نہ ہوا  
 یہ آج پر تھم ہی اتر رہے۔ جو توڑے رتھ کو توڑا ہے  
 جنتا آسمان کروں تیرا۔ وہ سب اس بل پر تھوڑا ہے"  
 کہا انجی لال نے "ہے جگ جوئی ورج،  
 میں وائز کس یوگیہوں جو کچھ ہیں گھوڑ  
 یہ سا رکھیل اسی کا ہے۔ جو جگ کو کھیل کھلاتا ہے  
 مغرور سو رہی کی گرمی کو۔ جو آندھی اٹھا بیٹا ہے"  
 راون بولا "یہ سب شکتی۔ بس برہمچریہ کی شکتی ہے  
 تم بال برہمچاری ہو چکی۔ ایک یہ ہی سچی شکتی ہے  
 اچھا۔ اب میری اچھا ہے۔ تم میرے سنگی ہو جاؤ  
 رن ویر کی پدوی لپک کر کے۔ مہرے زن منتری ہو جاؤ"

منومت نے کہا "چھا کرئیے۔ بدوی نہاں کی سوچک ہے  
 کورے اجمان کی سوچک ہے۔ اور چھوٹی شان کی سوچک ہے  
 جو کرنی کرنے والے ہیں۔ کہلائے نہیں ہیں کرتے ہیں  
 ہم ویر نہیں سجے رن کے۔ رن ویر تو اس پہ مرتے ہیں"

شکر بخت ہوا۔ نکا کا سردار

پانی پانی ہو گیا بھٹا جو پانی دار  
 "اچھا دیکھنا ہے بل تیرا۔ یہ کہہ منومت سے چپٹ گیا  
 رگھو ویر کا پیارا ویر بھئی۔ ساہن کر اس سے لپٹ گیا  
 اب ٹھوس کے خم کشتی ٹھہری۔ آپس میں دونوں بھڑتے ہیں  
 معلوم دور سے ہوتا ہے۔ گل۔ سمیر گر۔ لڑتے ہیں

چپٹ چپٹ جھلجھلا جھٹ جھوم جھام جھکچھو

چھن میں کرنے لگ گئے وہ دونوں ہی زور

دونوں ہی بانگے یو دھاتے۔ دونوں ہی ات بلوانی تھے  
 دونوں ہی ویر کسیری تھے۔ دونوں ہی بھٹ ویرانی تھے  
 لڑتے لڑتے دونوں ہی کو۔ دس گھنٹے کا اوسر گزرا  
 ایسا دم خم کا جوڑ ہوا۔ کوئی نہ گرا دن بھر گزرا

لڑتے لڑتے تھک گئے جب دونوں بھر

ادھر ادھر کو ہٹ گئے۔ آخر شرمٹ شریہ

راون بولا "فیصلہ ہوا، ہمیں نیوان

ساودھان ہوتا رہا ہوں میں نکالنا"

راون سے بلوان کی بڑی مشتکا ایک

ایک ہاتھ منومان نے۔ دیا جھوم پٹیک

راون کچھ بخت ہوا جب دیکھا یہ دھنک

اتنے میں گر کر جتا۔ بول اٹھے وجرتک

”تیرا بل شچھل ہوا۔ رام کرپا سے آج  
 اب میری مشک کا۔ لنگا کے سر تاج“  
 مہاؤرنے جس کے۔ مہکا مارا دھائے  
 بلوائی دمش شیش کو۔ گنی ہو چھا آئے  
 کچھ چھن رہی اچھینا۔ پھر جاگوش شیش  
 کہا۔ دھن جتنی تیری۔ ہے بل شالی کیش  
 گندھرو ناگ۔ زربسر کبوتر۔ تر جھون مجھ سے تھکرایا ہے  
 بدولت کیا میں نے اس کو۔ جو میرے سنگھ آیا ہے  
 سر ایک دشو کا شور ویر۔ بل سے میرے خاموش ہوا  
 افسوس وہی بلوالا میں۔ تمکا کھا کر بیہوش ہوا“  
 مہنومت بولے ”دیکھ یہ تیرا ہے بیکار  
 جیتا تو باقی رہا۔ ہے مجھ کو دھکا  
 ید میرا مکا پڑ جائے۔ تو پر دت فوراً پس جائے  
 یہ زور ہے میرے مشک میں۔ پاتال میں پر حقوی دھنس جائے  
 افسوس وہی تمکا کھا کے۔ تو میرے سنگھ زندہ ہے  
 بس اسی لیے میں لجت ہوں۔ اور دل میرا شرمندہ ہے“  
 راویں بولا ”کیش تو کرتا ہے کیوں تنگ  
 آج نہیں تو پھر کبھی کروں گا بد بھنگ ؟  
 اب تو ساینکا ل ہے یدھ ہو گیا بند  
 کل کو تیرے ناتھ کا۔ کاٹوں گا سب بھند“  
 ہوا دوسرا دوس جب تب راویں نے  
 گھوڑ بھینکر یدھ کر۔ دی دیر تا دیکھائے  
 کانپ اٹھا دانہ کٹک۔ ایسے چھوٹے بان  
 لاشوں سے پٹنے لگا۔ وہ رن کا میدان

پتھراڑ کے موسم میں جیسے۔ درکشوں کے پتے چھڑتے ہیں  
تیوں ہی راون کے بانوں سے۔ وانر پہ وانر گرتے ہیں  
وانر منڈل میں شور ہوا ہے۔ رگھوکل ماتھ۔ دُ بان سے  
نچھریہ نہیں پڑا پھر بے زہم سب پر آفت آئی ہے۔  
دیکھا جب۔ مٹے لگا۔ وانر کلک تمام

لپٹے آسن سے اٹھ۔ رگھوکل بھوشن ام۔  
بھکتوں کی آرت بانی کو۔ زیادہ سن سنے۔ رام کہاں؟  
جب سنگت آئے واسو پتہ۔ تو سوانی کو دشرام کہاں؟  
اپنا جس عادت کے کارن۔ ساکیت چھیر ساگر چھوڑا  
اس لوک میں نہ ہو کر آئے۔ دیکھ لوک سا گھر چھوڑا  
وہ ہی عادت وہ بنا سبھا واس۔ اوسر رہ ہو۔ پر بل اٹھا  
شر بھی نشک میں کڑک اٹھے۔ دل بھی پہلو میں چل اٹھا  
بولے۔ کھن سنبھل جاؤ۔ نشجرت بڑھتا آتا ہے  
ظالم کینوں کو کر پرست۔ چھاتی پہ چڑھتا آتا ہے  
یہ ہی اوسر ہے بھیت۔ رگھوکل ونشی کہلانے کا  
یہ ہی ہے سکے۔ زمانے کو۔ ستیا کی جے دکھلانے کا  
رن جھوم میں جب اس راکشش کے۔ ودھ کرنے کا ودھان ہوگا  
بن میں کی ابھوتی پتنگیا کا۔ تب پورا۔ انو سنٹھان ہوگا۔

یہ کہ شانت سورو پے خشک کیا دھنوبان

انو آج سمندر میں آیا چھ طوفان

جگ کے راجا نے ساگر تٹ۔ سر جٹا جوٹ اٹھ کر باندھا  
کس کر نشنگ۔ گمہ دھنش بان بلکل کا پٹ کٹ پر باندھا  
وہ اکٹھنہ۔ آدھت سروپ۔ دیکھا اس سے پون ست نے  
بھگوان کی چھب کا مہا لاجھ۔ لوٹا اس سے پون ست نے

وہ شانت مورت۔ شو بھا کی پورت۔ وہ جٹا جوٹ وہ ویراں  
وہ دھنش بان۔ وہ بھج ہمان۔ زو کے سمان وہ دیپت وودن  
جن کے نینوں نے دیکھا ہے۔ وہ ہی یہ لاجھ جانتے ہیں  
اس مٹھیا جگ کے جیون کو۔ سچا اور سچھل مانتے ہیں  
آثار نہ اب غصے کے تھے۔ پر بھو مند مند مسکاتے تھے  
ہاں۔ کھری کراری چتون سے۔ راون پہ درشت جاتے تھے  
اتنے ہی میں ہو گیا۔ درشت اور کا اور

راون کچھ بکتا ہوا۔ آپہنچا اس ٹھور  
ہاتھوں سے دھنش بان چھوٹا۔ جب آیا ڈھنگ رگھونندن کے  
رہ گیا مورت کے تلیہ کھڑا۔ درشن کر کے جگہ بندن کے  
کھیلے جینوں کا دھیان ہوا۔ یانے لاجھ لے درشت پڑی  
نہتہا اٹھا وہ سوکھا بن۔ جب نینا مروت کی درشت پڑی  
تب اس ویری بھکت کا۔ پر بھونے جینیا گیان

بھولا کھچلی بات سب۔ اور جھایا اجمان  
بولا۔ تم آگ سے مت کھیلو۔ یہ آگ تمہیں کھا جائیگی  
چنگاری ایک بھی چمکی کر۔ تو پرانوں پر آجسائیگی  
لکشمی رہ سکے نہ مون سیاں۔ بولے ”فضول یہ دھکی ہے  
سورج ونشی انگارے ہیں۔ چنگاری کیا کر سکتی ہے؟  
لکھن لال کی بات سن گرج اٹھا دشتھال

بولا۔ تو آؤ۔ لڑو۔ سے چھتری کے لال  
راکشش دوار آمنترت ہو۔ بھگوان یدھ کرنے اُچھے  
یا بھوت۔ بھوت۔ بھوم کے بت۔ سب بھوم بھار ہرنے اُچھے  
ہاتھوں میں دھنش بان لیکر۔ ستور وہ شانت سرپ حلے  
تر بھون کا کشت مٹانے کو۔ آت آت تر بھون بھوپ چلے

دشکندر تو رتھی تھا۔ پیدل تھے۔ گھوڑائے  
 بھکت و بھیشن دیکھ یہ۔ بول اٹھا گھبرائے  
 ”یہ نا تھے۔ نہ پید میں پد تران۔ چڑھنے کو رتھ بھی پاس نہیں  
 پیدل دشمن کو جیت سکیں۔ اس کی ہے مجھ کو آس نہیں  
 جس کے بچے سے دھرتی ڈبلے۔ پاتاں۔ سورگ تھرتے ہیں  
 اس کو کس بل پر۔ پیدل ہی سرکار جیتنے جاتے ہیں؟  
 کس بل پر؟ مسکرا کر۔ بولے آنند کاند  
 ”رتھ ہے نہم پہ دھرم کا۔ اس سے ہم نروند

گانا

و جے ہوتی ہے جس سے اور ہی وہ رتھ کہاتا ہے  
 وہ رتھ ان باہری چیزوں سے رکھنا کچھ نہ ناتا ہے  
 ہیں اُس کے شدھ پہنئے۔ شورتا اور ورتنا دونوں  
 دیا کی پر یہ دھو جا۔ وہ رتھ۔ سدا تر بھے اڑاتا ہے  
 دن۔ بل۔ گیان۔ پر بہت نام کے بس چار گھوڑے ہیں  
 چھا۔ سمتا کی راسوں سے رتھی گھوڑے چلاتا ہے  
 سمت اور دان اس پھر سا ہیں در گیان وضو ہے  
 نیم۔ سینم ہیں شر۔ نزل ہر دے ترکش مہاتا ہے  
 بھجن ہے سار رتھی اس کا۔ کوچ ہے و پرید پوجا  
 دھرا اس دھرم کے رتھ کا۔ سداست تھ دیکھاتا ہے  
 یہ رن تو تھ رن ہے بات ہی کیا اسکی راتھ شام  
 سکھ جس پر یہ رتھ ہے۔ وہ بھکت کو جیت جاتا ہے“

شانت و بھیشن ہو گیا۔ سنکر یہ اُدییش  
 اُدھرم مدھ کرنے لگے۔ سیٹاپت اودھیش



راون کہ اٹھا چھدر بالک۔ جب پیدل لڑنے آتا ہے  
 تب اُس بے یوں رتھ پر لڑتے۔ لنگیشور لجا کھاتا ہے  
 جس طرح نہتے بیڑی کو۔ وودھ کرنا کرم نہ یودھا کا  
 تیوں ہی پیدل سے رتھار وڈھ ہو۔ لڑنا وودھرم نہ یودھا کا  
 یہ کہہ کر رتھ کو چھوڑ دیا۔ بولا "لو میں بھی پیدل ہوں  
 چٹ پٹ کرنے کے لیے تمہیں۔ میں کئی روز سے بیکل ہوں"  
 یہ سنتے ہی رام نے لیا دھنیش کو تان  
 آپس میں لڑنے لگے۔ ابولا کھون بان  
 بانوں میں بان بندھ رہے تھے۔ ایسا بانگ تھا بنا ہوا  
 تھا بان کا مانو سا بان۔ رن۔ رنگ استھل میں تنا ہوا  
 پر تھوئی تھی لال نہ شونت سے۔ ایک سرخ فرش تھا محل کا  
 وہ رزمگاہ تھی بزمگاہ۔ تھا زرتیہ جہاں یودھا دل کا  
 پیدل پر بھوکے بان سے۔ گیاوشان ہار  
 بھولا بھلے واکہ کو۔ رتھ پر ہوا سواہ  
 رتھ دیکھی دیش ششیس کو۔ دیو اٹھے گھبرائے  
 تب اپنا رتھ اندر نے۔ بھیجا شیکھر بجائے  
 اس طرح رام بھی رتھ ہوئے۔ لکشمین بھی پاس دراج گئے  
 کب بھالو گنوں کے بکٹ کٹک۔ رتھ کے چاروں دیش ساج گئے  
 "شیری راگھونیہ کی جے" کہہ کر۔ ٹھن گئی لڑائی اب بھارتی  
 اُس کو پے ہوئے کیش دل نے۔ دیر تا دکھائی اب بھاری  
 شستہ دل پر شستہ بولتے ہیں۔ کشتی ہے جوڑی داروں سے  
 بانکے انگد اور ہنومان۔ لڑ رہے ہیں سالاروں سے  
 سب اور یہی آوازیں ہیں۔ کالو۔ چھانٹو۔ پکڑو۔ کھاؤ  
 دیکھو۔ دیکھو۔ گھیرو۔ گھیرو۔ مارو۔ مارو۔ دھاؤ۔ دھاؤ

پر تھوی پر بیٹنے لگے۔ کٹ کٹ کر بلوان  
 مردوں کی بستی بنا۔ لنگا کا میدان  
 رگھوکل نائک کے بانوں نے۔ رگھوکل کی خان دکھائی دی  
 اُس پر لے کال کے دھنوائے۔ رن میں ایک پر لے مجاہدی دی  
 جو بان دھنش سے چلتا تھا۔ اُس کے لاکھوں بن جاتے تھے  
 اس طرح رام کے کال بان۔ لاکھوں کو چین میں کھاتے تھے  
 جیوں آتش بازی کا انار۔ لاکھوں چنگاروں کا گھر ہے  
 تینوں رگھو نیر کا ایک بان۔ اگنت بانوں کا ساگر ہے  
 وگیان کی بدوی اور پچی ہے۔ وگیان دیتا جانتے ہیں  
 جو بات اسنبھو ہو۔ اس کو۔ وگیانی سنبھو مانتے ہیں  
 اب بھی نت نئے نئے۔ دیکھو۔ کرتا ہے آد شکار جگت  
 پر اُس تریتا والے یگ میں۔ لاکھوں شیر دھراتا تھا  
 اتنا ہی نہیں کہ ایک تیر۔ لاکھوں شیر دھراتا تھا  
 سنتے تو یہ ہیں کرتب کر۔ پھر ترکش میں آجاتا تھا  
 تھی یہ انت وگیان کلا۔ یا سنسروں کی شکستی تھی یہ  
 جو بھی ہو پر بھوکے بانوں میں۔ طاقت تھی یہ خوبی تھی یہ  
 اس پر کار کو ڈنڈ سے۔ شریب چلے آکھنڈ

میدھ بھوم میں رکت کی سرتا ہی برجنڈ  
 مانو دونوں مد مانے دل سرتا کے تٹ۔ دکھلاتے ہیں  
 گج۔ اشو۔ سپاہی مرے ہوئے۔ جلجبتو سمان سہاتے ہیں  
 بڑے بھنور تھے پہیوں کے۔ تیرے تھے کچھوے دھالوں کے  
 تے تھے ٹکڑے کھالوں کے۔ چھائے سوار تھے بالوں کے  
 میدس کے جھاگ دیکھتے تھے۔ لہریں تھیں ٹوٹے تیروں کی  
 دھائیں گرتی تھیں آ۔ پار۔ کٹ کٹ کر مزیک شریروں کی

بڑھ بڑھ لڑتے تھے مکھیہ سُبھٹ چھن بھڑی نہیں ٹھہرتے تھے  
 وہ مانو رن کی سرتائیں۔ اچھے تیراک تیرتے تھے  
 آسروں کا ہونے لگا۔ جب زیادہ سنگھار  
 تب تو مانو مرتیو کا۔ گرم ہوا بازار  
 لاشوں پر لاشیں پئیں۔ رن بن گیا مسان  
 درشتیہ بھینگر ہو گیا۔ لنکا کے درمیان  
 گیدھوں کے جھنڈ "گوٹ" کرنے لاشوں کے پاس جڑے تھے  
 کاکوئیکے درند چوچ پھیلا۔ مردوں کے ٹکٹ اڑ رہے تھے  
 شوانوں کی ٹکڑی چیر بھاڑ۔ مرتیوں کے ٹکڑے کرتی تھیں  
 تجا۔ استھوں کے حصوں پر۔ آپس میں جھگڑے کرتی تھیں  
 راتری ہونی تو ناخن۔ لگے بھوت بیتال  
 سر بلند کرنے لگے۔ شوان۔ لوک بشر کال  
 بیتالینوں کا تیرتھ بنا۔ سنگرام بھوم کا دریا۔ وہ  
 پریتینوں کا پکوان ہوا۔ مردار مانس۔ اور بجا وہ  
 یوگنیاں اس بریاں آکر۔ کھیر کو خوب سجاتی تھیں  
 چامندہ لیے کھوڑیوں کو۔ اس کی مڑتال بجاتی تھیں  
 اس پر کار دودن ہوا۔ گھور گھنا سنگرام  
 رام۔ بان سے رٹ کٹک۔ آبت ہوا تمام  
 تیجے دن۔ رن بھوم سے۔ جلے نشا چبھاگ  
 لنکا بیت اور لوک یہ۔ ہوا کرودھ سے آگ  
 وہ بان پلپاتے چھوڑے۔ کیسوں کے دل کو توڑ دیا  
 ان شروں نے پرنبھو کے رتھ کو بھی۔ اتر کی جانب موڑ دیا  
 سگر پو۔ نیل نل۔ انگداد۔ سب کا گھنڈ خاموش کیا  
 پھر شکتی بان، چلا کر کے لکشمن کو بھی بیہوش کیا

لکشمی بھیا کے لگا جس دم شکتی بان  
 بھلی گھٹنا یاد کر۔ بولے کر پاندھان  
 "مے بھائی کیوں بیوش ہوئے؟ کچھ اپنے بل کو یاد کرو  
 بیوشی مے سنکھ کھڑا ہوا۔ اٹھ کر اسیں کو برپاد کرو  
 اب یہاں سکھیں حکیم نہیں جو اوشدھ بھیں بتائے گا؟  
 منومان بے اتنا سمے کہاں؟ جو جین بونی لائے گا  
 میں تیرے بن سے لڑتا ہوں۔ کیا تو مجھ کو ہر دوائے گا  
 اور مانکے رگھوکل کے چھتری۔ کیا کل کا نام ڈبائے گا  
 شکتی مے پھر مورچیت ہوتا کچھ لاج نہ تجھ کو آتی مے  
 زیادہ باتوں کا سمے نہیں۔ مے میری جان بھی جاتی مے  
 منجھدار کے چکر میں لا کر۔ کیوں ڈبار مے نیا لکشمی؟  
 یدری رکت مے تم میں چھتری گا۔ تو اٹھ بیٹھو بھیا لکشمی  
 یدری جیون میں اپنے انیت۔ میں نے نہ ایک چھن جی کی ہو  
 "تو شکتی" اتو نش پھل ہو جا۔ سب پڑا دور جتی کی ہو  
 یہ بھو کے پاؤں ہر دے مے جب نکلے یہ میں  
 "رام رام" کہہ لکھن نے۔ کھوئے اپنے میں  
 جلتے ہی سومتر نے مانگا اپنا بان  
 دیکھ دشان کی طرف کھینچی وہیں کہاں  
 وہ شرتھا۔ یا تھا ترٹ کھنڈ۔ دن میں پرکاش پرچھٹ گیا  
 وہاں آسو سست رتھوان مرا۔ رتھ بھی راون کا ٹوٹ گیا  
 لنکا کا راجہ مورچیت ہو۔ پر تھوی پرگرا۔ ہائے کر کے  
 وانرووڑے ودھ کرنے کو۔ روکا۔ دینوں نے نہ کھوور کے  
 وہ دین بڑے ہی پاؤں تھے۔ پر بھو بولے "یہ ست کر نہیں  
 بیوش شرتھ کا ودھ کرنا مے شور دیر کا دھرم نہیں"

اتنے میں کچھ نشیج آئے۔ لے گئے اٹھا کر راون کو  
 ننگا کے زخمی مسد میں پہنچایا جا کر راون کو  
 بیتی آدھی رات جب تب جاگا دیکھا  
 دیکھی چرنوں کے نکلے۔ مسد ورجیاں  
 پت چرنوں کو دابتی ہوئی۔ چمکینیں مار وہ روتی تھی  
 مانو آتسوؤں کی بوندوں سے۔ بیمار کی مورچھا کھوتی تھی  
 جیوں ہی راون کی آنکھ کھلی۔ دن کی باتیں آئیں سر میں  
 ”کیا ہے؟ میں کہاں آن پہنچا؟“ یہ پوچھا دھیسے سے سر میں  
 پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔ اب ابلا کے نین  
 پت چرنوں میں ٹیک سر بولی ایسے میں  
 ”ہمارا راج اس کے گھر میں ہیں۔ بنیاں بن چکی ہیں زخموں پر  
 رن سے آہستہ مورچھتا آئے۔ سیوک منزل کے ہاتھوں پر“  
 رنکدہ پر اکرتک ویرات کرے شبد سے گردک اٹھا  
 رگستا و سٹھا میں بھی اس کا سا سہی کلچر بھڑک اٹھا  
 بولا ”مورچھوں نے کیا کیا؟“ مورچھیت تھا تو جنگ جانیوں  
 اس جگہ مجھ کیوں لے گئے۔ مر کے یا مار کے نہتا میں“  
 چپ رہا نہ کیا بھانسی سے۔ بولی ”یہ شان چھوڑے اب  
 پراتوں پر آئی۔ پرائیشور۔ اپنا ابھان چھوڑے اب  
 بالک تم لیتے جھپیں۔ وہ میں ات بلوان  
 سیوک میں جن کے پرل۔ انگ اور منومان  
 ان سے لڑ کر ہے پران نا تھا۔ اسے نہیں بھی پاؤ گے  
 کہتے ہیں دائیں انگ میں۔ تم مجھ کو رائڈ بناؤ گے  
 جس دن سے سیتا آئی ہے۔ آگیا سیتا نشیج میں  
 جانکی جان کی لیا ہے یہ نہیں سوچتے تم جس میں

رن میں جو تمھیں کرے گھائل۔ وہ طاقت کیا انسان کی ہے  
 تپسیوں کے چولوں کے بھیتز۔ سچ سچ شکتی بھگوان کی ہے  
 اس کا رن میں یہ مانگ رہی۔ لجسا اس مانگ کی رکھو تم  
 اس کو جس کے ہونا تمھیں۔ ست آنا بھتی ہونے دو تم  
 گانا

بڑھاؤنا۔ راہ پیاتم ان سے رن میں  
 جگاؤنا۔ سوتے ہوئے سنگھوں کو بن میں  
 ان میں ہے ویرتا رن دھرم پہ چھڑ جانے کی  
 تم پہ کمزوری ہے پر نار کے چور آنے کی  
 پلہ ہلکا ہے جدھر۔ جے نہ ادھر آنے کی  
 اس لے بات بنی رہنے دو گھراٹنے کی  
 لگاؤنا کیشلی بار بھون میں اگینگے شول جن میں  
 گھسیں گے غیر وطن میں۔ چپارہون میں“

ناری کی یہ بات نشن۔ اٹھ بیٹھا بیمار  
 چٹ چٹ خشک بند سب۔ بھی رکت کی دھار  
 بولا۔ چل ہٹ کار ناری۔ میں نہیں یدھ سے ڈرنا ہوں  
 پھر نہیں بچھاڑتی کو ہشتا۔ جب پاؤں اکاڑی دھرتا ہوں  
 کیوں ان کے تو گن گاتی ہے؟ کیا اس سے میں ڈرجاؤں گا؟  
 بس پر اتہ کال فیصلہ ہے۔ یاروں کا یا مرجاؤں گا  
 بھگوان کی ان میں شکتی ہے تو سچل سبھی ان بن ہوگی  
 رن بھوم میری شیا ہوگی۔ اور موش میری دلہن ہوگی  
 بھگوان مان کر بھی ان کو۔ کیوں باتیں تو کرتی ہلکی؟  
 میری خاطر وہ خود آئے۔ یہ شان ہے میرے ہی بل کی

انہیں ہنکار میں یوں اٹھی جگا۔ ذرا ہی لمبے  
 اہنکار کی دایوں نے دی چھن بھر میں کھوئے  
 بوا۔ میرے ان چہرہ لہو پر۔ سراسر منڈل پڑتا ہے  
 پڑ کر میرے بندے گھر میں۔ جسم اور کال بھی سڑتا ہے  
 تو مجھے جانتی ہے اتنا۔ میں کیوں لنکا دھیشور ہوں  
 باوئی تجھے یہ خبر نہیں۔ میں اس دنیا کا ایشور ہوں  
 گانا

جدھر بھی دیکھتا ہوں۔ میں ہی میں ہوں  
 ذرا بھی سوچتا ہوں۔ میں ہی میں ہوں  
 نہیں میرے سوا ہے۔ اور کوئی  
 میں ہی یہ بولتا ہوں میں ہی میں ہوں  
 نہ کوئی مارتا ہے۔ اور نہ مرتا  
 جو مرتا مارتا ہوں۔ میں ہی میں ہوں  
 کہے تو چاہے اس کو خود پرستی  
 مگر میں جانتا ہوں۔ میں ہی میں ہوں  
 سنا ہے ایشور۔ بھی کوئی شے ہے  
 مگر جب کھوجتا ہوں۔ میں ہی میں ہوں

مورکھ اور ودوان کی کب پٹی ہے بات؟  
 اسی طرح میری یہاں۔ نہیں کٹے گی رات  
 یہ کہہ کر راون اٹھا۔ چھوڑنا رکھا دھیان  
 اگلے دن کے یڈھ کار کیا بھی سامان  
 تھا جیسا سماں۔ یڈھ کا کل۔ ویسا ہی آج سہا پہا ہے  
 شہری رام اور راون کارن۔ پورا کس نے کہہ پایا ہے؟

وہ ہی دل بل۔ وہ ہی لہلہ۔ وہ ہی مٹھ بھٹھ کی تھی  
دن رات کی نائیں۔ شہوتِ بھام۔ رنگت ان سیناؤں کی تھی  
وہ دن منڈل نبھ منڈل تھا۔ اڑگن سا سرور کا دل تھا  
جس رتھ سے رام جہان پر گئے۔ وہ رتھ مالوا دیا حل تھا  
رو کے پرکاش سے اندھکار۔ کرشمہ جیوں ہٹتا جاتا ہے  
تیوں رام بان سے روز روز۔ راکشس دل گھٹتا جاتا ہے  
بیواؤں کے سوز لڑکائیں۔ آکاش ہلے ڈالے تھے۔  
نیٹے بیوٹی ماٹوں کے۔ ایک پرلے مجھے ڈالے تھے  
سارا راکش۔ لڑائی کئی دنوں گھسان گھور آہستہ ہوئی  
اتنے مانی کے لال مرے۔ گننا نہ انت پریت ہوئی

ایک روزات کہت ہوئے تھے کوشلادھیش  
کاٹ دئے دس شیش کے چھن بھرن شیش

پر اسی سے سب نے دیکھا۔ نو تن سر پر کٹ ہوئے اس کے  
سر تھے یا جادو کے پتیلے کٹ کٹ کر پر کٹ ہوئے اس کے  
گھنٹیوں تک یہ ہی حال رہا۔ سر وائر۔ سب گھبراتے ہیں  
رگھو ناتھ کاٹے جاتے ہیں۔ وہاں نئے نکلتے آتے ہیں

تھکے کاٹتے کاتے۔ کٹاؤ کوئی شیش  
دیکھو دھرم کی طرف۔ منے کوشلادھیش

بھاؤ رام لے ہر دے کا۔ گیا دھیش جان  
سکجا بتلائے ہوئے۔ کر بھائی کا دھیان

سچ مچ اس چھن اس بھائی میں۔ بھائی کا پریم ابھر آیا  
مالو سوکھے سر کے اندر۔ اب ہی آپ جل بھر آیا  
سوچا کھولوں گا بھید نہیں۔ اس میں ہی آج بھلائی ہے  
کیسا ہی بُرا بھلا ہے پر۔ آخر وہ میرا بھائی ہے۔



اودھرویشن مون تھا۔ آتے ہی یہ گیان  
 اودھروشانن کے ہوا۔ من میں ایسا دھیان  
 "میرا سب گہت رہیہ یہاں۔ کیول جانتا دھیشن ہے  
 اس سے مریدو کا بس میری۔ ہو سکتا یہ پرکارن ہے  
 اس لیے اسے دردھ کر دوں تو۔ جیون نہ بھجے ہو جائے گا  
 پھر رانچند کس گنتی میں۔ برہما بھی مار نہ پائے گا،"  
 چھٹا دھیشن کی طرف۔ رپ کا شکتی بان  
 تبھی مدھیب میں آگے۔ بھکت بھرن بھوان  
 ٹھٹکا شکتی بان جب۔ دیکھے دیان دھان  
 چھو کر حرنوں کو گیا۔ سیدھا برہم سٹھان  
 بس اس گھٹنا کے گھٹتے ہی۔ پرورتن ہوا دھیشن میں  
 سوچا۔ یہ بھائی۔ بیری ہے۔ اس کو مروادوں گارن میں،  
 بس یہی سوچ کے۔ گھو بر کے۔ دھنگ آیا سمجھانے کیلئے  
 مانو تیار ہوا۔ گھر کا بھیدی "لنکا ڈھانے کے لیے"  
 کہا اس طرح رام سے سنئے کوشل ناٹھ  
 بٹلاتا ہوں مر گیا۔ جس پر کار دیشاٹھ  
 سر بڑھنے کی چنتا نہ کریں۔ یہ آیا مرینے کی ہے  
 اس کو جو جیتا رکھتی ہے۔ وہ چھپا یا مرینے کی ہے  
 پشیوں کی جگہ بشوارجن میں۔ برہم اپنے کاٹ چڑھائے ہیں  
 شاید وہ ہی سراب اس نے۔ شکر سے واپس پائے ہیں  
 بدی کسی جن سے شو شکر۔ اسکے خیال سے ہٹ جائیں  
 تو بر کی بائہ نشٹ ہو کر۔ مستک سب اسکے کٹ جائیں  
 دوسرے ناچہ میں امرت ہے۔ وہ زندہ رکھتا ہے کھل کو  
 اس لیے چھوڑے شر ایسے۔ جو سوکھیں اس کے اس بل کو،

سنی دھبشن کی جھی۔ اس پر کا قفس  
 شکر کی کر پرا تھنا۔ چھوڑے پر بھونے تیر  
 منتروں سے پریرت چلے جب رکھو ہر کے بان  
 امرت سوکھا، بھوکا۔ چھڑا دیا شو و صان  
 ایک ایک کر کے لگے۔ کئے کرنے شیش  
 لگا سوچنے سر دے میں۔ تب لنگا کا ایش  
 ”بھائی کویری کرنے کا۔ کیا چل ہے۔ دیکھ لیا میں نے  
 بدلہ مل گیا مجھے اس کا۔ جو اس پر ظلم کیا میں نے  
 میں بھی کیسا متوالا تھا۔ یوں بھائی کو تیا گامیں نے  
 بھائی بھائی ہی تھا آخر۔ کیوں بھائی کو تیا گامیں نے؟  
 اس کے مت پر میں چلتا تو۔ شیش ملتا اور بھلائی تھی  
 ہا۔ میں نے اُلٹے۔ آسکے ہی۔ دربار میں لات لگائی تھی  
 ہے رام۔ مارنے میں مجھ کو۔ کچھ کھیں نہ گور ویرا پت ہوا  
 یہ رن تھا بھائی بھائی کا۔ جو ایسے آج سنا پت ہوا“  
 بھیا اٹھا رہ۔ شیش نو۔ کاٹ چکے گھوڑے  
 کھڑا نہ راون رہ سکا۔ گرا ویریت پائے  
 مرتے مرتے بھی اُسے ہوا فراسا چیت  
 آنکھیں کھولیں۔ سامنے۔ دیکھ کر ماتیت  
 مانو جیون مرن کو۔ کرنے لگا پوتر  
 اتنے میں پر بھو آگیا سے بولے سو متر  
 ”راون۔ جگ میں تم سا یو دھا۔ تم سا نہ آن والا کوئی“  
 تم نیت وشار دگیا نی ہو۔ تم سا نہ گبان والا کوئی  
 اس لیے مریو کے پہلے تم۔ کچھ نیت سکھاتے جاؤ ہمیں  
 رہے دگیا نی۔ اپنا انو بھو۔ کچھ تو بتلاتے جاؤ ہمیں“

”مان بڑھاتے بھکت کا۔ کس پر کاٹھکون“

یہی سوچ۔ رپ بونٹ پہ آئی کچھ مسکان

بولا۔ اتنا دم نہیں ہے اب۔ جو نیت شاستر کا ورثہ ہو  
ہاں اتنی جان رہ گئی ہے۔ جس سے کچھ آگیا یا لن ہو  
دو باتیں کیوں کہنی ہیں ”شُبھہ کام کو ٹھانے نہیں کبھی  
اور بُرے کام کو جیسے ہو۔ جلدی کر ڈالے نہیں کبھی“  
میں نے سوچا تھا لنکا میں۔ میں چھیر سندھ کو لاؤں گا  
پھر سوچا تھا میں سورگ تلک۔ کوئی سیڑھی لگوؤں گا  
بس آج آج کرتے کرتے۔ مجھ سے شُبھہ کام رہ گیا یہ  
رہ گیا تو بس اب رہ ہی گیا۔ کر سکتا کون تپسیا یہ؟  
پر نارِی چوری کرنے کا۔ کر ڈالا کار بڑی جلدی  
پر نام اسی کا یہ پایا۔ چھوڑا سندھ۔ بڑی جلدی  
اچھا۔ یہ نیت نہایت ہوئی۔ کہنی اب ایک ہروے کی ہے  
تم سمجھتے ہو۔ ہم جیتے ہیں۔ پر نہیں جیت میری ہی ہے  
اپنے پوتے جانے دیا۔ لنکا میں رام تمھارے کو  
جار ہا تمھارے آگے ہی۔ دیکھو بس دھام تمھارے کو

مجھ سے پانی پورہ کار مرنا ہی ہے ٹھیک  
کھولی تھی مجھ منج نے۔ بندھو بیرگی لیک“  
اس پر کار کہہ کر اٹھا۔ لنکیشور اکلائے  
دھائے دھیشن کر پٹ۔ بھنیشا پر دہائے  
پریم سندھ میں لے ہوئے۔ اچھے بُرے وچار  
کھوئے دونوں بھائیوں نے اسطرح وکار  
بھی رام کے ہاتھ سے۔ چھٹا آخری بان  
جس نے دسواں کاٹ سر کھینچے اسکے پران

سردسواں دس شیش کا پرچہ بد گزرت  
 دھڑ بھائی پر ہی رہا آیا ایسے انت  
 تبھی دھیشن کی سنی۔ رگھو نندن نے ہائے  
 دیکھا دھڑ کے ساتھ وہ گرامو بچھا کھائے  
 جب ہوش ہوا تو چلایا۔ "یہ میں نے کیا کر دیا ہے؟  
 ہا، بھائی ہو کر بھائی کا۔ رن میں سنا کھا کر آیا ہے  
 وہ بڑا بھرات تھا۔ ڈر کیا تھا۔ جو اس نے لات لگائی تھی؟  
 پر میں نے اتنے ہی پرہا۔ اس سے لی ٹھان لڑائی تھی  
 ایمان لات سے جب سمجھا۔ تب کہاں دھڑتا رہی میری؟  
 سچ بتا۔ شانت بشیل چھوڑا۔ تو کب گھبرتا رہی میری؟  
 میں کچھ۔ سکھت حجت کا تھا۔ یہ غلطی ہوئی مجھ ہی سے تھی  
 بھائی تھا بڑا سبھی گن میں۔ لڑکا کی شان اسی سے تھی؟  
 اتنے میں منہ درمی۔ آئی کرنی ہائے  
 پت یارے کی لاش پے گرمی پھاڑیں کھائے  
 آنکھیں لپسا کر دکھانے۔ پر انیشور کے تن کو دیکھا  
 لوہو سے لٹھ پتھ چھن بھن۔ اپنے جیون دھن کو دیکھا  
 چلائی۔ ہائے سواگ گیا۔ شرنگار گچھا۔ سامراجیہ گچھا  
 گھر کے راجہ کے ساتھ ساتھ۔ گھر کی رانی کا راجیہ گیا  
 ایشور یہ نیانے بدل دو تم۔ جو جگ میں بہو دھا کرتے ہو  
 پت کو پتی سے پرہم مار۔ پتی کو دھوا کرتے ہو  
 میراج کو ایسی آگیا او۔ بیوہ نہ کسی کو کر پائے  
 پیچھے سے پت کے پران جائیں۔ پہلے ار دھانگن مرجائے  
 دھواؤں کی اونچی آہیں۔ کیا تم تک جانی نہیں رکھو؟  
 یہ پرلے کال کی آوازیں۔ کیا تمہیں رلاتی نہیں پر رکھو؟

یدی دیان دھان کہا تے ہو۔ تو کرو نہ ناری کو و دھوا  
 ورنہ آئیائی کھدے گی۔ ایسی سرکاری کو و دھوا  
 اس برکار گھنٹوں ملک۔ روئی دکھیا نار

چوڑیں توڑیں ہاتھ کی بچھوئے دئے اتارے ہی نہیں  
 جو شبد تھے اس ٹوٹے دل کے۔ وہ لکھنے میں آتے ہی نہیں  
 اس دکھیا من کے پھٹا دے۔ سمپورن کرے جاتے ہی نہیں  
 آنسوؤں کی اتنی دھار بھی۔ سارا شیرید آنسو مے تھا  
 ایک نیا سدا نہ ہو جائے۔ لنکا میں بس یہ ہی بھے تھا  
 پھر بھونے مندو دری کی۔ دشا نہاری دین  
 ادھر و بھیشن بھکت کو۔ دکھیا نیت طلیں  
 رہ نہ سکے آگے بڑھے۔ دیے بہت الیش

دبے دیوگی منوں میں تب دیوگ کے کلش  
 پھر پا کر حکم و بھیشن نے۔ سامان بھی تیار کیا  
 شری رام رام کہتے کہتے۔ ساگر ٹ شو سنسکار کیا  
 اے دنیا کے لوگو دکھو۔ سب ہی اس گھاٹ اترے ہیں  
 غم ہے تو یہ۔ کچھ روزوں کو۔ کیا کیا نہ پاپ ہم کرتے ہیں  
 جاتا ہے سنسار میں۔ ساتھ نہ ٹوٹی اور  
 آنکھیں ہیں تو دیکھ لو۔ یہ دنیا کا دور

گانا

فانی جہاں میں روز بنا کرتی ہیں شکلیں  
 بنتی ہیں خود ہی۔ خود ہی بنا کرتی ہیں شکلیں  
 جی کبھی جوان کبھی بوڑھی بن گئیں  
 کتنے ہی رنگ میں خود کو رنگا کرتی ہیں شکلیں  
 ہوتا ہے گدا کوئی۔ کوئی ہوتا شہنشاہ  
 دھوکا یہی دن رات دیا کرتی ہیں شکلیں

سوئے کو پلنگ چاہیے رہنے کو مکاں ہو  
 کچھ دن کے لیے کیا نہ کیا کرتی ہیں شکلیں  
 اپنے مکاں کو دیکھ کے پھولی نہ سہائیں  
 دیروں کے گھر کو دیکھ - ہنسا کرتی ہیں شکلیں  
 اپنا ہی بنا کر کے چلی جاتی ہیں آخر  
 کیا تھیں؟ شہاں گئیں؟ نہ کہا کرتی ہیں شکلیں  
 سڑے میں انکے کوئی کھلاڑی ہے رادھے شام  
 بس دودھ پے اسی کی پھسدا کرتی ہیں شکلیں

جب یہ لیلہ ہو چکی تب بولے رگھو رائے  
 لکھن۔ و بھیش۔ بھگت کو۔ راج ملک دو جائے  
 جو آگیا، کہہ کر چلے۔ لکھن۔ و بھیش ساتھ  
 بنا دیا شہجہ سے میں۔ اُس کو لنکا ناٹھ  
 بھگت و بھیش کے جتھی۔ سجا شیش پر تلج  
 آپس میں کہنے لگا۔ سارا مسراج

”راون راجہ تو کہتے تھے۔ یدھی رام جٹی ہو جائیں گے  
 تو اس لنکا کی اینٹ اینٹ۔ کوشل پیر کو لے جائیں گے  
 پر وہ تو آئے بھی نہ یہاں بھیجا ہے۔ کینول لکشن کو  
 وہ بھی اس کارن سے بھیجا۔ دے جائیں۔ راج و بھیش کو  
 مانو لنکا والوں ہی کو۔ رگھو مندن نے جیتی لنکا  
 لنکا والوں ہی کو دیدی۔ اُن کی وہ سونے کی لنکا  
 وہ دیش۔ جات ہے دھنیہ جہاں کے راجے والی ایسے ہوں  
 وہ کوکھ دھنیہ۔ جس سے پیدا۔ بیٹے بلوانی ایسے ہوں  
 ہم تو یہ جان رہے بھائی۔ پر نام ہوا ایسا رن کا  
 ہر من پر راج رام کا ہے۔ ہر تن پر راج و بھیش کا“

جھکتا دویش ہو گئے۔ ودھو لہو روک لنگیش  
 ہنومت نے آکر کہا۔ تب پر تھو کا سندیش  
 ہوئے۔ جلدی کیجئے۔ اب ایسی تدبیر  
 جس سے پہنچیں جانتی۔ رگھو رانی کے تیر  
 یہ سن لگے پر بندھیں۔ لنگیشو ہر شاہ  
 پہنچا سیتا کے نکٹ۔ داسی منڈل ڈھاکے

ترجٹا نے کہا۔ ودھو بس نشا آیتا ہوا  
 ہوئے پر کاشت روکل پت۔ پتئی کے لیے پر تجھات ہوا  
 حاکم ان لے۔ جن کی ہو۔ کیا نور پرانے پر اپنا  
 ہم دیک ہیں۔ آدری کیا۔ دن کے اس کے پر اپنا  
 اس دن تم چتا چکی تھیں۔ پر آگ نہ سگانی میں نے  
 دیدینا مجھے چھا اس کی۔ جو پیرا پنچانی میں نے  
 تم بڑی آدرن ہو۔ اس سے کہتی ہوں جو آئی لکھ میں  
 سکھ میں مت اٹھیں بھول جانا۔ جو ساتھ رہیں نشدن دکھیں  
 کچھ کر گینا۔ لاج کچھ۔ کچھ تھا سیمیں جاؤ  
 تینوں ہی نے کر دیا۔ پر کٹ ہر دے کا بھاؤ  
 تب سب نے مجھ کرار۔ دھو سیم کے کیش  
 لگیں بندنے بنی سنا۔ بنبا سن کا ولین

سر گوندھی کر کے مانگ بھری۔ سیندر سے اور موتیوں سے  
 کیشا ولی اڑ گنیت نش سی۔ راج گئی کسم کی کلیوں سے  
 سولہ شنگاروں سے سج کے جب جلد بابتا رہوئی  
 تب ساری دنیا کی شو بھا۔ اس شو بھالے بہار ہوئی  
 اسی سے آئے وہاں یون تنے ہر شاہ نے  
 جے جینی کہتے ہوئے۔ گرے چرن میں دھاکے

تنکال پران پرارے ست کو۔ ہاتھوں پر اٹھا لیا ماں نے  
 آنند بھرے گدگد سو سے۔ سب کچھ آشیش دیا ماں نے  
 پونی: نہ گئی آج مجھ کو۔ ممپدا وشو بھر کی بیٹا  
 اتنا ہے مجھ پے رن تیرا۔ میں رن نہ ہو سکتی بیٹا  
 تبھی سچک شوکا سہت۔ گئے وہیش لے  
 ساجیں اسن امیکا پر بھو بدین میں دھیا  
 لنکیشور آگے چلے۔ اس شوکا کے سنگ  
 مدھیہ جھنڈ واسیوں کے پیچھے شری وجرنگ  
 وانز اس اور پکار اٹھے۔ شری راجہ رام چندر کی ہے  
 ہنومان ادھر سے بول اٹھے۔ شری ستارام چندر کی ہے  
 اب توجے کا وہ تار بندھا۔ مانو جے جگت کر رہا ہے  
 پر تھوئی بھ منڈل۔ جل جنگل سب میں جیکار بھر رہا ہے  
 ورکشوں سے والو علی ایسی۔ جو پھولی انگ نہ سما پاتی تھی  
 اس کا چار کو بار بار۔ کوشل پر میں پہنچا پاتی تھی  
 پھر ٹوٹ وہیں پر آتی تھی۔ شوکا کا دستر بٹا پاتی تھی  
 جگ جگنی کا درشن کر کے۔ سور بھتا سے بھر جاتی تھی  
 روک سکا کب دل نہیں من کی ترل ترنگ  
 دوڑا درشن کے لیے پھلی جے کے سنگ  
 پر بھو بولے شوکا ٹھہراؤ۔ پیدل سیتا کو آئے دو  
 اتنا ہی وانز منڈل کو۔ درشن کا لاجھ اٹھائے دو  
 جو جان لگا کے جتی بنے۔ ان بھکتوں سے پرہہ کیسا  
 بن باسی جیوں ہے جس کا۔ اس کا بٹا ہی جامہ کیسا  
 اس آگیا نے وہیں پے دی شوکا رکھوائے  
 پر دے سے نکلیں بھی۔ جگد مہا بر شاستے



جیون ادا چل پھوڑ کے ہو رہے ہیں بھاری کاش  
 تینوں جینی کی جیوت سے۔ چلے جینی آ کاش  
 چتر اچھل چکشتوں جکت۔ جے جیون اور  
 رام چندر۔ کچھ چندری۔ سچ مح نہیں چکور  
 سو فانی موت نے بھی آج دیو انکول  
 سوامی سوامن کیلئے آؤں کچھ پھول  
 اس جکت بھاؤ میں بھرے ہوئے۔ ورنہ چل دیے اپون کو  
 اس اور دیو گن نے جا کے۔ دیکھا اپنے جیون دھن کو  
 پر جیون دھن نے اپنا مکھ۔ دوسری اور کر لیا وہیں  
 مانو ج من کے بھاؤں کو۔ یہاں پے پر کڑت کیا وہیں  
 پت کے من کی سب ویت گیس جائی جان  
 سوچا۔ پر بھو جو سوچتے ہیں کوں دھان  
 اپنے چتر کا۔ جیشکار۔ دنیا کو دکھانا ہوگا  
 پر تیب آگنی کے ارین کر۔ دید ہی بن جانا ہوگا  
 پاؤں یدی میری سا کشتی دے۔ تو سب کلنک مٹ سکتا ہے  
 جو الای میں جل کر سونا۔ پہلے سے ادھک چمکتا ہے  
 یہ سوچ لکھن کو آگیا دی۔ دیو رہتم آگیا کاری ہو  
 اب بھی آگیا پالن کر کے۔ میرے سچے ستکاری ہو  
 میں تمہیں آگیا دیتی ہوں۔ یہ آگیا انگیکار کرو  
 جتنی جلدی کر سکتے ہو۔ اس جگہ آگنی تیار کرو  
 آگیا کاری کو نہیں کسی سے انکار  
 جو آگیا۔ کہہ کر کری۔ آگنی وہیں تیار  
 جیون ہی لپٹوں کا بڑھا۔ ویک آدرود  
 جب جینی۔ جگہ مبکا۔ کہنے لگیں پکار

دنیا کے اوشواشیوں کو۔ ہے جوالے۔ اتر دینا تم  
 من ہے بھی پان ہوؤں میں۔ تو جسم مجھے کر دینا تم،  
 یہ کہہ کر لپٹیں لپٹوں سے۔ کیپ دل پہ اچھایا کھید وہاں  
 گھٹنا یہ گھٹی پرکٹ میں تھی۔ پرکٹ اور تھا بھید وہاں  
 یہ ڈنڈک بن کا ہے چتر۔ یادک میں سیا سمانی تھی  
 پر بھو آگیا سے بیدارن۔ فرضی ایک شکل بنائی تھی  
 اس کارن اصلی بننے کو۔ لفظی پر بہت جلالے کو  
 جوالا میں کو دین جگ جگنی۔ جگ کا سندھیا مٹانے کو  
 اسی سے پشچوں ہمت۔ آئے شری دھرنگ  
 دنگ رہ گئے دیکھ کر رنگ بھنگ بیدھنگ  
 سنا بھی سکر ہوئے۔ ماں کا اگنی پر ویش  
 سہانہ آتما سے گیارن کا دارن کلیش  
 لال بونوں سے ہوئی۔ پرکٹ کر ودھ کی جوال  
 بھگنی کٹل کرال کر۔ بول اٹھے تھکال  
 ”رگھو راج۔ آپ ہوامی میرے۔ اس لیے نہ شکوہ آپ سے ہے  
 مجھ کو تو آج یدھ کرنا۔ اس اگنی دیو کے تاب سے ہے  
 یہ یاد رہے۔ ہے اگنی دیو۔ ہے آج تمھاری خیر نہیں  
 یدھی ماتا کو دید و گئے تم۔ تو مجھ سے تم سے میر نہیں  
 اتی تھا شپتھ مارت کی ہے۔ ودھ کی ہری کی شنکر کی ہے  
 سورج کی طرح گر اس ہوگا۔ سو گند رام رگھو ور کی ہے  
 بھو منڈل ہوگا کھنڈ کھنڈ۔ آکاش رسا تل جائے گا  
 جے اگنی لوہ پر پا کر کے۔ ماتا کو بیٹا لائے گا  
 دنیا کی پیچ تہہ والی۔ ہر تپ مٹائی جائے گی  
 چار ہی تھو سے اب جگ کی سب دستو بنانی پھائے گی“

اتنا کہ جھپٹے جھپی مہا ویر و جرنک  
 تبھی بدلتا اجنی کا دیکھا سب نے رنگ  
 پھر دیکھا ایک عجیب شکل۔ لپٹوں سے بنتی جاتی ہے  
 وہ شکل جگت کی جننی کو تر بھون پت کے ڈھنگ لاتی ہے  
 سینا کو پر بھو کے ارین کر چھن میں وہ شکل بلائے گئی  
 سب بھید کلنک جلائے گئی۔ پتے سکھ کو ورشائے گئی  
 مانو پر شبب بھسم کر کے پھر روپ رما کا ویر مگا ہے  
 یا اجنی دیو کی سا کشی سے۔ ستوتنی کا ست چمکا ہے  
 تھیں باتیں ریش اب وید ہی۔ دائیں رگھو ویر سہلے تھے  
 بڑ بھائی بھکت راج ہنومت۔ چڑیوں پر لیش چڑھاتے تھے  
 شو بھا جنگل سروپ کی آج نہ درنی جانے  
 گیت پر کٹ آتا سبھی نرکھ میں نہ جانے  
 بیٹی بھانت نہارنے۔ یہ سکھ شو بھا راج  
 آئے سو کشم شری سے دشر حق جی مہاراج  
 کتنے سی انو بھوشیل آریش۔ یہ گیت رہو جاتے ہیں  
 جگ میں دو روپ۔ ستھول شو کشم۔ جو آگے وہ مانتے ہیں  
 کتنے ہیں جیو ستھول چھوڑ۔ کچھ کال شو کشم میں رہا ہے  
 جب او وہ شو کشم کی ہو سمایت۔ تب رشا دوہری گیتا ہے  
 دشر کہ جب سو کشم میں آئے تھے۔ واسنارام ویشن میں تھی  
 ات ایو دستھا آری وہی۔ جو بندھی ہوئی بندھن میں تھی  
 بس اسی روپ سے آئے اب۔ اچھلاشا پوری کرنے کو  
 اسن سدھائی چھپ دھارا سے۔ ویاکل من کا گھٹ بھرنیکو  
 یوگ درشت سے بھید وہ جان گئے سیام  
 پتا پتر میں ہو گیا۔ ہشیر واد پر نام

مُسکاتے ہوئے پتا بولے ”پوری بس آج کا منا ہے  
 اس روپ ماوہری کو بی کر۔ پر پورن تربت واسنا ہے  
 جینا مرنا سب پھل ہوا۔ سچ کر اور یا کر آج تمھیں  
 اب میں تم میں لے ہوتا ہوں۔ دیگر آتیا کا راج تمھیں“  
 تھی وہ سچی سائنو نا۔ یا پوری لیکن  
 پورن سندھ میں بند وہ ہوا اس طرح لین  
 بند رانت۔ سربت سہمت شوج پنہ آئے  
 پر پھو گن گانے لگا۔ سب سرگن سہم لے

کائن

جے تم نے دشمن پہ پائی ہے تمھیں رگھو کل کے رائی بدھائی ہے  
 ویرتائی کی مینا بجائی ہے۔ تمھیں رگھو کل کے رائی بدھائی ہے  
 ظالم نے ایسا ستایا تھا۔ ہم کو۔ جیتے جی مردہ بنایا تھا ہم کو  
 پھر ہم میں نئی جان آئی ہے۔ تمھیں رگھو کل کے رائی بدھائی ہے  
 کاج سنوارے ہیں تپ نوارے ہیں۔ واس ابارے ہیں تم نے رام  
 شوجھا دھام۔ پورن کام۔ را دھے شام  
 پیرا مٹائی ہے۔ وادھا ہٹائی ہے۔ لیلادھائی ہے شجہ کھڑی آئی ہے  
 بھینٹ یہ لائی ہے۔ بگ میں سمائی ہے جے جے کار  
 دہون چودہ بھون میں یہ چھائی ہے۔ تمھیں رگھو کل کے رائی بدھائی ہے  
 امرت برسا اندر لے کیدل زما جلائے  
 راکشش جئے نہ اسلیے۔ ہری میں تجھے سلائے  
 بھینٹ و بھینٹ نے کئے رتن انکوں لائے  
 بانٹ دیے ساتھیوں کو۔ پھو لے سب ہر شئے  
 رکھا اپنے واسطے۔ کیوں شیک یاں  
 سیتا لکشمی کے بہت بڑے کر پاندھان

تھے سنکھہ جو بہا لوکپ۔ اگیا کاری داس  
 ودراع انھیں کرنے لگے۔ سادہ رمانو اس  
 بولے اس رن کے ناتے نے۔ وہ من کا ناتا جوڑا ہے  
 جس ناتے کے آگے جگ میں۔ جگ کا سب ناتا تھوڑا ہے  
 جیون ارین کر دینے کو جو ناتا تھنیر رستا ہے  
 سنسار کے سارے ناتوں میں۔ وہ ناتا بڑھ کر رستا ہے  
 ہم دو بھائی۔ بے آس۔ بکل۔ بن بن میں مارے پھرتے ہیں  
 سیتا سی رتن منجری کھو۔ نزدھن۔ دکھیا رے پھرتے ہیں  
 ایسی حالت میں ساتھی ہو۔ جو تم نے جان لڑائی ہے  
 اس ہمدردی کی راجت در۔ کہ سکتا نہیں بڑائی ہے  
 سچ تو یہ ہے تم نے جگ میں۔ سو رگہ دھرم دکھلایا ہے  
 اُنکار کس طرح کرتے ہیں۔ یہ دنیا کو سکھلایا ہے  
 تم نے ہی رادن مارا ہے۔ سیتا کا کشت نوار آئے  
 میں نام ماتر کا وجہی ہوں۔ واستو میں کام بھارا ہے  
 جاؤ پر یاد رہے اتنا۔ من میرا دھام تمھارا ہے  
 اب تک تم رہے رام کے تھے۔ برابر سے رام تمھارا ہے  
 پریم بھے یہ شبد سن۔ گئے بس بھی بلکائے  
 چلے بھکتی کا دان لے۔ کہہ جے رگھو کل رائے  
 سنومت۔ شگر ہو۔ وبھیشاد۔ انوراگ میں بولتے تھے  
 یہ ساتھ نہ چھوڑا چاہتے تھے۔ اتنے بیخبر پریم نے تھے  
 اب انھیں اودھ لے چلنے کو۔ لاچار اودھ کے ماتھ ہوئے  
 انگد اور جامونت۔ آدک۔ رہ سکے زوہ بھی ساتھ ہوئے  
 کتنوں ہی کو اس طرح۔ سادریاں ترٹھائے  
 سمر گجان۔ گوری۔ بہر۔ چلے اودھ رگھو پائے

چتر کوٹ کے نکٹ جب پہنچا لشیک یاں  
 تب بوئے سنو مان سے کر پائندھ بھگوان  
 سر ہا ایک دن اودھ میں۔ اودھ پری تم جاؤ  
 پران پیارے بھرت کو۔ سما چار دے آؤ  
 جو آگیا کہہ کر چلے۔ پون تھے سانس  
 و المیک منی سے اودھ بھینے رکھو کل چند  
 منی بوئے۔ جگ کو نہیں۔ ملا ابھی و شرام  
 ابھی ہوا ہی ہے کہاں۔ راون کا دودھ رام  
 مایا کا ساگر چھوٹ دیش ہے۔ اس میں شیریر یہ انکا ہے  
 ابھمان کا راون بیٹھا ہے۔ جو بجا رہا بج ڈنکا ہے  
 بے سوار تھ کا آئیں میکھنا۔ آتش ہے بکھ کرن بھگون  
 و دھ کر و پائش سے انکو تب ہو بھو بھار سرن بھگون  
 جگ کا جب اس بھانت ہو۔ پورن سارا کاج  
 ہر دے اجودھیا میں میری۔ کر و بیٹھ کر راج

گانا

سیا اکھن کے ساتھ۔ سارا آنکھوں میں رہنا  
 اکی روپ سے ناٹھ۔ ہر دے کے بیج بھرنا  
 سرے جنا کا تاج و راج۔ تن پر واکل چیر  
 ہاتھ دھنش کا ندھے پر ترکش چٹکی میں ہو تیر  
 پریم اشروہر جو سو روپ ہو۔ دیوے پدیہ دیوے  
 سٹے پر سادی جو نووک کی۔ چٹوں پاؤں مجھے  
 راوھے شام نہ چھوٹے جیسے۔ موہی سے وں دھام  
 تیوں ہی میرے روم روم میں۔ کب۔ سیک رام ہے

سمپت

# راج لکھت رام کتھا سنکھیاء ۲۱



لیکھت  
نیپال سرکار سے کتھا واپسی کا خطاب ملتے ہوئے  
کیترن کلاندھی کاویہ کل بھوشن شری سہری کتھا وشارو۔ کوی رتن  
ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

پرکاشک: بشری رادھ شام پستکالیہ بریلی:-





(اوم)

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

شری رام کتھا  
اوتراکانڈ



لیکھک  
نیپال سرکار سے کتھا و اجپتی کا خطاب  
پائے ہوئے کیترن کلاندھی۔ کاویہ کلکھوشن۔ شری ہری  
کتھا و شار۔ داکوی رتن

پنڈت رادھے شیم کتھا و اچک  
پرکاشک۔ سری رادھے شیم پستکالیہ بریلی  
(یو۔ پی۔)

ساتویں بار ۱۰۰۰ ۱۹۶۰ء قیمت فی جلد ۳۲ نئے پیسے

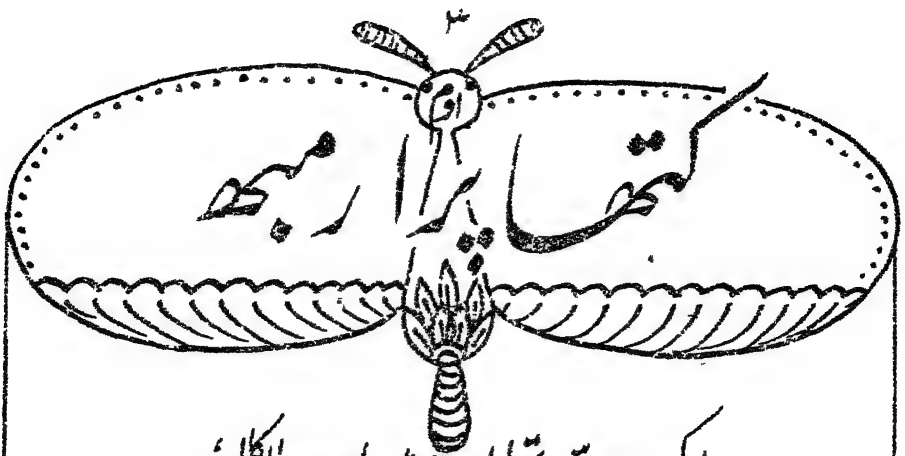
پنڈت رام نرائن پاٹھک کے اہتمام سے  
شری رادھے شیم پریس بریلی میں چھپا

شہری

## پیراز تھک

جن کا ہے یہ نویدن جب جگ میں جنم ہووے  
 تیرے چرن میں ہون جب جگ میں جنم ہووے  
 جساں گیان ہو گھنیرا گن گان بھی ہو تیسرا  
 اس گھر میں ہو بسیرا جب جگ میں جنم ہووے  
 پر تھوئی پہ جب میں آؤں تجھ کو نہ بھولجاؤں  
 تیرے ہی گیت گاؤں جب جگ میں جنم ہووے  
 مایا نہیں ستائے جب گیان دل میں آئے  
 ہر جا تہی دکھائے جب جگ میں جنم ہووے  
 جب کال کی ہو پھیری چھب سامنے ہو تیری  
 "سوہن" یہ چاہ میری جب جگ میں جنم ہووے





ایک دوں تھا او دھئی میں او دھریا اکلے  
 اُدھر مہرات کو مہرات کا رہا تو لوگ سناے  
 بکھرے ہیں کیش سب تن میں رمی بھبھوت  
 بول رہا ہے ہر دے سے کیسی کا پوتا  
 "ہے من بو نو مرجھائے ہوئے کب تک ایسے ہی بیٹھو گے ؟  
 "نہیں کہو بیٹھے بیٹھے کب تک آنسوؤں کو گہرو گے ؟  
 بھائی کا آنا سن کر کے ۔ او پاؤں کہو کب اٹھو گے ؟  
 اے ہاتھ بو نو بھائی کے پید پشچ کو کب کھڑو گے ؟"  
 اتنے میں گرنے لگی بینوں سے جل دھار  
 بھرت لال دینے لگے اپنے کو دھکار  
 سوچا جس کی ماں ظالم ہو ۔ حق دار کا حق چھنوا تی ہے  
 اور واسی کو سرو سو جان ۔ اس کی باتوں میں آتی ہے  
 اتنا ہی نہیں گرل بوئی ۔ امرت بوئی رسم پیتی ہے  
 آشچریہ نہیں اس کی سنتی جویوں رو رو کر جیتی ہے  
 جس گھر میں چھوٹ ساتی ہے ۔ بس اوجاڑ وہ گھر ہوتا ہے  
 ہیروں کا بھی انبار وہاں کسکر اوز پھسرتا ہے  
 اسی کے آیا انھیں ایک چتر کا دھیان  
 مات کتر اٹھل ہے تم سے سورگ سمان

ماما ہاں تہہ ایک ماما ہو۔ سچھی ماما کہلاتی ہو  
 اس سوئے سکھن پن میں بس سنگہنی تھیں دکھلاتی ہو  
 رگھو کھل کی ہلا تم ہی ہو چھپت رانی تھیں کہانی ہو  
 جو سوئیے کی رکشا میں اپنے کو بن بھجواتی ہو  
 جس گھر ایسی مات ہے وہ گھر سورگ سماں  
 ہو سکتی ہے اسی کے لکشمی سہستان  
 لکشمی تو سچا سیو مک ہے انو چہریدی ہو تو تجھ سا ہو  
 جو وہ برسوں کے سینم میں سحریدی ہو تو تجھ سا ہو  
 تو وہ سے کانٹوں کو بن آئے بھونکوں سے اڑاتا جاتا تھا  
 سوامی کی سیوا کے بچہ میں آنکھوں کو کچھاتا جاتا تھا  
 من چکا ہوں میں در تانت وہ سب دن میں تجھ پریتی تھی جو  
 میری نظروں میں جیون تھا۔ وہ تیرے شلتی لگی تھی جو  
 اس لئے لکشمی دھند بچھے ہو گیا دھند سب کرم تیرا  
 دنیا تجھ سے شکشائے گی۔ اس مائے کا ہے دھرم تیرا  
 پر بھرت جنم لے کر تو نے۔ دنیا میں کون بھلائی کی؟  
 ہو کر کر تو یہ رہتا اب تک۔ بس کیول لوک ہنسائی کی  
 اب بھی جب اپنے ہوش میں آئے کرم چھتیرے کس دن کو؟  
 اندھے اب کی چکنا نہیں ہیں دو یہ تیرے کس دن کو؟  
 ماستانہ گھر اور زب سے ہو۔ یوگی کی طرح دیھ سچ کر  
 بن کے پشپوں کو آتم دیو کے ہاتھوں ان چرنوں پر دھر  
 پر نہیں بھولے ہو لوگ پکت۔ تن تھنے کا تخت پر نہیں  
 تو تو رکشک ہے او دھی تلک۔ تن پر تیرا ادھکار نہیں  
 اس لیے یوں جل۔ سور یہ چند رتم سب کو سکتی کرتا ہوں  
 پر بھوکے چرنوں کی شپتہ بہت پرک یہی آخری کرتا ہوں

چودہ برسوں کی اودھنی بعد ریدی ناتھ اودھ میں آئیں گے  
 تو اس شیر پر کو چھوڑ پران۔ ان کے چرنوں میں جانیگے  
 اب ایسی ہی ہٹ بھٹاتی ہے اس میں ہی سیدک راضی ہے  
 ہے ہر دے بلشٹھ بنے رہنا۔ اپنے پرانوں کی بازی ہے

## گائیں

جیسے چاتک کے لئے سواتی بندو ہے سار  
 تیسے پرانوں کے لئے ایک رام آدھار  
 پدھارونا! سیر پران!  
 ہے اناٹھ پیر کے ناتھ۔ کرو سناٹھ سیتا ناتھ  
 کہاں جئے بھلا جبل سے الگ جو میں رہے  
 گنوا کے پوجی کہو کیسے سکھی دین رہے  
 اٹاڑی ہاتھ میں آ کے سہی نہ بین رہے  
 وہی ہے داسن جو سیوا ہی میں لولین رہے  
 چرن کمل پر بن بھر مرمن گو بنجے بھگوان  
 دین دیال۔ دیال ہو دیکھے یہ بردان  
 ہٹیلے داس کی ہٹ یہ دھیان  
 لاؤنا! آؤنا!

پرانوں کو ہو گئی جب رام نام کی ٹیک  
 تب آیا اس جگہ پر وردھ برہمن ایک  
 پھولوں کی شیا والے کا۔ دیکھا پر بھوی ہی بستر ہے  
 مانو۔ سورج کے چھینے سے۔ جل جات ہو رہا جر جر ہے  
 وہ کالی مٹالی آ لکیں۔ لٹکائیں دائیں بائیں میں  
 بن باسی بھائی کے غم میں۔ پنج پنج بن گئیں گھٹائیں ہیں

ایسا دیکھا بھرت کا جب براہمن نے پیش  
 بھول گیا وہ اپنی پوئلکیت ہوا و شیش  
 بولا "راج رشی سنو جس کا تم دھیان رین دن کرتے ہو  
 جس کے درشن کے لئے بھرت مالا پر گھڑیاں گنتے ہو  
 لشیک پر بانر منڈل میں جو اپنی چھٹا دکھاتا ہے  
 لکشن سیتا کے بہت وہی اودھیش اودھ میں آتا ہے"  
 بچن نہیں تھرو پر کے تھی امرت کی تھار  
 جس سے روگی میں ہوا نو جیون بنجار  
 وہ ہر ش بڑھا ڈھونڈھے پر بھی کوئی آیا اور اکتی نہیں  
 لیکھنی جو لکھے تو کیسے؟ اٹھنے کی اس میں شکتی نہیں  
 پھر کیسے برن ہو حالت شری بھرت پریم مدامے کی  
 بھائی بھائی ہی جانتے ہیں بھائی بھائی کے ناتے کی  
 بھرت لال نے تب کہا پلکیت ہو سر شائے  
 "سے دوج در تم کون ہو کہو مجھے سمجھائے؟"  
 یہ سن کے پریم میں وہ بول ہو وہ براہمن بن ہنومان گیا  
 تب رام بھگت کو اُسی سمے وہ رام بھگت پہچان گیا  
 ہنومت نے کہا "سوچنا دوں کیوں یہ ہی تھا کام میرا  
 ہے بھگت شرومن بھرت لال کرے سو بیکار پر نام میرا"  
 روم روم پلکیت ہوا گیا ہرے ہر شائے  
 بھرت لال کہنے لگے ہنومت کو لپٹائے  
 "کیا کہا اودے ہوتا ہے سورہ در با کی اوس سکھانے کو؟  
 تو آنکھو تم بھی ہوتا ہے آند کا ارکھہ چڑھانے کو  
 رہے داند و ریدھ و رگن و رشی من ہنومت بجرنگ بلی  
 جیون تو نے دیدیا آج ہے رنی بھرت بجرنگ بلی

بہو پرکار سے شانت کر رہو پرکار سے دُشیر  
 بدامانگ کہ یوں سنت۔ آئے راکھو تیر  
 پاتے ہی اس خبر کے۔ آئے ہیں شری رام  
 اودھ پوری بن گئی ہے۔ ایک الونگ دھام

جونگری سیتا رام بنا۔ ایک خسار دکھائی دیتی تھی  
 وہ آج خوشی سے پھول گئی۔ گلزار دکھائی دیتی تھی  
 جو کلی کبھی مرجھائی تھی۔ وہ آج کھل پڑی کھل آئی  
 جہاں اندھکار کا باسا تھا۔ وہاں آج دھوپ سی کھل آئی  
 جو درکش کبھی پت جھڑ میں تھے وہ پھر ہزار میں آئے ہیں  
 مالی کو آتا ہوا جان۔ گل پھر گلزار میں آئے ہیں  
 سر یو کی لہریں اٹھ اٹھ کر۔ سوانگت کی اُنک جتاتی ہیں  
 برکشوں کی لتا لہسا کر پھولوں کا فرش بچپاتی ہیں

کو یوں میں ہو گیا ہے۔ امرت جیسا نیر  
 تالابوں میں بھر گیا۔ مانو آئے چھیر  
 رام درس کے بہت جب۔ اودھ چلا اُڑائے  
 تب بشٹھ کے بہت سب ہوئے اوستھت آئے

اتنے میں نیتر بھرت جی کے۔ آکاش کے اوپر جاتے ہیں  
 اس سے اچانک نکل پڑا۔ رگھو راج ہمارے آتے ہیں  
 اتنے میں وہ پیشک بمان۔ پلج اور سمیپ نظر آیا  
 آخر کو سب نے کیا دیکھا۔ ہنچھ سے بھو متل پر آیا  
 تب تین گمنوں بیت تین دیکھی۔ اس کے اندر سے پرکٹ ہوئے  
 ساتھ ہی ساتھ آگے پیچھے ظاہر سب ساکتی سہٹ ہوئے  
 اُس شام سورتی پہ درشت جما۔ آگے کو بھرت جھپٹے ہیں  
 ”میرے بھیا۔ میرے بھیا“ کہہ کر چرتوں میں پڑتے ہیں

شری راجندر بھی گد گد تھے۔ ہاتھوں پہ اٹھالیا بڑھکر  
 پر انوں سے پیارے بھائی کو۔ چھاتی سے لگالیا بڑھکر  
 پھر گردور اور پر جبا سے ملے پریم کے ساتھ  
 سب سے ملکر لکھن سے بولے یوں رگھناتھ  
 ”میں سیتا بہت پر تھم۔ منجھلی ماما سے ملنے جاؤں گا  
 پھر وہاں سے چھوٹی اور بڑی۔ ماما سے ملنے جاؤں گا  
 سو مٹر سترائے تب تک۔ ملنے کو جھٹ پٹ دھاؤ تم  
 وہ آتر ہوں گی ملنے کو۔ ان کو دھیرج دے آؤ تم“  
 اتنا سن کر جلد سے شری لکشمی نرنائے  
 تب بولے شری بھرت سے۔ گھوگل میں رگھو پائے  
 ”بن کے بندھوؤں بانروں کو ہے بندھو شیکھر پھیراؤ تم  
 ان کے سوا گت ستکاروں کا۔ پورا بر بندھ کر آؤ تم  
 یہ ساتھی میرے سنکٹ کے۔ ان کا سب شرم سرناپیلے  
 ان کی پوجا ان کی سیوا۔ ہے بھرت لال کرنا پیلے“  
 جو ”آگیا“ کہہ چل دیے۔ اوھر بھرت ساند  
 اوھر تھیکئی کے یہاں پہنچے آند کند  
 سیتا پیروں پہ گری۔ پر بھونے کیا پر نام  
 پر بھرت تب کیکی۔ بولی ”بیٹا رام“  
 ”میری ہی آگیا سے تو نے چودہ برسوں بنواراں کیا  
 میری ہی آگیا سے تو نے یہ راج بھرت کو چھوڑ دیا  
 مانی وہ آگیا میں جیسے تیسے یہ مانی ہووے گی  
 ہے انتم آگیا یہ میری۔ جو پوری کرنی ہووے گی  
 کا لہا جو میری اور سے ہو۔ اس کو دھو دینا ہووے گا  
 رگھوگل کے بنش کا سنگھاسن رگھونندن لینا ہووے گا



جو ماما تجھ سے راج چھین۔ تجھ کو بن میں بھجواتی ہے  
 وہ ہی ماما وہ ہی جنتی۔ اب تجھے سورج پھٹاتی ہے  
 اتنا کہہ کر کھینک لی آئی۔ جب راج  
 تب ماما سے اس طرح بولے شری۔ عورت راج  
 سیوک تو کیوں آگیا کا۔ یا لن ہی کرنا سیکھا ہے  
 بن اور راج کی ہستی کیا۔ آجیجا پر مرنا سیکھا ہے  
 وہ آگیا بھی سر پر لی تھی۔ یہ آگیا بھی سر پر توں گا  
 اچھا کچھ نہیں تاج کی ہے۔ پر آجیجا سے تو ہینوں گا  
 لیکن یہ سمجھ نہیں ہے ماں۔ رگھوپال کے تاج پہرنے کا  
 یہ سمجھ تو ہے ان چرنوں کی۔ بچ کو مانتے پر دھڑلے کا  
 ماما بولی ٹھیک ہے۔ رہا نہ مجھ کو دھیان  
 ایک لہر تھی اسی میں۔ کھو بیٹھی میں گیان  
 اچھا اب میں کر دیتی سمیو جت ہی کام  
 آئی ہے ماما ابھی۔ کھڑے رہنا رام  
 کہہ کر چلی گئی تیا۔ رکنے کی آگت دے ہوئے  
 کچھ سے بعد ہی پھر آئی۔ آرتا ہاتھ میں لئے ہوئے  
 جس جیو ترے کی جیوئی جگت کے۔ کن کن میں وہ شاتی ہے  
 اس سورج بنشی سورج کو۔ آرتا مات دھلاتی ہے  
 یہ ریتی کر چکی متا جب۔ تب پھر بات لے جھلک آیا  
 چو وہ برسوں کا پاپ دھلا۔ مکھڑے یہ پینہ جھلک آیا  
 کبکئی کو سر لیا۔ چلے جی بھی رگھوپال  
 تبھی تڑپتی میں سی گری منھرا آئے  
 منھرا نہ آج منھرا ہے۔ باؤلی اور دیوانی ہے  
 من ہی من سرے پاؤں تلک۔ ہور ہی وہ پانی پانی ہے

ایک دن آتا ہے ظلمی بھی۔ ظلموں پر خود کھبتا تا ہے  
 جب سچن چھتا سشتر نیکر۔ اس کا سب شرو مٹاتا ہے  
 یہ پرورتن دیکھ کر مسکائے رکھو رائے  
 دانسی کو ہت بھاؤ سے۔ ہاتھوں لیا اٹھائے  
 بولے ”منظر اہوا ہے کیا؟ کیوں روتی ہے اکلاتی ہے؟  
 ابرا دھ کون سا ہوا بھلا۔ جو اتنا سیرتھ لجاتی ہے؟  
 جو راجہ ہونے والا تھا۔ اس کی وہ سیرتھ پریشا تھی  
 بن باس کا جیون نہیں تھا وہ دکھ سہنے کی ایک شکشا تھی  
 جو بہت گئی سو بہت گئی۔ بھولو ان پچھلی باتوں کو  
 سنیوگ سور یہ تے بھگا دیا۔ ان دیوگ وانی راتوں کو  
 بدامنظر آگو کیا بہو تیر کار سبھجائے  
 شب کو شلیا مات کے چلے رام رکھو رائے  
 پرورتن دیکھ چرتروں کے من ہی من میں سکھ پائے چلے  
 مایا کی لیل کو نہہار۔ دے لیلادھر مسکائے چلے  
 سوچا ”ساتھیوں کو میرے ہی۔ کیا ناپاچ نچائے چکی مایا  
 چودہ برسوں میں الٹ پلٹ۔ کتنے دکھائے چکی مایا

## گان

پلٹتی ہے زمیں ایسے۔ پلٹتا ہے زماں ایسے  
 اجر تے اور بستے ہیں ہزاروں گستاں ایسے  
 محل ہوتے ہیں کھنڈر۔ پھر وہی کھنڈر محل ہوتے  
 بگڑتے اور بنتے ہیں۔ مکین ایسے مکاں ایسے  
 جہاں پر رات آتی ہے۔ وہیں دن بھی نمایاں ہے  
 تماشے کرتے رہتے ہیں زمین و آسماں ایسے

ادھر لکشن نے جیسی ماں کو پایا ماتھ  
 ماں نے ست کے شیش پہ دھرایا کاپاٹھ  
 ”بیٹا تجھ جیسے بیٹے پر ماتا پھولے نہ سمباتی ہے  
 جس ماں کا ایسا بیٹا ہو وہ ہی ماں دھنیہ کہاتی ہے  
 ہے کرم ویرہ تجھ پہ تیری مٹا بہاری جاتی ہے  
 تیری چھپاتی سے ملنے کو۔ التک یہ ماں کی چھپاتی ہے“  
 اسی طرح کہتی ہوئی اٹھی مات بلکاتے  
 آگے بڑھ کر لکھن کو چھپاتی لیا رکھتے  
 پھر بولی مینا سچ کہنا۔ میری بھی کبھی یاد آئی؟  
 یہ بھی بتا بن میں تجھ سے۔ راضی تو رہا بڑا بھائی؟  
 ان ننھے ننھے ہاتھوں نے۔ اسروں کے دل کو سنگھارا!  
 اس اندر جیت سے یو دھا کو۔ کیا سچ مح تو نے ہی مارا؟  
 لکشن نے جدم سے مائتا کے یہ بین  
 تبھی پریم اشروں سے بھر آئے وہ بین  
 پوئے ہے مائتا اشروں کا۔ دل کب میں نے سنگھارا ہے؟  
 لکھن کے سم تلیہ ناد والا۔ گھن ناد نہ میں نے مارا ہے  
 سب کرپا آپ ہی کی تو تھی۔ جو مارگ مجھے دکھلاتی تھی  
 من میں بیٹھی ماتا کی موہرتی۔ میرا آتساہ بڑھاتی تھی  
 اس کے ودھ کے لائق مجھ کو۔ آدیش تمھارے ہی تو تھے  
 ”کر تو یہ سے ہٹنا مٹ“ ایسے اپدیش تمھارے ہی تو تھے  
 اس لیے بات سچی یہ ہے۔ وہ سبھی پر ساد تمھارا ہے  
 جتنی بھی مجھے سہلاتا ہے۔ سب آ شیر باد تمھارا ہے  
 جو بالک اپنی ماتا کا۔ بس کرپا پاتر ہو جاتا ہے  
 آواز کرم کی ہے یہ ہی۔ وہ ہی سب کچھ کرپا پاتا ہے“

مَیا ہرشت ہو گئی سُن بالک کے مین  
 رُواں رُواں ٹیکا گیا۔ بھرتے محل نین  
 سہ اٹھا کے ماتا بول اٹھی "اب بھر پر سادے ماما کا  
 بھائی کے سچے بھکت رہو۔ یہ آشیر باد ہے ماما کا  
 اپنے بھکتوں میں رام تجھے ہی۔ ادیجا پد لکشمین دیں گے  
 سارے ابراہہ سٹما کر کے اپنے ہی بھکت شرن دیں گے  
 ہوگا ادیشیہ تو سرود پر۔ تو نے سچ جسم سدھارا ہے  
 ماں کو پر سن رکھنے والا۔ بٹا بھکوان کو پیارا ہے"  
 ماں کا آشیر باد سن۔ پتر اٹھا سر شاتے  
 ان شری چرنوں میں گرا پریم پلک سکھاپے  
 اس پر کار مل کر چلے بھن کو شیا جی کے سر شاتے  
 تب وہیں چھتر پانی بالا کا محل پڑا ان کو جاتے  
 لکشمین نے سوچا "دیکھیں تو ابھی تو ہے ار ملا پر یا  
 در بل ہی سہی مگر اب تک جلتی تو ہے ار ملا پر یا"  
 بس انھیں بحاروں سے یہ بڑھے چھٹھک ٹھٹھک کر پیر پڑے  
 گرہ لکشمی پر چیا نیر گڑھے۔ بڑھ کے نہیں رہ گئے کھڑے  
 دیکھا جو کئی ہر ایک استھی پختی مورت بیٹھی ہے  
 تن پر جو گنیا بستر پہنے ایک چتر کا پوجن کرتی ہے  
 یہ ورشیہ دیکھ کر وہ برہم ہی بڑھ جانے کو اذیت ہوا  
 محلوں میں دیکھ پتھوں کو وہ بن تاپس اوردکت ہوا  
 ادھر جو تک کر اٹھی وہ پت برتنا سکار  
 پتی کے چرنوں میں پڑی پتی کی پیاری تار  
 پھر کہا چتر سے "چتر دیو پورا ہو گیا آج ارچن)  
 جب تک الیشور تھا نر اکا۔ تب تک ہی تیرا تھا پوجن)

ساکار ہو گیا ایشور جب ۔ تب اُس کا پوجن ہو دے گا  
 چندن ۔ چاول کی طرح ۔ آج ۔ اپن تن من دھن ہو دے گا  
 اتنا کہہ کر سوامی کو چو کی پر بھلائے  
 پوجن آدی کر چرن پر شریب دیا نوائے  
 تب مسکائے لکشمن بولے ۔ ار ملا پرسن دیوتا ہے  
 گرہ لکشمی کو لکشمن کیا دے ۔ یہ تبار مبارک سوچتا ہے  
 گرہ تیرا ہے تن تیرا ہے ۔ من تیرا لکشمن تیرا ہے  
 پھر بتا کوئی دستور بھی دیوتا جے دے سکتا ہے؟  
 یہ کہہ اٹھ کر لکھن نے ۔ دونوں مہجا اٹھائے  
 گدگد ہو ار ملا کو ۔ چھائی لیا لگائے  
 پھر کہا ”سمتر ماتا اور ۔ تم سی گرہ لکشمی کے ہوتے  
 کنچت بھی کشت نہیں ہوگا ۔ لکشمن کو کانٹوں پر سوتے  
 اچھا ار ملا اجازت دو اب ادھک نہیں میں پھروں گا  
 بھائی کی مجھ کو آگیا ہے ۔ کوشلیا ماں کے پہنچوں گا“  
 سوامی نے یہ واکہ سن کنچت ہوئی اداس  
 بولی ”کیا اب جاؤ گے ۔ بڑی مات کے پاس؟“  
 سوامی شیکھرتا بہت آنا ۔ یدی ۔ ادھک دیر نہ جائے گی  
 تو اب اتنا بل نہیں رہا ۔ جو داسی آں لگائے گی  
 چودہ برسوں کا برہ سہا ۔ اب چھن کا بھی ہے سہن نہیں  
 کیا جانے کیا ہو گیا آج ۔ درشن سے بھرتے نین نہیں  
 اچھا یدی اچھا ہے تو علو ۔ میں بھی اب یہاں سے جاؤں گی  
 ماتا جی کے ہی ساتھ ساتھ ۔ کوشلیا ماں کے آؤں گی  
 سیوک کو ہوتا سدا ۔ سیوا سے ہی پیار  
 اس ہار سنار میں ۔ سیوا کیول سار

# گائیں

سرشت میں سیوا ہی ہے سار  
 سیوا کے مک کا ہے۔ جگ میں بہت بڑا بتار  
 نر سے لیکر نارائن تک ہیں اس کے آدھار  
 سیوا کرنا سبج نہیں ہے۔ ہے دستر و یار یار  
 سیوک بننا جہاں لکھن ہے۔ کہتے شاستر کار  
 نارائن سے سرشت سمجھ کر لے جب سیوا بہار  
 تب سیوک کا بہو ساگر سے ہو چھن میں ادھار  
 اسی طرح ار ملا سے مل کر لکشمین ویر  
 پہنچے چل کر شیکھر ہی۔ کو شلیا کے تیر  
 ادھر سیا کے سمت جب پر بھونے کیا پر نام  
 بوڑھی مینا نے کہا "پر تقسم بتا یہ پر نام  
 ہے کہاں وہ میری پتی جو بن گئی سے دی تھی تجھ کو؟  
 بہو مولیہ لکشمی منی سی وہ منی سنکٹ میں سوئی تھی تجھ کو؟  
 مسکا کر لیلا سے بولے "وہ منی سنبھال کر رکھی ہے  
 بن کی جھاڑیوں جھاڑوں سے۔ اب تک اُجال کر رکھی ہے  
 اتنے میں آئے لکھن اور نوایا ماتھہ  
 پر بھونے ہاں کے ماتھہ میں دیا لکھن کا ہاتھ  
 پھر بولی مینا "لکشمین کو پا کر بیٹا میں دھنیہ ہوئی  
 اس پر انوں سے پر یہ درشن کو پا کر بیٹا میں دھنیہ ہوئی  
 میں کہوں گی بہن سمترا سے تو لکشمین کو مجھ کو دیدے  
 بدلے میں اس کے چاہے تو مجھ سے رگھو نندن کو لے لے"

”سو بچوں کی ماں تمہیں اور بھرا اسی بات؟  
 چونکہ بڑی آواز یہ سن کر شلیا مات  
 دیکھا تو اس دھن کو کرتی بشری مات ستمرا آتی ہے  
 پیچھے پیچھے وہ لاج بھری کل بارہو اڑا آتی ہے  
 آتے ہی ستمرا یوں بولی ”جی جی کس نے بہکایا ہے؟  
 ”لکشمی سمیت راکا بیٹا۔ یہ بھید بھاؤ کیوں آیا ہے؟  
 پہلے ہیں پتر بڑی ماں کے۔ پھر منجھلی ماں کے ناتے ہیں  
 منجھلی ماں کے پیچھے چھوٹی ماما کے مات جلتے ہیں  
 اس چھوٹی ماں کو تو تو جو اور بچے پدر دھرتی ہو  
 تم ہی کہہ دو سچے دل سے۔ ایسے نہیں یہ کرنی ہو؟“  
 ”بہن ستمرا ٹھیک ہے۔ نیم کیلت ہے بات“

بھرت سہت یہ شاکیہ کہہ آئی کیلی مات  
 بولی ”یہ نیم لکشمی کرکت کی خوب ہو خوار چکی  
 اس زار خوار کی حالت کو دیکھ بھی خوب نہا رچی  
 میرے بھتاوے سے جنون میں جاے کوئی کہے نہیں  
 اتہاس نیک کہوں کے مت سے یہ کلنگ ٹارے ٹرے نہیں“  
 ”کوشلیا کہنے لگی“ ”کر وہ اب سنتا“

بیت گیا اس کا بہن۔ چھوڑ دیا چایا  
 جس بیچ بھاؤشی واسی نے۔ اپنا وہ رنگ چڑھا یا تھا  
 وہ سو تر دھار ہے ناٹک کی۔ اس نے ہی ناٹھ بچایا تھا  
 لیٹھک بن جانے بن سمجھے۔ اپیش مجھ کو کیسے دینگے؟  
 واسی کی نیچی نیلا کو کیا نہیں آنکھ سے دیکھیں گے؟  
 ان ویر بالکوں کی سچی۔ تم ویر مات کہلاتی ہو  
 کہلانا کیا تم تو رن میں۔ کرنی کر کے دکھلاتی ہو

میرا بچا رہے بدھنا کے من میں کچھ پاپ سما یا تھا  
اس پاپ نے تم میں پھوٹ گھلی جس نے یہ ناٹھ رجا یا تھا  
جو کچھ ہو تم نزدوشن تھیں۔ اور کبڑی بھی نزدوشن تھی  
ہونی ہونے والی ہی تھی، ان دنوں جو اپنی بیرن تھی  
میری نظروں میں وہی ہے تو۔ ویسا ہی تجھے مانتی ہوں  
سچ کہتی ہوں کیسکی تجھے۔ اپنے سے بڑا جانتی ہوں“

بڑی مات کے بچن سے تھا پرسن ہر ایک  
کچھ چھن تک سب موں تھے جھوڑا بچا رانیک  
اس سنائے کے عمام کو لکشمین کی مانتا نے توڑا  
بولی ”اب منگلا چار کرو۔ رہنے دو یہ کھپلا روڑا  
راجیہ ابھیشک کا سمئے نمکٹ۔ پل پل پر آتا جاتا ہے  
رہو اس میں بچوں کا رہنا۔ اس سمئے نہ شو بھا پاتا ہے  
تھال آرتی کا دیا کو شلیا کو لائے  
کو شلیا نے آرتا کیا بھی ہر شائے

ماتا آرتی اتار رہی۔ رگھو بھرا دھڑکائے رہے  
شری بھرت سمتر اسیکئی کے ساتھ ساتھ ہر شائے رہے  
دلیوتا دیکھ اس لیل کو۔ آئے کو آج بھلائے رہے  
راجیہ ابھیشک کے درشن کو سب رہ رہ کر اگلانے رہے  
جی بھی آرتا کر چکی۔ شری کو شلیا مات  
ہاتھ جوڑ شتر و گھنہ نے۔ آئے ہی یہ بات

”آگیا ہے گرو کی بھائی ہوں۔ تیار راجسی بستر توں سے  
ہم سب لے ان کو ساتھ ساتھ پہنچیں دربار میں محلوں سے  
جسکے تب بھاگ ایو دھیا کا۔ تب خوش ہر ایک ناری رہو  
جب جٹا جوٹ کے بدلے میں رگھو کل کا تاج شیش پر ہو“



ماما کو جب کر چلے تینوں جھنے پر نام  
 چلے نہانے کو تھی بھرت لکشمی رام کو تھے  
 وہ سمنے آگیا کھڑوں سے جب جٹا جوٹ ملنے کو تھے  
 سورج اور چاند کے آگے سے کالے بادل ملنے کو تھے  
 رکھونندن جی کئی جٹا بھرت۔ بس اپنے ہاتھ کھوار رہے  
 اور بھرت بھرات کی جٹا رام رنج کرے میت اتار رہے  
 کچھ دیر تلک در شیعہ رہا جب تک کہ جٹائیں میں نہیں  
 پڑے میں تھا تب تک پرکاش جب تک وہ بدلی پھٹیں نہیں  
 پھر سب بھراتاؤں بہت نہانے شری بھگوان  
 پوچھ کر تر پزار کا دیا دودھ دودھ دان  
 انجھونے تب جیشٹھ کا رنج کر کیا سنگار  
 بھراتاؤں کے سہت پر بھو چلے راج دربار  
 شری بھرت آوک کے ساتھ جھی۔ دربار میں بھگول چند گے  
 درباری رعیت کے سمیت۔ گرو بشتھ ہو آئے گئے  
 بولے وہ منی سے جٹت کچھت سنگھاسن شیگر بھجھا تو  
 دامن دیوت کو دلنے والا دیدیمہ تاج لے آؤ تو  
 آگیا کی کیول دیری تھی۔ سنگھاسن راج مکٹ آیا  
 جگ جنک سہت جگ کی جننی جگہ مہاجی کو بھلایا  
 دیروں کے برہندہ راج سرے دیروں کے منتر سنانے ہیں  
 تب راج مکٹ شری بشتھ جی تر بھون پی کو پہناتے ہیں  
 رنوا میں رنگ رنگ ہوا۔ باہر نقارے بجتے ہیں  
 بس اسی سمنے کل گرو اٹھ کے دیوی سے ٹیکا کر لے ہیں  
 یہ سنگھ موقع دیکھ دیکھ سر نرمن سب ہلناتے ہیں  
 جے راجہ راجندر کہہ کر دیوتا پشپ برساتے ہیں

شکر نے اسی سمئے آکر آئند کی دھار بہا ہی دی  
 شری رانچند اور سیتا کی جے تین بار بلوا ہی دی  
 بولے "دیکھو تو جھانکی کو - کیا چھٹا اور چھب جھاجی ہے  
 دائیں رگھو راج سو شو بھت ہیں بائیں وید ہی راجی ہے

## گائیں

|                                                  |                    |
|--------------------------------------------------|--------------------|
| نہام بھکت رنجم                                   | سرار و رب بھجنم    |
| گنتا کرم دیا پریم                                | نہام شیل سا گرم    |
| انوپ رُوپ روئم                                   | منوگیہ منجو بھوشنم |
| یدھان گیان نائتم                                 | اکھنڈ مودو دایکم   |
| بپتی دگھن وارنم                                  | اتمت سنانی کارنم   |
| انینیہ سوکھیہ بردھنم                             | منوج دینیہ مردم    |
| پرچھل پدم لوجنم                                  | پرچنڈ پاب موچنم    |
| ونے دوویک مندرم                                  | دہم شو شیل مندرم   |
| دشوک شوک ناشنم                                   | اجم سکھ پرکاشنم    |
| نہام تے کرپا مٹم                                 | پر بھاسم انا مٹم   |
| اسی سمئے آند سے اٹھ بھیشن رائے                   |                    |
| من مالا اک رام کو پسادی ہر شلے                   |                    |
| سو مکریت کر اہار وہ دھننے دین دیال               |                    |
| تربت سیا کے گلے میں دی وہ مالا ڈال               |                    |
| من مال گلے میں سیتا کے کھل کھل کر کھلتی جاتی ہے  |                    |
| او ہا! ایک مل تو کنی مگر لکھتے لیکھنی لجاتی ہے   |                    |
| وہ ہر دے لکشمی لوجن کے مشدر کی طرح سو شو بہت ہے  |                    |
| من مالا نہیں دیوانی کی - دیسا ولی ہوئی پرکاشت ہے |                    |

سیتا نے من مال وہ پہنی تھوڑی دیر  
 بھرنوموت کے کنبھ میں پریم بہت دی گئی  
 سہنوموت کی نظر چرن پر تھی۔ پر اب مالا پہ ڈالتے ہیں  
 مانو اس مالا کے اندر۔ دیکھا کچھ اور جاتے ہیں  
 کچھ دیر تلمک دیکھتے رہے۔ پھر مونگھا توڑا دانتوں سے  
 دانتا پن ایسا دکھلایا۔ دانتوں کو چھوڑا دانتوں سے  
 وہ من کے بے من کے ہو کر۔ اس طرف سبھا میں کھوٹتے تھے  
 اس طرف بھیشن کے دل پر ایمان تے بان چھوٹتے تھے  
 آخر آدھے سے بھی زیادہ۔ ٹوٹے جب دانے مالا کے  
 سگریو سے دیکھا نہیں گیا۔ وہ بول اٹھے آگے آگے

ہے سہنوموت ہے دیر دوسرے بل بدھی کے دھام  
 داننا ہو کر کر رہے۔ نادانی کا کام؟

بل اور بدھی دونوں پدارتھ۔ کوئی بے ہی پاتے ہیں  
 لیکن تم میں تو دونوں ہی۔ بھر پور نظر میں آتے ہیں  
 اس روز پر کیشا بل بدھی کی۔ اس سر سا کو دی تھی تم نے  
 اب وہی بدھی ہے بدھان۔ بتلاؤ کہاں کھودی تم نے؟  
 جامونت بولے ”مجھے مثل وہ آئی یاد

’بندہ رجائے ہے بھلا۔ کیا ادب کا سوا دہا“

مند مند مسکراتے۔ بول اٹھے ”رگھو پائے“

”مالا کو کیوں توڑتے۔ دو بجرنگ بتائے“

تب بولے یوں تے ”سوامن۔ ہو سکتا مول نہیں جس کا  
 اپنے پرکاش سے کرتا ہے۔ روشن جو سب تنکا۔ تنکا  
 اس رام نام کا پتہ مجھے۔ اس منی مالا میں بلا نہیں  
 دیدار مجھے میرے پرکھو کا۔ دولت کے اندر ہو انہیں

شاید بوندہ چھپا ہوا اس کا رن توڑ رہا اس کو  
 نادانی ہو یا دانائی۔ اب تو میں بھوڑ رہا اس کو  
 اندر بھی ملا نہیں سارا۔ تو پھر کس کام کے دانے یہ؟  
 محتاج ہیں دانے دانے کے بے رام نام کے دانے یہ  
 یہی ایک بھی دانہ کام کا ہو۔ تو سب یہ بیش قیمتی ہے  
 ورنہ سیوک کو من مالا۔ کسکڑ کی اور پتھر کی ہے۔

کہا بھیشن نے، "نہیں اس کے بھیر رام  
 کنتو تمہاری دیہہ تو رکھتی ہے یہ نام۔"  
 "ہاں بیایک ہے دیہہ میں دو اکثر کا نام  
 روم روم میں دیکھئے۔ لکھا ہوا ہے رام۔"

یہ کہہ کر نکمہ سے بنو مت نے چھپاتی کو اپنی چیر دیا  
 تھانے بھرے بھیشن کو، اور شب کو حیرت زدہ کیا  
 سگریو کا جاموت کا بھی، تھا چہرہ پیلا پڑا ہوا  
 چھپاتی پہ کیا ہر روم روم یہ۔ رام نام تھا لکھا ہوا  
 شری رام نام کے رنگ میں اب بھرنگ رنگے ایسے آکر  
 جھوٹے لگے برسانے لگے بشری رام رسامرت کا حکا کر  
 گائن

رٹورے من رام رام سیارام۔ راجو ہے سرٹھام  
 مینی میں پھنی جیون۔ پھنی میں مینی جیون  
 تیوں جگ میں یہ نام رٹورے مین  
 بھو سگریو میں غوط کھانا رام نام کا موتی لانا  
 پاؤ گے مکتی کا دھام۔ رٹورے من۔

دیا پریم کے بھرے جب پڑے پر بھو کے مین  
 جیوں کی تیوں چھپاتی ہوئی بلا پورن سکھ چین

اسی طرح کچھ دن رہا جشن اور میوہ بار  
نت پرست راجہ رام کا۔ لگتا تھا دربار  
انترنگ میں ایک دن بولے کرونا سیو  
”سنو بھیشن بھگت اور پر یہ بھائی سگریو“

اوہکارا تمھارا تلت ہے۔ پھر پریم تیکت نسوار تھ ہے وہ  
کچھ ار تھ نہ ہے اس کے سواں۔ اشنا سچا پر ما ر تھ ہے وہ  
جس کے ڈر ہے اب تک نہ شر۔ لنگا میں پانی پیتا ہے  
اس پرش سنگھ کو تم سب نے اک آن کی آن میں جیتا ہے  
راون کے بدھ سے لنگا میں۔ اب تک نہ شانتی کا شاسن ہے  
پھر راج بھیشن نے پایا۔ کچھ پر جا میں یہ بھی ان بن ہے  
ہے یہی حال کشن دھاکا۔ ستہ نہ بال سے راجہ کی  
انگد سگریو یہاں پر ہیں۔ ہے پر جا وہاں بے راجہ کی  
اب مجھے کوئی بتلائے یہ کس طرح سے میں میوہ بار کروں؟  
پریمیوں کو الیے سے روک۔ کیا پریم کا اتنا چار کروں؟  
اس لیے جاؤ دونوں بھائی۔ وودھتی دل کا دمن کرو  
دو کاٹ اشنا شانتی شری ہے۔ اس طرح پر جا میں امن کرو۔

بس یہی کہتے ہوئے اٹھے رام رگھو رائے  
دونوں بھگتیوں کو کیا بدلا ہر دے پٹائے  
جامونت کے ساتھ تب۔ انگد پیچھے آئے  
تب دونوں سے اس طرح بولے شری رگھو رائے

”بستی اور بن سب شانت رہیں۔ ایسا پر بندھ اب ہو بھائی  
بیٹے ہیں یہاں بہت سے دن۔ اب گھر کی بھی سدھ لو بھائی  
جاؤ گھر کو پر پا ور ہے۔ بیٹھے تم میرے گھر میں ہو  
سوئے جلتے۔ چلتے پھرتے۔ آنکھوں میں اور جگر میں ہو“

جامونت نے تب کہا "سنئے کوشل ناٹھ  
 "ان چرنوں پر جھک رہا بار بار یہ ناٹھ  
 کٹ جاتا رہن میں ناٹھ اگر۔ تو مجھ کو سچا تکھ ہوتا  
 بوڑھے کے تھوڑے جیون میں ایسا نہ برہ کا دکھ ہوتا  
 بوڑھا چرنوں کو بچ کر کے۔ کچھ برسوں تک کس طرح جئے؟  
 سارا گھر بار تمھیں تو سو۔ پھر کہاں جائے اور کس کے لئے؟  
 پدم میں بھونرا سا سیوک۔ اس راج پر آگ پر لوٹے گا  
 اس پر ہی جیون پایا ہے۔ اس پر ہی جیون کھوئے گا  
 بھگتی بھرے اس بھگت کے لئے بھی ہیں  
 بھگت شری بھگوان کے پریم نیرے ہیں  
 انتریائی کو بوڑھے کا۔ جب سچا پکار نظر آیا  
 ساتھ ہی ساتھ نینوں سے بھی ایک بندھتا نظر آیا  
 تب چمک پتھر کی نائیں اس لہرے کو لپٹا کر کے  
 کرو ناندھان ہو گئے وکل۔ روئے چٹا چٹا کر کے  
 جو بھگت جال سے پریم سو تر۔ سلجھا کر سری کو باندھے گا  
 ہری اس کے آگے سے مترو۔ دھاگے میں بندھا دکھائیگا  
 پر بھو بھوئے بھگت راج جاؤ۔ جا کر یہ دکھ سبزن کرو  
 دیدنا برہ کی نیٹو اور آشیر باد یہ گرتن کرو  
 با من اوتار بھی دیکھ لیا۔ راما و تار میں ساتھ ہے  
 کرشنا و تار ہو دوا پر میں۔ تب بھی اس ہاتھ میں ہاتھ ہے  
 ہو گی پتری جو جامب و تی۔ اس سے میں بیاہ رچاؤں کا  
 تم کو تیسری اوستھا میں۔ میسراروپ دکھلاؤں گا  
 اس لئے جاؤ ودا پر تک آئند پور تک پاس کرو  
 من میں میزا سمن کرتے۔ اس شبھ اوسر کی اس کرو

مون ہو گیا بھالو بت نالو سے منظور  
 تب انگد کہنے لگا "میری سسٹیں حضور  
 مرنے کے سمئے پتا جی نے خدمت میں بھینٹ دھری میری  
 تب پریم بہت ٹھساکرچی نے سیوا سوکار کر کے میری  
 اب تو جیت چنیٹا چیت گیا۔ چرنوں میں چنتا سرن پر چھو  
 چھن ہی میں کیا دوئے چھڑائے بولو بھٹکوں کے بھرن پر بھو؟  
 سن انگد کی چترتا۔ مسکائے رگھورائے  
 ہر دے لگا کر پیار سے بولے یوں بلکائے  
 کشکندھا کے یو راج ہو تم۔ اس لئے مجھے سمجھا نا ہے  
 راجہ بن جانے کے پہلے۔ تم کو راجہ بن جانا ہے  
 تم جانتے ہو۔ راجہ رعیت اکا کتیا گاڑھا نا تا ہے  
 راجہ رعیت کا سب پر کار ہے۔ پتا باجھا نا جاتا ہے  
 اتنے پتروں کا پتا تمھیں ہو جانا بڑا سہل نا ہے  
 یہ پتا دھرم پالن کرنا۔ اتنی کٹھن مشکل نا ہے  
 راجہ رعیت پر ظلم کرے۔ بدی تھوڑا تو سہہ لیتی ہے  
 پر ادھک ستائی جائے تو سنگھاس بھی کہہ لیتی ہے  
 اس لئے پر جا کے سیوک بن وہ سیوا اچھا کار کرو  
 یو راج راج کا کاج دیکھ رعیت سے اپنی پیار کرو  
 یہ جھوسی کی بات کو کاٹ سکے ہے کون؟  
 انگد بھی ہو گیا بس جیسے میںے مون  
 تبھی رام نے ہر دے سے بار بار لگائے  
 انگد آدمی ساتھی سبھی بدائے کہہ بھجائے  
 سنو مان سے بدائی، کہہ نہ سکے بھویات  
 رنگا تھا اتنا رانم کے رنگ میں اسکا گات

تھی انینہ اُس بھگت کی۔ ایسی کھٹن مروڑ  
 جاتے دن سگریو بھی گیا اودھ میں چھوڑ  
 مانوجن اور جنار دن کا سملن نہ ہوا اودھورا ہے  
 اس اشوک بن کی جہنی کا آشیر باد بس پورا ہے  
 جس جگہ رام کی چوٹی سے۔ بس وہیں پر رام دولا رہے  
 یر دی رام ہیں پیارے کے سنگھ تو رام کے سنگھ پیار ہے  
 اسی سمئے کی بات سے بار دہنچے آئے  
 چھاما نگ کر شاپ کی بو لے بین بجائے

## گانا

پر بھو کو تاج شاہانہ مبارک ہو مبارک ہو  
 ایو دھی لوٹ کر آنا مبارک ہو مبارک ہو  
 دہرن کا بھار ٹالا ہے کھلوں کو مار ڈالا ہے  
 یہ لیلیٰ اپنی دکھلا نا مبارک ہو مبارک ہو  
 براجے آپ دائیں پر سیا شو بھت ہیں بائیں پر  
 چنور ہنومت سے جھلوانا مبارک ہو مبارک ہو  
 امن ہے آج دنیا میں چین ہے آج دنیا میں  
 دوبارہ سب کا سکھ پانا مبارک ہو مبارک ہو  
 سماں جب یہ نظر آیا تو رادھے شیا م لہیا یا  
 ہمارا آج کا گانا مبارک ہو مبارک ہو

سماپت





# نقلی کتابوں سے بچئے

ہماری رامائن اور ہمارے نائٹوں کا کافی سرجار لوگوں نے دیکھ کر اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پکاشت کر دی ہیں۔ نقلیوں کی کئی برس کی خوشنکاشی کا تجربہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں نہ قلم کی جھلک کو دیتھاتی ہیں۔ جنہیں بکسیر اور یا ۲ یا ۳ برس پہلے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کڑا خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتابیں گھر کو لیکر جاتا ہے تو سمجھتا ہے خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر سنڈٹ یا ڈھکے شام جی کی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیے گا۔

## دھماکے سے

جن کتابوں پر ”راٹھ شام“ یا ”راٹھ شام و ششٹھ“ یا ”طرزِ راٹھ شام“ چھپا رہا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط رہتے ہیں انھیں پہچان لیجئے۔

نیادکیش

## نیجشری راٹھ شام پستکالیہ بریلی

چھپ گیا!!

چھپ گیا!

چھپ گیا!

اردو زبان میں

## شرون کمار

جس ڈرامہ کو اردو حریف میں دیکھنے کے لیے اردو زبان کے ماہرین ایک مدت سے تقاضہ کرتے چلے آتے تھے۔ وہی سبق آموز اور دلچسپ خوبوں والا ”سری سوردجے نالک سماج کے اسٹیج پر کھیلنے کے لئے بھٹی کی نیو الفریڈ لکھنی کے شاندار اسٹیج پر نئے ساز و سامان اور اصلاح کیساتھ طبیعت کی دلشادی کرنیوالا ڈرامہ اردو میں چھپ کر تیار ہو گیا۔ اور بہار ہے۔ قیمت ہندی عمارتوں میں عام۔ ڈاک موصول ہو۔ اس پتے سے طلب فرمائیے

## نیجشری راٹھ شام پستکالیہ بریلی

سیدنا ابوبکرؓ اثر اہم حیرت نمبر ۱



سمادك

سمیادک  
نیپال گورنمنٹ سے کھتا و اچک پتی کا خطاب یا جوئے کیرن کلانڈھی  
کا دیہ کلا بھوشن۔ شری سہری کھتا و شاد و کوی رتن پنڈت رادھہ شام کھتا و اچک  
۱۲/۱۱/۱۹۷۷

پیر کا شک :۔ شہری اور شہرے شیا م پر پس بریلی

۱  
شری رام کتھا  
کا  
پچھلا بھاگ  
انتر رام چرت  
پر تھم کھنڈ

# سیئیں پائیں

مصنف

پنڈت لکھن موہن لال شرما بریلی

سمپادک  
پنڈت رادھ شیا مکتھا داک  
بریلی

شری رادھ شیا پستکالیا بریلی

قیمت ۴۴ پیسے

۱۹۶۵ء

پرنسٹر رام نرائن پاٹھک

شہری رادھ شیا م پرپس بریلی

پانچویں بار ۱۰۰۰

# سمپارک کا وکتویہ

شری رام چرت کے پریمی وزند !  
مجھے آج یہ چھوٹا سا وکتویہ پرکاشت کرتے ہوئے پریم پرست  
ہو رہی ہے۔ میری پرستش کا کارن میرے ایک ماترہ چھوٹے بھجراتا  
شری مدن موہن لال شرما کی یہ کرتی ہے جو اس نئے آپ کے  
سنمکھ ہے۔

موہن بھٹیا کا یہ ساہس۔ یہ اتساہ۔ یہ انوراگ نہ کیوں  
میرے لیے بلکہ آپ سب کے لیے آئندہ ایک ہے۔ کارن کہ جس شیلی پر  
کتھائیں لکھ کر اور کہہ کر میں آپ کی سیوا کرتا آ رہا ہوں۔ اسی پرکار کج  
آپ کا دوسرا میوک آپ کے سامنے اپستھت ہوا ہے۔ کیا یہ لاجھ  
اور ہرش کی بات نہیں ہے ؟

بھٹیا کو آشیر یاد دیجئے کہ اتر و تردہ شری راجرن  
انوراگی رہتا ہوا کتھا امرت دوا دہ میرے لیے اپنے لیے اور بہت  
بند و سماج کے لیے کلیان کاری ہو۔

سکل سکت کر پھیل شجھا اے ہو  
رام سیہ پد سنج سینو

رام نوی سہ ۱۹۸۱

آپ کا انجن  
راوھے شیا م کتھا واپک

# پرار تھنا

میرے شکر بہت باہر ہے اب گھر میں لاؤں گا  
 سوال ہے ہر دے اپنا۔ وہیں سادہ بلاؤں گا  
 جہاں آدھا ان گنت ہے جہاں ہے بھگتی گرتینا  
 جہاں ہے ناؤ کا نندی وہاں تم کو بٹھاؤں گا  
 چلری میں نین کی جو بھبرا ہے جل محبت کا  
 تمہیں بھیتر ہی بھیتر بس۔ اسی سے میں نساؤں گا  
 لگاؤں گا تمہارے بھال پہ جب شاننی کا چندن  
 تبھی من کرم وچن کی بلو پتری بھی چڑھاؤں گا  
 دیا ہے دھیان کی لوکا۔ اسی سے آرتی ہوگی  
 جو ہوگا شبد آن حد میں۔ وہی گھنٹہ بجاؤں گا  
 تم ہی تم ہو میں ہی میں ہوں میں ہی میں ہوں تم ہی تم ہو  
 نہ تم ہو اور نہ میں ہوں یہ نرالی رٹ سناؤں گا  
 ہے اب جو داکیہ دانشو ہم۔ یہ تپ ہو جائے گا سو ہم  
 جی واکار کے تم کو۔ کرپا پاکر ہٹاؤں گا  
 کہن میں جو کہ ہے موہن۔ رہن میں جب وہ آئینا  
 تبھی میں ویشو ہے ہو۔ اپنے ویشو کو پاؤں گا

سو ڈھ

دو سو ڈھ

۱۰م  
سیتا بن باس  
مُصنفہ  
پنڈت بدن موہن لال شرما  
کتھا پرار مہجہ

اودھ پوری میں اودھ پتی راجہ کریں سوچند  
نلیہ نئے افسور ہیں نتیہ نئے آفسد  
سمجھے تھے پرکھو پرچا کو نچ سندان سمان  
پرکھو پر وارے تھی پرچا تن من جیون پران  
چاروں ہی ورن اور آشرم  
راج آگیا۔ گرد کے بچنوں کو  
براہمن دھر موپدیش دے کر  
چھتری شاسن میں بھاگ لیے  
ویشیوں میں تھاویا پار کار  
شودروں میں تھے سپوا دی بھاؤ  
اپنا کر تو یہ جانتے تھے  
سردھا کے ساتھ مانتے تھے  
سب کو کر تو یہ بتاتے تھے  
بھج بل سے ویش نکھاتے تھے  
بھنڈ ڈار ویش کا بھرنے کو  
اپکار ویش کا کھرنے کو



سدا گن سمتن برہمچاری  
 کر تو یہ سمجھ اپنا گریہ  
 رہا تھا دانہ پرستہ ورگ  
 سنیا سی تہو دیتا ہو  
 پُرسوں کا دل پرشار تھی تھا  
 چولہ تو منج جاتی کا تھا  
 دیویاں ، دیویاں تھی پتی  
 گریہی کا مرم جانتی تھیں  
 ودوان بھی تھا پر جا درگ  
 اونچے دل میں ابھیمان نہ تھا  
 گروؤں سے شکشا لیتے تھے  
 آشرم کو آنتی دیتے تھے  
 تب کرنے میں تیر تھاٹن میں  
 جگتے تھے برہم آما دھن میں  
 پھر ساگر سد بھاؤں کا تھا  
 آخرن دیوتاؤں کا تھا  
 جو پتی کو آیش مانتی تھیں  
 ماتا کا دھرم جانتی تھیں  
 ان پڑھ کا نام نشان نہ تھا  
 نیچے دل کا اپسان نہ تھا

شالین کا مہاراج کے تھا پر دھان یہ منتر

کچھ ذکر نہ ایسی بول کا تھا  
 راجہ اپنا آئندہ کرے  
 یہ نہیں تھا۔ نوکر مالک یوں  
 مرجائے پر جا اکال پڑے  
 اب بھی سنتوش جنک شاسن  
 تو رام راجیہ ہی کی اُپسا  
 مطب یہ ہے وہ راج منتر  
 جس کا اب تلک نام نامی  
 اہل دھرم اور ستیہ پر رہے پر جا کا منتر  
 جس میں دکھ پاتی رہے پر جا  
 روتی چیتا پتی رہے پر جا  
 راجہ کچھ کر سکتا ہی نہیں  
 لیکن کر سکتا ہی نہیں  
 یدہ کہیں دیکھ لیتے ہیں ہم  
 اس کو جھٹ دیتے ہیں ہم  
 ہو چکا ہے ہم کت گالوں میں  
 رکھتے ہیں لوگ مثالوں میں

ہوتا تھا وہاں نیلے

نیلے تھے ہر شے

یہ تھے تھے اودھیش

گرورنے اپدیش

ہے جن سے سمبندھ

رہتا راج پر بندھ

جیو جن تو دل تلک کا

گر و شکت بھی سدا

ایک روز گرو نے نکٹ

راج نیلی کا کچھ کیا

کہا اٹھارہ دیکتی ہیں

راجاؤں کا انھیں پر

منتری - خزا پتی - سینا پتی  
 پور راج پر وہت - دوار پال  
 نیائی - رسوئیا - گرو - وکیل  
 داروغہ - وید محل والی  
 ہنس ہی اٹھارہ راج انگ  
 سمپورن راج پر اس پرکار  
 یہ بھی کرتو یہ نریت کا ہے  
 نا راضی پرکٹ نہ ہونے دے  
 کبھی نہ ہونے دے ہرگز  
 گت گیت سمجھوں کے دوارہ  
 نیشک نریش دی تو ہے  
 شاسن میں بھی کشتا ہے

راجاؤں میں بھی ہوا کرتے چودہ دوش  
 نشک کیا کرتے وہی سنیا شاسن کوش

ابھیمان - جھوٹ آلتیہ کرودھ  
 اندر یہ سکھ - مور کھوں سے وچار  
 اگیان - انیت ناستک پن  
 ہٹ دھرمی پن منترنا کتھن  
 = (وودوانوں کا ایمان اور رعیت کے مت وودھ چلنا) =

چودھواں دوش آرام غیش  
 ان دوشوں سے سب سے جیتا رہے نریش  
 تو اس کے راجتو کو مانے سارا دیش

جو پر جا نریشک ہوں ظلمی  
 جو گیت دوت ہوں او چاری  
 لو بھی رشوت لینے والے  
 جھوٹی خبریں دینے والے  
 جو سینا پتی کھڑی منتری ہوں  
 راجہ کے سارے منتری ہوں  
 وہ راجہ جو پٹ ہوتا ہے  
 تو نیچے سارے راج سہت

چھوٹی چھوٹی بھولوں سے ہی  
اس لیے اُچت ہے راجہ کو  
ہے پر جا پال بدوی اس کی  
رجنی میں رجب دھانی دیکھے  
خرچے سے زیادہ آمد ہو  
ایشور کے نیم مانتا ہو  
کس طرح پر جا رہی پرسن  
تو سدا حکومت کی دیوی  
پتہ پتہ کی بانی پر  
یہ دارن سنکت ہوتا ہے  
وہ اپنا راجہ پن سمجھے  
اس لیے پر جا کا من سمجھے  
دن میں سچا نیائے ایشور ہو  
وہ متن بھگتان کے پر ہو  
شاسن کی نیستی جانتا ہو  
اتنا سا گرہ چپانتا ہو  
نسنگ نر بھے ہوتی ہے  
اس راجہ کی جے ہوتا ہے

## گانا

راج میں جس کے امن و امان۔ وہی راجا پاتا ہے مان  
سرشتی نیم میں کبھی کوئی جن ہوائن تراج  
پر پرشوں نے پنج اچھا سے بنا لیا سراج  
رہے اس بات پر جب کا دھیان۔ وہی راجا پاتا ہے مان  
پر جا شیش پر جبیتی ہے۔ راجہ کا ادھیکار  
تو راجہ کے سر پر بھی ہے۔ سدا پر جا کا بھار  
جو سمجھے یوں سمجھ سمان۔ وہی راجہ پاتا ہے مان  
کننے کو راجہ، راجہ ہے۔ پد ہے اسکا خاص  
کننتو واستو میں راجہ ہے۔ سدا پر جا کا داس  
رہے جس میں یہ بھار پر دھان۔ وہی راجہ پاتا ہے مان  
سمجھے جو۔ ابھیمان میں راجہ پر جا ورگ کو تیج  
تو بل ماتر نہ رہتا ناٹھ۔ دونوں دل کے تیج  
پر جا کو سمجھے جو سستان۔ وہی راجہ پاتا ہے مان

گرو رکے یہ واکہ سن۔ مدت ہوئے رکھتا تھا  
کر لگیتا کے روپ میں۔ جھکا دیا نچ سہا  
اس پر کار منی راج نت دیئے تھے ویا کھیا  
راج نیت کئے کبھی۔ کبھی گیاں و گیاں  
ہوام راج کانچ گیا۔ ڈلکا چاروں اور  
دشترت سے بھی بڑھ گئے۔ دشترت راج کشور

جو کھتا آج ہم کہتے ہیں۔ اس کا بس وہی ادسرتھا!  
روی کل نندن کے شاسن کا۔ روی تب مدھیاں کال پر تھا  
رعیت کی خاطر نچ سکھ کا۔ بلیدان کیا تھا راجہ نے  
سیتا سی پیاری ناری کو۔ بنوا اس دیا تھا راجہ نے

راج جتینوں کے سہت۔ گرو ورنیتا ندھان  
شرنگی رشی کے ان دنوں۔ گھر پر تھے مہمان  
ادھر رام کا نتیہ ہی جڑتا تھا دیہ پار  
کرتے تھے خود سیاتپتی سب کا نیا دھار  
راج سبھا کا دوت تھا ڈر مکھ نامی ایک  
لاتا تھا وہ سبھا میں پرمسمو دانیک  
ایک روز ایسی خبر لایا تھا بدھی وان

جس نے اس کے لیے بھی کر ڈالا حیران

سوچے تھا کھڑا کھڑا ڈر مکھ۔ کئے یہ خبر سناؤں میں  
کچھ نہیں سمجھ میں آتا ہے کیونکر یہ مجھ گراؤں میں  
موتھ جھبی کھولتا ہوں اپنا تو ہر دے منع کر دیتا ہے  
رکھتا ہوں منہ کو بند اگر کر تو یہ خبر تب لیتا ہے  
اچھا نوکری پر نام تجھے آگے یہ کام نہ کرنا ہے  
اب تو نوکر جس بات کا ہوں وہ بات سبھا میں بھرنا ہے  
چھپاتی تو پتھر کی ہو جا تب بولوں میں ان بولوں کو  
پانی تو گھور رکھتا بن جا تب برساول ان اولوں کو

ماما! تم مجھے سُشما کرنا  
 تم جیسے ست پر قائم ہو  
 اس طرح ہر دے کو درڑھ کر کے  
 ”راجیشور“ بس اتنا ہی کہا  
 پھر کہا ”آج کچھ خبریں ہیں  
 ایکانت سے میں عرض کروں  
 بس اتنا ہی کہہ سکا  
 آگے پھر بانی رکی  
 دشا دیکھ دو ت کی  
 ”کہہ ڈالو کیا بات ہے  
 تم تو ہو سجا دو ت بھائی  
 ایکانت سے کے فقرے ہیں  
 یہ ستیہ ہے کوئی بات آج  
 کارن اس کے اچانک ہی  
 دامانگ پھڑکتے ہیں میرے  
 ہوتا ہے ورت میرے تن سے  
 پھر بھی میں آگیا دیتا ہوں  
 ایکانت سے میں رام بنے

روتے روتے دوت تب لگا سناٹے حال  
 کشمیر سندھو میں شیش نے دیا زہر کو ڈال  
 بولا ”پروا سیوٹی میں اٹھا برشن ہمان  
 جس کا شری مہاراج سے ہے سمند دھرو دھان

راون کے کارن ماما جی،  
 بس اسی بات کو بدوش سمجھ  
 کہتے ہیں وہ ”نیتی رکھشک“  
 تھوڑے دن رہیں جو لنگامیں  
 کچھ لوگ پرے ہیں شنکامیں  
 جب رگھو کل منی کی گدی ہے

تو پر گھر رہ آنے والی      نارہی کیوں گھس میں رکھی ہے  
رعیت کے پہلے واجب ہے      اپنے پر راج کرے راجا  
نزدوش رہے جس میں شاسن      دیارہی کاج کرے راجا  
شکست دل کا یہ آزدوان      دن پر دن بڑھتا جاتا ہے  
راجہ کا اس میں چپ رہنا      دل کا بل اور بڑھاتا ہے

بہت سنبھلا رام نے سنبھلا نہیں شریہ  
چھٹے ہی اس تیر نے ہر دے کیا نچیر  
آخر کچھ سے نکل ہی گئی ناتھ کے بائے  
دیکھا تلو کی طرح گرے مورچھا کھائے  
دوڑ بھرت لکشن نے لیا ترنت سنبھال  
چھن میں جیتن کرویا بل حل کے نت کال  
پائے اشارہ ملک کا ختم ہوا دربار  
تیب بولے شری بھرتے رکھو پ کرنا گام

تھے بھٹیابھرت ستیہ ہی ہے      میں نہیں راج کے لائق تھا  
بنو اسی شاسن کیا جانے      وہ نہیں تاج کے لائق تھا  
پر بیت گئی سو بیت گئی      اب بگڑی بنوئی سنبھا لو تم  
جو بھار رام کے سر پر ہے      بھائی ہو اسے اٹھا لو تم  
ہم وانیتر ستھ آشرم ہی      پورا کر کے دکھلا میں گے  
سیتا اور رام بنوں ہی میں      باقی کا سب بتائیں گے  
سنتا تھا راج چلانا میں      ہے ایک کھانا کالے کا  
اب دیکھ رہا ہوں جب خودی      بن گیا نشانا کالے کا  
اس لیے یہی اب چمٹا ہے      یہ کام نہ لو رکھو رائے  
جس کام کے لائق ہے بھائی      وہ کام کرو بھائی سے

رویتے روتے بھرت نے دی یوں اتی مائے  
سب پر کار سے کار یہ ہے انوچٹ گھوڑا

رگھو نے سنگھاسن تیاگا  
بھاری پن دھیرج پن تیاگا  
اس کا رستے نہ رہا ہوتا ہے  
یہ بات سرا سرا اوجھی ہے  
بالو میں بھیت اٹھانا ہے  
تو چھوٹوں کا کسان ٹھکانا ہے

تو پھر یہی آیا ہے  
سیتا تیاگی جانے

ہے یہ ٹھیک آیا ہے

پھر بھی تیاگی جانے

چھاتی چھلنی ہو جاتی ہے  
یہ کانتوں کی لڑی دکھاتی ہے  
کیا یہ ادھرم کا کام نہیں  
کیا رگھوکل ہو گا بدنام نہیں  
بے خطا نکالی جاتی ہے  
کوشل پور کیا دکھاتی ہے  
جو یوں سر پہ چڑھ جائے پر جا  
پورا سنتوش تو پائے پر جا

لکھن لال جب اس طرح گئے خوب گرائے

بھرت مہرتا سے بھی بولے ہے رگھو رائے

میں بھی انو مودن کرتا ہوں  
اس مت کا کھنڈن کرتا ہوں  
سنتوشت کر دیں گے سب کو  
یہ ثابت کر دیں گے سب کو  
اپنی بھرتا ثابتاتا ہے

جگ کھکے گا ناری کے پیچھے  
ایک ہی وار میں ہار گئے  
رگھوکل کی بھی ہے رگھو نا ایک  
راجیش بھیرو موہ بن جائیں  
ہم کو یہ راج بھار دینا  
جب کندھا بڑے ڈالتے

پر پھو بولے یہ ٹھیک

پر جا بہتو سرو کو

لکشمین بولے کس طرح

جاچے آنچ سے ہو چکی

ہے دینا نا تھ - دیا کرے

شبدوں کی نہیں لڑی ہے

نردوشن ناری دنڈ پائے

ایسے کاموں کو کر کے

اپلا - اردھا لگنی مہاستی

پر تھوی آکاش دیکھتے ہو

دھک ہے اس پر جا کی دکھنا ہے

سنتوش پورن شاسن پر بھی

لکشمین بھرتا کی منشا کا

جو مت مانتا کو تیاگ رہا

ہم طرح طرح کی ساکھشی سے

ماتا میں کوئی دوش نہیں

دب جانا ایسے او سر پر

سچا چپ رہے کے پر تو جھوٹا سچا ہو جاتا ہے  
 پھر نہیں ہاتھ وہ آئے گا جو ہاتھوں سے کھو جائے گا  
 گرہ لکشمی کو یدری تیا لگیں گے تو گھسدا اور جڑ ہو جائے گا  
 بول اٹھے پھر لکشمی ہم کو تو ہے گردہ

چلو پر جا کے سامنے ڈٹ کر کریں وردہ  
 پر جھو پھر بولے دھیر یہ دھرتو جو تھوئے رام  
 نہیں کھلونا سے کوئی ہے شاسن کا کام

شاسن جب ملک نہیں ہوگا اپنی اچھاؤں پر من پر  
 تب ملک پر بھاؤ پڑے گا کیا پر پرچن اور پر جاجن پر  
 رعیت پر بھینٹ چڑھا دے گا گرہ کو گرہ لکشمی شو تن کو  
 پر رعیت کے ہو کر خلاف کر سکتا رام و شاسن کو  
 جس جگہ آخ سے جانچ ہوئی آندولن وہاں نہ اٹھتا ہے  
 کبی نشچر دل و شواس سمت سیتا پر شر و صہار رکھتا ہے  
 شکنت ہے اودھ اسلئے میں سیتا کا تیا لگن کرتا ہوں  
 من سے تو ہو سکتا ہی نہیں تن سے یہ سا دھن کرتا ہوں  
 راج آگیا۔ بھائی کی آگیا مستک پر لینی ہے تم کو  
 سنئے ہو بڑے بھور کل ہی یہ کرتی کر دینی ہے تم کو  
 رتھ میں سیتا کو بیٹھا کر بن بیج چھوڑ آتا ہوگا  
 سورج چھپانے کے پیچھے وہ رتھ خالی لانا ہوگا

لکشمی روتے رہ گئے گیا ہر دے بھی ڈول  
 لگے ٹالنے پر دھان۔ چلا نہ ٹالم ٹول  
 آگیا دے رگھو اٹھے کیا نہ اور وچار  
 بھرت لکشمی سے اُس دوس ہوا نہیں اہار  
 اپنے مندر کے نکٹ سر پر پھوئی پر ٹیاک  
 من ہی من چننا لکشمی کرنے لگے انیک



کس بھانت آگیا کا پالن  
 کس طرح و سرجن دیوتی کا  
 بے ایک اور آگیا پالن  
 اُگلے نہ بنے کھائے نہ بنے  
 بے ودھنا۔ سستی سادھوی پر  
 جو منگل آتش دنوں سے تھی  
 تو ہی گواہ تھا اگنی روپ  
 جس کی رکشا کی تھی اُس کو  
 گرہنی کا بد جس نے پایا  
 نیا یا دھیشور۔ یہ نیا ہے  
 پوچھے کوئی اُس کے دل سے  
 پتی سیوا کرتی ہوئی سستی  
 کر ڈالے آگیا کاری یہ؟  
 مندر سے کرے پجاری یہ؟  
 دوسری اور سنگٹ آتی ہے  
 وہ سانپ چھو ندر کی گتی ہے  
 کیوں بجز اگھات کیا تو نے؟  
 اُس میں آتات کیا تو نے  
 پھر کیوں یہ روپ دکھاتا ہے؟  
 بے موت آج مرداتا ہے  
 وہ تیا جیہ آج یوں آتی ہے  
 تو نیا یا لیہ انیا یا لیہ ہے  
 جس پر یہ آفت آتی ہے  
 پتی دوارہ تاگی جاتی ہے؟

انہیں خیالوں میں لکھن پڑے ایکم روئے  
 مکھ سے یہ نکلا پرگھٹ "ودھنا کیسی ہوئے؟"  
 دشا دیکھتے تھے چھپے رکھندن رکھنا  
 نہ مکھ آئے شیش پر دھرا پیار کا ہاتھ

بولے ہے بھیا ہے لکشم  
 ساہس سے سدا سہیں سنگٹ  
 میں خوب جانتا ہوں سیتا  
 گن کھانی ہیں چھترانی ہیں  
 کہ تو اس سے سب کچھ کہہ لو  
 ان کا کوئی اپرا دھ نہیں  
 رکھے گا کوٹھنی وال ساکھ  
 اُجر طے گھر بار مگر راجہ  
 جس کے ہر جانے سے بن بن  
 رونا ہے کریم ادھیروں کا  
 کر تو یہ ہے یہ گمبھیروں کا  
 نردوشن نش کلنکنی ہیں  
 و دوشی ہیں جنک نندنی ہیں  
 جو ان کو آج تیا گتا ہے  
 پھر بھی رگھو راج تیا گتا ہے  
 گھانا جو ہو سہ جائے گا  
 راجہ بن نہیں مٹائے گا  
 پاگل کی طرح وچر مٹا تھا

جس کے چھٹکارے کو برتھوی  
بس اسی ہر دے کی ذیوی کو  
مانگک سکے ہونے پر بھی  
تم دیکھ رہے جگ دیکھ رہا  
جو کہیں تیا گئے لائق ہے  
سب دیکھ رہے میں تیاگ رہا  
جو کچھ کرتا ہو سیتا پر  
بس اب ولب کا کام نہیں  
اپنے راجہ سے بھائی سے  
لو تھوں سے لٹھ پٹھ کرتا تھا  
بنو اس دے رہا ہے رگبر  
یہ تر اس دے رہا ہے رگبر  
سرکسز ناگ دیکھتے ہیں  
اس کا سب تیاگ دیکھتے ہیں  
یہ تیاگ نہ چھپ کر کرتا ہوں  
وہ سب اپنے پر کرتا ہوں  
اسن سے مت ڈو لو لکشن  
جہسٹدی سے ہاں بو لو لکشن

جادو تھا اُندا دتھا یا ہونی کا پھیر  
ہاں کہنے میں لکھن کو لگی نہیں کچھ دیر  
اس پر کار جب کر چکے لکشن کو تیار  
تب پہنچے رگھو بنش منی جنک ستاکے دوار  
بولے پیاری بھامنی چھایا کو دو کھور  
کرنا ہے جگ کے لیے تھوڑی سی لاد

جن بھگتوں کے کارن میں لے  
لکشن کا آسن سوکار کیا  
وہ سہ منڈل بانر بن کر  
گروایا ہے اپنے بل پر  
ہے رہا جانتی ہو یہ تم  
کردوں بھگتوں کا گرو کھرو  
اتنیو جنوں کے کاریہ ہتیو  
ہے پر یہ تمہاری بچوں سے

گرڈر اسن تیاگ تھا اپنا  
سنگھ اسن تیاگ تھا اپنا  
جو تمہیں جیت کر لایا ہے  
ابھیمان ادھک بڑھ آیا ہے  
ہے نام گرو ہاری میرا  
تب بھار ہرے بھاری میرا  
اب پھر آرام چھوڑنا ہے  
اُن کا ابھیمان تو رُنا ہے

اتنا سننے ہی ہوئی سیٹا انتر دھیان  
چھایا نے اس وسیہ میں کیا نواسن استھان

چھاپا روئی سیاسے بولے تب رگھوناتھ

”بن یا ترا تھو صبح ہی جاؤ۔ لکھن کے ساتھ

اُس روز بنوں کے چتر دیکھ  
گنگا پو۔ بہن کشیدروں پر  
اچھا تم پر گھٹ کر رہی تھیں  
وہ چیتی نہ گلے کو منی مالا  
کش شتیا ہو۔ پھل بھوجن ہوں  
جی بسلائے کا سا دھن بس  
وے ہی اچھلا کھائیں شاید  
اس کے روپ میں آگیا سکے  
اتیسو سدھار و پران پرے  
بن کے اُن یادوں دھاموں میں  
آئیں گے بڑے بھور لکشمی  
اُن کو یہ کام سوئپ رکھا  
اچھا اب سیتے پرے۔ ودا  
یہ دام تمہارا بنا رہے

اس پر کار کہتے ہوئے۔ چلے گئے بھگوان  
نیندہ آئی رات کو۔ رہا ستیا کا دھیان  
ادھر لکھن کی بھی کٹی۔ روتے روتے رات  
اڑن شکھا کا شبدن۔ جاگے جان پر بجات  
پہنچ شیکھرتاے گئے۔ سیتا ماں کے تیر  
جیوں تیوں تھ کے گئیں۔ ویا کل اور ادھیر  
شری لکشمی نے جس کے۔ آئے نوا یا شیش  
ماتا کی نائیں ستیا۔ دینے لگیں شیش

پھر بولیں ”رہ لے آئے ہو۔ تو ویر تھ اویر نہیں اچھی

یہ مت ہے بجن پرشوں کا  
کوشل پت کی جو آگیا ہے  
برسوں سے بن کے درشن کی  
پر ایہ میں پر بھوسے کہتی تھی  
پھر ایک بار پر آکر تک درشہ  
اس سے انہی انور و دھوں کو  
ہیں دھنیہ بھاگ اس واسی کے  
شہ کام میں دیر نہیں اچھی  
وہ آگیا میری اچھتا ہے  
اُر میں اُنکٹ اُنکھتا ہے  
منی درشن کروانا سوامی  
داسی کو دکھلانا سوامی  
کوشل پتی پر را کرتے ہیں  
کرونا ندھ کرونا کرتے ہیں

پریت بہت پت کو کمر بیٹھیں جب شکہ پائے

شری شنیش کہ لکھنے لے رتھ تب دیا چلائے

کوشل کے راج مارگ سے جب  
تیجھے مٹا تھا اندھکار  
بیج پنج اُس دن کا وہ ترکا  
کوشل کے لیے اندھیرا تھا  
وہ رتھ جنگل کو جاتا تھا  
آگے پرکاش دکھلاتا تھا  
دکھ سکھ سے بنا سویرا تھا  
جنگل کے لیے اجیرا تھا

پر کرتی ندی میں نارسا۔ رتھ جب بہتا جائے

نینوں میں تب لکھنے کے۔ بادل چہتا جائے

آکاش کے تارے پھٹکے تھے  
کن نہیں اوس کے گرتے تھے  
دوسری اور لالسا لے  
اُن موتی جیسی بوندوں کو  
جب صاف ہو گیا سب مطلع  
اولوک پر کرتی کا یہ برید  
پیشوں کے دل درکشوں کو  
پکشی اپنے پیٹھے سر سے  
چند رما اُداس ہو رہا تھا  
پر تھوی پرووم ہو رہا تھا  
سورج رُک رُک کر اُگتا تھا  
اتی شیکھر ہنس سم چگتا تھا  
تب ناچیں ڈالی پل پل کر  
سب کلی ہنس پڑیں کھل کھل کر  
رتھ پتھ پر آئے بھرتے تھے  
مانا کا سواگت کرتے تھے

اسی سے وہ رتھ کا گنگا جی کے تیر

سیٹا مانا کے بہت۔ اُترے لکشن دیر

پیش بہت شردہا بہت شری سرری نہا ہے  
سگھن بنوں کی اور پھر رختہ کو دیا چلا

کہنے کو تو بہتر ہیں تھا  
آشرم کو تا لیک منی کے  
رستہ کہہ سکتے نہیں اُسے  
بس کیوں اپنی کرتی جانتی تھی  
اونچے بیٹے کھڑے جگ کی  
رختہ کے پتے گرتے پڑے  
دھرتی او بڑ کھا بڑ تو تھی  
ماں گودی لے جیوں بچے کو  
چلتی تو تھی اتنی ادھک والو  
گر جن تو تھی سنگھینوں میں  
مانو بن نرے شاسن لے  
یاسیتا کو پٹ رانی سے

ای سگھن برہیں لیا  
رختہ سے نیچے اتر کر  
بڑبڑوں کی بھانت وہ  
اس گھٹنا سیٹا بھی

ہے رگھو کل کے دوسرے رتن  
اپنی چھترہ انی بھاوج کو  
چھتری کے نیتر رُ دھری کی  
گھن تا د جیتنے والے میں  
اس لیے دھیر دھارن کر کے  
کیا چاہ ہوئی کیا یاد آیا  
ماتا کے یہ ہیں بن

لکشمی نے رختہ تمام  
ماں کو کیا پر نام  
بڑے کیا یک روئے  
یہ لیں جیروں کو  
کیوں ارونے کیوں اگلاتے ہو؟  
ایسا سروپ دکھلاتے ہو  
ورشا سے شو بھا پاتے ہیں  
یہ آنسو نہیں نہاتے ہیں  
کیا کارن ہے کھو لو لکشمی  
کیا کھو یا ہے بو لو لکشمی  
رُ کا شین کا نیر

تب لکشمی کہنے لگے۔ دھارن کر کچھ دھیر  
 "اچھا ہوتا یہی لنگا میں سو جاتا  
 یا راون کے رن ساگر میں  
 یہ دن تو نہیں دیکھ پاتا  
 اپنے مندر کی ماتا پر  
 کستا ہوں تو کھنتی نہ زباں  
 وہ غافل قرضداروں میں  
 آگیا کا برجھا بھائی نے  
 یہ اتیا چار دھرم کا ہے  
 بس اتنا ہی کہہ سکے۔ وہ چھوٹے رگھوپر  
 دھیرے ہر دے پل ماتر میں پھر ہو گیا ادھیر

نکلے سنگھتی گف سے جیون  
 اپنے ششوار کا رو دن سنکر  
 رتھ سے اتریں تیوں سیامات  
 لکشمی کا کروں کتنی سنکر  
 بولیں "بھائی کی آگت کو  
 برجھا پہچان بھول کی ہے  
 واسی کو تو خبر آگیا بھی  
 معبونی چھڑی پھول کی ہے  
 وے میرے اور تمہارے کیا  
 سایے ہی جنگ کے بہت کر ہیں  
 سورج بنی راجشور ہیں  
 رگھوکل کے گورو رگھوپر ہیں  
 وے برجھا کیسے چھوڑیں گے  
 جب درشتی دشوک کے پریم کی ہے؟  
 تم دھیرج دھر کر یہ کس دوسرے  
 واسی کو کیا آگت دی ہے؟

ان شدوں سے جب کھی سکیا ہٹ کی تھیں  
 تب لکشمی کہنے لگے لے کر گری سانس

ہے ماتا امارا ہو تم  
 من مندر کی پرمتا ہو تم  
 مہا ہو تم سکھا ہو تم  
 اڑی مار ہو تم غری ما ہو تم  
 لنگا میں ڈنگا جب لیا  
 پراودھ وودھ کیے دیتا ہے  
 بس باس اشوک داسکا کا  
 سارے شوکوں کا نیتا ہے

بھارت کی اونچی ناری کا / تم نے تو چرت دکھایا ہے  
 پر نگر و اسیوں نے اس کو / اتینت برا بتلایا ہے  
 وے کہتے ہیں پر وشتا میں / جب پران گنوا دیتیں ماما  
 تب سچی تھی ورتاؤں کی / بدوی کو پالتیں ماما  
 یہ نہیں سمجھتی ہے دنیا / آپا یہ پریشا دی تم نے  
 پتی کے ہت نخ پرانوں کو رکھ / پتی پران کی رکھشا کی تم نے  
 بس اسی ایک ہی کارن سے / بھائی نے یہاں بھایا ہے  
 بیٹے کے ہاتھوں ہی اس کی / ماما کا تباہ کرایا ہے۔

یہ ہی کہہ کر لکھن بھڑ گئے اور اکلانے  
 تب بولیں متھلیشوری ریہے بل بھائی

”خود بھی چھتری ہو کر رہتے / چھترانی کو بھی رلا رہے  
 کچھ بات بھی ہو جس کے نیچے / اتنی ویا کلتا دکھایا ہے  
 میں داسی کی بدوی پا کر / اب تک آگیا کی بھوکی تھی  
 بڑ بھاگی ہوں اس آگیا سے / کھل گئی کلی جو سوکھی تھی  
 پتی کے پر تیک ڈکھ سکھ میں / پتی بھی حصہ لیتی ہے  
 سیتا بن میں تکلیف اٹھا / ان کو لیش شاسن دیتی ہے  
 ہے ددھنا جو تو سچا ہے / تو ساخ نہیں جانے پاوے  
 وے شاسن کریں کشتا سے / ان پر نہ آپخ آنے پاوے  
 دیور ساندر لوٹ جاؤ / ان سے پر نام کنا میرا  
 ساتھ ہی ساتھ جیون دھن سے / اتنا پیام کنا میرا  
 ان کا اس میں کچھ دوش نہیں / دے اس تیل میں پر بس ہیں  
 سیتا سب جگہ انھیں کی ہے / وے ہی سیتا کے سروں ہیں“

یہ سننے ہی یک ایک اٹھے لکھن اکلانے

بولے کس کا ہے اودھ کون اودھ کو جانے / جیسے بھائی کی سیوا میں  
 چودہ ورشوں تک ساتھ رہا

و لیے ہی ہوں پھر بھی تیار  
رکھنا تھ اودھ کا بلج کریں  
ان چرنوں ہی کی سیوا میں  
رعیت اپنا کر تو یہ کرے  
راجہ اپنا کر تو یہ کرے  
میں بھی کر تو یہ جو ہے میرا  
سیوا ورت کا پالن کر کے  
اپنی ماتا کی رکھشا میں  
میں وہاں نہیں اب جاؤں گا  
بس ساری آیو بتاؤں گا  
جس سے سدھار کا شامن ہو  
جس سے رعیت کا پالن ہو  
کر جاؤں گا ان چرنوں پر  
مر جاؤں گا ان چرنوں پر

سیتا پھر کہنے لگیں "انوجت ہے یہ بات  
اُچت یہی ہے ہر طرح کو شل جاؤ تات  
بچہ بچہ اس دنیا کا  
رگھو کل ناپک ہی کے سمان  
آدرش گنوں کا ہے دیور  
تم سچے بھائی بھگت رہو  
اس پر کار آئیش دے اٹھیں سیار پر شائے  
وہا کیا لکشمی کو بہو پر کار بھجائے  
ہانکا تو رتھ لکھن نے کنتو نہ ہانکا جائے  
شکتی میں گھوٹے ہوئے پاؤں نہ اٹھائے  
اندھوں کی نائیں جاتے ہیں  
پر وہ پیچھے کو آتے ہیں  
تب رواں رام کے بھگت ہوئے  
شری لکھن لال انورکت ہوئے

جیوتر مٹی کو بن میں تچ کے  
آگے کو لکھن بڑھاتے ہیں  
جب سپتہ رام کی دی اُنکو  
اس بھگتی بھاؤ پہ گھوڑوں کے  
جیسے تیسے اودھ پور - آئے لکشمی لال  
رتھ تچ بھائی کے نمک پنچ گئے تہ کال  
دیکھا لیٹے ہوئے ہیں۔ رگھو نندن رگھویر  
بہار ہے ہیں بے طرح نین نیمھ کا نیر

جیسے تیسے اودھ پور - آئے لکشمی لال  
رتھ تچ بھائی کے نمک پنچ گئے تہ کال  
دیکھا لیٹے ہوئے ہیں۔ رگھو نندن رگھویر  
بہار ہے ہیں بے طرح نین نیمھ کا نیر



جیونہی لکشن پر پڑی درشتی  
چونکے اور بولے "سیا کہاں؟"  
جس کے بنیر ہیں پران دھبی  
وہ ہی پرانوں کی پریا کہاں؟  
بھر سنبھلے کما۔ "چھوڑ آئے۔"  
جو ہوا آچٹ تھا آچٹ ہوا  
راجہ ہونے میں کیا شک ہے  
یہ راجہ ہو کر ودت ہوا

لکھن! جبرائتم۔ سگھاتم۔ پر یہ تم ہم ہر دین  
آج ہر دے کی کہے گا۔ تم سے یہ ادو ہمیش  
تھے ملے ہوئے دو بھول ایک ڈالی کے اوپر کھلے ہوئے  
نظام ہاتھوں سے دونوں ہی ٹوٹے اور دم میں جڑا ہوئے  
ایک ہی دایو کے جھونکے۔ نے کر ڈالے تیر بتر دونوں  
رستہ نہارتے ہیں اپنا ہو کر ادھر ادھر دونوں

یہی حال ہے رام کا اور سیا کا تات  
کہیں رہیں کچھ بھی کریں جین نہ پانا گات

## گانا

رام کی آنکھوں ہر دم رم رہی ہے جانکی  
جانکی کا رام ہے اور رام کی ہے جانکی  
کون کستا ہے تجا ہے جانکی کو رام نے؟  
رام کی جان میں جگر میں جب جی ہے جانکی  
یہ بھلا چڑے کے پتلے۔ پریت توڑ دینے کیا  
رام کو معلوم ہے اس کی سستی ہے جانکی  
شکتی بن کر پران میں اور جیوت بندھ آنکھیں  
دیکھ لے آکر کوئی۔ اب بھی بسی ہے جانکی  
درشتی کی دیدی پہ موتن گرنتہ بند ہیں ایک ہے  
رام تب تک ہے بنا جب تک بنی ہے جانکی

ادھر بندھائی لکسن نے جیوں تیوں پر دہلی دھیر  
ادھر سہا کے سر دے میں ساری ورد کا پیر

رہت بہت لکشن تھے بیک  
جب رتھ نینوں کے اوٹ ہوا  
اُم میں بدی اسرت کے سامن  
تو سیتا کی جیون ست کھا  
پرودھنا کا جو کھتا اور دھان  
مہلا بن دیوی کے سماں  
اس شانت پر کرتی ہیں پریتی  
تے تے میں پرستیم کر  
مانو برتھانے شتھ شتھ کر  
نکلا جو سار پر پھ آس کل

ورد کھٹا چھا رہی تھی گھٹھ گھٹھ جب گھور  
بولے نجات اس طرح پرین کامن ہور

## گانا

= (تم کو شام میں جو  
داسی رہی بنیں  
تیا گاہے تم نے کو  
پھر فیصلہ کو دیکھو  
دکھ کیا ہے گرا دیں  
بن دے رہا ہو ہے  
یہ برا بھنا ہے دونوں بھر بھی جلت میں جلیں  
رکھو کل کی لاج ہو کر رکھو کل کا تاج ہو کر

راجا دھیراج ہو کر  
سوامی کا کالج ہو کر  
جس نے تمہیں نہ تیاگا  
منصف مزاج ہو کر  
ملت انہیں کھ کانا؟  
دسترت سماج ہو کر  
یہ برا بھنا ہے دونوں بھر بھی جلت میں جلیں  
رکھو کل کا تاج ہو کر

موس بن پتیکا جتنا . اتھاری وہ دیگا  
بدلے گارنگ نہ اپنا . سونے کا ساج ہو کر

تھیں تمہاری پر جا کو . دوش نہیں شکہ طم  
دوستو توں کا ہو رہا . تھا بھیش سنگلا

گرہ لکشی نے سوامی کے سنگ چودہ برسوں بنوا س کیا  
اس راج لکشی کے مد کا ایمان کرایا ہر اس کیا  
اب ڈاہ نکالی یوں اس نے جو بن میں مجھے چھایا ہے  
سمپورن روپ سے رانی بن جیون دھن کو بھر مایا ہے  
دنیا میں مجھ سی دکھی . اور نہ دوجی کوئے  
جس نے ساری آویڑی . سنگٹ میں دی کھوئے

کنواری سے بیاہی کرنے میں ، کس قدر پتا کو ترا س ہوا  
پھر جیوننی شوشر الہ آئی تیوں ہی پتی سکون با سن ہوا  
رانی ہوتے جو گنی ہوئی پایا جھو پڑا سل بدلے  
تس پر بھی نہیں ودھاتا کے کالے کالے بادل بدلے  
ایمان لکھن کا کر ڈالا اس بن میں مرم بچن کہ کر  
خود بھی سوامی کا ورہ سہا اس لنکا نگری میں رہ کر  
میرے ہی کارن پران ناھت غمگین رہے کتنے ہی دن  
میری ہی خاطر خونوں کے دریاؤ بے کتنے ہی دن  
اتنے پر بھی اس ودھنا نے شکہ سے نہ مجھے بھلایا ہے  
اتھا کشٹ کی یہ کردی جواب بن میں بھجوا یا ہے  
جس نے اپنے جیون بھر میں آرام نہ دیکھا بھالا ہو  
مانگلک سے میں سوامی نے محلوں سے جسے نکالا ہو  
ایسی دکھیاری ناری کو ہے ورکشو کہیں بھی دیکھا ہے؟  
اتنے کشٹوں کی ماری کو ہے جیو و کہیں بھی دیکھا ہے؟

سیٹا رہ سکتی نہیں۔ یوں دیوگ آدھن  
نیر بنا سنار میں کہیں رہی ہے مین؟

.....

## گانا

سارے شکھ سنار دکھائے۔ سجنی سکھی سجن بن نائے  
بادر گرج گرج گھراوے۔ کھیتی ہری جھرن بن نائے  
لاگی لوجب اُن چرنوں سے تب ہے چین چرن بن نائے  
جیون ہے لبس جیون دھن سے جیون جیون دھن بن نائے

سیٹا

انہی وجاروں میں ہوئیں جب اتنت ادھیر  
آتم گھات کرنے چلیں تب گنگا کے تیر  
ہوئیں کو دے سکو بھی اس جل میں تیار  
تبھی پڑی اک کان میں پیچھے سے للکار  
"خبردار مت تیا گنا اس پرکار سے پران  
آتم گھات سے ہے نہیں کوئی پاپ پران"

سیٹا ٹھیریں پیچھے ہٹ گیا  
جوناؤ ڈوبتی ہو اُس کو  
وے آنے والے غیر نہیں  
دکھیات آد کوئی بھارت کے

والمیک آئے جھی۔ بید ہی کے پاس

لو گیشور تھے گود سے۔ بھید گیا سب بھاس

بولے "بیٹی دھیرج رکھو  
غصہ میں اور مصیبت میں  
تم تو ودیہ کی پستری ہو  
یوں پران گتوانا ٹھیک نہیں  
مت کا بورانا ٹھیک نہیں  
یوں چنتا کرنا ٹھیک ہے

جھوٹی بدنائی اس پر ٹھکر  
 دے دھرم تمہارا اس پر کڑا  
 جانے گی خود کلنگ زینہ  
 انوحیت ہے پھر بھی کہتا ہوں  
 جو گر بھرتی ہو کر بیٹی  
 جاگ انھیں کچھ جانکی  
 پھر بولیں سنی راے سے کہتے بیچے ہیں  
 "میں کیا تھا؟ مجھے ہوا کیا تھا؟  
 معلوم نہیں کیا تھے خیال  
 میں تو اک ٹھوڑا چاہتی تھی  
 جیوں ہی میں دوسری بار  
 اتنے میں گرنے لگا  
 دیکھو نہ سیکہ دیا توئی  
 سچا اس سنساری  
 کہہ کر کہیں بجا ہے  
 جس کا پتی ہے بھارت نریش  
 وہ ہی ماری ماری پھرتی  
 آتی ہے بڑی ہنسی مجھ کو  
 سب بھانت سستی جو ماری تو  
 انھیں وچاروں میں ہے  
 پھر سیتا جی سے تھا  
 "رہنے کو ٹھوڑے میں بیٹی  
 ساکھشیاں چرتھمارے کی  
 چنتا کو خفیوڑ چیلو آشرم  
 محلوں کی شو بھا مان سہت  
 دنیا سے مرنا چاہا ہے  
 جھوٹے دوشوں کا ماش کر دے  
 سرت ورت کا سور یہ پرکاش کر دے  
 تم کھوٹی بات کر رہی ہو  
 جلس میں اگکھات کر رہی ہو  
 سن کر ایسے ہیں  
 کیا سچ سچ ڈور بارہی تھی میں؟  
 جن پر اب تلک بھی تھی میں  
 رکھو گلی کی لاج بچانے کو  
 پھر پاتی ورت دکھلانے کو  
 دکھی نیں سے نیر  
 تپت ہر سے کی پر  
 ہے البیلی چال  
 کوئی ہے بلال  
 جو راجیشوری کساتی ہے  
 رہنے کو ٹھوڑے پاتی ہے  
 پدھن سگی اٹی مایا ہے  
 اس کو ہی دوش لگایا ہے  
 کچھ چھن منی بولیں  
 دیکھا ادھک تر دین  
 پتہ - پتہ دے سکتا ہے  
 ذرہ ذرہ دے سکتا ہے  
 رہنے کی جگہ بنا دوں گا  
 پھر محلوں میں پہنچا دوں گا

اس پر کار سیہ سیتا رشی نے کیا بیان  
کروا دی اتنی شیریں نئی کشی نہوان

ساتوک جیون کی سیتا پر  
کچھ رشیوں کی نارپوں پر  
منی ورنے یہ چترائی کی  
ہیں کون کہاں سے آئی ہیں  
بن دیوی کہنے لگے سبھی  
رشی کتیاؤں کا کام کریں  
براہ ہرنوں کے بچوں کو  
گنبدوں کے بھڑوں کو جوہا  
رشی اشرم کی پھلاری کو  
ان چھوٹے چھوٹے بودوں میں  
وے تلسی کے دے کیلے کے  
وے جوہی گلاب چیلے کے  
بارہ ماسی سے ہو کر کے  
بن دیوی کا کر لگتے ہی  
ہر رتو کے پھول پھولنے پر  
ہر روز ہوا میں ہر سٹی تھی

اس پر کار جب کئی میں بیت گئے کچھ ماس  
تب منگل اور مود کا گئے آگیا پاس

گنبدوں - ہرنوں کے بچوں میں  
کیلے - بتوں کے درکشوں میں  
دنیا کی ساری چیزوں میں  
سرمنڈل نے بچہ منڈل سے  
آفتدایار ہوا پیدا  
اک عجب نکھار ہوا پیدا  
نورانی نئی سمائی ہے  
پھولوں کی جھڑی لگائی ہے  
جھوم جھوم جب ڈالیاں جھوم رہی تھیں جوم

تبھی مچی اُس ٹٹی میں  
 دو چار روز میں جان گئے  
 رشی آشدہ والی بن دیوی  
 رشی منڈل میں آئندہ ہوا  
 ڈٹ گئی اکھنڈ یگیہ ویدی  
 گرو ورنے نام کرن کے دن  
 پھر رشیوں کی سمتی دوارہ  
 شری والیک کو یاد رہا  
 ترتیب وار آرمجہ سب  
 وہ رگھوکل کی گیت کیا تھی  
 چرچا ہے اب بھی دنیا میں  
 پنج پنج اُجیل چاند نرائن ہے  
 دنیا کے لیے رسان ہے  
 جس رامن کے رہنے سے  
 اس کی پرسی پورن لکھے مہما  
 رام چرت لکھنے لگے  
 ادھر بڑے ہونے لگے  
 انگلی کے بل ٹٹی میں  
 سب کو توش بین سے  
 رشی بالاؤں میں رشیوں میں  
 راجسی چال سے ساتوک ہو  
 جکے سے وید اٹھا لاتے  
 جب کو چھیننے کو آتا  
 پچکاری پر پچکارے تھے  
 ماما یا گرو مناتے جب

پتر جنم کی دھوم  
 سب اُس پالس کے نرناری  
 ہے دو پتروں کی ہمتاری  
 ست سنگ سجائیں شروع ہوئیں  
 پر یہ وید رجائیں شروع ہوئیں  
 کو نام سنایا پہلے سکا  
 کش رکھا گیا دوسرے کا  
 جو چین دیا تھا سیتا کو  
 لکھن رگھوکل کی گیت کو  
 تھا آدی کا دیہ منی رائی کا  
 اُس کوتا کی سگھرائی کا  
 وہ والیک کی رامن  
 وہ والیک کی رامن  
 اب بھی یہ بھارت بھارت ہی  
 یہ کساں قلم کی طاقت ہی  
 ادھر دت منی لائے  
 فو کش دونوں بھائے  
 چلے بھی چت چور  
 دیا پریم میں بود  
 چلتے تھے دونوں راجکونور  
 چلتے تھے دونوں راجکونور  
 ماں کے سمیپ پڑھنے لگتے  
 تو جھٹ اس سے لڑنے لگتے  
 جلانے پر رسیاتے تھے  
 تب ہی کچھ کچھ منواتے تھے

پتی جھگتا سیتا کو اب بھی سوامی کا ورہ رُلاتا تھا  
لیکن ان بچوں کے کارن سکھ سہت کے کٹا جاتا تھا

آٹھ برس کی ہو گئی جب بچوں کی آلیو  
تب منی در بھرنے لگے۔ دھرم کرم کی والیو

دونوں ہی مبتلائی ودھی سے کرتے تھے ننتیہ کرم اپنا  
ودیا کے ساتھ بلا رجن کو سمجھے تھے مکتیہ دھرم اپنا  
پر ایسا شوروں کے بچوں سے اُس بن میں دے بھڑ جاتے تھے  
اپنی پراکرتنگا شکتی دوارہ اُن کو نیچا دکھلاتے تھے  
گنگائی میں روز تیرتے تھے گو حارن کے بھی پر بھی تھے  
ماتا کا آدر کرتے تھے گرد کی سیوا کے یمنی تھے  
ماں بھی اپنی ممتاؤں سے رکھتی نہ کبھی محسوس انھیں  
ر بن دیوی یہ ماں کو کہتے کچھ اور نہ تھا معلوم انھیں  
گرو ورو دیدوں کے ساتھ ساتھ چھتری وویا بتلاتے تھے  
رامائن بھی تھوڑی تھوڑی دینا پر روز سکھاتے تھے

آشرم میں جس روز بھی جم جاتا رشی ورنہ  
وینا پر تب بالے لگاتے یوں ساند

## گانا

کرو اُس رامائن کا گان جہاں ہے سیتا چرت پر دھان

تیاگ راجسی سکھوں کو۔ رہی سوامی کیا تھ  
بن میں پتی سے چھوٹ کر رشی تھی دھنونا تھ

پران رکھے پستی کا بت جان جہاں ہے سیتا چرت پر دھان

جگ میں ملتی ہیں کہاں ایسی سیتاں نار  
دھرم بچا یا ننگ میں راون کو پھٹکار



ساکشی مند ووری ہنومان جہاں ہے سیتا چرت پردھان  
 پتی نے نلنے کے لیے تھے مود پڑی آگ میں کود  
 بچھی سبھی کے سائینہ گواہی دی اگنی نے آن ، ،  
 جس کے سننے ماتر سے ہوتے تھروں پو تر  
 رتن روپ ہے جلک کو وہی کویتا چرت  
 اسی کا موہن کرے بکھان جہاں ہے سیتا چرت پردھان



## تمام شد



# سری بھگوت گیتا

سرفرازی حروف میں  
 لیکھا کہ پنڈت رام تراشن بھگت  
 لیجئے جس طرح آپ ایک پنڈت راوے شیاام جی بھٹاواچاک کی رامائن  
 باجے اور طبلے پر کہتے سنتے آئے ہیں۔ اسی طرح اب گیتا بھی کہئے اور سنئے۔  
 بھگوان سری کرشن ہمارا ج کی گیتا کا نام کس بندو نے نہ سنا ہوگا باؤاقتات  
 سبھی گیتا کا نام اور مہا جانتے ہیں۔ وہی پوتر پوجیہ اور مہا پورن گیتا اب سرل  
 ہندی کوتا میں تیار کر کے چھاپی گئی ہے۔ جگہ جگہ بر در شانت اور مدھ منوہر  
 بھجن دیگر بھگوان کرشن کے امرت روپی اپدیش کو خوب پٹ کیا گیا ہے  
 اس گیتا کو پڑھ کر بھگتی اور گیان کے ایسے پوتر بھاؤ ہر دے میں آتین ہونگے کہ  
 چت آنند ساگر میں ہوں لینے لگے گا۔ وہی آنند روپی گیتا چھ بھاگوں میں بکایت ہوگا  
 چھوڑوں بھاگوں کے نام اس پر کار ہیں

۵

ارجن موہ

۵

آتما کی امرا

۵

کرم یوگ

۵

دراٹ روپ درشن

۵

جیو برہم دوک

۵

ارجن کا سادھان

۵

یہ چھوڑوں بھاگ ایک خوبصورت جذب میں ۶۲ زیادہ دینے پر (یعنی ایک میں ملنے)

ڈاک خرچ الگ

گیتا لکھا۔ ایک روپیہ بارہ آنہ میں ملے گا۔ ڈاک خرچ الگ

ملنے کا پ

شری راوے شیاام پستکالیہ بریلی

# دُرگا چتر

لیکھک پنڈت جوالا پشاد مہر بی۔ ایس سی

صرف ہندی حرف میں

سنسکرت کے چرتر گرنتھوں میں درگا سیت شتی (جسے عام طور پر لوگ  
دُرگا پاٹھ کے نام سے پکارتے ہیں) ایک بڑا سندر گرنتھ ہے۔ دھرم کی بھاؤ مانکے  
ساتھ کہنے اور سننے کی مطلب بھی چیز یہ ہو، سو بات نہیں۔ بلکہ پردے کی قید  
میں بے بس پڑے ہوئے بھارت کے ماری منڈل کے لیے یہ روپ تاناکا شکھنا دے  
اس مستو پورن کتھا کو بڑی بر بھاد او یادک بھانتا میں مدھر بھادوں والے  
گانون سے انکرت کر کے لیکھا ک نے لکھا ہے۔ نوار تر کے دنوں میں دیویم  
و طیلے کیساتھ پنڈت رادھ شیا م جی کی رامائن ہی کی بھانت اس درگا چتر  
کی کتھا اپنے گھر میں کمک یا کملا کر آپ درگا پاٹھ کا پنیہ بھی پرایت سمجھتے اور گھر کی  
ماں بہنوں میں جیون کا گھٹناؤں کو ایک نئے ڈھنگ سے سمجھنے اور دیکھنے کی  
کلپنا جاگرت ہونے کا بھی اوسر دیجیے۔

درگت ہارنی بھگوتی درگا کا دویہ چرتر پانچ حصوں میں مکمل ہوتا ہے جس کے نام  
مندرجہ ذیل ہیں۔

|                          |                  |    |                |
|--------------------------|------------------|----|----------------|
| ۱۔                       | شعبہ کا اتیات    | ۲۔ | مہیشا سروسہ    |
| ۳۔                       | رکت نیج کی لڑائی | ۴۔ | چاند کا پراکرم |
| ۵۔ شعبہ اور شعبہ کا دودھ |                  |    |                |

یہ پانچوں بھاگ ایک خوبصورت جلد میں ۵۷ زیادہ دینے پر یعنی ۱۱۱ میں  
ملیں گے۔ ڈاک خرچ اور الگ۔

شری رادھ شیا م پستکالینہ سریلی پوپی

# نقلی کتابوں سے بچنے

ہماری رمانوں اور ہمارے نامکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ و روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پکاشت کر دی ہیں۔ نقالوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے یہ نقلی کتابیں سر میں بیکسیر کو دی جاتی ہیں جنہیں بیکسیر وہ ریاکار یا سڑک میں بھٹکنا مٹھ اٹھاتے ہیں۔ اور اس پر کار خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لے کر جاتا ہے تو چھپتا سنا ہے خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر پنڈت، ادھے شام جی کی تصویر دینے لگے ہیں۔ جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائے گا۔

## حصان سرائے

جن کتابوں پر "ادھے شام" "راڈھے شام" یا طرز ادھے شام" چھپا رہا ہے وہ ہمارے گریاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں ان کتابوں پر یہ دستخط درج ہوتے ہیں انہیں پہچان لیجئے۔

نیاز کیش :-

مینجر شری راڈھے شام پستکالیہ بریلی

لاکھی پورہ

راڈھے شام بھجن مالا

ہندی حویلی

اس بھجن مالا میں پنڈت راڈھے شام جی کی رمانیں، نامک اور دیگر کتابوں سے چمکریے گئے گانوں کا مجموعہ ہے۔ پنڈت راڈھے شام جی کے ان گانوں کی صدا آج ملک کے کونے کونے میں گونج رہی ہے۔ محلوں میں و غلوں میں جلوسوں میں اور دیگر ایسے ہی مقاموں پر ان کا راگ اور گانا الفیحت علم اور پاکیزگی سے بھری ہوئی عجیب و غریب دلجوئی کرنیوالی ریلی پھو ہار برساتا ہے۔ عابدان گانوں سے عبادت کرتے ہیں۔ عورتیں اور بچے ان گانوں سے دل بہلاتے ہیں قیمت پچ

تقلید کا :- شری راڈھے شام پستکالیہ بریلی

رام کتھا نمبر ۳۳

# راما شوبھ



نیپال گورنمنٹ کے کتھا و اچیتنی کا خطاب پائے ہوئے۔  
کیرن کلاندی۔ کاویہ کلابھوشن۔ ہری کتھا و شامہ کوئی تن

श्री रामायण

پروکاشک  
شری راوے شیا م پتکا لہ بریلی

سری رام کتھا  
کا  
پچھلا بھاگ  
اتر رام چریت  
سنگھیا ۲

|                                            |                                               |                                                         |
|--------------------------------------------|-----------------------------------------------|---------------------------------------------------------|
| <p>مصنف<br/>پنڈت دن موہن لال<br/>بریلی</p> | <p>را<br/>ما<br/>ن<br/>سو<br/>مہر<br/>پتہ</p> | <p>سپادک<br/>پنڈت رادھے شیا م ستھیا و اجپ<br/>بریلی</p> |
|--------------------------------------------|-----------------------------------------------|---------------------------------------------------------|

۱۹۴۱ء

قیمت ۴ نم نئے پیسے -  
پتہ

دسویں بار

سری رادھے شیا م پتھالیہ بریلی

پرنٹر  
پنڈت رام نراین پاٹھک  
شری رادھے شyam پرس بریلی

پرکاشک

سری رادھے شyam نُسٹکالنیہ بریلی

# وکتویہ

پاٹھک۔

لیجئے۔ ”موہن بھٹیا“ کی یہ دوسری پستک۔ مجھے پورن  
آشا ہے کہ ”بھٹیا“ کی پہلی پستک ”سیتا بنواس“ جس پر کار  
آپ نے اپنائی ہے۔ اُسی پر کاریہ دوسری پستک ”راما شومیدھ“  
بھی اپنا کر اُن کے اُتساہ کو بڑھائینگے۔

بنجر پہ بھی کرب پایدی۔ کرتے ہیں ودوان  
بن جاتا ہے ایک دن۔ وہی رمیہ اودیان

رادھ شیم

وجیا شمی

سموت ۱۹۸۱



# پہرارتھنا

مایا ہے تیری اپار - اپار تیری مایا  
تو ہی سگن اور نرگن تو ہی ہے - تو ہی ہے سچا اوتار  
اپار تیری مایا (۱)

تو نے ہی تاری اہلیا سی تاری - چاندنوں کی جے داتار  
وہ تو شلاتھی فقط شاپ ہی کی - پاپوں کے ہم ہیں پہاڑ  
اپار تیری مایا (۲)

تو ہی نے شبری کے بیرون کو کھایا - تاج کے اچار اور وچار  
اویشر تیرا یہ رہتا ہمیشہ - سنسار میں ہوشدار  
اپار تیری مایا (۳)

تو ہی نے بھکتوں کا مدہ پینے کو تیاگی سیا جیسی نار  
'موہن' تو لیلان میں نانا دکھاتا - ہرنے کو پر حقوی کا بھار  
اپار تیری مایا (۴)

# کتھا پر ارمبھ

"میدی ہی بنو اس" کو ہوئے کئی یک سال  
 پر۔ کتھا پر بھوکے ہرے میں۔ اب بھی وہی خیال  
 گرا شرم میں ایک دن۔ بیٹھے تھے سکھ کند  
 لوگ و ششٹھ مہان من۔ کہتے تھے ساند  
 "زل۔ ازل جل۔ دھرن نبھ۔ ان سب کا کر میل  
 و شو نیتا نے کیا۔ زمت یہ جگ کھیل  
 جب۔ اور چیتنیہ و بھاگوں میں۔ بانٹا سمپورن سرٹی کو ہے  
 ایک نیت چکر ہی کے بھیت سر۔ رکھا سمپورن سرٹی کو ہے  
 تتوں کے ساتھ ساتھ اُس نے۔ دونی اندریاں بنائی ہیں  
 جڑ میں چیتنیہ ملا کر یوں۔ نانا یونیاں بنائی ہیں  
 اپنے ہی انشوں کو اس میں۔ لے آتا ہے لے جاتا ہے  
 لیلے اپنی اچھا سے۔ لیلیا اس بھانت دکھاتا ہے  
 انش ملا جب پرکتی سے تب کسلا یا جیو  
 گیان ہوا تو ہو گیا۔ پورن کرنا سب

واستو میں جیو برہم ہی ہے  
جیو پر تھک ہوا گھٹ مر تھک سے  
جب تک قطرے کو گیان نہ ہو  
ہو گیا گیان تو کشن بھر میں  
لیکن یہ گیان ہو تو کیونکر  
یہ بھول بھولیوں کا رستہ  
تب تلک جیو اس مایا میں  
جب تلک سادھنوں کے دوارہ  
لوگ یہی سادھن یہی - بش ہو جائے چت

تیر تھا بن پو جن بھجن  
چت ہی کے گورکھ دھندھے کی  
وہ ہی یوگیشو کہلا کر  
چت ہی میں گھر کا ناری کا  
اس جگت جال میں بار بار  
سب کرم جگت کے کرتے ہیں  
سچے سمرٹ وہی تو ہیں  
جن پر ایسا سمناس نہ ہے

چت سو پن میں بھی نہیں - ہوا کسی کا میت

رکھنا ایسی پریت ہے - جیوں بالو کی بھیت

تم تو ادو ریٹ اکھنڈ رام  
جس جگہ نہیں چت کی ہستی  
دھوکا ہے ہمارا جیو مایا  
ہے وہی بودھ سے شانندھام  
ابنی پھتنہ اجت اواناشی ہو  
اُس آتم پد کے باسی ہو  
بھرم دوجی و ستو کھجنا ہے  
کہنا ہے جہاں نہ سنا ہے

## == گانا ==

اکھنڈ ایک ادویت آتم ہمارا  
وہاں پر ذرا بھی نہ دانی کا گم ہے  
نہ جب جنم ہے مرتیو کا ذکر ہی کیا؟  
نہ بیری نہ پیارا نہ بھرتا نہ دارا  
جہاں رات دن کا نہیں ہر جھیللا  
نہ تکلیف آرام ہے لیش بھر بھی  
جہاں میں نہ تو یہ نہ وہ ہر دکھاتا  
نہیں شانت بیٹھا نہیں کرو دھس ہوا

جو ہے درٹی درشا سے دشن نیارا  
لکھے کوئی کیا جبکہ تھکتا قلم ہے  
کسی کی نہیں فکر تو فکر ہی کیا؟  
فقط سجدہ اندر کا ہے سہارا  
پر کاشت سدا گیان روئی ہی اکیلا  
نہیں روپ نام ہے لیش بھر بھی  
جہاں داس سوامی کا ہے ایک ناتا  
وہاں ہوں۔ وہی ہوں فقط بودھس ہوں

گرا سرم میں ہو رہا تھا۔ جب یہ ستینگ  
کیا پر کر ملی نے اس کے کچھ تھوڑا رس بھنگ  
گھبرا کر آئے لکھن۔ بولے "ہے اودیش  
پاپ پنک میں دھس گیا۔ سارا اودھ پر دیش

کچھ دن سے میں یہ دیکھ رہا  
جس دھنگ اب تک چلتی تھی  
ہم بھی ہیں اور اودھ بھی ہے  
اپنے اپنے کرتو یوں کا  
جس کے پر تاپک سر سی نیم  
جس کے شاسن سے شاست ہو  
راجا تو وہی آج بھی ہے  
ساون میں لوئیں چلتی ہیں  
ورنا شرم دھرم کرم بدلے  
وہ دن نہ رہے وہ دل نہ رہے

دنیا نے رنگ بدل ڈالا  
وہ سارا ڈھنگ بدل ڈالا  
پراس رونق کا پتہ نہیں  
اب دھیان پر جا میں ذرا نہیں  
نیمت پر کار سے چلتا تھا  
سو سرج چڑھتا اور ڈھلتا تھا  
مہا بھن راجہ سر سی روٹی ہے  
بھاگن میں برشا ہوٹی ہے  
کچھ یتنی نیم بندھن نہ رہا  
وہ بل نہ رہا وہ دھن نہ رہا

اچر ج ہے کچھ کال میں۔ بدل گئے سب دھرم  
پیٹ پالتا رہ گیا۔ جیو ماتر کا کرم

جو انگ وید پاٹھی تھا وہ  
جو ورن دیش کارکشک تھا  
جو شکتی درویہ کی مالک تھی  
جو جاتی سبوں کی سیدک تھی  
جو برہمہ چہ یہ کے حامی تھے  
پتنی ورت رکھنے کے بدلے  
بالک لڑتے ہیں وردھوں سے  
وردھوں میں ترنائی آئی  
مورکھوں کا آدر بڑھتا ہے  
پاکھنڈی پاپی سادھو لوگ  
جو ہاتھ سوئم تھے دستکار  
اپنے ادیم کھو بیٹھے ہیں

کیوں موگھک ہی نہیں۔ کہتا ہوں میں ناٹھ  
دیتا ایک پرمان ہوں۔ ان خبروں کے ساتھ

دُربھکشہ اس طرح بار بار  
باپوں کے جیتے جی بیٹے  
پر آج راج دوارے پر ہی  
رہتا ہے ایک وردھ برہمن  
کہتا ہے وہ جب سرٹی نیم میں  
تو اُس کا اتر داتا بسک  
درٹھ پورک کہتا ہے برہمن  
زندہ بیٹا لیجاؤں گا  
لیکن لال کی بات سن۔ اٹھے تڑت رکھو ویر  
ہے گرو رکے نہت۔ اُس براہمن کے تیر

بکوا دی ہوتا جاتا ہے  
وہ ولینی ہوتا جاتا ہے  
وہ ویبھ چاروں میں دھائی ہے  
وہ سب کے اوپر آئی ہے  
اب ورت ان کا انسند ہوا  
پتنی تیاگن کا دھند ہوا  
آدر اور مان ذرا نہ رہا  
بڑن کا دھیان ذرا نہ رہا  
پنڈت دھکارے جاتے ہیں  
سوامی کی پدوی پاتے ہیں  
وہ اب محتاج ہیں اوروں کے  
لو بھی ہیں جو ٹھے کوروں کے

پڑتے تھے نہیں ایودھی میں  
مرتے تھے نہیں ایودھی میں  
دکھ بیٹھا دھرنادے ہوئے  
مرت وہیہ پتر کا لے ہوئے  
یہ پری ورتن ہوتا ہے  
راجا اور شاسن ہوتا ہے  
میں اپنا نیائے چکاؤں گا  
یا پران گنوا کر جباؤں گا

دیکھا جب رگھو ویر کو - آتا اپنی سر اور  
ویا کل براہمن نے کہے - ایسے وحین کھنور  
”ہو چکے سگر - آج - رگھو - ویپ - کرم تبھی نہ یہ دیکھا اپنا  
جتنا رہ جائے باپ اور - مرنے دیکھے بیٹا اپنا  
ہے رام تمہارے شاسن میں - سب نیم بدلتا جاتا ہے  
جی جلتا ہے سورج کل کا - سورج اب ڈھلتا جاتا ہے“

ان شب دہل سے رام کے - چھا ہر دین شول  
گر سے پوچھا کس لیے - ہوا نیم پر تی کول؟  
سری وشنو جی ہو گئے - وصیان ٹن کچھ کال  
تدب رانت کہنے لگے - اس پر کا سب حال  
”واستو میں ایک شودر بٹھا - اتینت ادھرم کر رہا ہے  
دندھیا چلے گئے گوہر بن میں - براہمن کا کرم کر رہا ہے  
بس اسی ایک ہی کارن سے - سارا ہی کرم سمورن ہوا  
دور بھکش ایو دھیا میں آیا - براہمن بیٹے کا مرن ہوا“

گرور کے یہ واکین سن - پر بھو ہو گئے اندھیر  
ترت چرھایا کوپ سے - منج وھنوا پر تیر  
ایک بان سے شودر کا - کاٹ اڑا با شیش  
براہمن کا بیٹا اٹھا - کوتا جے جگدیش  
چلا گیا جب براہمن پتر سہت ساند  
تب وشنو سے دکھی من - بولے کرنا کتہ

”کس لیے واس مے شاسن میں - ایسا اندھیر ہوا بھگو ن؟  
جوان ادھکار کا شودروں کے - ہر دیوں میں بیج بوا بھگو ن؟  
ہے کون سی وہ کالی کرنی - جس سے کوریتیاں چھائی ہیں؟  
نرمل اکاش پے کوشل کے - یہ شیام گھٹا گھرائی ہیں؟

پوجنیہ اب تک رہے ویدادک۔ بچ گرتھ  
 پر اب پیدا ہوئے نانا کلپت پلنٹھ  
 بہری مندر نے موج مندر  
 مالائیں گھر گھر پھرتی ہیں  
 جس کو دیکھو اس کے بھتیہ  
 بچہ بچہ اب دنیا کا  
 ہمدردی اور آپس داری  
 انکار پر ہم سب قید ہوا  
 نیتاؤں میں یہ نہ ہر بڑھا  
 جنتا سو تتر ہوکتی ہے  
 یہ سب چکر پچھ ایسا ہے  
 رجنی کا دن کو ڈالا ہے  
 یہ شکر بولے گرو سن لو کارن ٹھیک  
 براہمن کے بدعت سے گئی۔ بگڑ دھرم کی ٹیک  
 کیسا ہی ہیں کرم میں استک  
 پھر بھی پوستہ کے کل میں تھا  
 اس کو تم نے کشتہ سڑی ہو کر  
 وہ برہم باب وہ برہم دوش  
 پر بھو بولے یہ اس باب کا ہے اب کوئی بپا ہے؟  
 کہا گرو نے ہے۔ اگر گرو رام رگھو رائے  
 ہو جائیے پدی اشو میدھ  
 امرت کی دھارا میں پھرتا تو  
 سنار میں اپنا آدمہ نہ دیش  
 یہ اپنے سارے پاپوں کو  
 پاپوں سے منڈت تھا راون  
 براہمن تھا پنڈت تھا راون  
 مارا ہے جو پیدھ تھل میں  
 یہ کر بیٹھا ہے کوشل میں  
 تو ساری بادشاہیں خائیں  
 یہ ستام گھٹائیں برائیں  
 دھادک چرچا کا نیتا ہے  
 یگیوں دوارہ دھو دیتا ہے

جب کوئی گٹ جاتی پر ہو تو گم کیا کرتے ہیں ہم  
اپنی ہر ایک مصیبت کو یوں بٹا دیا کرتے ہیں ہم  
در شاہت در شاہ گم یہاں پتریشی پتر کے ہیٹ یہاں  
اتنے گیوں کا ہے ودھان پتریشی پتر کے ہیٹ یہاں  
اسیے پاپ کے منکٹ کو ستلاؤ جگ میں ادر کسل؟  
دنیا میں اپنے شاسن کا گیوں سے ہواؤ رگھو دور  
"جو اگیا کسکر چلے۔ بند ہو سہت رگھو راج  
کھا مارگ میں لکھن نے ہے کول کے تاج  
گرور کا کتن سیتہ ہی ہے مت گت بھی ہی بتاتی ہے  
پر مجھے اور ہی ایک بات اونتی کا ہیٹ دکھاتی ہے  
نروشن سیتا تیا گی ہے یہ بات آپ بھی جان رہے  
لے خطا ستانے کے بھل ہے راجا دھراج کچھ دھیان رہے  
ان گیلی دھکتی آنکھوں کو کرونیش بھول ہی جائیں گے؟  
سوا شو میدھ کرنے پر بھی نگرہ میں شانتی نہ پائیں گے  
سویا ہے کون سکھ سے۔ دینوں کا دل دکھا کر؟  
کس نے بڑھا یا بل ہے۔ ابلاؤں کو ستا کر؟  
ہر ایک بھو گتا ہے۔ اپنے کئے کے بھل کو  
وہ آم کیسے کھائے۔ بوئے جو نیم لاکر؟  
روتی ہے کر پر جاتو۔ رونے دو اس سے کہو  
سیتا کا شاپ لے گا۔ بدلہ لے لے لاکر  
بھو خیال ہو یا بھیا۔ در بھکشہ ہو یا ماری  
کھے گی پاپ کب تک۔ دنیا دبا دبا کر؟  
بھینتر چھی ہوئی ہے۔ چھاتی کے جو کہ مورت  
کس کو چھب کرے وہ۔ اپنی دنیا دھاکر؟



ان وجہوں سے لکھن کے۔ دکل ہوئے رگھویر  
 فیوں ہی نے دیدیا۔ اتر بھر کر نیر  
 ادھر راج کے دوار پر۔ پہنچے لیلادھام  
 ادھر گیکھ کا لکھن نے۔ شروع کرایا کام

ناگردل نے نانا دھ سے  
 نو تن نو تن نہ مانوں سے  
 فیوں۔ ہوتیوں۔ مانکوں سے  
 نش میں نش ناتھ لجاتا تھا  
 ساج چکسا رانگر۔ سیوک دل سالہاد  
 بھیج چلے سرو تر ہی۔ بھرت لال سموداد

گنیت سرت۔ ادک سب سرت  
 یم۔ کال۔ ورن۔ مارت۔ کبیر۔  
 دانی۔ اندرانی۔ ردرانی  
 ناری کا ویس بنا کر کے  
 گوتم۔ کناد۔ جاوال۔ کپل  
 اتری۔ پاراشر۔ یاگیہ۔ دلکیہ  
 نل نیل اور انگد سمیت  
 تر جٹا سرما کے ساتھ ساتھ  
 کنا ہے یہ اُس اُتسو میں  
 نروانر دل رینچر دل  
 ایک اور پورہا تھا۔ مہانوں کا مان  
 دوجی دش تھا گیکھ کا۔ ددھیوت دودھ دھان

جب سرو تیر گیکھ ویدی  
 تب انترنگ میں کچھ رشی مہی  
 رچ گئی خوب سگرالی سے  
 بلوے رگھویر رگھورانی سے

”ادویش یگیہ کے ہونے میں  
بھاریہ بن یگیہ ادوہورا ہے  
پھل و ایک یگیہ تبھی ہوگا  
بل و ایک یگیہ تبھی ہوگا  
پدی جیوت ہونی جاگنی کہیں  
اکھوا کرنے کو یگیہ پورن  
شبد دوسرے بیاہ کے مٹنے کلیش کے ساتھ

”دین بھاؤ سے اسی کشن۔ بولے دینا ناتھ  
راگھو نے بڑی کرپا ہوگی  
ورنہ آگیا اُلٹنگھن کا  
چھن جائے سارا راجپاٹ  
سو گندہ گرو کے چرنوں کی  
چاہے یو نہی رہ جائے یگیہ  
چاہے سورج کل کا سورج  
ہم گر ہو چاہے جو الاٹکھ  
جو الا ہو جائے سر یو جل  
تاراگن چاہیں سندھو بنیں  
میدی رستائل میں پہنچے  
اتنا دلیب ہونے پر چبھی  
اس راگھو کا اس جیون میں

پنچوں میں جس کو دیا۔ اردھ بھاگ کاٹھور  
اُس کا آسن دشو میں۔ کیسے لے گی اندھ؟  
دے ڈالا جس کو اردھ بھاگ  
وامانگ جسے بٹھلایا ہے  
اردھانگن وہی ایک اپنی  
وامانگن وہی ایک اپنی

ناری کے لیے ایک پتی ورت  
تو پریشوں کو بھی پتی ورت  
تیرا کو تیل نہیں چڑھتا  
تو پریشوں کو بھی درجبت  
اس لیے دیش یا اسٹ ہدیش  
دو دل تل کر کے رکھتے ہیں  
جب وید شاستر نے گایا ہے۔  
گرجن ہی نے بتلایا ہے  
جب دوجی بار آدیہ جن میں  
پھر سنگن کا بھارتیہ جن میں  
ہے آن ایک گھٹ جوڑے کی  
یہ شان ایک گھٹ جوڑے کی

(گانا)۔۔۔۔۔

ہر دے ایک ہے اور من ایک ہی ہے  
تو پھر پھیر کیا لگن ایک ہی ہے  
نہیں چھوڑتے ٹیک سرچا ہے جائے  
سدا شتر یوں کا چلن ایک ہی ہے  
کہا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر جو ہم نے  
دو چٹوں میں مانا وچن ایک ہی ہے  
ہر دے میں جو رکھتا ہے پر تما کی نائیں  
سجاری کا وہ پریم دھن ایک ہی ہے  
بندھے گرنقہ بندھن میں دو ایسے جیون  
کہ جن دونوں کا پران تن ایک ہی ہے  
اگر ایک ہی جانکی کا ہے دلہا  
تو اس رام کی بھی دو لہن ایک ہی ہے۔

اس پر کار جب رام کا۔۔۔۔۔  
تب من منڈل میں ہوا۔۔۔۔۔  
سب کی ممتی سے ہوا۔۔۔۔۔  
سوئے کی سیٹا بنے۔۔۔۔۔  
ہو یوں گیکھ و دھان

شُبھہ مورت میں ہندی تھ۔ چھڑا لگیہ کا کام  
 مکھ منڈپ میں مدت من۔ بیٹھے سیتا رام

بوئے ویشنم۔ ہے بھرت لال اب لاؤ دشو ورت گھوڑا  
 شوتیانک شیا م کھڑوں والا شرتی اورشا سترو دنت گھوڑا

بل میں کوشل میں شو بھاس روی گھوڑے جس سے بخت ہوں  
 جگ جی نہیں جس سے رگھو ور وشو مہر پد سے بخت ہوں

”جوا گھیا“ کہہ کر چلے۔ بھرت لال شکھ پائے  
 ورنٹ گھوڑا اسی کشن لے آئے ہر شاے

تب کیا ودھان بہت پوجن اُس گھوڑے کا رگھو رائی نے  
 ماتھے پر اُس کے پتر ایک لکھ کر باندھا رگھو رائی نے

”کوشل پتی اب سمرات ہوئے یہ پد دنیا سو یکا رکے  
 جو کوئی گھوڑا روکے وہ رن میں لڑنا سو یکا رکے

اس طرح گئیہ کا شیا م کرن جب بچ دھج کے تیار ہوا  
 تو پہلی بار کدھر جائے یہ سن گن مدھیہ و جا رہوا

کچھ رشیوں نے رگھو رائی سے رنج دیتھت ہرے کی دیتھا کہی  
 لو ناسر کے ایناؤں کی نیا لی نہ پے سب کتھا کہی

پھر دیکر زور سفارش کی پہلے یہ اشو ادھر جائے  
 سب بھار بھوم کا رہا سہا لو ناسر و دھ سے ہر جائے

سننے ہی رشی کشٹ کو۔ گھیلے راجو نین  
 بوئے سری شترو دھن سے۔ رگھو ورا یسے دین

دبھائی جو کھل رشی مینوں کو سنکٹ اور دکھ کا وائلیہ  
 اس دنیا میں وہ ہی میرا پہلا بیری کہلاتا ہے

اس اشو میدھ دوارہ اسکا سب مدھنا او شیک ہے  
 اپنے جیون میں پاپ رہت پھر بھوی کرنا او شیک ہے

اس لیے لون پور میں جا کر  
 بدی نہیں دشتا چھوڑے وہ  
 سنتے ہیں ور کے کارن سے  
 یو یہ امو لکھ شر لیجاؤ  
 یہ کسکر منتر سہت پر بھونے  
 سر راج اندر کے وجرتنیہ -  
 پھر بولے ماتھ "سبا ہو مہت  
 اپنے ان دونوں پتروں کو  
 ویادھے کو ودھ کر کے بھیا  
 نگری کو دو بھاگوس میں کر  
 "جو آگیا" کہہ سبوں کو -  
 شتروہن کو شتروہن - چلے گنیش منائے  
 گج مت سمان سو بھٹ بھٹ  
 تب کانپ اٹھے بھے بھیت ہوئے  
 آگے آگے بھاگیہ اشو  
 شتروہن مدھیہ میں رتھ برتھ  
 رتھ کے بھیترو آئیں بائیں  
 مانو بھج نہ کال کے یہ  
 سرگن یہ شو بھا دیکھ دیکھ  
 رکھو در کی جے سے وروں میں  
 اس طرح اشو کے ساتھ کٹک  
 معلوم ہوا گن سہت کال  
 لوناشر کے کرودھ سے تیر ہو گئے لال  
 اشو پکڑنے کے لیے - حکم دیا "تھکا لال"

لوناشر سے سنگرام کرو  
 تو اُس کا کام تمام کرو  
 وہ سہج نہ مارا جائے گا  
 اس سے سنہارا جائے گا -  
 شردیا شتروہن کے کریں  
 وہ جی شتروہن کے کریں  
 پر یہ پلوپ کیتو کو لیجانا  
 اُس کے پتروں سے لڑوانا  
 رشی ودھ کا بدلہ لے لینا  
 دونوں پتروں کو دے دینا -  
 ساد ریشیش جھکائے  
 جب چلا رام کی جے کر کے  
 مہادرپاپ دنیا بھر کے  
 پیچھے استوار وہی دل تھا  
 سب اور گجار وہی دل تھا  
 رلو سودن تنے سہاتے تھے  
 سنسار جتنے جاتے تھے  
 آنند بھرے اُمراتے تھے  
 اُلساہ اپور وڑھاتے تھے  
 آیا لوناشر نگری میں  
 دھایا لوناشر نگری میں  
 لال

پھر بولانچ سین سے اس پر کار لکار  
 ”ویرو لڑنے کے لیے۔ ہو جاؤ تیار  
 کیا اچھا موقع ہاتھ لگا گھر بیٹھے بھوجن آیا ہے  
 دشرتھ ست نے بارود بھجے کوٹھے پر ہاتھ بڑھایا ہے  
 اس لیے مجھے یہ کہنا ہے جنی کا مان بڑھا دینا  
 دو دھوں کی دھاریں پی ہوئی خونوں کی دھار بہا دینا“  
 اتنا سنتے ہی ہوا۔ سب کھل دل تیار  
 لڑنے کو آگے بڑھا۔ کر بھیشن جے کار  
 راون نے کنبھہ نشا بھگنی سا درجس نے پتو کو دی تھی  
 جس بدھو ست نے تپیں تیکے سری شنکر سے شکتی لی تھی  
 اُس سے رن میں بھڑ جانے کا ساہس جب کیا شتر وہن نے  
 تب رگھو ونشی کے جیوٹ کا جے کار سنایا تر بھون نے  
 ویر کیسری کی طرح۔ گرج شتر وہن لال  
 بولے اپنی سین سے۔ اس پر کار تیکال  
 گانا

”بڑھے چلو بہا درو  
 ویر اچھی نہیں کھل دل کو مٹانا ہے ہمیں  
 رکت مندی سے ان ہاتھوں کو بچانا ہے ہمیں  
 بدھ کے سندھو میں۔ دشمن کو ڈبانا ہے ہمیں  
 تخت شیطان کا تیر خاک بلانا ہے ہمیں  
 دیش پے جاتی پے دیش پے مرثو!  
 پھر پڑو دلا درو“

اتنے ہی میں آگیا۔ نشہ دل اُدٹ  
 تہی ویرتا سے بھڑا۔ گوشل کنگ پرچنڈ

خونی تیروں کی ورشا سے  
 منہ بھیر سجن اور درجن کی  
 پہنچھوی ڈوئی آکاش ہلا  
 رسیا دیروں کے پھاگن میں  
 سب اور میدنی لال ہوئی  
 اُس جگہ بڑی وکراں ہوئی  
 تیس پر بھی ٹولی ڈٹی رسی  
 وہ دن کی ہوئی ڈٹی رہی  
 آخر کھل کا بہہ گیا نیر سمان گھمنڈ  
 کھنڈ کھنڈ ہونے لگا نشچر ٹٹک اکھنڈ  
 سری یو پ کیتو کے ہاتھوں سے  
 بانٹک سب اہو کے دواہ  
 ان دونوں کے مرتے ہی بس  
 میدان چھوڑ کر بھاگ پٹے  
 تب لوناسر نے کرو دھست  
 رگھو ونش نے بس اسی سے  
 کچھ تیوری چڑھی نیر جھکے  
 اُس لوناسر سے یو دھا کا  
 جس سے درگ پے نشچر کے  
 پر پھوی اکاش پکار آٹھے  
 رن میں رہو کیت سمیت ہوا  
 دیروں کی گئی کوہ پات ہوا  
 مر گئے حوصلے کھل دل کے  
 سارے نشچر پو منڈل کے  
 شتر دھن لال پے وار کے  
 دیرو چٹ وکٹ پر ہار کے  
 ایک شبد ہوا ایک بان گیا  
 کشن بھر میں پانی پران گیا  
 رگھو ونش پتا کا پھرائی  
 جے کو شلیش جے رگھورانی

دو بھاگوں میں بانٹ کر نشچر راجیہ تمام  
 وشونگر متھرا دھرا۔ ریو سودن نے نام  
 یو پ کیتو کو کر دیا۔ وشونگر کا ناتھ  
 منتر اپتر سب اہو کو دی اُس جے کے ساتھ  
 یوں جے پا کر شتر دھن۔ چلے دوسرے دیش  
 گیکہ اشوکا وشو کو پہنچانے سندیش  
 راجاؤں کو جا بجا۔ اپنا کرتے جا میں  
 دیش دیش سمرٹ کی۔ وجے دھو جا پھر آئیں

ادھر شتر دھن کر رہے تھے سامراجہ پر سار  
 ادھر ادوہ میں رام کے ہوتے تھے دربار  
 ایک روز ادوہ میں کھا رہا ہوا  
 بیٹھے سب سامنت تھے۔ میتھا یوگیہ ستھان  
 گرجن منڈل درج منی منڈل شو بھت رگھو ور کے دائیں تھا  
 سگر یو بھیشن آدمی سہت منتری رعیت دل بائیں تھا  
 پیچھے کی اور بھرت بھیا پر بھوجی پر چنور ڈلاتے تھے  
 چرنوں میں بیٹھے ہوا دیر پدم دبا تے جاتے تھے  
 اسی تھے اُس سبھائیں۔ لکشٹھن ہننے آئے  
 بولے "ایک سموا دھے۔ سُنئے رگھو کل رائے  
 دو سادھو لکے بالکے سندر شو بھا دھام  
 کھڑے ہوئے ہیں دوا رہے۔ نوکش جنکے نام  
 دونوں دونوں بناؤں پر کچھ عجیب ڈھنگ سے گاتے ہیں  
 ساہتہ اور سنگیت سہت سیتا کا چرت سناتے ہیں  
 اس شبھہ اور سر برائن کا بھی آنا سو لکار کیا جائے  
 ید دی ہمارا ج کی آگیا ہو حاضر دربار کیا جائے"  
 یہ سنگر کچھ سوچنے لگے ادھر بھگوان  
 ادھر لکھن کرنے لگے۔ لڑکوں کا گن گان  
 بولے: "دونوں ہی سندر ہیں مکھڑوں پر تیجج براج رہا  
 دونوں کا ایک سروپ دیکھ روی ششی کا منڈل لاج رہا  
 نہ بھے ہیں اور نہ بھائی نر یو بھی اور نشیل مٹھن  
 کوئل ہوئے پر بھی رکھتے کیہریوں کا ساہل دونوں  
 رتنوں کا رنگ و مکتا پی میلی مٹیالی صورت میں  
 ہے ہمیش فقیرانہ لیکن شاہانہ پن ہے طبیعت میں



چیتوں سے کٹری پن کے بھی  
کٹ پے لنگی لٹ کے نیچے  
نگری میں ان کے گائے سے  
جو ہوا کبھی نیچے کو تھی  
پچھلی گھٹنا پر جن منڈل  
سمن کی نئی سمری پر  
اس لیے ورت یہ ہوتا ہے  
اوتیرن ہوئے ہیں دیو ورت  
کچھ ڈھنگ سمجھ میں آتے ہیں  
نرکش کے چنہ دکھاتے ہیں  
سیتا پر شر دھاڑھتی ہے  
وہ اب اوپر کو چڑھتی ہے  
اب پشچا تاپ کر رہا ہے  
ماتا کا جاپ کر رہا ہے  
جس دوہے ان کے بولو میں  
مالو ان تپسی چولوں میں

من مانک مکتا رت روی ششی لیے بخور  
تبھی رحیتائے رحیا شاید ان کا جور

بھسی سے بھرے ہوئے مکھڑے  
مایا کے پردے کے اندر  
اُپا میں ایک دوسرے کی  
سہسان بھی بدی کھوجے تو  
چھوٹی چھوٹی ویناؤں  
جس طرح سرتیاں تینوں کی  
بندھتا ہے تاربان کا جب  
ان سات سُرڈوں کا ایک گرام  
اس لیے دوبارہ دنتی ہے  
ایسے سورگیہ گان دوارہ  
بھاوک من کو چیمے جاتے ہیں  
دو الشور انشن دکھاتے ہیں  
بس ایک دوسرا آئے گھا  
انسا ان کو ہی پائے گا  
انگلیاں اس طرح جاتی ہیں  
ان ہد کے پد پڑھاتی ہیں  
تب راگ کھڑا ہو جاتا ہے  
بس چودہ بھون جگاتا ہے  
بلوانا ان کا سوی کرت ہو  
یہ راج سجھا بھی جاگرت ہو

”بلواؤ“ اس طرح کا ہوا راج سنکیت  
تت کشن دونوں آگئے دینا داد یہ سمیت  
جھپک اُٹھی ساری سجھا دیجئے جب وہ روپ  
مانوں پرانہ کال کی پھوٹ اٹھی ہو دھوپ

راجہ کو اپنا پوجیہ سمجھ دو نوں ہی شیش نولے میں  
تب لکشن سکھ سنوں بے سنکھ ان کو بٹھلاتے ہیں  
پر حقوی پر بھیجے سے بیٹھے پہلے ہر دل میں بٹھ گئے  
اتے ہی وہ درجہ پایا آنکھوں کے تل میں بہتھ گئے  
میر بھونے پوچھا کون ہو؟ بولے ”منج شریہ“  
آگے آنکھ بتائے گی۔ ذات اسیر فقیر

جب آنکھیں دیکھ رہی ہیں یہ دو بال تپسوی رستہ ہیں  
تو کون ہو؟ یہ تینوں اکثر کچھ دیر تھ اور کچھ ادبھت ہیں  
یہ سنکر کچھ ہنکر رکھو در بولے ”میری یہ منشاء ہے“  
تم کس کے سندر مالک ہو کیا نام تمہارے پتو کا ہے؟  
اتر یہ ملا ”سبوں کا جو پالن اور پوشن والا ہے“  
ہم بھی اُسکے ہی ہیں جگ میں جو سب جگ کا رکھو لا ہے  
پر بھو بھر مسکائے اور پوچھا ”تم لال ہو کس کی گودی کے؟“  
کچھ اچھل کے بچے تب بولے ”ہم بیٹے ہیں بند یوی کے“  
دکشن کے چیلے ہو؟ یہ سنکر ایک جوش اٹھا ان شیشیوں میں  
”گر دیو ہمارے والیک“ یہ کہا کر ارے شبدوں میں  
پھر کہا کہ ”راج سبھا جیسا ہم رمتے سادھو بالکے ہیں  
اس کے موج میں ہے طبیعت کچھ سننا ہو تو سنئے“ گتا  
ہم سیتا چرت سنا تے ہیں اس پر ہی دھیان دیجئے گا۔

یہ کہہ چھڑے ترت۔ ویناؤں کے تار  
مست ہو گیا ایک ہی گت پر سب دربار  
میٹر مڑکیاں گٹ کری تان الاپ ملاپ  
پرکٹ ہوا ساکثات سب۔ مانو کلا کلاپ

سری گنپت کا دھیان کر۔ پر بھوکو اُرن میں لائے  
 لگے بٹھانے بالکے۔ اس پر کار سرتشائے  
 وہ آریہ جگت میں ورت ہے۔ متھلا نامک دلش  
 سوامی جس کے ہیں جنک۔ جگ دکھات بھوش  
 راج نیت کے ساتھ میں۔ بہتم گیان کی کھان  
 ملتے ہیں جگ میں نہیں۔ ایسے نہرت صان  
 رکھا کرتے دھیہ میں۔ دیہی سے جو نہرہ  
 اُن کو ہی اس جگت میں کہتے لوگ ودیہ  
 بڑ گیا اچانک ایک سے بھاری اکال رجدھانی میں  
 تب تل لے کر وہ ہی ودیہ آئے تھے سویم کانی میں  
 اس سے ایک گھٹ کے کارن نرب کا ہل کر سے چھوٹ گیا  
 سری جگت جیا اوتیرن ہوئی بھرم کا بھنڈا سب چھوٹ گیا  
 جس کی بھر کئی ماتر میں۔ لے ہوتا سنسار  
 وہی شکتی ہو بالکا۔ کرنی چرت اپار  
 کیا لیلہ ہے جو تر بھون کو لاکھوں لیلہ دکھلاتی ہے  
 وہ ہی متھلیشور کی ہو کر متھلا میں پالی جاتی ہے  
 لیلہ کے پردے میں جوں ہی لیلہ اس کے کام ہوئے  
 تب سیا جانکی دید یہی سیتا دک اس کے نام ہوئے  
 نتیہ یرتی اب تو وہی سیا۔ دیوی پوجن کو جاتی تھیں  
 پتی دھرم اورہ گرہ کی شکشا ماتا کے دوارہ پالی تھیں  
 پورن شکتی نے ایک دن۔ پر جے دیا پر چنڈ  
 اُٹھا لیا بس کیل میں بشنکر کا کووند  
 تب خوش ہو کر متھلیشور نے اس طرح پر تکیا کر ڈالی  
 اب اسے وواہیکا وہ ہی جو ہو اس سے بھی بل شالی

پتیری نے جسے اٹھایا ہے وہ ہی سیتا کے ساتھ ساتھ  
 اُس دن سے ہی جگ کے لوہا ٹوٹنا کہاں؟ پر تھوڑی پر سے  
 تھک گئے سو پور کے رن میں تب و شو امتر گورو جی کا  
 رگھندن رام چند راجی نے ایدہ ہی سے اپنی نہیں۔

گرہ لکشمی ہو اودھیں یہیں سیا سکھ پائے  
 پتی سیوا ایشور سدرش کرتی تھیں جیت لائے

برکال چکر سے انھیں دنوں کئی کئی دوارہ رگھو ور کو  
 اس سماچار نے سیتا کی تب اُس ستونتی لے اپنے  
 جب تن من ان دھن جن جون تو اس اردھانگن کا شہیر  
 یہ شہ ہے ہو سکتی ہی نہیں دیکھی ہے کہیں کسی نے بھی  
 سمپورن سکھوں کا ہر اس ہوا چودہ برسوں بنو اس ہوا  
 چھائی پہ بجر پر بار گیا من میں اس طرح جو چار گیا  
 جو گی بن بن بن دھلے گا کیا نخلوں میں رہ پائے گا؟  
 پانی سے لہر جدا جگ میں لو چہ سے نظر جدا جگ میں؟

آئیں رگھو ور کے نکٹ اور نوا یا ماتھ

کچھ لجا کچھ ضد سے بولیں جیو ماتھ

کیکئی ماں کی اگیا کا جب آدھاتن بن جائیگا  
 اس لیے جسے ناھتا نہ سے پنچوں میں جس کا ہاتھ لگا  
 کیسے پالن ہو پائے گا آدھاکھر یہ رہ جائے گا  
 سنگ اُسے ناھتے چلے گا بس اُسے ساتھ لے چلے گا

رگھو ور بولے یہ کتھن - ہے سب طرح اُدار  
 پر لے چلنے میں تمہیں - ہے ایک بڑا وچار  
 سیتے تم سی گرہ لکشمی کو جو گنی بنا ناٹھیک نہیں  
 کو ملا کمسنی ابلا کو بن بن بھٹکا ناٹھیک نہیں  
 بن میں رہتے ہیں باگھ دیال نشچر اور بنچر رہتے ہیں  
 کمنکر پتھر پور ت پتھر ہے سنکٹ پگ پگ پر رہتے ہیں  
 سیانین میں نیر بھسہ - ذرا دیر رہ مون

بولیں داسی کے لیے - ابلا کمت کون؟  
 جو پتی پگ کی سیو کنی ہے وہ ابلا سبلا سے بڑھ کر  
 جو ساتھ ہے اپنے سوامی کے وہ دکھیا دکھیا سے بڑھ کر  
 جیسی حالت پتی کی ہوگی ویسی ہی پتینی کی ہوگی  
 پتی یدی بن دیو بنے بن میں تو پتینی بن دیوی ہوگی  
 سوامی یدی کشتی ست میں تو داسی کشتی اتی بالا ہے  
 مہاراج کملوں کو بیج روپ تو سیتا ال کو جو الا ہے

سری کیکنی مات نے - اُچت ہی کیا کاج

ہونا ہی چاہیے تھا - بھرت لال کو راج

جو بنچر ادک کے بھے سے بنچ پتینی تک کو تجتے ہیں  
 اس بڑی ایدو دھیا کی رکشا وہ کس پر کار کر سکتے ہیں؟  
 داسی آگیا کے کارن سے کوشل پور میں رہ سکتی ہے  
 پر یہ واشواس نہیں شواسا درہی آر میں رہ سکتی ہے  
 اُویا بن پوجن تیر بھٹاٹن آرا دھن ہے بھرتا تمہیں  
 بنچ نیا کے پتوار تمہیں اس پار تمہیں اس پار تمہیں

جھڑی السوؤں کی بندھی - بس اس کے اُرنٹ

اچھا تو تم بھی چلو - بولے سیتا کانت

لکھن لال آئے تبھی۔ سن کر یہ سمواو  
یہ بھی ہمارا ہی ہوئے۔ کچھ دواو کے بعد  
تپسی بنکر بن چلے۔ لکھن جاکلی رام  
پہلی نش سب نے کیا تمسات و شرام  
آگے چل کر کیوٹ دواوہ جب تینوں گنگا پار ہوئے  
تب اترائی کے دینے میں رگھنندن کچھ لاچار ہوئے  
اُس سے پران پتی کی لجا سیتا نے ترت نوارن کی  
اپنی من مندری دیکر کے کر ڈالی بالم کے من کی

کتی ہیں سنساریں۔ ایسی بُدھی اُدار؟  
نخ من سے جو جان لیں۔ پتی کے من کا سار  
بنا کہے پھر سوامی کے۔ کر ڈالیں یہ کاج  
جس میں پتی سنتشٹ ہو۔ اور نہ جائے لاج  
وہی انکو بھی جب لگے۔ دیے کوئل رائے  
چرنوں کو چھو کر کہا۔ کیوٹ نے سکھ پائے  
کتے ہی ست سادھوؤں کو سیک نے پار لگا یا ہے  
سب نے ہی گیان و ویب دیا دی نہیں کسی نے مایا ہے  
اب تم سے بھی ہے پسی ور وہی اترالی ہے لیٹا  
میں نے گنگا کے پار کیا تم بہو کے پار لگا دینا

اس پر کار رہتے رہے۔ بن میں سیانواس  
چتر کوٹ میں کچھ دنوں۔ جم کر کیا نواس  
وہیں بھرت ہمارا ج سے۔ بھٹے ویا ندھان  
وسٹ جیتا کاہرا۔ وہیں سکل ابھیمان  
پھر آگے کو اتری سے مل جب پہنچ وٹی اپنائی تھی  
راون کی بھگنی شورپ نکھا تب وہیں اچانک آئی تھی

اس کے خبر یہ کس کو تھی؟  
 لکشمین دوارا اُس ناری کے  
 پر یہاں مصلحت تو یہ تھی  
 پاپوں سے ونجیت نہ کھنے کو  
 راگھو یہ کر دکھلائیں گے  
 ہاسکا کان کٹو امین گے  
 دسٹا کو دندہ دلانا تھا  
 بد شکل اُسے کر دانا تھا  
 کھردوشن آدک لڑے۔ اگر وودھ پرکار

تہ وہ راکششی شوپ کھا  
 سب دیکھا سنا ڈالی انی  
 بل بُدھی گکیان اور مان سبھی  
 تاپس کا دیش بنسا ڈالا  
 اس ہرن سے دس کندھرنے  
 تب آدشکئی نے بھی اپنا  
 جب پچانا سیتا ماں کو  
 محلوں کا اٹھا ہی نہ بھاو  
 لنکا میں رہ کہ بھی سیتا  
 رہتا ہے کسل پیر جیسے  
 دوڑی اور پہنچی راون پر  
 دوشا رون کر لکشمین پر  
 دس مکھ نے شس سمورن کیا  
 چوری سے سیتا ہرن کیا  
 جب اپنا نام سنایا تھا  
 جیو ترے روپ دکھایا تھا  
 تب سرنا کہ لنکا لایا  
 بن میں اشوک کے ٹھہرایا  
 تھیں پت ورت میں بھرو سیتا  
 جل میں بھی جل سے دور ندا

سیا ہرن سے رام کو ہوا۔ ادھر سنتاپ  
 ورمی پر شوں کی طرح بن میں کیا دلاپ  
 تد پر انت سگر لو سے۔ بڑھا میتری بھاؤ  
 وہیں بالی کو مار کر اسے بنایا راؤ

راجا بنے ہی وہ کمی پتی  
 مایا کے پتی کو بھول گئی  
 تب کوشل پتی نے پریت مہت  
 سری سیتا جی کی کنوج ہیتو  
 راجو نما ورمی میں مست ہوا  
 مایا کا پورا بھگت ہوا  
 کر تو یہ تمہرن کرایا تھا  
 کپی دل چہوا اور پٹھایا تھا

جس سے اٹھوک والگا میں      پر ن ویر یوں سُست پہنچے تھے  
تب سستی سادھوی سیٹا کے      آج رن اُنھوں نے دیکھے تھے  
اس سے اُنھوں نے دیکھا تھا      جب راون بوجھ دے رہا تھا  
تب بدلہ میں ستونتی سے      ٹیکھی دھکار لے رہا تھا  
راون جب کہہ رہا تھا۔ سُنو سیادھو دھیان

مجھ سا کوئی دوسرا۔ اور نہ بل بدھی وان  
میں ہی ایک ایسا راجا ہوں      جس کی سونے کی لٹکا نے  
میں ہی ایک ایسا یو دھا ہوں      جس کا دنیا میں ڈنکا ہے  
مایا پتی بھی جس کے ڈر سے      مایا پٹ میں چھپ بیٹھا ہے  
ویدی ہی وہ ہی دشکندھر      پتیری پر یہ درستی چاہتا ہے  
سیتا تب کہہ رہی تھیں۔ ارے دست ہون

سویم پر شنسا سے بھلا۔ ویر بنا ہے کون؟  
میں وہ ہوں جس نے ایک سے      شکر کا دھنش اٹھایا تھا  
تو وہ ہے جس نے اس دھنوکو      چھوٹے میں بھی بچے کھا یا تھا  
میں اُس کی ہوں جس نے شب کا      دھنوکو ڈکڑے کر ڈالا ہے  
تو وہ ہے جس نے چوری سے      پر ناری کو ہر ڈالا ہے

سہن نہیں دس وول سے ہوئے جھبی یہ وین  
کھڑگ کھینچ لی بس بھی۔ لال کر لیے نین  
بولا۔ اب پھر منہ زوری کی      تو جن۔ اسی گہہ جا نیگی  
اس تیز کھڑگ کی دھارا میں      ترن کے سمان بہہ جا نیگی  
یدی میری ہو جائے گی تو      اس جگ میں تو جگ ہوگی  
انیتھا زبان کے ساتھ ساتھ      یہ گردن ابھی الگ ہوگی

کھا گرج کر سیانے۔ چپ ہو پا پی تیج  
سندھو سرودا سندھو ہے۔ کیچ سدا ہے کیچ



تو بیسیں کر سے بھی اپنے  
 یدری کھڑگ تول کر آئے گا  
 تو بھی ستی سیتا کے  
 سچن کو ڈکا نہ پائے گا  
 بونج پوسیتہ کا ہو کہہ تو  
 کیوں کل کا نام ڈباتا ہے؟  
 اپنی یہ لال لال آنکھیں  
 ایک اہلا کو دکھلاتا ہے؟  
 پائے براہمن جاتی میں تو  
 ہو گیا نکلنک!  
 چاندالوں کی چیشا کرتا ہے نشنک

وید دھوئی والی والی سے  
 اب شبد نکالے جاتے ہیں  
 رہتے تھے ہمیں یگیہ شروبا  
 وہ ہاتھ کھڑگ چمکاتے ہیں  
 شبھہ کر موں بانٹا اور گر  
 دشکر موں کے پھیرے میں ہے  
 ہا براہمن کل کے سرشین تیج  
 تو کھوا کس اندھیرے میں ہے؟  
 اب بھی کچھ بگڑا نہیں۔ چھوڑ بدھی کا پاپ  
 پیر بھوکے آگے ہر دے سے کر لے پشچاتا پ

اپنے کو بنا پنیہ شانی  
 سیتا کو پر بھوکے اپن کر  
 اب تک کی اپنی بدیوں کا  
 نیکی کے جل سے ترپن کر  
 ایتھا چٹائے دیتی ہوں  
 یہ کھڑگیں تجھے تار نیگی  
 مکھیاں تلک تیرے شب کو  
 بھن بھن کر کے دھکا رہیگی  
 وہی ہوا جوشکتی نے۔ دیا تھا اس کو شاپ  
 لے بیٹھا بس انت میں۔ اسے اسیکا پاپ

اس کے گواہ ہیں پون ستے  
 خود پون بھی اس کی ساکشی ہے  
 درحیان میں پر بھوئی اور بھکے  
 بس گھٹی یہ گھٹنا ساری ہے  
 اس لیل کا کچھ کال بعد  
 اس طرح پورن سمورن ہوا  
 کوشلا دھیش کے ہاتھوں سے  
 انکا دھیشور کا مرن ہوا

ستی سداست پر رہی۔ کیا ستیہ پد پر اپت  
 جس نے اسکو دکھ دیا۔ وہ ہو گیا سماپت

اتنے پر بھی رام کو۔ ہوا نہ اُن کا گیان

آئیں جب وہ سامنے۔ کر ڈالا ایمان

بانر منڈل سے بھرا ہوا  
لاکھوں جیون کے شلکھ میں  
وانانگ پتھر دیانہیں آسن  
تب لکشن کو کچھ آسپ دی  
دلوپر کچھ پرچے دینا ہے  
تم آپکار ہی کئے بھراتا ہو  
آگیا کے ہوتے ہوتے ہی  
نبھہ چمن والی لپٹوں سے  
تب بولیں سیا۔ سوامی کوچ  
ان آنکھوں نے پدی انھیں چھوڑ  
جاگرتی تو کیا سپنے میں بھی  
تو ماں جو الے۔ میرا یہ تن  
یدی جچی پت ورتا ہوں تو  
سیتا کو اپنے ساتھ ساتھ  
یہ کہہ جیون کو د میں پاؤں  
اُس ست کا پرچے دینے کو  
پاؤں کی لپٹوں کے بھیر  
نچر دھیرے دھیرے وہی روپ

رن کی جے کا دربار تھا وہ  
ست پرچے کا دربار تھا وہ  
اُس سہری کو جب سہری لکھ پتی  
اُس ستونتی کی ست مٹی نے  
اس لیے اگنی تیار کرو  
بھائی پر کچھ آپکار کرو  
اُس جگہ اگنی اُپتہ ہوئی  
وہ ست پادک سمپتہ ہوئی  
کلپنہ اور یدی آئی ہو  
دوچے پر درستی اٹھائی ہو  
یدی پر بھجو کی یاد نہ رہی ہو  
بس ابھی راکھ کی ڈھیری ہو  
اکر کے ماتو گواہی دو  
لاکر کے ماتو گواہی دو  
توں نبھہ منڈل بھی دل اٹھا  
خود اگنی لوک بھی مچل اٹھا  
ایک شکتی روپ آتپنہ ہوا  
سیتا سمپت سمپنہ ہوا

ارین کر ان کو کہا۔ تیا گو گھرنٹ وچپار

نشلکننی ہے سستی۔ کر د اسے سو یکار

بھرم بھید و ناشت ماما کا  
تب سیتا پتی کے بائیں انگ  
جب جو الا روپ ولین ہوا  
سیتا سروپ اسین ہوا

پر تھوی تل نبھہ سنڈل سارا ستون کی جے بول اٹھا  
 ذرہ ذرہ پستہ پستہ ماں مبانکی کی جے بول اٹھا  
 وجے مہت جبا اودھ میں پہنچے رگھو کل راج  
 گرو ششٹھ دواہ ملا۔ اودھ پوری کا تاج  
 کہنا یہ ہے جس کے ست پر سری پون تنے کی ساکشی تھی  
 جس کے نرمل آجروں کی دی اگنی نے سویم گواہی تھی  
 راجا ہو کر اس رگھو در نے اس کو ہی بن بھجوا یا ہے  
 بانگک اوتھا میں اس کی یہ نیائی پن دکھلایا ہے  
 جن سے ایسا یوگیتا پورن ہوا ہے کام  
 اسی اودھ میں ہوئے ہیں دے رگھو ونشی رام  
 نام سنا ہے آپ کا بھی بس ہم نے رام  
 آپ ہی ہیں یہی رام وہ تو لیجئے پرنام،  
 یہ کسر دنیا میں اپنی کر بند تھے دونوں گایک  
 ”اتی الم“ سنا کر چلنے کو تیار ہوئے دونوں گایک  
 گیلی اور بھی آنکھوں سے جب دیکھ رہے تھے سبھی انھیں  
 تب گدگد سو رہے پر بول بولے ”ٹھہر اور رو کو ابھی نہیں“  
 سادھو بالکوں نے کہا۔ بس اب رہتے مون  
 آتے جاتے میگھ کو۔ روک سکا ہے کون؟  
 ہم رہتے ہوئے تپسوی ہیں زیادہ نہ کہیں بھراتے ہیں  
 جب تک جی چاہا جے رہے اب دل آچٹا تو جاتے ہیں  
 ٹھہرانے اور رکنے کے الفاظ انھیں پر بختے ہیں  
 پیشہ ور جو کہ گوتے ہیں نر پر جو ہنر نیچتے ہیں،

روکے سے رکتی نہیں۔ جیون گنگا کی دھار  
تیروں ہی تنکشن چل دیے۔ دونوں سادھو کمار  
چتر لکھا سارہ گیا۔ وہ سارا دربار  
شنی سبھوں نے دوار پر۔ پھر ایسی جھنکار

## گانا

رگھو کل کی شکتی تمہیں تو ہو۔ ہے سیتے شکتی پر نام تمہیں  
ساکشات سرتی سمرتی تمہیں تو ہو ہے سیتے شکتی پر نام تمہیں  
اس پر بھول کی ہریالی۔ اُس نہ منڈل کی اجیالی  
دونوں کی پر کرتی تمہیں تو ہو۔ ہے سیتے شکتی پر نام تمہیں  
تینیں دنیا جس دسٹی میں ہیں۔ چودھوں بھون جس بھرنی میں ہیں  
وہ مورتی وہ سوتی تمہیں تو ہو۔ ہے سیتے شکتی پر نام تمہیں  
ست کا جس میں بھنڈا رسا۔ جے کا جس میں آگار رسا  
وہ دسرتی دیتی تمہیں تو ہو۔ ہے سیتے شکتی پر نام تمہیں  
سب بھاتی تمہیں سکھ کرنی ہو۔ موہن کی جیون جننی ہو  
متی گتی اور سمتی تمہیں تو ہو ہے سیتے شکتی پر نام تمہیں

# مہاتما گاندھی

( اردو حروف میں )

مصنفہ جناب "قمر" صاحب جلال آبادی

حضرت "قمر" جلال آبادی کا نام اردو شاعری کی دنیا میں دور دور تک مشہور ہو چکا ہے۔ ان کے کلام میں خوب چمک اور کسک رہتی ہے۔

مہاتما گاندھی کی پاک اور ہر دل عزیز زندگی کے حالات کو اردو نظم میں سلسلہ وار لکھ کر "قمر" صاحب نے اوپر دیے گئے عنوان سے ایک کتاب کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جن اشخاص نے "قمر" صاحب کے گانے فلموں میں سنے ہیں وہ آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں "قمر" صاحب کی قلم کیا چیز ہے۔

اس کتاب کی صرف تھوڑی کاپیاں آئی ہیں۔ زیادہ مل ہی نہیں سکیں۔ ہمارے یہاں سے بھی یہ کتابیں ہاتھوں ہاتھ نکل رہی ہیں۔

لہذا آرڈر جلد ہی مرحمت فرمائیے۔ قیمت ایک روپیہ چھپس ہے جسے پیش خدمت ہے۔

پتہ :-

سری رادھے شyam پستکالیہ بریلی

# نقلی کتابوں سے بچنے

ہماری روائت اور ہمارے نانکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر یہ کاشت کر دی ہیں۔ نقلیوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ یہ نقلی کتابیں سر میں بکسیر کو دے جاتی ہیں۔ جنہیں بکسیر اور یا سر یا سر میں بیکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کارگر ایک کو دھوکا دیا جاتا ہے کہ اب جب ایسی کتاب کو گھر لے کر جاتا ہے تو چھپاتا ہے کہ اب ایک کو اسی دھوکہ بازی سے بچنے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر پرنٹ جی کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکا نہ کھائیں گے۔

## دھیان ہے

جن کتابوں پر رادھ شیان، یا رادھ شیان، یا رادھ شیان، یا رادھ شیان چھپا رہا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر پرنٹ جی یہ دستخط ہیں۔ انہیں پہچان لیجئے

Radha Shyam

نیشا کشیش  
مینچر شری رادھ شیان پتھالیہ پریلی

# لوکش کی دیرینا

اُترام چرت نمبر



— (سمیادک) —

نیپال گورنمنٹ سے کتھا و احسن پی کا خطاب پائے ہوئے  
 کیرٹن کلاندھی - کا دیہ کلچرل سٹیشن شری ہری کتھا و اشارہ کوئی تان  
 ۱۹۸۸ء

پرکاشک شری راوے شیام پستکالیہ بریلی

شری رام کتھا  
پچھلا بھاگ  
اتر رام چرت  
تیسرا کھنڈ

|                          |                    |                      |
|--------------------------|--------------------|----------------------|
| پیشک<br>پندت پندت<br>پری | کوش<br>کی<br>ویرما | سیپک<br>کشتیا<br>پری |
|--------------------------|--------------------|----------------------|

قیمت ۴۴ نئے پیسے  
پرکاشک

شری رادھ شیا پستکالیہ بریلی

۱۹۶۲ء



پرتر رام زنان پیاہل  
شری رادھیشام پیرس پیری  
پاپیوں بار ایک ہزار

۱۹۶۲ء

# وکتویہ

واچک ورنند!

موہن بھتیجا کی تیسری پستک بھی بانٹے۔  
 شیکم ہی رہے اس کتھا بھاگ کی چوٹھی اور اٹم پستک  
 ”ستوتی سیتا کی وجے“ بھی  
 لکھ کر آپ کی سیوا میں رکھنے والے ہیں۔

جس پرکار اُن کی پہلی پستک ”سیتا بھواس“  
 اور دوسری پستک ”رام اشومیدھ“ کو اپنا کر  
 آپ نے اُدارتا دکھلائی ہے۔ اسی پرکار اسے بھی اپنا کر  
 اُدارتا دکھائیے اور اُن کے اتساہ کو بڑھائیے۔

سچل پجاری کا بھی ہے شوڈش پجار  
 ایشٹ دیوتا جب کریں بہت آسویکار

رادھ شیم

رادھاشٹھی  
 ۱۹۹۲



جھنوا کو گرمیں لے کر سرکار اب نہ آنا  
 پر تھوی کو لال کرنے زہار اب نہ آنا  
 دیش بجال کے مرے سنسار کو ملا کیا؟  
 نشور شریر و دھ نے کرتار اب نہ آنا  
 دھرنی او دھ پوری کی۔ کھتی ہے آج رو کر  
 اُجڑے ہوئے محل میں۔ اس بار اب نہ آنا  
 آئے پرکاش کرنے۔ پر سا تھلے گئے وہ  
 ایسی جھلک دکھانے بیکار اب نہ آنا  
 آنا تو سرو دا کو رہنا یہاں لے موہن  
 ورنہ بدل بدل کر آکار اب نہ آنا

۱۰۴



جگ جٹی شتر و جن نے لیے شتر و سب جیت  
گوئیخ اٹھا برھمانڈ میں۔ رام وجے کا گیت  
اس پرکار سنسار سے۔ پٹا پاپ کا بھار  
بال وجے کا رہ گیا۔ باقی آپ سنسار

لیلا سنے کی پچھا ہی سے  
ارٹھات یکہ والا گھوڑا  
بن دیوی کے بل ویرو سے  
ساتھ ہی شیش پر گھول کا  
سوچا۔ اس کا واس جاننا  
اپنا، گرو کا بن دیوی کا  
اس لیے آجت سے نچ بل کی  
گھیل ہی گھیل میں گھول کو  
یہی سوچکر آتش کو  
بنیسا دھاری کروں نے۔ دھنوا لیا سنبھال  
ان بن ویدی ہر دیوی میں اب  
الساہ پے ویر بالکوں کے

یہ لیسلا ہوئی پتو بن میں  
آپنی شانتی پخت میں  
جب گھوڑا سجا ہوا دیکھا  
بل پورش لکھا ہوا دیکھا  
ویر تو جانے والا ہے  
اپنا نکرانے والا ہے  
خود پر تھم پرکیشا لے لیں ہم  
دن کا آتش شروے دیں ہم  
یکڑ لسا تیت کال  
دھنوا لیا سنبھال  
برھمانڈ وجے کا ساہس تھا  
نیو چھا ور سوئم ویرس تھا

بٹ کشر سے پیچھے ہوئے بال اس سے وہاں کے بال ہوئے  
 لالوں کے لاج بھرے لوجن روی کے منڈل ہم لال ہوئے  
 ٹنکور وھنش کے ہوتے ہی ترکش کے تیر کوٹک اُٹھے  
 بھڑکا وہ آشو رام دل کا دل کے دل چلے دھڑک اُٹھے  
 رگھوور کی جے کے اتر میں گروور کی جے گوجی بن میں  
 دیروں کے ششروں سے پہلے بچوں کے تیر چلے رن میں

آولو کی جب اس طرح بن میں رن کی بات  
 آگے بڑھ کر آگے سوئم شتر دھن بھرات  
 دیکھا رو منی بالے۔ بچو اں بلوان  
 کھڑے ایک ترو کے تلے۔ تانے تیر کمان

سنکٹ یگیہ کا گھوڑا بھی بندھ رہا پیڑ کی جڑ سے تھا  
 رکھشا کے ہت اس ٹھوٹے کی وہ جوڑا کھڑا اکڑ سے تھا  
 تب کہا شتر دھن نے ہنس کر "نادانوں یہ کیا کرتے ہو؟  
 ہو ابھی ملک ادھ کھلے شپ کیوں جھونک میں کر مارتے ہو؟  
 کوئل کہینہ کسل ہو کر رہت سے آنکھ ملاتے ہو  
 تنکے کی طرح تیر اپنے رگھوور کے لیے دکھاتے ہو  
 چھپ جاؤ ماں کی گودی میں رن میں کیا کام تمھارا ہے؟  
 اس جگہ نہ دھار دو دھکی تی یاں تو کھانڈے کی دھار ہے  
 جس نے کھر دوشن تر شراوکی چودہ سپہر کھل لائے ہیں  
 دشن کندھر بالی، درادھ دشن بے گنتی ویر سنگھارے ہیں  
 جس کو سارے جگ کے واسی اپنا سر تاج مانتے ہیں  
 اس راجپندر کی سینا سے بچے سنگرام ٹھانٹتے ہیں

کو بولے "وردی دلی اور نہ گائیں آپ  
 رام اور کھوونش کا ہے جب ودت پر تاپ

گمشد بھیا، وہی رام ہیں یہ سب خوش ہیں جن کے شاس ہیں  
جن کی سا دھوی پتئی ستیا ماری بھرتی ہیں بن بن میں  
جن کے رو سو دن بھائی نے رگھو کل کا مان بڑھایا ہے  
کو بر پر کبری داسی کے اپنا پور کھ دکھلایا ہے

واکیہ وینگ نے کر دیا۔ شو بانوں کا کام

ویتھت ہو گئے شتر دھن۔ چھٹ روپا سنگرام

چھن بھریں ہونے لگی۔ تیروں کی بو چھار

بھ پر تھوی مکھیت ہوئے۔ دیا پی مارا مار

اگنت ویروں نے لیا۔ جب بچوں کو گھیر

تب۔ نوئے نو میں کیا۔ کچھ ایسا بھہر

’رام رام‘ کہتا ہوا۔ چلا رام دل بھگ

رو سو دن اس بات سے۔ ہوئے اور بھی آگ

سوجا جگ و جیئی سینا کا اس طرح بھاگنا تھا ہے

بچوں سے رگھو کل کا دبنا سچ کلنگ کا ٹیکا ہے

پر بچے یہ بچے کیا ہیں بے جوڑ دلیر جہاں کے ہیں

شاید برہمانے برہم بار سر جے یہ بچے بانگے ہیں

کہا پر کٹ تئیں کین سے کھلا رہے کیوں کھیل؟

سمے ویرتھ جا رہا ہے۔ اچھی نہیں جھمیل

مانا گو دوج اور بچوں پر ہتھیار نہ ویرا اٹھاتے ہیں

کارن۔ زیادہ تر برہمنوں نزل ہی پاتے جاتے ہیں

پر یہاں نہیں وہ شنگا ہے یہ تو خود سر پر پڑھتے ہیں

چھپتے بھی ہسا دے جاتے جب تن کے اوپر پڑھتے ہیں

اسی لیے سب ہر دے کا۔ سننے کر دو دود

مدوالے بالکوں کا۔ مدکر ڈالو چور

# گانا

.....  
 دل میں اپنے شنکا نہ لاؤ  
 راج کے کالج کو بھول نہ جاؤ  
 مذ شو نرٹ کا چاہے بہہ جائے  
 پیچھے نہ ہٹو . باندھ لو  
 دیکھنا ویرو . وجے آن نہ جانے پائے  
 رام لکھو نش کا ابھان نہ جانے پائے  
 کل تلک، تم نے وجے پراپت کی ہر گرجی میں  
 آج اس بن میں بھی وہ شان نہ جانے پائے  
 پکڑو، جکڑو . ویرنہ لگاؤ ... دھاؤ

~ ~ ~ ~ ~

|                                        |                                        |
|----------------------------------------|----------------------------------------|
| کشی بولے : کایر کھی ہوئے نہیں بلوان    | کشی بولے : کایر کھی ہوئے نہیں بلوان    |
| جھگڑ کیا دکھلائیں گے . رن میں اپنی شان | جھگڑ کیا دکھلائیں گے . رن میں اپنی شان |
| اس واک چترتاے صاحب                     | اس واک چترتاے صاحب                     |
| منہ زوری کا بدلہ یہ ہے                 | منہ زوری کا بدلہ یہ ہے                 |
| وجی سینا کابل ساہس                     | وجی سینا کابل ساہس                     |
| ان مٹھوں میں کتنا گھی ہے               | ان مٹھوں میں کتنا گھی ہے               |
| بالوں کی ویشاکے آگے                    | بالوں کی ویشاکے آگے                    |
| بچہ منڈل جیسے ڈبل ڈول                  | بچہ منڈل جیسے ڈبل ڈول                  |
| ٹنکور دھنش گھن کی منکر                 | ٹنکور دھنش گھن کی منکر                 |
| یو دھاپن کی سوکھی مٹی                  | یو دھاپن کی سوکھی مٹی                  |
| یہ دھستھل جیت نہ پائے گے               | یہ دھستھل جیت نہ پائے گے               |
| بچوں سے منہ کی کھاؤ گے                 | بچوں سے منہ کی کھاؤ گے                 |
| رن مہی پر کٹ کر ڈالیں گی               | رن مہی پر کٹ کر ڈالیں گی               |
| یہ رٹی پر کٹ کر ڈالیں گی               | یہ رٹی پر کٹ کر ڈالیں گی               |
| یہ کچے گھر بہہ جائیں گے                | یہ کچے گھر بہہ جائیں گے                |
| پر بھڑکی پر پڑے دکھائیں گے             | پر بھڑکی پر پڑے دکھائیں گے             |
| سب شان دھری رہ جائیں گی                | سب شان دھری رہ جائیں گی                |
| پانی ہو کر بہہ جائے گی                 | پانی ہو کر بہہ جائے گی                 |

جس راجا کے راج میں رہے ادھر مہمانیت  
 سو کلیوں تک بھی نہیں ہوتی اسکی جیت  
 ہے اٹھ کھٹکوشہ دن کرو ہم تم سے دل کی کہتے ہیں  
 جو بھی جتنی بھی کہتے ہیں بس سچی سچی کہتے ہیں  
 گھوڑے کو بل سے لیجائے جو رگھو دیشی کہلاتا ہے  
 ورنہ کوشل پور جانے کو یہ رستہ سیدھا جاتا ہے  
 کہا شتر دھن نے "ارے ناداؤ! ہونٹوں"

رگھو دیشی کے سامنے رن میں تھہرا کون؟  
 گر منڈل چور چور ہوگا پر تھوئی تھر تھر کیا سنگی  
 جس سے ویر رگھو دیشی کی وحشی کمان کھینچ جائیگی  
 بانوں کی وہ ورشا ہوگی سب جگ جل مے ہو جائیگا  
 بل تم دونوں دریاؤں کا ساگر میں لے ہو جائیگا

اسی لیے شوق بھانپ نہیں دیتا یہ آیتات  
 جھوٹے منہ سے کر رہے بہت بڑی تم بات  
 تو بولے "بالک سدا کرتے ہیں آیتات  
 لیکن تم بن کر بڑے کرتے جھوٹی بات"  
 گرج اٹھے شری شتر دھن سنگریہ پر تواد  
 بولے "اس اچھبان کا ابھی چکھو گے سواد"

اب تک اس من موہن مکھ پر  
 کچھ عجب اوستھا تھی میری  
 لیکن اب اتنی گستاخی  
 چھپے چڑوٹوں کے سنکر  
 کہ بڑھ بڑھ کر رہا تا تھا  
 شتر چڑھ چڑھ کر رہا تا تھا  
 شتر دھن نہیں سہہ سکتا ہے  
 کب باز باز رہ سکتا ہے  
 اتنا کہہ کر دھنش کو دی اپنے ٹنکور  
 پھر کچھ تیر تان کر چھوڑا شتر اس اور



آتے دیکھا جس سے ایک بھیا نک تیر  
 کش نے مسکاتے ہوئے دیا مدھیہ سے چیر  
 بانوں پر بان چھوڑتے تھے رپو سودن اب ادھیڑ تاس  
 بیکار اُنھیں کش کرتے تھے ہیلے کی طرح دیر تاس  
 اس طرح بی نویر لشکر جب اپنے شستر چلاتا تھا  
 تب پہل پہ بھجن کے تھاں نو کا بل اُنھیں اڑاتا تھا  
 اس پر کار لوئے کیا۔ ویا کل سرک تک تمام  
 اُدھر تھک گئے شتر دھن کش سے کرنگرام  
 تب کش یہ کہنے لگے۔ "بہت کر چکے وار  
 اب بالک کا بھی ذرا کرے سن یہ ہا۔"

اس گردن کے ساتھ ہی ساتھ بادل سا چھ چھیا یا رن پر  
 بجلی کے کوندھ کے سمان چمکا ایک بان شتر دھن پر  
 بس ایک تیری جے چھن میں شتر دھن وکل امنت ہوئے  
 وہ تیر ہر دے لگ چرن پڑا یہ تیرت مور چھا ومنت ہوئے  
 سینا میں اب پیچ گیا۔ وندا وکرام  
 دیر بالکوں نے بھی۔ بند گیا سنگرام

کچھ مکھیہ سینکوں نے ریختہ پر نوڑھایا شری رپو سودن کو  
 رگھو ور کی آنکھوں کے آگے پنہنچایا شری رپو سودن کو  
 کوشل کی بھری سبھا میں جب شتر دھن مور چھا ہین ہوئے  
 نو ناشر کے دودھ کرنے کا مٹ گیا گرد الی دین ہوئے

راگھو بولے "شتر دھن۔ کہو چھوڑ سناپ  
 کور بنا ہے کال کا۔ کون آپ ہی آپ؟"  
 کہا شتر دھن نے۔ "پر بھو ہیں دو بانے بال  
 کال کور جن کا بنے۔ ایسے دے وکرال

کہنے کو تو بنو اسی ہیں  
 ہیں چھوٹے چھوٹے بان نگر  
 مکھ منڈل پر وہ آ بھا ہے  
 بیری وودھ کرنے بڑھتا ہے  
 لڑنے سے پہلے ہی ان سے  
 جیتنا ہار دکھلاتا ہے  
 شتر دھن شتر دھن دیتا ہے  
 لیکن کیا جانے کون ہیں وہ  
 لوناسر وودھ روتا ہے  
 لیلے تیری لیلے سے

مند مند مسکان سے۔ سنے سب سماچار

تب بوئے رکھو کل تلک چھوڑو سوچو وچار

چھوٹا سو منتر رن پھل سے  
 تو پھر سو منتر بڑا جا کے  
 لکشمن، لنگا کے آن پتی  
 تم سے بل شالی کے آگے  
 پر ایک بات یہ دھیان سے  
 ایسے بل شالی پتھریں کو  
 کشن دھاپت کو اندر کو  
 بھائی کے سبھی کام سانسے

اس پر کار کہہ چھی۔ مون ہوئے رکھو رائے  
 شیش نو اسادر بھی۔ چلے لکھن ہر شے  
 آگیا کی کیول دیری تھی  
 رشی منڈل سے شتر منڈل سے  
 سینا سج کر تیار ہوئی  
 رکھو کل کی بے بے کار ہوئی

اس سندر سنا میں لکشن اس پر کارہ شو بھاپاتے ہیں  
 جس طرح پورنما کے نش پتی اڈگن کے مدد یہ سہاتے ہیں  
 چیلے جھی یہ سب بلی سبھٹ ایک سے ایک  
 رستے میں ہونے لگے۔ اشکن شکن ایک  
 جب دیال سامنے آئے تھے مرگ مالا بھی آجاتی تھی  
 مہوتی تھی چھینک تھی ستمکھ شیا ما بھی تھی دکھاتی تھی  
 لڑتے تھے آتے جب بلاؤ تو گو ذل بھی آجاتے تھے  
 دو گھٹ خالی آجاتے تھے دو بھرے ہوئے بھی آتے تھے  
 اس پر کار سے مارگ میں شکن شکن دکھائیں  
 ستیا پتی کے دھیاں میں مگن لکشن جانیں  
 کہی پتی۔ انگد آد سب۔ تھے نہ ذرا خاموش  
 ویرگان سے سین میں بڑھا رہے تھے جوش

## گانا

راج بھگتو چلو کر تو یہ چکانا ہوگا  
 آج وہ روز ہے دنیا کو بلانا ہوگا  
 یدھ دیدی پہ بلی پران کی دینی ہوگی  
 تب امر ہو کے وجے گیت سنانا ہوگا  
 ہر دفسا دار کا جو دھرم ہوا کرتا ہے  
 دھرم ویر داسے اس وقت دکھانا ہوگا  
 شیش کو مانگتا ہے آج ہمارا راجہ  
 مال جس کا ہے اُسے دینا دلانا ہوگا  
 دستر پہنا ہے اتر جائیگا ڈر کیا سوہن !  
 کال کو جیت کر ہی رام کو پانا ہوگا

ادھر آ رہے سین کے ساتھ لکشمی بھرات  
ادھر رو رہے لوئے کسی کش سے ایسی بات  
سے کش بھتا جتنہ رہو کھشت کن سے ولوم جھار ہے  
شاید یہ شانت و تسکین اب سر تسلل بنا جا رہا ہے  
اس اور دیکھ لو بیری دل آتا ہے اٹھو پکڑنے کو  
بن دیو کی کو کر کے پر نام کا پرست ہو جاؤ لڑنے کو

جے شکتی روپ بن دیویاں جے شکتی روپ بن دیویاں  
جے شکتی روپ بن دیویاں جے شکتی روپ بن دیویاں  
سب آدھ ویا دھ کوہری ہو جے شکتی روپ بن دیویاں  
ہو جاتے درجن جن نیلے جے شکتی روپ بن دیویاں  
جے شکتی روپ بن دیویاں جے شکتی روپ بن دیویاں  
مورن کی ساری ساری جے شکتی روپ بن دیویاں  
جے شکتی روپ بن دیویاں جے شکتی روپ بن دیویاں

جنی کا کر کے سمرن و دھنی و تھلی بیکار  
ویریا لے مو گئے اٹل شکتی بھنڈا آر  
اسی تھے سینا نہت اپنے کسی راج  
بولے ہے مٹی بالکو اسنھلورن میں آج  
اتھا تو یہ ہے دھنش بان دھرتی پر دھرتی رسائی میں  
سے یو دیکھ کے ڈر مانے آجائے نہ مروج کلائی میں  
لنکا دجیتی دل کے آگے مت یہ پر تخبائیں پھیر و  
چاؤ رشیوں کی کیوں ہیں تاسی کی مال میں پھیر و

کُش بولے "کیا تمہیں ہو۔ وانر پتی سگر۔ لو  
 بھاگتے ہمارے کھل گئے۔ دیکھئے بل کے سیو  
 کجھے کھائے بال نے تم سے ہی  
 وہ سر دے مبارک ہے  
 وانرا دھیش بیچ مچ تم نے  
 جس نے بھائی کا بنن کیا  
 ہے دھرم ویر ہے دھرم رتن  
 برسوں جو ماتا بنی رہی  
 اُس کو اب گھر میں ڈالا ہے

واکیہ نہیں یہ چھٹ رہے تھے زہریلے تیر  
 بنیدھ دیا سگر۔ یو کا چھن میں سکل شریہ  
 بولے "بس بس منہ بند کرو  
 مٹی کے ڈھیلے ہو کہ تم  
 اب کہہ کر کش کے اوپر  
 دھاتا ہے راہو دوا کر یہ  
 لیکن رستے ہی میں کش نے  
 بانوں سے نینوں کے آگے  
 لڑتے لڑتے سگر۔ یو تھکے  
 کش ویسے ہی مسکاتے تھے  
 بول اٹھے "کش۔ کر چکے تم پورا ارمان  
 و اب بچوں کا بان بھی۔ سو لکریں شریان"

جیسے ہی کش کے دھنوا سے  
 سگر۔ یو مور جھاونت ہوئے  
 انگدہ دوڑا جنوں ہی اس نے  
 آگیا اُبال نیٹروں میں  
 چھوٹا سا شرکش کا ہنیا  
 ماتھا گھوما۔ کانپا ہنچا  
 کپی پت کو گر جائے دیکھا  
 جب لو کو مسکاے دیکھا

بادل کی نائیں گرج ترج بولے مجھے کیوں ہنستا ہے؟  
ایسا ہوتا ہی آیا ہے دو لڑتے ہیں ایک کرتا ہے  
راجہ کے گرنے کا بدلہ انگد یو راج چکائے چکا  
ہو سا ودھان ہنسنے والے یہ ناہر مجھے لڑائے گا

تو بولے کیوں دیر تھ ہی۔ بکتا او و ا چال

ناہر تو کب سے ہوا۔ ورت میں سب حال

جب سے پتو گھاتی کے پگ ہیں یہ اپنا شیش جھکایا ہے

تب سے ہی کیا اس دنیا میں ناہرین تو نے پایا ہے؟

اچھا ناہر جی گھر جاؤ کیوں پران گنوا لے آئے ہو؟

یہ راون کا دربار نہیں جو پیر جمانے آئے ہو

کیسے سہہ سکتا بھلا۔ بانی تھے یہ بلین؟

بال بھاسکر کی طرح ارن ہو گئے نین

بگھیر گرج کے ساتھ ساتھ بس گدا چلا دی پتوں پر

لیکن سب نے دیکھا وہ تھی نکش کے بانوں کی نوکوں پر

اتنے میں نوئے شتر چھوڑا جس سے سر گھوما انگد کا

پر تھوی برگر تو گیا سکنو سا پس وہ ہی تھا انگد کا

دیکھی جب پنج ساتھیوں کی سب دس سے ہار

لکشمی تیکشن ہو گئے۔ لڑنے کو تیار

بولے "سکار و دھنیہ ہیں سچ جج اوجھت بل پایا ہے

نکشان بھا کے گرد یوں کو رن میں نیچا دکھلایا ہے

لیکن رگھو پر کو۔ رگھو کل کو برہما بھی ہرا نہیں سکتا

ساگر کتنا ہی بڑھے مگر سورج کو ڈوبا نہیں سکتا

اس لیے اشو کو لوٹا دو تم سے رن کرنا ٹھیک نہیں

ایشور بھگتوں کو مایا کا آواہن کرنا ٹھیک نہیں

لوکش بولے: "یہ ٹھیک ہے: کہتے جو شریمان  
 گفتو ہماری بھی ونے سنئے دھرم دھیان  
 ایشور بھکتوں کا پرہم کرم  
 پھر ایشور کے بھکتوں ہی کی  
 ایشور بھکتوں کی دروہی کو  
 سنگیت جمائے کی خاطر  
 ہم خوب جانے ہیں گھوپت  
 لیکن وہ ترہوں و تہی نہ  
 ستیا سا دھوی کے کٹھون  
 اب نہیں بڑائی جگ دیتا  
 اس لیے جگت کا دھرم ہوا  
 جو ویکتی یوگیہ ہوشاسن ہے  
 اس روز سبھا میں منے جب  
 تب بھی وہ بچ گئی سنکر  
 اتیو ویش کے نالے سے  
 اس مد سے بھرے مہی پیتا کا  
 ایشور کی بھکتی کرنا ہے  
 اس جگ میں دروہی کرنا ہے  
 دھرمی راجہ آدیشاک ہے  
 سندھ راجہ آدیشیک ہے  
 رعیت کا پالن ہار آ ہے  
 ناری کے دوارا ہار آ ہے  
 کرویا نشٹ اس کے بل کو  
 لنگاکش کندھا کوشل کو  
 اس سے سنگھاسن لے لینا  
 اس کو ہی شاسن دے دینا  
 شری ستیا حرت سنایا تھا  
 سکھ نہ ذرا شرمایا تھا  
 ہم کو یہ دھرم چکانا ہے  
 مد سب دھرم دھولس کرانا ہے"

لکشمین بولے: "ہیں! تمہیں ہو وہ حیرت سجان  
 اتر گئے تھے دھیان سے۔ کے نہ ہم بھجان  
 تو بولے: "اب مدھ میں بھجانو گئے اور  
 بس اب باتوں کی جگہ دھنوا کو دو ڈھو  
 اچھا ہاں اتنا اتلا دو  
 ونے بدلہ بن میں ستیا کو  
 ابلا کے ناک کان کاٹے  
 وہ پاپ چاہتا ہے بدلہ  
 لکشمین تب لڑنے آئیں گے؟  
 پہنچانے کا تب پائیں گے؟  
 یو ڈھوا اور دھرم دان بنکر  
 تو کش کا دھنس بان بنکر

اپنا پر تپے گیت رکھ۔ بولے لکشمین ہیں  
 "ویر بالگو یہ بچن۔ کرتے ہیں بے چین  
 لکشمین باب بھی بڑا دھت  
 چیت کو اس کے سنو ش نہیں  
 پھر وہ ایک آگیا کاری ہو  
 اس چپارے کو دوش نہیں  
 جو اپنے بھائی کی خاطر  
 اپنا سر و سو گنوا تھے  
 وہ فرض ادائی کے کارن  
 الزاموں سے بچ جاتے ہے  
 "لوکش بولے۔" اس بات میں بھول ہے  
 دھرم کہاں یہ تو ہوا۔ ایک بھینکے پاپ  
 جو کئی طرح بھی ستیہ مارگ  
 بچ کر کمار گ پر جاتا ہے  
 پریش ہو کہ بھی بدھی پر  
 اپنی تلوار چلا تارے  
 اندھا شہر دھاو دی تو ہی  
 وہ ہی گیانی اٹھیا نی ہے  
 ہے ہنس مگر یہ بوجھ نہیں  
 کیا دودھ اور کیا پانی ہے  
 اچھا یہ باتیں جانے دو  
 اب یو دھاپن کی بات کرو  
 یا تو واپس گھر کو جاؤ  
 لکشمین بولے چھتری کی ہٹی  
 چھتری تو پھرنے کے بنے  
 اچھا! اب تک جو یہ تھا  
 میں ہی لکشمین ہوں کیا ہوں  
 جس نے گھناؤنا گھارا ہے  
 ٹھیکرو ان بانوں سے بندھ کر  
 اب کیا تھا دونوں طرف کھینچے دھنش اور بان  
 چھن بھر میں ہونے لگا۔ یدھ گھوڑ گھمان  
 لکشمین جس سے اگنی شتر سے  
 سر و تراگنی پھیلاتے تھے  
 کش بھی ہان سے جل رہا  
 تنکشن ہی اُسے بجھاتے تھے



بھینس لکشمین اپنا بان چھوڑ  
لوکش بھی بان سے ریشے کے  
جب جل کو گھی سا کرتے تھے  
گھی کو مٹی سا کرتے تھے

دھیرے دھیرے بڑھ چلا۔ وینگیا نک سنگرام  
گھٹا جھبی چھائی ادھر۔ ادھر کھل گئی گھام  
بانوں ہی بانوں کے دوارا  
بانوں ہی بانوں کے دوارا  
مایا کی سنبھالیں بن کر  
دھوکے کی شکلیں ہانی تھیں  
لڑتی تھیں مہرتی جاتی تھیں  
بہنتی تھیں ملتی جاتی تھیں

جب وینگیا نک یدھ کا ہونے آیا انت  
تنتر شکتیوں کی بنی۔ وہ دن بھومی ترنت  
اُچٹاٹن۔ مارن۔ مٹی کرن  
ان تنتروں نے ان تنتروں نے  
لڑتے تھے کبھی پرکٹ ہو کر  
نانا پر کلہر کی لیسلا سے  
سموین آوی تنتر آئے  
کتنے ہی کو تک دکھلائے  
اور کبھی گپت ہو جاتے تھے  
ویرتا ویر دکھلائے تھے

لکشمین دوارا و تھیت جب۔ دیکھے دونوں لال  
گپت روپ سے گرونے پھینکا مایا جال  
سینا کا آدھا دل اب تو  
آدھا ایسے بھرم میں آیا  
کچھ تو اپنے ہی ہاتھوں سے  
کچھ اپنے ہی شستروں دوارا  
لکشمین گھبرائے بھی۔ دیکھا ایسا حال  
راجنپدر رگھو راج کا۔ دھیان کیا ت کال  
جیوں ہی لکشمین نے دھرا۔ رگھو راج کا دھیان  
گرونے واپس لے لیا۔ اپنا مایا دوان

مایا کی مایا مٹتے ہی ساری سینا کو گیان ہوا  
 اُڑ ملا ناٹھ کو بھی اپنی بیتی باتوں کا دھیان ہوا  
 پر سینا ایسی گھبرا لی جسم سکی نہیں ستر تھل میں  
 بھاگی کوشل کی جانب کو ختم سکی نہیں ستر تھل میں  
 لکشمی نے دیکھا جیسی سینا کا یہ حال  
 تیور تر چھے تن گئے۔ نیت ہو گئے لال  
 جانکی جان کی خون کا پھر دھیان کیا شری لکشمی نے  
 شاربنگ شکتی بھر بیٹھا پھر شری چھوڑ دیا نری لکشمی نے  
 وہ تیر بھر سا جی لگا کش گرے مور چھا کھا کر کے  
 ستور سامنے ستر کرنے ڈٹ گیا سہو در آ کر کے  
 آتے ہی نوئے کیا۔ شر کا پر بل پر ہار  
 ساری سینا میں محبت ایک ہا ہا کار  
 لکشمی نے دیکھا جیسی یہ پر ہار اُد ند  
 اپنے شر سے کر دیے۔ نو شر کے دو کھنڈ  
 کش جاگے دیکھا ہوئے۔ نو شر کے دو کھنڈ  
 پورن کرودھ میں پرے سا چھوڑا بان پر چند  
 سائیک لکشمی کے لگا۔ ہر دے مدھیر وہ جائے  
 آئی میٹھی نیند سی۔ گرے مور چھا کھائے  
 سینا میں پھر ہو گیا۔ ایک پر بل کرام  
 تبھی بند پھر کر دیا۔ بچوں نے سنگرام  
 کچھ لکشمی اقیادی کی۔ کرنے لگے سنبھال  
 کچھ سینک پہنچے اور وہ جائے سنایا حال  
 پھرا ہوا تھا جس سے۔ کوشل کا دربار  
 تبھی چوٹیلے ویر گن۔ کرنے لگے پکار

## گانا

اودھ ناتھ۔ جگت ناتھ۔ سیتا ناتھ۔ ترادھ مام  
 ترادھ مام۔ ترادھ مام۔ ترادھ مام۔ ترادھ مام  
 بڑا غضب ہے کہ رگھو وشن ہلا جاتا ہے  
 مکھٹ اودھ کا مہاراج ڈھکا جاتا ہے  
 ہے اندھکار کہ جگنو کی چمک کے آگے  
 پرکاش نہ لکھتے ہوئے سویر چھایا جاتا ہے  
 سب پڑے بیہوش وہاں۔ ہوش کریں بیادھام  
 رکشام۔ رکشام۔ پارہی مام۔ پارہی مام

سنا سینکوں سے جہی۔ یدھ استمل کا حال  
 کھید پرکٹ کر بھرت سے۔ بولے دیندیاں  
 جھپا دیکھو تو مہی۔ ہے کیسا اندھیر  
 دھرتیوں نے کر دیا کس ڈھب کا ہتھ پھیر

دھکارا راجسی بانے پر  
 مجھ کو تو وہ کیشیوں والا  
 طے ہے راجہ ہونے سے ہی  
 تپسی جیون کے ہی بل سے  
 دیکھو نہ پرکٹ جس لڑو دھانے  
 وہ ہی بن واسی بچپن سے  
 بے بھرت بناؤ تمھیں لہرن  
 جو جگ کی رکشا کرتا ہے  
 آخری اُپائے یہی نکلا  
 کہ تو یہ کان میں کہتا ہے  
 جو ایسے رکت بہاتا ہے  
 بن کاجیون ہی بھاتا ہے  
 رن میں دشکنہ ہر پار تھا  
 ہم نے اس کو سنا گھارا تھا  
 گھننا دسر کھیا مارا ہے  
 بہوش ہو اچھا رہا ہے  
 کیسے یہ نہ لکھن شمس ہوا؟  
 اب اس کی کیونکر رکشا ہو؟  
 اس بار میری تیاری ہے  
 اودھیشور تیری باری ہے

یہ سنکر بولے بھرت: سنئے دیا ندھان  
 جب تک جیوت ہے پچھو۔ ایسا کریں دھیان  
 میری آنکھ اٹکھٹھا ہے جیون کو دھنیہ بنائیں  
 اپنے ٹھا کر کی پرمت پر اپنا سرو سو چڑھاؤں میں  
 شتر وھن لکشن کو جیسے رن آگیا دیتے ہو بھیا؟  
 دیے ہی کام بھرت سے بھی کس نے نہ لیتے ہو بھیا؟  
 پر بھو لے میرے لیے ہیں سب برت، ہون

کنتو تمھارے ساتھ ہیں کچھ سمبندھ مان  
 لکشن سایدھا اچھائی جب بہو شش دہاں ہو جائے گا  
 تو مالابھن جنے والا اس طرح وجہ آئے گا  
 بس انھیں وچاروں کے تمکو میں اب ایک روک رہا بھیا  
 بدلے میں جو آلا کے اندر اپنے کو بھونک رہا بھیا

بھرت بیچ ہی میں پڑے بول بھیرے ناٹھ  
 ذرا دیکھ تو بیچھے۔ مالا کے بھی ہاتھ  
 کچھ برسوں کے پسی ہالک جب غضب اس طرح ڈھائینگے  
 تو چودہ برسوں والے کیا کرتب کچھ بھی نہ دکھائیں گے؟  
 برسوں تک تار پتا ہے جو وہ اب کمان بن جائے گا  
 مالا کا ایک ایک دانہ ایک ایک بان بن جائے گا

پر بھو بولے: یہ بات ہے تو تیار ہو آؤ  
 جامونٹ۔ ہنومنٹ کو ساتھ ساتھ لیجاؤ  
 شیش لٹا کر جب بھرت ہونے لگے تیار  
 تب بولے ہومان سے۔ اس پر کار سرکار

میرے ہست جس نے راج چھوڑ بن واسی جیون کر ڈالا  
 میری انینہ پو جب کر کے سرو سو سہرچن کر ڈالا

وہ ہی اب پرانوں کو کرتا      میو چھپا اور میرے اوپر ہے  
رکھشا کا اس کی بھار آج      بھرنگی تیرے اوپر ہے

پون تنے سے کہہ چکے      جب یوں من کے مین  
حامونت پر تب پرے      پر بھوکے راجوئیں

بوسے ستر ناگ پاش میں جب      سارا یا زول آیا تھا  
شب میکھنا د کو کر راست      تم نے بج بل دکھلایا تھا  
اُس بل کا اس کو شل تھا پھر      جگ کو پرچے دے آنا  
بن کے میجھوی بچوں کو      بند سی کر کے لیتے آنا

ادھر آ گیا نہیں ہوئیں      واسوں کو سوتیکار

ادھرت بھی آ گئے      ہو کر بس تبا

بے ہی بولے بھرت شیش لہا لہا

نشے ہو کل دشو میں      کوشل کا جے ناد

جس کے جناروں کھولے      اُس جن کو بھلا کہاں بھے ہے؟

تر بھون میں چودہ لوگوں میں      نو کھنڈوں میں اُسکی جے ہے

چھتری کا رکت ابلتا ہے      بیری کا گرو مٹانے کو

ہے ناٹھ آ گیا دو جلدی      رکھو کل کی جے میں جانے کو

داس چکھائیگا انھیں      رن کا پورا سواد

یدی سیتا پتی نے دیا      ہار دک آ شیر واد

ہو پر سن پر بھونے کہا      ہے یدی ایسی بات

یو یہ اشیر واد ہے      ہار دک میر بھرات

دشو ہتھارے حرت کے      گائیگانت گیت

رکھو ونشی رکھو ونشی کی      ہوگی انتم جیت

اتنا سینتے ہی کیا      سب نے جے کا ناؤ

چلے ساتھیوں کے سہت      بھرت لال سا لھاو

مانڈوی ناتھ کارن بیان  
وہ شانت دھنگ وہ شام انگ  
مکھل کے پریمی یوگی نے  
جائزہ شانت ریس لکھشات  
اسنو شیکھتا سے وہاں پہنچے یہ بلوان  
جہاں بالکے کھڑے تھے۔ ٹٹلے ہوئے مکن

دیکھا کتنے ہی یوڈھا گن  
باطن میں سب میں سانیں ہیں  
ہمت کو دیکھا تو اہت تھا  
کتنے ہمت تھے کتنے اہت  
وہ شانت وین کی تو بھینی  
اُس لالی میں گنڈن جیسی  
مانو دین استھل نے اوڑھا  
یا لال پر بھانے پہنا ہے  
دوسری اور یہ بھی دیکھیا  
اس اشومیدھ کے گھوٹے پر  
کٹ پر جائگیا سہا تہا ہے  
بل سے سب ویر سر ہیں

بھرت روپ بند میں اٹھے۔ رپو کا بھائو سار  
نیہہ مگن ہو کر کہا۔ "دھنٹہ بگل سکمار  
کوشل پت نے دنگ بن ہیں  
چوہہ سمسر شچر دوہ کر  
تم بھی اس رن میں ظاہر تو  
پرگیان درستی سمد وادی  
ایشور کی شکتی دکھائی تھی  
اوتار ہی کلابتائی تھی  
دیروں کا ونش ہو رہے ہو  
ایشور کا انش ہو رہے ہو

بہرے استھل میں بھرت کے - ہو تا یہ سندھیم  
سویم تمھاری ماں بنی - پر کرنی دھا کر دھیم  
لو بولے : کش گھر چلو - رن میں رہی نہ جان  
بہری تو کرنے لگا - درد اولی بکھان

ہم سمجھے تھے کیسلی ست  
لیکن یہ کیوں بھرم ہی تھا  
اپنے بھائی کی راجہ کی  
بہناری ہے چترائی کی  
ہم بھی یہ بات جانتے ہیں  
پر تین قدم پیچھے ہٹ کر  
بے بھرت آپ ہی نائی بن  
رن میں جو ٹٹا تین قدم  
ہم تو دراصل نہ کچھ بھی ہیں  
پر گردیل سے یہ کہتے ہیں  
بل ہے ہم میں بن دلوئی کا  
وندھیا چل اور ہما چل کو  
یدی بل ہو شاہ ہو - تو بس آگے آؤ  
ورنہ بہتر ہے ہی ، واپس گھر کو جاؤ  
سے بھرت نے جس کے - نو کے تیکھے مین  
لگی چوٹ سی ہر دیہ میں - لال ہو گئے دین  
بولے : " بچو ! ویر تھ کیوں کرتے وارنا لاپ  
ر گھوکل کا اب یہ ہو میں - ہو گا پرکٹ پرتاپ  
تم نے کیا ادھر سمجھ رکھا  
رکھتے ہیں ہم بھی بر بل شکتی

ہے چھوٹی مولی ان بالوں میں  
بس چھپی ہوئی ان بالوں میں

اتنا کہہ کر شری بھرت لال  
تب تیرا دھرے بھی اپنے  
اب نہیں سمجھ یہ کہ بھرت  
اپنا ہی شا یک ٹکرا کر  
ایک ہی بان کے اندر سے  
تب پتہ نہ تھا رام ازل میں  
ہاں ایک بات بھی لو کے شر  
تب لیا جانے کیا جادو تھا  
بانون پر بان چلا اٹھے  
دونوں بلوان چلا اٹھے  
کس کا شر کہ دھرجا رہا ہے  
اپنی ہی اور اگر ہائے  
جب لاکھوں بان نکلتے تھے  
کتنوں کے پران نکلتے تھے  
جب گھاٹ بھرت کے کرتے تھے  
وہ عاؤ تر ت ہی بھرتے تھے

نکلے کسی پر کار جب نہیں بھرت کے پران  
تب لوٹنے کے منتظر تھے۔ چھوڑا مارن بان  
بنو مت نے آئے تھی۔ دیکھا اب بان  
ہٹا بھرت کو مارگ سے۔ تر ت بچا تے پران

بس اسی طرح پر تین بار  
وہ بچ گئی نے بھی اُسی طرح  
لوکش نے دیکھا اک بانز بھی  
بھیا کے کال شا یکوں سے  
لوٹے۔ بلساری ہے بانز  
دیروں کی برہم پر کشا میں  
بدی اچھا شتر شتر کی ہو  
آچار پر یکشا کی شکشا  
جب جب بھی لوٹنے وار کے  
سہر بار بار بیکار کے  
لڑنے میں حصہ لیتا ہے  
وہ بجا بھرت کو دیتا ہے  
رن کا بانکا تو مشک ہے  
اُترن ہوا تو بانک سے  
تو پتر حصا ترا گے آج  
ہم پسونوں سے لیتا آج

یشا کہ کر دھنش پر۔ جی بھی چڑھ گیا تیر  
جی سوچ کچھ سے دے میں۔ پتھر سے کوئی دیر  
بولے شستروں سے نہ لانا  
شر سے بیری پر جے پانا  
جی بھی چڑھ گیا تیر  
جی سوچ کچھ سے دے میں  
پتھر سے کوئی دیر  
شر سے بیری پر جے پانا



کھیر و حنسن بان بدی نے ہم نے  
کیا تم کیا پاپ سے کار یہ کیا  
نش شبتری سے سنگرام کیا  
کابرہ ریشوں کا کام کیا  
اس لیے بل رہن کرنے کو  
یہ بالک تجھے پکارتا ہے  
اوکیش تجھے کش کشتی کو  
اس دنگل میں لنگارتا ہے

اب تو شری بھنگ کو۔ بڑھنا پڑا ضرور  
آگے بڑھ کر ہو گئے۔ بھڑنے کو مجبور  
چھن میں دونوں میں چھڑا۔ بل بدھ گھسان  
وانوں بیچ لیے پڑے۔ ہوتے نہیں بکھان  
آخر میں وہ بی ہوا۔ جو تھا ہونے ہار  
راون سے ہارے نہیں یہاں گئے کبی ہار  
باندھ لیا بھنگ کو۔ کش نے جب ہتکال  
جگ بول لائے و جیٹی ہوا۔ بن دیوی کالال

فونے جب دیکھا ویریش  
اپنی لائگنوں سے اپنا ہی  
تپ بول کوٹھے یہ سکا کے  
مرگ پالن کے بدھ نے  
اچھا اب تم آرام کرو  
تم پسپی کو آستھم لیجاؤ  
ہاتھوں میں کش کے آیا ہے  
اُس نے سب تن بندھوایا ہے  
”کیا خوب کھلوتا پایا ہے  
بانر پند فرمایا ہے  
میں رہو سے بنٹا جاتا ہوں  
میں گھوڑا لے کر آتا ہوں“

کھینچی سینا کی طرف  
کش لیکر ہنومان کو۔ چلے کٹی کی اور  
بندھے ہوئے تھے صرف کپی اور نہ تھی کچھ ہان  
کیا جانے کیا بات تھی۔ دُکھ تھا اور نہ گلان  
پوچھا گھر کے سامنے تھا ایک پر بن نکیٹ  
باندھ دیا کش نے وہیں۔ کپی کو پریم سمیت

تب پہنچے کش کش کٹی میں۔ پر ہم ہرش کے ساتھ  
 ماں گورو اور رشی ورنند کو۔ سا اور فلایا ماتھ  
 بولے۔ ”گرو دھرتوں کے بل سے  
 جب جب سینا چڑھ کر آئی  
 پر ایک بڑا اجر چ سا ہے  
 مارن پر یوگ پر یورت ہو  
 جس کو بھی وہاں دیکھے میں  
 ہے ہوش کسی کو نہیں مگر  
 مورچھا بھی عجب ڈھنگ کی ہو  
 کتنے ہی دن ہو گئے مگر  
 اس سے وہاں تو بھٹانے  
 میرے دوارہ شری چرتوں میں  
 ایک پر یہ وارنہ بھجوا یا ہے“

یہ سن کر بولے گرو۔ ”دیر نہ ذرا لگاؤ

آدھ اور سماں سے۔ یہاں اُسے لے آؤ“

جو آگیا کہ کش جھمی۔ چلے دوار کی اور

تیجی سب نے گرو سے۔ پوچھا کہ کو جو رہ

”رشی ور یہ روز میں سنتی ہوں  
 یہ بھی آتے ہیں سماچار  
 پر یہ اب تک معلوم نہیں  
 جو جو جھ رہا ہے بچوں سے  
 جب ورنے آپ سے کرتی ہوں  
 لیتا ہوں بال پرکھتا میں  
 اس لیے آج اس پتری پر  
 کیا رہی؟ کیوں؟ کس سے ہے؟  
 ہوتا ہے ہمارے سر بن میں  
 کچے بچے پاتے ہیں رن میں  
 کس نے تکرار یہ ٹھانی ہے  
 وہ کون نہرت بلوانی ہے  
 تو آپ مون ہو جاتے ہیں  
 بس اتنا ہی بتلاتے ہیں  
 سب بھید اوشیہ پرکٹ کرے  
 یہ سبھی رہیہ پرکٹ کرے

گرد بولے: "دھیرج دھرو۔ سلج رہا ہے جال  
 آج پرکٹ ہو جائیگا۔ خود ہی سارا حال"  
 اتنا ہی کہہ سکے تھے۔ رشی ورنیت ندھان  
 آہینچے کش کے بہت۔ اسی سے ہنومان  
 اُس بھگت راج نے آئے ہی بن دیوی کو پہچان لیا  
 رشی کٹیا میں بھی بیٹے نے پنج جنتی کو پہچان لیا  
 مان بیٹے کا وہ نہہ ملن لکھنئی نہیں لکھ سکتی ہے  
 ستار و اوہاں پر گونگی ہے بس کیول ان کو یکتی ہے  
 "ماں ماں" کہتا تیر جب۔ گرا چرن میں حائے  
 "میرے ہنومت" کہہ لیا سیانے پہلی اٹھائے  
 حیرت میں ہو رہے تھے۔ کش سمیت رشی ورنند  
 پرکٹ کیا گرونے بھی۔ سب رہیہ ساند  
 "بن دیوی کے نام سے۔ رکھا جے چھپائے  
 وہ ہی راگھو کی پریا۔ سیا ہے یہ سکھ دائے  
 بول آٹھے کش: "ہیں وہی۔ ہیں یہ اپنی مات  
 تو کیا ست اوڈیش کے۔ ہیں ہم دونوں بھرات؟"  
 گرد بولے: "ہاں ایسا ہی ہے تم ہی ست ہو اوڈیشو کے  
 یہ ہی سیتا ہیں جن کے لیش گائیں گے کوئی دنیا بھر کے  
 میرے اس مہا کاویہ میں بس وید پیہیمان یہ ہی تو ہیں  
 غم گاتے ہو جو مل چرت اس میں برہمان یہ ہی تو ہیں  
 ان کے ہی کارن اس بن میں میں نے یہی لوگ شلتی دوا  
 دستار بہت بھر س لپنا اب چلو سمر کے سنگھ میں  
 سیتا چرت کا شیش جھال گا دو رکھو بہ کے سنگھ میں

دھنوا کو اسی جگہ رکھ دو اب بنیا بان چلانا ہے  
ایک ہی وار میں کوشل پر رن پورا ا دھیکار جب لانا ہے

یہ کہہ کر کبھی کے سہت رن کوش کو لے کر ساتھ  
چلے رن اس محل کی طرف موویکت مٹی ناٹھ

ا دھیر دھیر میں بھرت نے کے ایک ایسا  
جیت تھیں نوک کو سکے گئی مو جھاڑے

چامونت نے بھرت کا دیکھا جب یہ حال  
دوڑے نوک پر ویک سے بھرتے کو بت کال

ایک بان مٹی سے دیا - لو نے انھیں اڑائے  
کو قتل کے دربار میں - گرے مور جھا کھائے

آنکھیں کھولیں سامنے دیکھے سیتا کانت  
اتی نجت ہو کر کہا - رن کاسب ورتانت

ووش ہو گئے ناٹھ تب - سویم نیا پرستھان  
پھر دیکھے سنسار نے رن میں شانیت ندھان

پر جھوٹے پہلے نوک ٹ گئے و بھیشن بھگت  
کہا : ویرتھ تم کس لیے رہا ہے ہو رکت؟

لنکا کا ناٹھ و بھیشن یہ دیتا ہے نیک صلاح تمہیں  
جباؤ تم پر صوبت کوں رن کا کیوں ہے اتسا کہیں؟

اُس یکم شہر داوا لیکر میں دھنوا بان نہ شو بھایاتا ہے  
رشیوں کو اور تپسیوں کو کب چھتری کرم سہاتا ہے؟

"بھاری" کو نے کہا - دھرم و برہما راج  
یہ صلاح دیتے سے تمہیں نہ آئی لاج

تم جس کے آج ماتحت ہو بچھ اُسی نے یہ دکھلایا ہے  
تا پس میں راون جیسے براہمن پرستہ اٹھایا ہے

بھائی کے گھاتک ساگر کی  
تیرے ہی کارن سے لٹکا  
اودھرم دھرمین۔ دھرم وکتا  
مندو کی کیا حالت ہے  
ہر لہر رو رہی اب تک ہے  
پر تنتر ہو رہی اب تک ہے  
منہ ڈال کے دیکھ گریباں میں  
لٹکا کے آج گلستاں میں

بچن بان سے یوں بند ہے جھبی جھیشن رائے  
دوڑے تو کی اور کو اپنی گدا اٹھائے  
کنسو بیچ ہی میں دیا۔ کو نے روک تریت  
اک بان ہی میں کیا دھیت مور چھا ورت  
اُسی سے آگے بڑھے۔ رگھو رانی رگھو ناٹھ  
لو تب یوں کہنے لگے۔ کر کے نیچا ہاتھ

یہ اودھیشو رہے راجیشو  
تھوڑے میں سچا سما دھان  
رگھو کل کے پیش ہو کر تم نے  
سب بھید و بھیشن سے لے کر  
تھی شورب نکھا تو نارجات  
گر لو بھیشن کی خاطر  
نیائی ہو کر۔ راجہ ہو کر  
سیتا کی اگن بریکٹالے  
بیچ جی راگھو رو پڑے۔ بول اٹھے : بلہار  
کچے تیری پدھی پر۔ نیو چھا ورسنار

اُتر دوں؟ کیا میں اُتر دوں؟  
گن اور دوں ہوئے جس میں  
میں نے مالو لیلدا کی ہے  
ورنہ سروپ جو ہے میرا  
بس یہ ہی کہنا کافی ہے  
وہ ہی بس حرت مانوی ہے  
مالوی چرت دکھلایا ہے  
اُس میں نہ پر بیچ نہ پایا ہے

نوبولے۔ "ویدانت ہے۔ جب کر رہے ہو  
تو مایا بھر کہہ رہی۔ دھنش بان لے آؤ"  
یہ کہہ بالک نے بھیجی۔ تلنا تیر کمان  
راگھو نے بھی دھنش پہ لھینچا اپنا بان  
تھی سنی کچھ دور سے۔ دونوں نے یہ تیر  
"خبردار کرنا نہیں۔ یہ انیت اندھیر"  
دیکھا نوکش ہنومان کو ساتھ لیے سالہاد  
والیک آ رہے تھے۔ کرتے ایسا نادر  
آتے ہی آتے گرو بولے  
نوکش کی مینا اب باجے گی  
یہ کہہ کر تر ت کنڈل سے  
سارا رام ادا دل جی اٹھٹا  
تب نوکش کی اور دیکھ گرو  
مینا پر باقی بجا ہوا  
آگیا کی بس دیر تھی۔ تر ت مل گیا اتار  
بیر بھونی پر پریت کی۔ نوکش نے کی گنجار

(گانا)  
شری رام کتھا کی اور جگت جب دھایا  
توسار وہاں پر۔ سیا چرت ہی پایا  
لکیشور کو شری۔ اودھیشور نے مارا  
بھوتل پر سے ایک بھاری بھار اُتارا  
سچ سچ آکاش پہ تھا۔ تب دھم تارا  
جب رگھو کل بتی نے راج مکٹ کو دھارا  
اُس شان نے جب جگ کو سوگ بنایا  
توسار وہاں پر سیا چرت ہی پایا،

جس سے پر جا میں۔ بُری بھاونا جاگی  
 بانگ ملک سے میں تھی نے۔ پستی تیاگی  
 اس سحر ہر دے میں بھجاک ہی تھی آگے  
 کر تو یہ سے لیکن نہیں۔ بھاؤ منی بھاگی  
 منی بال ملک نے دھیرج بھی بندھایا  
 تو سارو ہاں پر سیا چرت ہی پایا  
 پستی ورہ دیتھا میں مہا درگھی تھیں ستا  
 رشتی رہتی تھیں۔ رام نام کی گیتا  
 گرو کرپا سے ان کو۔ جگ نے دیکھا جیتا  
 اینتھا ورتہ کا دھانچا۔ بیتا ریتا  
 گرو نے ستا کا۔ ستا نام چھپایا  
 تو سارو ہاں پر۔ سیا چرت ہی پایا  
 بن دیوی نے شجہ سچے۔ پتر دو جانے  
 گرو ورنے ان کے لوکش نام سنائے  
 بھرا شومیدھ پر۔ او دھ پتر وے آئے  
 سامراجیہ سجھا میں۔ بیتا لے کر کھائے  
 اس تھے سجھا میں مہا عود جب سجھا  
 تو سارو ہاں پر سیا چرت ہی پایا  
 کچھ دنوں بعد جب آشوپکھ کا دھایا  
 گرو مایا نے آشرم کو اور بلایا  
 بچوں دوارا جب سب کا مان گھٹایا  
 تو آج اس طرح پر پر دھ اٹھوایا  
 موہن بن دیوی سجھا مہا سجھا  
 تو سارو ہاں پر سیا چرت ہی پایا

# نقلی کتابوں سے بچنے

ہمارے راماٹن اور ہمارے نائٹکوں کا کافی پرچار دیکھ کر لوگوں نے اسی رنگ اور روپ کی نقلی کتابیں چھاپ چھاپ کر پرکاشت کر دی ہیں۔ نقلوں کی کئی برس کی کوشش کا نتیجہ یہ ہے کہ بازار میں نقلی کتابوں کی بھرمار ہے۔ نقلی کتابیں خریدنے کو دیکھتی ہیں جنہیں بک سیرا، ریڈ ۲، ریڈ ۲، میں بھکر فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس پر کار خریدار کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ خریدار جب ایسی کتاب کو گھر لیکر جاتا ہے تو پچھتااتا ہے۔ خریدار کو اسی دھوکہ بازی سے بچانے کے لیے اب ہم اپنی ہر ایک کتاب کے اوپر مصنف کی تصویر دینے لگے ہیں جیسی کہ اس کتاب پر آپ دیکھ رہے ہیں۔ اب آئندہ سے آپ دھوکہ نہ کھائیگا

## دھیان ہے

جن کتابوں پر ”رادھ شyam“ یا ”رادھ شyam وشنٹھ“ یا ”طرز رادھ شyam“ چھپا رہا ہے وہ ہمارے یہاں کی نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں کی کتابوں پر یہ دستخط ہوتے ہیں انہیں پہچان لیجئے۔

Radha Shyam

نیا دیکش :- منیجر

پرکاشک :- شری رادھ شyam پستکالیہ بریلی۔



# سیرتِ پیغمبرؐ کی روچھے رام کتھا سنگھیا نمبر ۲۵



سمیاداک  
میپال سرکار کے کتھا واپسی کا خطاب پائے ہوئے  
کیرتن کلاندھی۔ گادیہ کلا بھوشن۔ شری ہری کتھا وشارد کوئی رتن

श्रीराम चरित मंथन

پرکاشک  
شری رادھ شyam پستکالیہ بریلی۔

شری رام کنتھا  
 پچھلا بھائے  
 अत्र राम चरित  
 सुखियाम

स्तोत्र  
 सिता  
 की  
 वने

मुसफिर  
 पंडित रामचंद्र  
 बिरौ

सिद्धार्थ  
 पंडित रामचंद्र  
 बिरौ

قیمت ۴۴ روپے

شری रामचंद्र श्याम प्रसाद कालिदास

پونٹو۔ پنڈت رام نرائن پانڈک  
 شری رادھ شyam پرپس برپی  
 پرکاشک شری رادھ شyam پستکالینی

چھٹی بار ۱۰۰۰

۶۱۹۶۰

سمپادکٹ کا

## وکتویہ

پاٹھک گن !

یہی مومن بھیا کی یہ چوتھی پُنتکٹ۔ یہی پُنتکٹ اس کتھا کا ویہ کی  
 انتم پُنتکٹ ہے۔ بھتا کا لکھا ہوا اندرام چرت اب پورن ہو گیا۔ یہ کتھا کا ویہ کیسا  
 ہے؟ اس کا نرنے اب آپ ہی کریں گے۔ یا وہ سسے کریگا۔ جب اس ڈھنگ کی  
 سمست پتکیں اکٹھی کر کے کوئی چتر تلیا اپنی بُدھی کی ترازو پر اُسے تولے گا۔ میں اگر  
 اپنے منھ سے یہ کہوں کہ اس کتھا کا ویہ کی چاروں پتکوں میں چرتر چیزن۔ بھاو۔ بھا شا  
 اور پوترتا آدو تلیہ ہے تو اچھا نہیں معلوم ہو گا۔ کیونکہ ان کا لیکھکٹ سویم  
 میرا الوج۔ چھوٹا بھائی ہے۔ میں تو بس اتنا ہی کہہ کر اس وکتویہ کو سمایت کر تا  
 ہوں۔

شُرکشت کیون نہ وہ ہو گا۔ بڑوں کی جس پہ چھایا ہے  
 ڈھٹائی چھمیہ ہو اس کی جسے اپنا بنایا ہے

راہے شپام



سنا ہے تائے میں تم نے لاکھوں : ہمیں جو تارو تو ہم بھی جانیں  
 اُبارا گج راج گراہ سے ہے : ہمیں اُبارو تو ہم بھی جانیں  
 ہرا اہلیا کا شاپ تم نے : مٹایا شہری کا تاپ تم نے  
 ہمارے بھی شاپ تاپ بھگون : اگر نوارو تو ہم بھی جانیں  
 نشا چروں کو سنگھار تم نے : اتار پر تھوی کا بھاو تم نے  
 ہمارے سر بھی ہے بوجھ بھاری : اُسے اتارو تو ہم بھی جانیں



اوم



جیوں ہی شری کش سے سنا۔ دیدہی وزمانت  
 دیر بھونی پریں سبھی۔ برس اٹھا رس شاننت  
 کشا مانگنے کو بڑے۔ کو کش دولوں بھائے  
 آگے بڑھ رکھنا تھنے چھائی لیا لگا ئے  
 چیروں کا اور تپا کا۔ یہ پر یہ ملن نہا  
 سر پر سے بر سے سمن۔ جگنے کی جے کار  
 لکھن لال نے جب لکھے نگل سرورپ الوپ  
 کہا: امگل رن ہوا۔ آج سو مگل روپ

|                         |                          |
|-------------------------|--------------------------|
| آشیر داد کے لئے آج      | پر تیک ہر دے امڈنا ہے    |
| ابھوادن کرنے کو تن کا   | ہر روم روم ہر شام ہے     |
| یہ ہار نہیں ہے جیت ہوئی | اپ لیش کے بھیتریش پا کے  |
| کوشل نے خود پر جے پائی  | پر پورن پر ارجے میں آ کے |
| اب اس کا رنے کون کرے    | کس نے یہ چہ اسٹھل جیتا؟  |
| کوشل نے یہ دونوں جیتے   | ان دونوں کوشل جیتا       |
| پر دستو میں یہ وجے نہیں | یہ بھگتوں کا من جیتا ہے  |
| سیتا نے راگھو کو پایا   | راگھو نے پائی سیتا ہے    |

رگھو دیر رما پت راسانت ۽ اب یہ مایا سمورن کمر و  
 سادھوی ستوتی سیتا کو ۽ سب کے سیکھ پھر گرن کرو  
 بگھوپت بوسے سیا سے۔ پر تھک نہ ہو گا رام  
 کنتو کر گیا وہ نہیں۔ پر جا ورو دھی کا م  
 سنسار سہسروں روپا پچ ۽ پر تھک کو ڈگا نہیں سکتا  
 برہما بھی چاہے تو تھک کو ۽ اس ہٹ سے مٹا نہیں سکتا  
 میری اس میں کچھ رائے نہیں ۽ یہ سب رعیت کی مرضی ہے  
 جس نے ان کو بن بھیجا وہ ۽ مخلوق میں بھی رکھ سکتی ہے  
 والیک جی نے کہا۔ ”دھنیہ تمہیں شری کنت  
 دکھا دیا سنسار کو۔ پر جا پریم کا انت  
 میری تو سمجھت ہی۔ کرو نہ اس کا م  
 جس کے دوارہ وشو میں۔ رگھو کل ہو بد نام  
 بہومت سے ہو کر کے وردھ ۽ راجا کا چلنا ٹھیک نہیں  
 جب پر جا خلافت ہو رہی ہے ۽ تو سیا کو رکھنا ٹھیک نہیں  
 اچھا اب پر تھم پر جا کا ہی ۽ اگیاں مٹایا جائے گا  
 جس درپن میں دھندلا پن ہے ۽ اس کو چمکایا جائے گا  
 اتنے ہی میں سنگھ و ت گرجے پون کمار  
 بولے۔ ”مٹی ہمارا ج کا ہے ات سریشٹھ و چا  
 میں شبھ پوروک کہتا ہوں ۽ یہ جھوٹا دوش مٹاؤں گا  
 پھر مخلوق میں اپنی ماں کو ۽ اپنے بے پہچاؤں گا  
 کانوں کی سنی نہیں ۽ آنکھوں کی دیکھی ہوئی سناؤں گا  
 اس سوتی ہوئی ایو دھیا کو ۽ سینا کا گیان کراؤں گا  
 پھر بھی وشو اش نہ ہو سکا تو ۽ رعیت سے رن ٹھن جائیگا  
 یہ سن سکتی ۽ الا ہنومت ۽ بس رور روپ بن جائیگا

پرمختوی آکاش دلوکیں گے : اُس سے کرم اس سیلوک کا  
 برہما اور شکر دیکھیں گے : اُس سے دھرم اس سیلوک کا  
 تاسی پر کرت کا دنیا سے : استوتو مٹایا جائے گا  
 سدگن کی ساگر سے پھر : سنسار بنایا جائے گا  
 یہ جیون سچل تبھی ہو گا : یہ آنکھیں سکھیں تبھی ہونگی  
 جب ستیا پت کی واما نگی : کوشل کی سہراگی ہوں گی  
 بچنوں سے بھرنگ کے دہل : مٹھا سنسار

ہو تاسی پر کرت میں۔ بھیشن ہا ہا کار  
 سن بال برہجاری کا پرمن : ویروں کے ہرے پھرک اُٹھتے  
 انمودن کو۔ بچوں کے بھی : ترکش میں تیر کوٹک اُٹھے  
 مایا پت کی اتنے پر بھی : وہ وہ درنی مسکا قی تھی  
 گھٹنا کی گھٹا برستی تھی : سورج پر یونہی آتی تھی  
 است مہاتمن کے لئے تھا جو کچھ سویکا۔

بہوت دوارہ چوگیا۔ نرلے : ہی وچار  
 طے پایا آئیں اور سرسیا۔ لکھن : سکہ ساتھ  
 ادھر چلیں پتیروں سہست۔ ادوہ : اہن من تاتھ  
 آگیا سنتے ہی اُٹھے۔ ہر شش سمتر لاش  
 چلے کٹی کی اور کو۔ رتھ لیکر ت کمال  
 من۔ ست بھرو تائیں سہست سین سہست ہر شا  
 چلے ادھر کوشل پوری کوشل کے نر رائے  
 پتھ میں مرگ مرگ راج کے بششوگن بھید مسار  
 لوکس کا پرستھان لکھ۔ خود بھی ہوئے تیار

متروں کے پیارے متروں نے : متروں کا ہاتھ نہیں چھوڑا  
 ان کے ان بندھ باندھوولے : ساقی کا ساتھ نہیں چھوڑا



ورن سے باہر ہے اُن کا : جو رشیہ وہاں دکھانا تھا  
 مانوسرنگ بھوت دل بھی : شوکی برات میں جاتا تھا  
 پکشی دیا کل ہو کہتے تھے : ”بھیا جی سنے جا رہے ہیں  
 بن راجا کی سی رجدھانی : اس بن کو کئے جا رہے ہیں  
 پھر کہتے تھے ”ہم جان گئے : تم آج ہو گئے کوشل کے  
 اب جنگل سے ناتہ کیا : یو راج ہو گئے کوشل کے  
 بھائی کوشل پت سے پوچھو : وہ نیلے شیل کہلاتے ہیں  
 بے پوچھے دروں کے دھن کو : کیا اسی طرح اٹھیا تے ہیں؟

پریم بہت اور بہت : پُچ پُچ شپتھہ دلانے  
 جیون تیوں نوکش نے کیا : واپس یہ سمو دانے  
 تھما سمے سب نے کیا : کوشل نگر پر ویش  
 پہلے پہنچا : اشو وہ پہنچانے سند لیش  
 خوشبوسی ہمیں خبر : یہ گھر گھر تیت کال  
 دنیا دھاری بانگے ہیں سیتا کے لال

برسوں کا سوکھا ہوا ورکش : اس درشا سے لہلہا اٹھا  
 پتہ پتہ ہر ڈالی کا : سواگت کا باجہ بجا اٹھا  
 یگیہ استھل جانے والا پتہ : گیرا درشن کے پیاسوں نے  
 سکھا بالکوں والا رکھتہ : پھرا درشن کے پیاسوں نے  
 پورے ودھان سے سواگت کے : گئے پردھان راستوں میں  
 ورننا نیت تھا ہر ش آج : غناری اور بالکوں میں  
 برسوں کی ہار دکھلا شا : ہو کر کے آج سچل پر کٹی  
 پتہ پتہ پر پوری پہونائی : پاک پاک پر پریت پرل پر کٹی  
 آت کی راج جینیوں نے : بلہاری ہو کر دونوں پر  
 سہو سو پچھا در کر ڈالا : سیتا کے شگم سبوں پر

اس پر کار کرتے ہوئے سب میں سکھ سچا  
اشویدھ کی بھوم پر۔ پہنچے راج کما۔  
ادھر در شکوں کو ملا۔ اُتلت پریمانند  
ادھر ہو گیا پورن ود۔ اشویدھ سے مانند  
گردوشٹھ سے تب کہا۔ رگھوپت نے سرتنے  
”سیوک کی کچھ پرار تھنا۔ سُننے شری من رائے۔“

ساخند گیہ سہ پورن ہوا : اب ایک سُکار یہ کیا جاوے  
شاسن کا بھار جیٹھ ست کو : شجھ دوس و چار دیا جاوے  
میں بر تمان جی جیون میں : پر پورتن کر ڈالوں کرم سے  
سب راگوں سے کر کے دراگ : انوراگ کروں یوگا شرم سے  
گردوشٹھ کہنے لگے ہے وچار اتی ٹھیک  
یوگا شرم کا گن ہے۔ پر کھاؤں کی لیک  
شری گنیش کر شیکھری۔ کر ڈالو یہ کاج  
سیتا بھی لکشن سہت۔ آتی ہوں گی آج

جیٹھ کو سنگھاسن دینا : ہر طرح اُچت دکھلاتا ہے  
پر میرے من میں ایک بھاؤ : رہ رہ کر بھراٹھ آتا ہے  
گھر کے جن جھگڑوں کے کا دن : دشرتھ کا سر پور گن ہوا  
آبادونڈ کا رنبہ ہوا : بر باد اودھ کا چین ہوا  
اُن جھگڑوں کا اس بار رام : پورا خیال رکھا جائے !  
بھراتاؤں کے نہتروں کو بھی : شاسن کا بھاگ دیا جائے  
اُن کے بھی دودو ہالک ہیں : جو پورن یوگیہ دکھاتے ہیں  
ادھیکاری اگر نہیں ہیں تو : اپنے تو ملنے جاتے ہیں !  
اس لئے ساتھ میں نوکش کے : اُن کا بھی مان کیا جائے  
سامراجیہ اٹھ بھاگوں میں کر : اٹھنوں کے لئے دیا جائے

بڑے ہنسنے سے رام نے کیا اُسے سویکار

اگلے دن آگیا ہوئی۔ "جڑ جائے در ہار"

پر بھولے پر جاوا سیوں سے ۛ شلیبھ اوسر آج عہا پایہ

تم سب سے بن سے رگھو کل نے ۛ سنسار جی پد پایا ہے

اب یہ اچھا ہے پورا وادھ ۛ کش کو ویدوں ید سمت ہو

لو کو یہ آپ اچٹ سمجھیں ۛ تو وہ اُتر دس کا پت ہو

گن ورت۔ بھرت ست سیوان ۛ وینامہ کا اور لیشکل کا

یہ آگیا ہو تو نہ پت کروں ۛ دونوں کو دشن کوشل کا

لکشمن ست چتر کیتو۔ انگد ۛ پشیم کوشل کے شاسک ہوں

شتر وگھن تے۔ متھ اہی کے ۛ راجہ رہ کر کے رکھشک ہوں

کہا پر جانے ایک مت۔ ہو کر ہے سویکار

پری نت کرے کار یہ میں۔ پر بھو یہ اچٹ وچا

ہو گئی و سہ جن راج سمجھا ۛ سب کی ستی مل چلنے پر

تب کے نیکت۔ سچو آہجھر ۛ پر بھونے کوشل سچا لے پر

آگیا دی میری اور دھ پوری ۛ اس بھانت ست سچت ہو جائے

بھو منڈل ہی سکھانے نہیں ۛ سر پور بھی لجت ہو جائے

گگنا۔ اودھیا جھکر پران سان

جنتی جنم بھوم ہے میری ۛ پر یہ پوری مہان .. اودھیا ..

آن اسی دھرتی کا کھا کر ۛ بنا ہوں میں بلوان

پیکر اس سر جو ہی کا جل ۛ پایا ہے سماں .. اودھیا ..

اسی دھوڑ میں لوٹ پوٹ کر ۛ سیکھا تیر کمان ..

اسی مات کی گودی میں پل ۛ ہوا آج شرمیان .. اودھیا ..

مڑہن اس رنج پر نوچھا اور ۛ امر پری چھب کھان ..

اس کا نیھ نہیں چھوٹے گا ۛ مجھے اسی کی آن .. اودھیا ..

ادھر راج ابھیشک کا ہوتا تھا سامان  
 ادھر کتھا جو رہ گئی۔ سنئے وہ دھردھیان  
 رگھوپت تو آئے اودھ ستوں بہت ہر شانے  
 ادھر یاد صنگ رتھ بہت پہنچے لکشمں جائے  
 کٹیا کے باہر ورکش تلے ۛ دیکھا بن واسن بیٹھی ہے  
 جو گیا دسترن پر دھارے ۛ دید ہی برہن بیٹھی ہے  
 تھا تو شیر ترن کے سامن ۛ پرتیوان دکھلاتا تھا  
 ٹکڑا ڈبلا تو تھا لیکن ۛ ست کا پرکاش پھیلاتا تھا  
 کٹیا ہے مخوڑی دور ایک ۛ گنگا کی دھارا بہتی تھی  
 دوسری دھارا بن واسن کی ۛ آنکھوں کے دوارا بہتی تھی  
 شکھ تھے لکشمں پر آنکھیں ۛ لکشمں کو نہیں نہ کھتی تھیں  
 آرا دھیبہ دیو کا چل دھیان ۛ من کے مندر میں کرتی تھیں  
 دیکھا لکشمں نے جیہی۔ ماما کا یہ حال  
 ہوک مار کر گر پڑے۔ چرنوں میں تت کال  
 اُسکی پوجا رن چونک کر ٹوٹا جیو نہی دھیان  
 دیکھا چرنوں میں پڑے۔ شری لکشمں گن کھان  
 بولیں۔ ہیں لکشمں تم۔ کیسے؟ ۛ کیسے آئے؟ کیا اچھا ہے؟  
 داسی کے لئے اودھ سے پھر ۛ کیا آئی کوئی آگیا ہے؟  
 کش ہنومت۔ ابھی اودھ بہت پہ ۛ جو گئے ساتھ لے کر دور کو  
 کچھ انوچیت تو نہ سنا ڈالا ۛ ان دونوں نے ان پر بھور کو  
 بن میں ہو یا ٹھلوں میں ہو ۛ ستیاسب جگہ انہیں کی ہے  
 یہ ہی بھاونا۔ یہی پوجا ۛ اس دید ہی نے سیکھی ہے  
 فے سوامی ہیں سچ سنے ہیں ۛ میں نہیں اُنہیں سچ سکتی ہوں  
 اس لوک سے بے پر لوک تاک ۛ بس اُن کو ہی بچ سکتی ہوں

لکھن لال نے جب سنی۔ برہن کی یہ بات

بولے۔ ”بھویر نے تمہیں بتا کہاں ہے مات؟“

یہ وہل پر م پاؤں مورت : یہ بھولے بھی تیاگی جاتی

تو گیہ سے اس کی پر تھا : واما نگ نہیں رہنے پاتی

تیاگی تھی سستی سمبھو نے جب : تب کب واما نگ بٹھایا تھا؟

سنگھ میں کش آسن دے کر : ماتا کا بھاؤ جتا یا مھتا

جس کو شل پور نے تیاگا تھا : ات دکھی آج ہو رہا ہے وہ

اس بھول اور اس غلطی پر : کھل کھل کر بس رو رہا ہودہ

اتنے پر بھی پر بھو نے اس کو : یہ بیٹھا زہر پلا یا ہے

محلوں میں نہیں اودھیا میں : ماتا تم کو بلوایا ہے

”دوش نہ دو کچھ اودھ کو۔“ بولیں سیتا مات

”جو کچھ یہ لیڈا ہوئی۔ تھی ہونی کی بات

لیکن لکشمی۔ اس ہونی سے : میرا انت اُپکار ہوا

کھینچ آیا سار سکل جگ کا : جس سے جگ سکل اسار ہوا

بنو اس کی جیوں چہر یا نے : ایکانت کی دھیان اوتھلنے

کر دیا مٹھلی کو سماپت : تب راگھو پائے سیتا نے

دیکھی جب یہ دھارنا۔ یہ الور کنتی امتیہ !

گر تر چہروں میں لکھن۔ بولے ”ماتا دھنیہ“

پریم گمن رہ کچھ سمے۔ پھر بولے سو متہ

”مان اب پاؤں پگوں سے۔ کرینے اودھ پوتر

انتظار ہو گا و ہاں۔ ویر نہ یہاں لگاؤ

پر بھو کی یہ ہے آگیا۔ جلدی سے لے آؤ“

ہیں پر بھو کی ہے آگیا؟ پر بھو کا ہے آدیش؟

سیتا پھر آئے اودھ ہتھیں اودھیش؟

ان داکیوں کے پرانت سیا : یوں بولیں تیب تو بے بس ہوں  
 میں سدا آگیا کارن ہوں : میں سدا آگیا کے بس ہوں  
 من مندر کے آرا دھبیہ دیو : پھر سگن روپ دکھلاؤ گے ؟  
 تم یہاں بھی ہو تم وہاں بھی ہو : پھر مجھے کہاں لے جاؤ گے ؟  
 تم کہیں نہ آتے جاتے ہو : میں کہیں نہ آتی جاتی ہوں  
 دنیا کے لئے دکھانے کو : نو پھر ستیا بن جاتی ہوں  
 یہ کہہ کر اٹھیں سیا۔ باندھے بکھرے کیش  
 نوکش جننی نے کیا۔ جگ جننی کا ویش

بولیں گرد کی پیاری کٹیا : بخت ہوں تجھے چھوڑ کر میں  
 جیتی ہے پریت جوڑ کر تو : ہاری ہوں پریت توڑ کر میں  
 بن دیو ہر دے سے تمہیں نہ یہ : بن دیوی تیا گن کرتی ہے  
 یہ تو بن اور نگریت کی ! : بس آگیا پالن کرتی ہے  
 مرگ ورنہ اور پر یہ گودستو : تم کو نہ کبھی بھولوں گی میں  
 بن کے جیوؤں کا دھیان ہے : یہ نوکش ہے کہہ دوں گی میں  
 ہے بلو پتر ہے تلسی زل : ان گروں نے تم کو سینچا ہے  
 سنار پوجتا رہے تھیں : آشیر واد ستیا کا ہے  
 اس پر کار سب سے بد۔ ہوئیں سیا کر جو ر

تج ششیوں پر آشرم چلیں اور دھ کی اور  
 جو اشو کبھی بن مرگ سماں : جاتے دکھلائی پڑتے تھے  
 اتنا ہی نہیں زبردستی : لکشمی کے رحم سے رٹتے تھے  
 دے ہی اب کوشل کے چھ پر : بن ہانکے بیڑھتے جاتے ہیں  
 پھر مہاشکت کو پا کر کے : پھوٹے نہیں الگ سکتے ہیں  
 رتھ کو لگتی ہے کہیں ٹھیس : تب بات سمجھ میں آتی یہ  
 ستیا پتری سے ملنے کو : ماں پر بھویا ہے اُکھلاتی یہ

گھوڑوں کی ڈور ہے لکٹمن پہ ۛ لکٹمن کی شری رگھو راج پہ ہو  
 رگھو راج کی ڈور تہا دیں ہم ۛ اُن کے پر یہ بھگت سلج پہ ہو  
 اس چلتے ہوئے و شور تھ میں ۛ جگدبا شکتی سہا تھی ہے  
 جو لیلا نے کی اچھا سے ۛ جگ کو لیلا دکھلاتی ہے  
 پتھ میں بھاگی تھی کا۔ لیکر آشیر واد

نکھن سہت پہنچی سیا۔ کوشل پور سا ہا د

سو رگیہ بند کرتا وہ رتھ ۛ یوں اودھ پوری میں جا پہنچا  
 مانو تر تیا گ کے بھیت ۛ بریانی ست یگنی پہنچا  
 کافی کی نایتیں کوشل سے ۛ پھٹ گئیں ویر تھ کی وادھائیں  
 بادل کی طرح ایو دھیا سے ۛ ہٹ گئیں ویر تھ کی وادھائیں  
 درشن کے لئے پر جامنڈل ۛ اس طرح آج اُمندا اُٹھا  
 مانو پھر اپنی گئی شکتی ۛ ہر سوں کا روگی پا اُٹھا  
 جیون ہی نوکش لے سنا۔ اودھ آگئیں مات

اُگیلے کر گر وے۔ پہنچے دونوں بھرات

کوشل پور میں بھی دے ستک ۛ پہنچے ماتا کے چرنوں میں  
 نرناری نہ رکھتے تھے بیٹے ۛ لپٹے ماتا کے چرنوں میں  
 ماتا نے بھی وصول ہو کر ۛ نے گود میں اُن کو پیار کیا  
 اپنے اچھا بل کے دوارہ ۛ پر پرن شکتی بھنڈا رکھا  
 یہ بھکتی بھاؤ۔ یہ دھرم بھاؤ ۛ دیکھا جب اودھ وایوں نے  
 کچھ نہایتچ۔ کچھ نہایت ۛ پایا تب اودھ وایوں نے  
 جہاں ٹکے تھے گر وے ست۔ نوکش دونوں بھائے

ماتا کو بھی وہیں پر۔ کٹھرایا ہر شلے

وا تر منڈل لے سنا۔ جب یہ پر یہ سموا د  
 آیا ج ٹولی سہت۔ درشن کو سا ہا د

دیکھا مرگ چھلا گئے اور پر : سنیا سن سیتا بیٹھی ہیں  
 اپنے دونوں سُکھاروں کو : نانا ودھی شکشا دیتی ہیں  
 بچے ماما کی شکشا کو : ہر تپت پر لکھتے جاتے ہیں  
 اپنے جیوں کے مارگ کو : نش کنٹک کرتے جاتے ہیں  
 یہ درشید دیکھ کر شار د بھی : بس مورتمان ہو جاتی ہیں  
 ایسی ودوشی ماں کے اوپر : بلہاری ہو۔ ہر شانی ہیں  
 بھگتوں کی ٹولی بول اُٹھی : ”جے گیا نیشوری پر نام تمہیں“  
 داسوں کی ٹولی بول اُٹھی : ”جے ماتیشوری پر نام تمہیں“  
 سیتا نے دیکھا جیھی۔ آتا یہ سدا کے

پریم اور آدرست۔ بٹھلایا ہر شانے  
 بولیں : نوکش ہی کے سان : تم سب بھی میرے پیار ہو  
 کر تو یہ لگن کی چھاتی پر : دیت یوں دیکھتے تارے ہو  
 تم سب کو پھر سنکھہ ہمار : یہ ورتدھ ہر دے ہر شایا ہو  
 ودھنا نے بچھڑے بیٹوں سو : پھر ماں کو آج بلایا ہے  
 نوکش کو جو دیا وہ۔ تم بھی لو اُپہار  
 سنو سناتی ہوں تمہیں۔ پریم دھرم کا سار

پیدا ہوتے ہی جیوں کو : جو کار یہ چھیت میں لاتا ہے  
 وہ دھرم پر کرتی کا دیا ہوا : سوا بھاوک دھرم کہاتا ہے  
 آگے چل کر پھر گردوارہ : درن آشرم دھرم پر اپت کر کے  
 پڑتا ہے جو گرہ سستی میں : شکشا کا کرم ساپت کر کے  
 نکل دھرم اور پھر جاتی دھرم : بس یہیں سامنے آتے ہیں  
 کر مشہ سماج کے ہا پڑش : ساما جک دھرم سکھاتے ہیں  
 پھر دیش دھرم یا وشو دھرم : آتے ہیں سنکھہ پرانی کے  
 جتے جاتے ہیں وہی دھرم : دھیرے دھیرے سکھ پڑانی کے



پر تچا دھرم کون سا ہے : یہ نہیں سمجھتا ہے پرانی  
 تھوڑے سے جیون میں اپنے : سب طرف بھٹکتا ہے پرانی  
 میں کہتی ہوں من کہتے ہیں : ہے ساریہ سب کی دانی کا  
 اپنے سروپ کا گیاں کرے : یہ پرم دھرم ہے پرانی کا  
 ہم کیا ہیں : اور جگت کیا ہے : کیوں آئے ہیں : کیا کرنا ہے  
 کیا دستو پہاں پر جینا ہے : کیا دستو پہاں پر مرنا ہے :  
 سچد انند کہتے جس کو : اُس میں ہم میں کیا اتر ہے :  
 بس کھوج اسی پد کی کرنا : سارے دھرموں سے بڑھ کر  
 جس سے آتما سے اپنی : ساکھشات کار کرتا پرانی  
 بس اُس سے سب دھرموں پر : پورنا دھما کر کرتا پرانی !  
 اس لئے نیت ست سنگت کر : اس پد کا یوژن من کرنا  
 ہے پرم دھرم کا سار یہی : کچھ سے آتم چن کرنا  
 (گانا)

دہی تچا سنیا سی ہے

مایا موہ مٹایا جس نے : لالچ لو بھ ہٹایا جس نے  
 شدھ آتم پد پایا جس نے : جگ سے ہوا اداسی ہے۔ دہی تچا۔  
 جنم مرن کو کھیل سمجھتا : سکھ اور دکھ کو ایک سمجھتا  
 اپنے کو جو منتیہ سمجھتا : وہ ہی تو او ناشی ہے۔ دہی تچا۔  
 موتی جیون مکت دہی ہے : سب دھرموں سے یکت دہی  
 بھکت دہی ہے مکت دہی ہے : سچ پد کا جو داسی ہے — دہی تچا۔

سنیا سن جب دے چکی۔ اپنا یہ ویا کھیاں !

جے جننی کہہ کر کیا۔ بھگتوں نے پھر مان !

یو نہی ہوتے تھے دہاں۔ ماتا کے اُپدیش

ماتر منڈلی بن گیا۔ سارا کوشل دیش

سنوئی نے پایا۔ اُدھر پلورن سنان

اُدھر راجبہ ابھیشیک کا آیا دُش بہان

مارگ جگ جگ دکھلاتے تھے : من کتاؤں سے منڈھے ہوئے

تھا اودھ بی بیچ میں بھید نہیں : وہ پریم بھانڈے بڑھے ہوئے

وید دھونی و پرورگ میں تھی : زنگل کے کھیل چھڑیوں میں

آرتھک سبکاریہ۔ ویشیوں میں : آتھتہ پر بندہ شودروں میں

منگلا چار کے مرڈل تگیت : پک کنھئی گھر گھر گاتی تھیں

چرخ جیوی ہو اپنا راجا : یہ ہی ماننا منائی تھیں

دھونسوں نے دھونس بھائی وہ : جگ کو بھڑکے دیتے تھے

شنگھوں کے نادرگ تک کو : اس سے ہلائے دیتے تھے

وانکا۔ باغ۔ رجد مھائی کے : ہو رہے سہل پھل پھولوں کے

رنگوں کے ہرے قبوتے تھے : آندروں کے جھوٹوں سے

سرو بھی لے لیکر اُچھال : لہروں کو ناچ پچاتی تھی

جینا سو فترتا کا اچھپا : یہ کہتی بہتی جاتی تھی

جگ پت جگد مہا کے سمیت : جس جگہ پر کاش دکھاتا ہے

اُس پیارے کوشل کا ورثہ : کس کوئی سے ورنا جاتا ہے ؟

کہنا یہ ہے مل گئی اس ج : جگ کی سندرتا کو تل کو

شارو کی پر بھجا سہت ملی : لکشمی کی آ بھاکوشل کو

سوچتے ہیں تک تھی جس کا : سر دُن تک کو بھی دھیان نہ

کوشل کے بچہ منڈل پر بھی : سیاہی کا نام نشان نہ تھا

اُدھر اودھ۔ سب دودھ بنا۔ سندرتا کا دھام

اُدھر پدھارے محل میں۔ اودھ بھی پت رام

اتہ اتم اوسر زکھ۔ کیا سیا کا دھیان

شکھی سہر دپا جانی۔ پر کئی آگیا مان

پر بھڑ بھڑے دیوی ہوا۔ ہرن دھرا کا بھار

اسروں کا بھی ہو چکا۔ پورنت یا سنگھار

جس کام کو جاگ میں آئے تھے : وہ کام سبھی کر ڈالا ہے  
 بھکتوں پر جتنا سنگٹ تھا : وہ سنگٹ سب ہر ڈالا ہے  
 اب چلتا ہے ساکت لوگ : کر لئے کاریہ کرم اسقل پر  
 بھوتوں کے ہت نانا چہرے : دکھلائے اب تک بھوتوں پر  
 اُتم اور شہید جا والا : راجاؤں کو دکھلا یا ہے  
 کر دیاسنی کا تیاگ گفتو : نرپ پد کو نہیں گریا ہے  
 داناگ تمہاری پر تمہارے : پتی ورت بھی دکھلا ڈالا  
 کیسے نیمتے ہیں دھرم انگ : یہ دنیا کو بستلا ڈالا  
 اب تم ست اپنا دکھلا دو : اس بھوتوں کے پرانی دل کو  
 بتلا دو پت ورت کا گورو : بھومندل پر بھومندل کو  
 اس چتر کار کی لیل سے : چھایا پندھوی میں سے لولو  
 رادی یا ترا سپورن ہوئی : یہ نیم پتھ بھی طے کر لا

تجوگیا کہہ کر گیا۔ وہ سرورپ میر نے

تبھی پد صے اُس جگہ۔ لکھن لاں ہر تھانے

بولے ابھی تک اسقل بھوتوں : نرگن سے بھرتا جاتا ہے  
 اس کے آپ کا نلوں میں رہنا : کیا ٹھیک دکھاتا ہے  
 گردول براہمن دل پہنچ گیا : ہم لوگوں ہی کی دیری ہے  
 منتری دل کی بھی منڈپ میں : دوبار ہو چکی پھیری ہے

یشنکر پر بھولے کہا۔ ”ہے یہ ایسی بات

تو تیار ہو کر ابھی۔ چلتا ہوں ہے بھراست

ادھر رام لکشمی بہت۔ ہونے گئے تیار

ادھر چلے دوبار کو۔ آٹھوں راج کمار

نگر واسیوں کے نین - تیرے ہو کر نین

تھا نہ پائی تو ہونے روپ سندھ میں

کتنے سندھ گئے پاؤں ۛ کتنے من سوہن مکھڑے ہیں

مانہ پر تھوڑی پر آٹھ چاند ۛ اس سوریروش میں چمکے ہیں

کیوں دستروں ہی کا پرکاش ۛ کرتا ہے نیچا نینوں کو

تس پر گہرے اور گر بیلے ۛ پہننے ہیں سندھ گہنوں کو

مردنن درشکوں کے من کو ۛ بریائی ہتھیاریتی ہے

چتون چوٹ چتیروں کو ۛ چنگی میں اپنا لیتی ہے

چالاٹ چال پر مرتے ہیں ۛ بھوئے ان بھوئے مکھڑوں پر

لیکن ہم تو بلہار ہوئے ۛ ان کل سر کیجے چروں پر

اس پر کار کر کے وجے - سب کا ہر دبدبان

آئے راج سماج میں - آٹھوں چوب کی کمان

گلیں اٹھا دربار میں - اسی کے جے ناد

بھٹایا منتریوں نے - اُچت جگہ سالہاد

پتس کے بچوں نے دیکھا ۛ سنگھاسن آٹھ سہاتے ہیں

جن کے سمیٹ ہی دائیں پر ۛ گرو بیٹھے شو بھاپاتے ہیں

گرو آسن ہی سے سٹے ہوئے ۛ تھے چار اور سنگھاسن بھی

جن کے پیچھے تھے منتری گن ۛ نشیروانہ پُر پُر جن بھی

دوسری اور تھے والیک ۛ ان کے سمیٹ منٹلی تھا

سنگھ کی اور دپر مل تھا ۛ جن کے پیچھے چارن دل تھا

پیچھے کی اور ذرا اونچے ۛ تھے پنج راج ماناؤں کے

ان بچوں کے دائیں بائیں ۛ آسن تھے پُر لاناؤں کے

منٹپ میں چتر کار شریخی ۛ موقہ موقہ پر ساج رہی

بائی پیچے نینوں ہی طرت ۛ دیشک منڈلی براج - ہی

نرنگہ رہے تھے یہ چھٹا۔ جب وہ چترکار

راجہ کی جے سے تمہیں۔ گونج اٹھا دربار

دیکھا بھرتا دک سہت۔ رگھو رانی رگھویر

دھیرے دھیرے آ رہے ہیں پنوں کے تیر

جب چاروں بھائی بیٹھ گئے : چاروں پنوں پر آ کر کے

معلوم ہوا چاروں دیش میں : ہیں چار سرورپ دوا کر کے

براہمن دل نے دید دھونی کی : سر منڈل سے جے ناد ہوا

راجیا بھشیک کا اسی سے : پرار بھ کا یہ ساہا ہوا

راج آگیا سے بندی جن۔ مدھیہ بھاگ میں

سمولپت گن سے لگے کہنے یوں ہر شلے

”سرورتوں سے ہوا جو۔ نرنے پر تھم و چا

دیتے کش کو راج پر بھو۔ اسی سمت اوسار

پر اسی سے پر تھم۔ یو دھیا پت : پھر نرنے کیا چاہتے ہیں :

پرانوں سے پیاری رعیت کی : تہتی کو لیا چاہتے ہیں :

پچھلے نرنے سے یہ کوئی : سنت شٹ نہ ہوا اپنے من میں

نوسکوچ پر کٹ کر دے : وہ اپنی سمت گرو جن میں

یہ نکر ہوا ایک سرور سے سبھی پیکھل

”پچھلا نرنے ہی ہمیں ہے سب دودھ سو لیکھ

تب کش نے اٹھ کر کہا ”سننے سبھی دربار

کوشل پور کا راجہ ہے ہمیں نہیں سو لیکھ

جو پر جا پر جا پر یہ راج سے : رانی کا تیگ کرتی ہے

ستونتی کے پاؤں ست پر : متھیا سندھیہ اٹھاتی ہے

جس کے وچار بھرم بھول بھگے : اس اونچے پد تک جاتے ہیں

اس پر جا کو گرو آشرم ہی سے : ہم دونوں شیش لواتے ہیں۔

ایسی رعیت کے شاسن کو : وہ لے گا جو بڑ بھاگا ہے  
 ہم دولوں تو اس ماں کے ہیں : جس کو سوامی نے تیا گا ہے  
 یرمی ماں بن دہن ہے جاں میں : تو اس کے رت بنو اس ماں  
 سنیا سن کے جائے سبچے : ہر ایک بچہ سنیا سکیا ہیں  
 جب تک ماتا کا نہیں ہوتا اُچت دچر  
 راجہ بننا ہے ہمیں۔ تنہا تک اُسویا کار  
 نزول میں گر جا جھی۔ یوں کیہری کشور  
 سنا سنا ہو گیا۔ سبھا، تھیہ چول اور  
 اُٹھے پون رت بھی تھی رہ نہ سکے اب مون  
 یہ تے ستیا مات کو۔ دوش رگتا کون ؟

جن آنکھوں نے ستوتی کی : شیچ مورلی تھی ہنکا ہیں  
 جن کانوں نے چھڑائی کی : گر جانی ہے نکا میں  
 جو انگلی پر کیشا کی گھٹنا : اولو کچکے ہیں نینوں سے  
 وہ ہی نہ کر سکیے ہیں : ہر چرت ہر مانوں سے  
 ان کا دعو ہے زربوشن : اور ان کی کھنکھی ستیا ہیں  
 شری راجندر چند ران کی : پاؤں اور سوچھ چند رکا ہیں  
 اس پات ورت کا اُداہرن : اس کے نہیں ترلوکوں میں  
 محلوں میں رہنے والی نے : رکھا پت دھرم اٹھو کوں میں  
 کر دنگا پیڑ، بھائی میں : اُس بن کے پون سپاہی کو  
 آئیں گے سورج چاند اُتر : دینے کے لئے گوہری کو  
 شاردھن ماتا کے وُردھ : کر سکتی اُتت گھوش نہیں  
 برہما دوشی ہو سکتا ہے : ماتا میں کوئی دوش نہیں

ترجیٹا کے بھی ہر وہ میں اُٹھا ایک اُبال  
 بول اُٹھیں وہ اس طرح آگے بڑھتے کال

اُس سے پوچھو ماتا کیا ہے ۞ جو رہی ساتھ میں ماما کے  
 جس نے اپنی آنکھوں دیکھے ۞ دوسے دوسے اشوک والگا کے  
 یہی نہیں ایک دن میں ہوتی ۞ لوتھا وہاں پر جل جاتی !  
 یہ رات سمجھا جو آج کی ہے ۞ پھر نہیں کہ اب نظر آتی  
 مان نے رکھا ہے پت وراثت کو ۞ اپنی ہڈیاں سکھا کر کے  
 چھوٹا تو کیا۔ دیکھا بھی نہیں ۞ نظر کو درستی اٹھا کر کے  
 اب بھی اُس ست کہہ پرکھا ۞ خاک کے پھرے زمانے پر  
 ہوتا ہے چاند نہیں میل ۞ بادل آگے آ جانے پر  
 ایسی ستونہی کا تیا کن ! ۞ بیشک ایک ظلم ہو گیا ہے  
 در دیو اودھ کے کھیتوں میں ۞ پش کا بیج بویا ہے  
 یہ بد اس کا سینے کو ۞ جگ جنس سفیش اٹھا بیگی  
 سورج کالا پڑے گا ۞ دنیا چوٹ ہو جائے گی  
 پتے پتے کی ساکشی ہے ۞ کن کن دے رہا صفائی ہے  
 جنتا ماما کا بنائے کرے ۞ یہ میری آج دھائی ہے  
 بالیک بھی اُس کے۔ بولے اٹھ اٹھائے  
 ”میری بھی ہے ساکشی۔ آج نیلے ہو جائے

بن دیوی جس کا نام دھرا ۞ پتری سم جس کو پالا ہے  
 وہ اُجیالی ہو جائے تو ۞ میرا بھی منہ اُجیالا ہے  
 اینتھا شہتہ پورک کہتا ۞ شنکا سمپورن ہر دنگا میں  
 پتری میں میری دوش نہیں ۞ تپ بل سے سدھ کر دنگا میں  
 وردھ جب بھی رہے تھے۔ ایک طرف کو لاج  
 بول اُٹھے ”ہاں فیصلہ۔ ہو جائے سب ترج  
 ہے دشمن من کو اُچت۔ ابھی سادھ لگائیں  
 جو کچھ تھا مال ہو۔ جنتا کو بست لائیں“

یسکر برہم کشی نے۔ کی سادھ سے جا پچ  
 جھوٹ اُگ میں مل گیا۔ را ساخ کا ساخ  
 تب اُن سے کھڑے ہو۔ بڑے گرد و ہر شائے  
 "سچ سچ سینا پر کیا۔ کوشل نے انیا سے  
 ماتھے پر اودھ پودھا کے وہ : ٹیکا ہے ایک برائی کا  
 دھوٹا ہے آج اُسے برہمن : پانی لے کر سچائی کا  
 سب لوگ نہیں سب لوگ نہیں : رومی کی پر بتا پیر اودھ ہوئی  
 ستونتی ستنا دیوی کی : اس بھری بھائیوں وجے ہوئی  
 رُدا بھئی ساری پر جا۔ تھا وہ ہاروک کلش  
 پانی پانی ہو گیا۔ مانو سارا دلشس ،  
 کرونا پورت سروں میں۔ سب بولے اُگلے  
 "ماں کو بواؤ یہاں۔ کریں کشا وہ تے  
 ٹھکرائیں ہیں وہ تب بھی ہم : اد پر نہ اٹھائیں شیشوں کو  
 ان آنکھوں کے بخت جل سے : دھوئیں گے اُن کے چسروں کو  
 مخلوں کی ہامنی مات : پھر مخلوں والی آج ہوئی  
 ہم سب بڑ بھائی آج ہوئے : ہم میں خوش حالی آج ہوئی"  
 پون تنے اُٹھ تھی۔ کیا ہر شس کا تاو  
 بولے۔ پورا ہو گیا۔ پرن میرا سا لہا و  
 "المیک بھی کہ اُٹھے : گیا ہر دے کا روگ  
 بیو اسی کا بھی ہوا۔ پورن آج اُد یوگ  
 کنورون کو دی آگیا۔ اب نہ لگاؤ بار  
 دیتے ہیں جو اودھ پت۔ کرواے سو لکاؤ  
 گرد سمیت تہ چھن اُٹھا۔ سارا و پر ساج  
 پورن کیا ابیشیک کا۔ ریت بہت بہت سب کا



جیسی ہو اندر گھن یہ - پلون راجیہ بھیشک

تہی جو گیا دستریں - آئی جو گن ایک

بولی پربھوپد پنکج بھرمی : بن بن اس کارن بھکی مٹی  
اپنی آنکھوں یہ دن دیکھے : بس رہی راسا کی مٹی :  
پھر سور یہ دنش کے گور کی : شری بھی سنبھا لکر رکھنی مٹی  
رکھو کل کے راج مکھ کی ہن : چک ہیا پال کر رکھنی مٹی  
ان باتوں کے ساتھ ہی ایک بڑی مٹی بات

جس کے کارن دشو میں - ہوتی دن کی رات

سیتا سے نہیں پر جا کا دل : سادھی کے ست سے رہتا تھا  
اس نے سستی منڈل سارا : بدے کے لئے اُبلتا تھا  
یہ اکی اوستھا میں سیتا : پنج پڑنوں کو کھوتی جاگ میں  
تو ادھ پوری کی گنتی کیا : ایک نہ پر یہ ہوتی جاگ میں  
پر تھوی ساگر میں سے ہوتی : سورج بھی ٹھنڈا پڑ جانا  
اس آٹم گھات کے بدے میں : سارا ستار اُجر جاتا  
شنگار اداسی دل کا دناس : بس ایک شاپ پر رکھا تھا  
لیکن یہ ہی اچھاؤں نے : وہ شاپ روک کر رکھا تھا  
اب کشتا مانگنے کے کارن : سب دور ہرے کی ویتھا ہوتی  
میں ہوتی یہاں کی پھر رانی : یہ نہ جا دہی پھر پر جا ہوتی

اب تاکہ نہ لک بات مٹی - بھرم کرنے کو چور

اب آنکھوں سے دیکھ کر سننے کر دے دور

ان پر تھوٹا ابید سوامی رچ چوش نہ رکھا

تو تم اپنے گرہ یہاں دوستیا کو بھو

یہ سنتے ہی پد شکی - پر تھوی کا وہ بھاگ

بگ بگ دیکھا - تن کا یہ پر بھاؤ بے لاگ

پر تھوی پھٹے ہی آئیں سے : ایک سوچ سنگھاسن پر کٹ ہوا  
 رمنی سر وہ پ میں دویہ تیج : سادھوی ستیا کے گنت ہو  
 دھیرے دھیرے سب ایک : مٹ گیا بھید دو دوتن کا  
 پر تھوی پر دیش پرا رنجہ ہوا : یوں شکھی بہت سنگھاسن کا  
 پر بیونے دپتی پریم کی پھر دھوانی شان  
 روڑے اس چھب کی طرت چھوڑ بھاگا دھیان  
 لے جاتی ہو کہاں : رنج رنجہ داسا  
 بہ کہہ سکے اس مورقی کا : پکڑا دریاں ہاتھ  
 اس جھانگی نے و شو پر ڈالا جھی پر کاش  
 جے سے ستیا رام کی : گرجے ہی آکاش  
 سرگرن نے دی دند بھرا : پشپوں کو بر سائے  
 دید بھاٹ کے روپ میں : اٹھے گیت یہ گانے

## گیت

۱۔ پت دھرام - پت پنا : پوترام - پنیہ وردھنیم  
 بھکتیا نمو ویم سرشے : جائیکیم - رام و بھام  
 ۲۔ ستی نام دی سدا چارہ : بیاپرتیا پر درشتہ  
 چندرکام رام چندر سیر : جائیکیم رام و بھام  
 ۳۔ سمپتوچ دپتوچہ : بیایکا گر چیتا  
 پالناپت بھکتام : جائیکیم رام و بھام  
 ۴۔ بھوشنم کل ناری نام : جیونم شکتی جیو نام  
 سر و شریکریم ستیا : جائیکیم رام و بھام

# ایک سنیا

جگہ مہا کا سو چکا : پر تھوی مدھ پیاں  
 ہانوں نے بھی کیا : کج گره پر ستھان  
 نئے شاکوں نے لیا : کر میں شاسن کا ج  
 اٹل ہو گیا دشو میں : ستیہ دھرم کا راج  
 رگھو بر بھرا تاؤں بہت : کر سیرا تیرا واس  
 جگ سے ایک پر کار کا : نے بیٹھے سنیا س

جوایا جال سے باہر ہو : ادھیاتم آتم پتھ لینا ہے  
 پر دکھ جسے دیتا ہے دُکھ : پر مکھ جس کو سکھ دیتا ہے  
 جو اپنی گیان رشیوں سے : بھوئے کو باگ دکھاتا ہے  
 اپنا دھار کر چکنے پر : جو جگ سدھار کو جاتا ہے  
 وہ ہی سچا سنیا سی ہے : اس کا ہی جیون جیون ہے  
 اتھاس میں سدا امر ہو کر : رہتا اس کا ہی درشن ہے  
 اتنا ر جگت پت لے سے کر : یہ سب رہسیہ بتلایا ہے  
 اب انت سکے سر لٹ پر : چوٹھا آرمشرم دکھلایا ہے  
 نیتہ آتم ادھیپین تھا : نیتہ سادھوست سنگ !  
 سنیا سی رگھو رائے کا : تھا بس یہ ہی رنگ  
 جو بھی آتا تھا وہاں : جن درشن کے کا ج !  
 سمجھاتے تھے آتم پر : اس کو شری رگھو راج  
 اس بھانت بہت دن تک پر بچتے : بھکتوں کے لئے کرتا رہتے کیا !  
 پر نہ تھ سکھا کر دینا کو : مالوی حیرت چرتا رہتے کیا

تب ایک روز چھا کر لی : ساکیت دھام کو جلنے کی  
 نٹ ناگر کے پٹ کو اتار : رنگ آتھل سے ہٹ جا کا  
 پر بھو کی جھانے کیا : دھارن جب یہ روپ  
 بھی پہ ہار اس جگہ : تاپس ایک انوپ  
 آتے ہی اس نے کہا : دئے سونیں رگھو رائے  
 لیکن سننے کے پر کھتہ : انترنگ ہو جائے  
 یہ سنتے ہی اٹھ گئے : بھرت آدمی ہر شلے  
 کنتو لکھن کو رام نے : روک لیا مسکاتے  
 بولے : جب تک میں بات کروں : من سے تب تک دوائے رہنا  
 یہی کوئی ملنے کو آئے : تو اُسے وہیں روکے رہنا  
 اس طرح روکاوٹ : شرم میں : انوچت ہی سمجھا جائے گی  
 پر کیا کرینے۔ ان منی ور کی : ہٹ بھی تو رکھی جائے گی  
 جو آگیا کہہ کر کیا لکشمی نے پر ستھان !

تب تاپس کہنے لگا۔ "سنئے دیا مذھان

من دسترون یہ : بھرم : اج : نیوک ہمارا ج تھا رہے  
 باؤں کہنے برہما جی : سا : آپو پچا پر بھو ہر کا رہے  
 ساکیت گن کا بھگون کے : من میں : پر کئی اچھا ہے  
 اس اچھا میں نے پہنچا یا : برہما کے پاس سندیش ہے  
 جس اسی سندیش کا سروپ : یہ یلوک سنکھ آتک پٹ  
 کیا کہہ دے جائے دو حاتمے : آگیا سننے کا اچھک ہے  
 ضرورند وہاں پر گنتا ہے : گھڑیاں دشن کے پہلے کی !  
 کھلا بھی راہ : دیکھتی ہے : کلیش آپ کے آنے کی

مسکا کر پر بھو نے کہا : میں سب دیر تھا ادبیر  
 پورن کر چکا سب چرت جب یہ منج سریر

سائیت داسیوں سے کہتا ہے : دو دن میں وہاں پہنچتا ہوں  
 سارا کرم اپنی یا ترا کا : یہ بس اسی سسے سے رجتا ہوں  
 تجھ سے بھی پہلے جانے کو : کشتن کی طبیعت اچھی ہے  
 شیش : تار کی اسی ہے : بس پر کھم یا ترا رکھی ہے  
 پھر بھرت شتر دھن کے سمیت ہے : یہ لاچند بھی آتا ہے  
 دودھی کا : دھان یہ ہی تو ہے : جو آتا ہے وہ جاتا ہے  
 یہ جہم نہیں : یہ مرن نہیں : تھا کار یہ ایک جو پورن ہوا  
 ہو گیا بھوم کا بھار ہرن : راکشن مل کا دچو رن ہوا  
 پید ہی کہنے ہیں نہیں : پائے تھے پر بھوات  
 دلکس آئے دوار سے : تہ چین لکشن بھرات  
 کہا تو نک کر رام نے : "ہیں یہ کیا ہے ڈھنگ  
 دوار چھوڑ کر کس لئے : اچھا کر دی بھنگ ؟  
 انوج بول اُسکے " ہوا : یوں یہ الوچت کا : یہ  
 روک نہیں سکتا لکھن : دودھی کا کرت انی دار یہ  
 دوار سے در داسا آئے ہیں : کہتے ہیں رنگہ بر پر جاؤ  
 ہم ملنا ابھی چاہتے ہیں : سندیش ہمارا پہنچاؤ  
 ہر چہ پر اور تھنا کی میں نے : پر نہیں سنی شری من ورنے  
 دیہاوسان کا شاب مجھے : اُسے ڈالا کر دودھی من ورنے  
 لا چاہ اُنھیں ٹھہرا کر میں : آیا کر تو یہ چکانے کو !  
 سے دوار سے پہن کھڑے ہوئے : یہ سا چار پہنچانے کو !  
 ید آگیا ہو تو آنے دوں : اس جگہ تلک ان رشی ورنے کو  
 اختوا دکھلاؤں پر شرام دالا : پھر روپ جات بھر کو  
 دھرم رائے جو کھڑے تھے : من کا بھیس بنائے  
 پر بھونے اس کرم کو رنگہ : ترت پڑے مکھنے

پھر پر نام کر ہوئے یحییٰ میں اتر دھیان  
 تب نکشمن کی اور لکھ۔ بولے دیا ندھان  
 تبھیا۔ ودرھنا کا کھھا ہوا : متناہے نہیں منائے سے  
 ہوئی ہو کر ہی رہتی ہے : ہٹتی ہے نہیں ہٹائے سے  
 سندھیا کو پریشیت گرو : سر لوکے نہ چرکنا سے پر  
 ساکیت پدھار و پنج بھیت کا : تن کے مرگ دواسے پر  
 مجھ کو بھی یہاں نہ رہنا ہے : پیچھے سے میں بھی آتا ہوں  
 شتر دہن بھرت کے ساتھ ساتھ : بس کل ہی پہنچا جاتا ہوں  
 چھاب در دواسار ش کو : اس جگہ بلاو آدر سے  
 دے زردوشی ہیں یہ سب کرم : بنکر آیا تھا او پر سے  
 جو آگیا کہہ بیچنے نکشمن شیش نواسے  
 دُر داسا من کو تر لے وہیں نواسے  
 کیا بیٹھنے کا جھی۔ پر بھونے پر یہ اورو دھ  
 پنت پتسوی ہر دیہ کا۔ اڑا دھوم سا کر دھ  
 بولے رشی : اورو دھ کو چھنے دیا ندھان  
 کر دھ روپ بتیاں نے۔ نشٹ کیا تھا۔ گیان  
 اب دشمن کر کے شری لکھ کا : آگیا ہوش اس جن کو ہے  
 کیا کیا۔ کیا کہا پتہ نہیں : ہاں کھید بہت کچھ من کو ہے  
 پر بھو بولے : وہ سب سچا دو : ہوتی کا ایک اشارہ تھا !  
 اس نے تمہیں کچھ یاد نہیں : اس میں کچھ نہیں مہتا تھا  
 اچھا کہئے کیا آگیا ہے : کس لئے ترپا کی ہے بھگوان !  
 سدھ آج بہت ہی دنوں بعد : اس سیوک کی لی ہے بھگوان  
 مٹی بولے : اس کا یہ سے۔ آیا ہیں بھگوان !  
 ہم لوگوں کے لئے بھی ہو کچھ جگہ پر دان !

جپ کر کے لئے ہمیں : اتر اکھنڈ بس مل جائے  
 ٹیگ ٹیگ تک وہی تو بھومی : ہم پھولوں کی کہلائے  
 جو بھی آپرام جگت سے ہوں : وہ جا کر وہاں توں کر رہیں  
 سوچند وہاں پر سنیا سی : پان اپنا سنیا س کریں  
 پر بھو بولے مٹی درند کا ہے سب جگہ پر دیش

اتر کی ان کے لئے یہ سارا دیش  
 انک سرور ترستہ ہیں وہ : اب بھی سرور تر رہیں گے  
 بھارت کے کونے کونے میں : سوچند سدا وچ رہیں گے  
 پر آپ آگیا دیتے ہیں : تو یہ بھی کا رہ کر ادوں گا  
 اتر اکھنڈ تپ کرنے کی : بسا بھومی پر دھان بنا دوں گا  
 ورا ہو گئے مہامن کہ کر جو آدیش  
 پتر دن تک پہنچا دیا : پر بھو نے یہ سندیش  
 اسی روز دہر کو بیٹھے : جب رہو نا مہتہ  
 گردوشٹھ آئے : وہاں بھرتاؤک سے ساتھ

آئے ہی گردوشٹھ بولے : شہ رام چھی اب کہتا ہوں  
 برسوں سے بندھن میں بندھ کر : کس لئے اودھ میں رہتا ہوں  
 سمپورن جن یہ کہتے ہیں : اپروہت کر ہم نے اچھا ہے  
 پھر بھی میں نے برہما جی کی : اب تک پالی یہ آگیا ہے  
 کارن کیا تھا : کہہ دوں ؟ : جس سے میں نے یہ بھار اٹھایا تھا  
 راناوتار کا لا بھ مجھے : چتران نے بتلایا تھا  
 بس اسی لا بھ کے ہیستور : اپروہت میں کہلا کر کے  
 اس شیاہ مورن کی پریم اگن : چھاتی میں رہا رہا کر کے  
 اب آج یوگ سے دیکھ رہے : ساکیت دھام تم جاتے ہو  
 اپنے بس درد پر وہت کو : یو لو کیا دان دلاتے ہو

بس یہی چاہت ہوں تم سے : یہ ہر دے تمہارا دھام ہے  
 ہو جائے رام مئے روم روم : اسی روم روم میں رام رہے :  
 "ایوم استوتو کہتے ہوئے اُنھے پر بھوت لگا ل :  
 گروور کے شری چرن میں : ویاشیشیج ڈال :  
 ادھر ہوئے اس خبر سے سارے لوگ ادھیر  
 دُرداسا کے شاب سے بچتے کھن شر پر  
 کوشل کا بچہ بچہ تکھ : سرچو پراس : سر پہنچا :  
 شیشا ومارب لے کرنے : چھایا جل کے بھیتر پہنچا :  
 شری راجندر کے ساتھ ساتھ : ستیا ماتا کا دھیان کیا  
 برہماند پھوڑے تجبوسی نے : ساکیت دھام پر ستھان کیا :  
 ہا پردا اگلے دوس : تھامہ جہ کے تیرے  
 بھہ پردو سماج تھا : جل میں شری نگہ و مبیر  
 لکھن لال کی بھانت ہی : کر سیا پت کا دھیان  
 بھرت شتر دھن نال نے پہلے کیا پیان  
 پھر جگ کے ذرے ذرے کو : اپنا اتم درشن دے کر  
 سمپورن پر کرتی کو دوہ ہیں : آنے کا دھل دھن دے کر  
 اس بھو منڈل کے سوامی نے : بھو منڈل سے پر ستھان کیا  
 امر تو دان ہنومت کو دے : اپنے کو انتر دھیان کیا  
 ٹھیر گئے کی لاش پت : اتنی کتھا سنائے  
 بولے "اب تو کچھ نہیں رکھا چرت چھپائے :  
 گریختے اب ات ہوئی : بہت کیا دستار  
 رام اکٹھ ہیں رام کی گا : تھا اکٹھہ اپار  
 پھر بھی کرم سے کہہ گیا : میں سمپورن چر تر  
 جس کو سنکر ہو گئیں : تم بھی آج پو تر !



اب کیوں ساکیت کاشیش رہا ہے دھیان  
 سنو اسی کو دھیان دے ہے وہ دھیان پر دھیان  
 ساکیت دھام میں جاتے ہی : پھر سجھو رام کی ساج گئی  
 سنگھاسن پر سیتا پت کے : ستیا واناگ برانج گئی  
 سو مقرر رام کے چہنوں کو : شردھن سمیت رہا تھے  
 شری بھرت لال پر یہ ہاتھوں سے : پر بھو و پر چوڑ ڈالنے تھے  
 دیو درند آ یا تبھی ہر ت کی ہر شاہے  
 موہن میٹھے سروں میں۔ اٹھا گان یہ گائے  
 (گانا)

جے سیتا پت رام جے جے سیتا پت رام  
 اکرمل وشو کے سوئی۔ اکمل وشو کے سوئی، بل، بدھی، چھی گن دھام

جے جے سیتا پت رام  
 دھانا جمی ادھرم دھرا پر۔ کرنے کو سنگرام  
 لے اوتار ویا نہ ہی۔ لے اوتار ویا نہ ہی دلتے دکھ تھام

جے جے سیتا پت رام  
 آرت طیر سنگر تھ دیتے۔ موہن اور وشرا م  
 ننگے پاؤں دھاتے ننگے پاؤں دھاتے کربہ جھکا م

جے جے سیتا پت رام  
 وشے داسنا کی بترتی۔ بڑھتی جب او پر ام  
 تب ترنی بن جاتا۔ تب ترنی بن جاتا ایک آپکا نام

جے جے سیتا پت رام  
 جے جے سیتا پت رام ہر دھن لست لا رام۔ ہونے کے نینوں میں، ہونے کے نینوں میں بسوین بھیرام

جے جے سیتا پت رام  
 ساپت

# منشی رادھی

مُصَنَّف :- پنڈت رادھے شیام کنتھاواچک

پنڈت رادھے شیام جی کی قلم سے لکھا ہوا یہ ڈرامہ  
ہندی اور اردو دونوں حرفوں میں ملتا ہے۔ یہ ڈرامہ نئی کی  
نیو انفریڈ تحریک کل کینی میں بڑی کامیابی اور واہ واہ کہلاتا  
کھیلا جا چکا ہے۔ اردو زبان کے انیک لکھے گئے ڈرامہ جات سے  
اس ڈرامہ کا مقصد ایک دم نرالا ہے۔ اس ڈرامہ کا اصلی رنگ  
شجاعت لیکن اس میں جگہ جگہ عشق۔ دروازہ سرخ کا بھی ہے۔  
اُبھر ہے۔ پاک محبت کی پاک قربانی کی ایسی زندہ تصویر ہمیں کھینچی گئی ہے  
کہ ناظرین دم بخود رہ جاتے ہیں۔

قیمت دو روپیہ۔ دی۔ پی۔ خیرہ اہ

## منشی رادھے شیام پتنگا لیریلی